Maktaba Tul Ishaat.com

مکمل و مدلل

فتاوی دار العلوم دیوبند

جلد ۱۰

کتاب الطلاق نصف آخر

افادات

مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن صاحب عثمانیؒ

مرتب

مولانا مفتی محمد ظفیر الدین صاحبؒ

حسب ہدایت

حضرت مولانا مفتی ابو القاسم صاحب نعمانی مہتمم دار العلوم دیوبند

ناشر

مکتبہ دار العلوم دیوبند

www.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat

تمام فنون کے کتب ہمارے ویب سائٹ اور پلے سٹور سے فری ڈاون لوڈ کریں۔ ہم روزانہ کی بنیاد پر اس میں مزید نئے کتب شامل کر رہے ہیں نئے شامل شدہ کتب لیے روزانہ ہمارے پلے سٹور اور ویب سائٹ کو باقاعدگی سے چیک کیا کریں۔

اپنی کتاب کو ہمارے ویب سائٹ پر شائع کرنے کے لیے رابطہ کریں

تفاسیر	خطبات	منطق
احایث	سیرت	معانی
فقہ	تاریخ	تصوف
سوانح حیات	صرف	تقابل ادیان
درس نظامی	نحو	تجوید
لغت	فلسفہ	نعت
فتاوی	حکمت	تراجم
اصلاحی	بلاغت	تبلیغ و دعوت
آڈیو دروس	مناظرے	تمام فنون

maktaba.tul.ishaatofficial@gmail.com

Maktaba Tul Ishaat.com

مقدمہ طبع جدید

الحمدُ للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ، اما بعد :-

اللہ جل شانہٗ نے فتاویٰ دارالعلوم دیوبند (ترتیب جدید) کو محض اپنے فضل وکرم سے قبولیتِ عام عطا فرمائی ہے مسلسل ایڈیشن چھپتے رہے جس کی وجہ سے اس کی پلیٹیں خراب ہوچکی تھیں، نیز عصرِ حاضر کا ذوق بھی متقاضی تھا کہ فتاویٰ کا معیارِ طباعت بلند کیا جائے، اسلئے بنامِ خدا آفسیٹ سے اب طبع کیا جارہا ہے۔

اس موقع پر مناسب سمجھا گیا، اور بہت سے اہلِ علم قارئین نے توجہ بھی دلائی تھی کہ نظرِ ثانی کی ضرورت ہے، بعض جگہ مسائل کی تصحیح بھی ضروری تھی، اور بعض جگہ مرتب نے جو حواشی لکھے تھے ان کی تصحیح وتکمیل کی بھی حاجت تھی، اس لئے احقر نے متعدد اساتذۂ دارالعلوم دیوبند کو یہ خدمت سپرد کی، انھوں نے دیدہ ریزی کے ساتھ اس جلد کی تصحیح کی اور بالغ نظری کے ساتھ ضروری اصلاحات کیں۔

میں امید کرتا ہوں کہ اس سے کتاب کی افادیت میں دوچند اضافہ ہوگا۔ اور کتاب پہلے سے زیادہ دلچسپی اور اعتماد کے ساتھ پڑھی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل وکرم سے ادارہ کی اس خدمت کو قبول فرمائیں۔ اور مسلمانوں کو استفادہ کی توفیق عطا فرمائیں۔ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

(حضرت مولانا) مرغوب الرحمٰن غفرلہٗ

مہتمم دارالعلوم دیوبند

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین فتاویٰ دارالعلوم دیوبند مدلل ومکمل جلد دہم

عرضِ مرتب	۲۷
باب پنجم تفویضِ طلاق اور اس سے متعلق احکام ومسائل	۳۳
تفویضِ طلاق	۳۳
اتنے دنوں خبر گیری نہ کروں تو تم کو طلاق کا اختیار ہے	۳۴
اگر تمہاری اجازت کے بغیر نکاح کروں تو تم کو اختیار ہے، اس کے بعد عورت کی طلاق واقع ہوگی۔	۳۴
کابین نامہ کے بموجب عورت خود کو طلاق دے سکتی ہے	۳۵
شوہر کے اختیار سونپنے کے بعد عورت کو طلاق کا حق ہے	۳۶
نکاح کے پہلے کا تفویض نامہ صحیح نہیں ہاں بطور تعلیق درست ہے۔	۳۷
اقرار نامہ کے مطابق عورت طلاق لے سکتی ہے	۳۷
کابین نامہ کی شرط جب نہیں پائی گئی تو طلاق واقع نہیں ہوئی	۳۸
حلالہ میں یہ شرط باطل ہے کہ جب چاہوں گی طلاق دے کر آزاد ہو جاؤں گی	۳۹
تین طلاق کی نیت سے کہا طلقی نفسکِ تو کتنی طلاق واقع ہوگی،	۳۹
طلقی کہہ کر سال بھر خاموش رہا	۴۰
طلاق سے جب جاہلوں کے عرف میں تین طلاق مراد ہو۔	۴۰
باب ششم طلاق معلق کے احکام ومسائل	۴۱
مرد نے کہا کہ اگر فلاں جگہ جاؤں تو مجھے تین طلاق	۴۱

www.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

جس کے انکار پر طلاق کو معلق کیا تھا اس نے انکار کر دیا تو طلاق نہیں ہوئی ۴۱

جب بچہ فلاں جگہ ہوا تو طلاق ۴۲

طلاق معلق میں شک ہو تو طلاق واقع نہیں ہوتی ۴۳

طلاق کو بیوی کے کام پر استقبال کے صیغہ کیساتھ معلق کرنے سے طلاق نہیں ہوگی ۴۳

ساتھ روانہ کردہ، ورنہ طلاق دیتا ہوں بیوی روانہ نہیں کی ۴۴

طلاق کو امر محال پر معلق کرنے سے طلاق نہیں ہوتی ۴۵

طلاق کو روپیہ پر معلق کیا تو بغیر روپے دیئے طلاق نہیں ہوگی ۴۵

آٹھ دن تک کھانا کھائے تو طلاق بیوی نے تین دن بعد کھالیا ۴۶

طلاق دیتے وقت جب معلق نہیں کیا بعد میں کیا تو فوراً طلاق ہوگئی ۴۷

زبان سے طلاق دی اور دل میں تعلیق کا ارادہ کیا تو زبان کا اعتبار ہوگا ۴۷

یہ کام نہ کرنا ورنہ طلاق دیدونگا یہ تعلیق نہیں ۴۸

جب شرط نہیں پائی گئی تو طلاق بھی نہیں ہوئی ۴۹

کہاں زبردستی کہیں لے جاؤں تو زوجیت قطع کرنے کا اختیار ہے ۴۹

نہیں جاؤگی تو طلاق دیدونگا تعلیق نہیں ۵۰

تعلیق غیر متعین کی صورت میں بوقت موت طلاق ہوگی ۵۱

تعلیق میں شرط پائے جانے سے طلاق ہو جاتی ہے ۵۲

اتنے دن خرچ نہ دوں تو حق شوہری نہیں، بہ نیت طلاق کہے ۵۲

طلاق کو مہر کی معافی پر معلق کیا تو معافی کے بعد طلاق ہوگی ۵۲

صورت مسئولہ میں طلاق نہیں ہوئی ۵۳

قرآن نہ پڑھے گی تو طلاق دیدوں گا ۵۳

تو طلاق دینا لازم نہیں اور نہ کفارہ لکھا اگر اتنے دن نفقہ نہ دوں تو تم بسہ طلاق ہو کر شادی کر سکتی ہو ۵۴

اگر اس صحن میں روزہ رکھوں تو بیوی پر طلاق ۵۴

لکھا بیوی کو فلاں تاریخ تک نہ بھیجو گے تو طلاق ہو جائے گی ۵۵

بیوی کے بلا صورت دکھاؤ گی تو بھی طلاق ہوگی ۵۵

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

کہا اس احاطہ میں بودوباش اختیار کروں تو میری بیوی پر طلاق ۵۶

کہا فلاں سے بات کروں تو میری بیوی نکاح سے باہر ہوجائے اور بغیر حلالہ نکاح میں نہ آئے۔ ۵۶

میں جتنی شادی کروں گا تین طلاق ۵۷

کہا پچاس جبراً نہ لوں تو میری بیوی پر طلاق ۵۷

نابالغ شوہر کا اقرار معتبر نہیں ۵۸

کہا فلاں عورت کے سوا دوسری سے نکاح کروں تو اس کو طلاق ۵۸

تعلیق ایک مرتبہ کے بعد ختم ہوجاتی ہے دوبارہ طلاق نہیں پڑتی ۵۹

کہا کہ مہر کے بدلے بیوی کو حرام کیا ۵۹

کہا کہ اگر تمہاری چیز لی ہو تو طلاق ۵۹

کہا اگر تم کو علیحدہ نہ کروں تو میری بیوی کو طلاق الخ ۶۰

قبل نکاح کی تعلیق لغو ہے ۶۰

امید وفا پر طلاق کی تعلیق ۶۱

بلا اجازت جانے پر طلاق کی تعلیق ۶۱

کہا جب نکاح کروں تو طلاق مغلظہ ۶۱

تحقق شرط کے بعد طلاق پڑ جائے گی ۶۲

کہا پچاس دے کر ایسا نہ کروں تو میری بیوی پر طلاق، اور دیا صرف بیس روپے ۶۳

طلاق ہوگئی

جہاں جانے پر طلاق کو معلق کیا ہے وہاں جانے سے طلاق ہوجائے گی ۶۳

تعلیق طلاق کی مذکورہ صورت میں طلاق ہوگئی ۶۴

زیور اور روپے پر طلاق معلق کی تو شرط پائے جانے سے طلاق ہوگئی ۶۴

کہا اگر باپ کے گھر گئی تو طلاق، باپ کے مرنے کے بعد گئی تو طلاق ہوگئی ۶۵

شرائط لکھنے کے بعد عمل نہ کرے تو اس کی بیوی مطلقہ ہوگی یا نہیں ۶۵

اگر فلاں نے یہ کام نہیں کیا ہو تو طلاق ۶۷

طلاق مغلظہ کی شرط پر بغیر سنے دستخط کردے تو کیا حکم ہے ۶۷

طلاق ثانی پر طلاق معلق کی تو نکاح ثانی کے بعد طلاق ہوجائے گی ۶۹

نکاح کی طرف اضافت کرکے تعلیق کی تو شرط پائے جانے سے طلاق کا حق ہوگا ۶۹

اسکے بعد جو نکاح میں ہے یا آئیگی اس پر طلاق ۷۰

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

لکھا سسرال میں نہ رہوں تو بیوی کو طلاق	۷۰
کہا اگر مسجد کا کام کروں تو بیوی پر طلاق	۷۱
صورت مذکورہ میں کیا حکم ہے	۷۲
کہا بیوی کی اجازت کے بغیر نکاح کروں تو اس پر طلاق	۷۲
کابین نامہ کے خلاف کرنے کی صورت میں طلاق ہوگی یا نہیں۔	۷۳
کہا ایک ماہ تک نہیں آئی تو طلاق اس کے بعد شوہر انتقال کرگیا	۷۴
ہر ماہ اس تاریخ کو منی آرڈر نہ کروں تو بیوی کو طلاق، روپیہ دوسرے ذریعہ سے بھیجے تو کیا حکم ہے	۷۴
کہا اگر میرے گھر سے باہر گئی تو مجھ پر حرام	۷۴
بیوی نے کہا اگر فلاں تاریخ تک مہر ادا نہ کروگے تو زوجیت سے علیحدہ ہوجاؤں گی	۷۵
کہا ایسا نہ کروں تو بیوی کو اختیار ہے کہ دوسرا طریقہ اختیار کرے	۷۵
مذکورہ صورت میں کیا حکم ہے	۷۵
کسی کو مجبور کرکے قسم لی کہ اگر وہ راز ظاہر کریگا تو جس عورت سے شادی کرے اس پر طلاق	۷۶
شرط معلق واپس نہیں ہوسکتی	۷۶
دھوکہ سے کہلایا کہ بیوی کو اپنے نفس پر حرام کی	۷۷
آئینہ نہ دیکھوگی تو تم پر طلاق	۷۷
لکھا چھ ماہ میں جائداد منتقل نہ کروں تو نکاح منسوخ و باطل	۷۷
کوئی اپنے بھائی کو طلاق کا مالک بنائے اور وہ طلاق دیدے	۷۸
کہا اگر میں نے فلاں سے زنا کیا ہو یا اس کا ارادہ کیا تو جس سے شادی کروں اس پر طلاق	۷۸
اگر تمہارے لئے اس کے ہاتھ کا کھانا حرام ہے تو بین طلاق۔	۷۹
وطی حرام کروں تو مجھ کو طلاق اور گدھے سے وطی کی	۷۹
کہا بکر نے صالحہ سے شادی کی تو تم کو طلاق دیدوں گا اس سے طلاق نہیں ہوئی	۸۰
اس دروازہ سے گئی تو طلاق دوسرے دروازہ سے جانے میں طلاق نہیں	۸۱
کہا گھر لاؤں تو طلاق عورت خود سے آجائے تو کیا حکم ہے۔	۸۱
اگر عمر اور اسکی اولاد کو زمین دوں تو میری بیوی پر طلاق، زمین اسکے داماد کو دی	۸۲

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

سادہ کاغذ نکلنے پر طلاق معلق کی تھی نکلا لکھا ہوا۔	۸۲
جس کو تاہی پر طلاق کو معلق کیا تھا اس کے پائے جانے پر طلاق ہوگی	۸۲
فلاں تاریخ کو گھر نہ آئی تو طلاق الخ	۸۴
تعلیق کے مطابق میکے نہیں گئی تو طلاق ثلثہ واقع ہوگئی	۸۴
نکاح کے بعد کہا اگر پہلی بیوی نکلے تو اس کو طلاق الخ	۸۵
تعلیق طلاق منظور کرنے کے بعد شرط پائی گئی الخ	۸۶
جب تک شرط نہ پائی جائے عورت کو حق طلاق نہیں۔	۸۶
تعلیق میں جب جمعہ کہا تو اس سے پہلا جمعہ مخصوص نہیں ہوگا الخ	۸۷
ولی کے طلاق کو معلق کرنے سے طلاق نہیں ہوگی۔	۸۸
جس چیز پر تعلیق کی ہے اس کے سوا پر طلاق نہ ہوگی الخ	۸۹
اس شرط پر نکاح کیا کہ میں تنہا ہوں دوسرا کوئی نکلا تو طلاق	۹۰
نکاح سے پہلے کا اقرار نامہ طلاق کے لئے معتبر نہیں	۹۰
تعلیق میں شرط پوری ہونے سے طلاق بائن ہوتی ہے یا نہیں	۹۱
نکاح کے وقت جو شرط کی ہے اس کی خلاف ورزی سے طلاق واقع ہوگی	۹۲
کابین نامہ میں لکھا کہ اگر ایسا ہوا تو میری طرف سے طلاق الخ	۹۲
کہا اگر فلاں کو قتل نہیں کیا تو میری بیوی پر طلاق الخ	۹۴
نکاح سے پہلے کہا کہ اگر ایسا ہوا تو میری بیوی کو مطلقہ سمجھا جائے	۹۴
بیوی سے کہا تیری زندگی میں دوسری شادی کروں تو ایسا ایسا، اس کو طلاق دیکر دوسری شادی کی	۹۵
پہلی بیوی کی موجودگی میں دوسری شادی کروں تو اسکو تین طلاق یہ لکھنا کیسا ہے	۹۶
معافی مہر کی شرط پر طلاق دی، اب بعد طلاق عورت معاف نہیں کرتی	۹۶
کابین نامہ کی خلاف ورزی کا حکم کیسا ہے	۹۸
بیوی کی تا زندگی دوسری شادی کروں تو اس پر طلاق مغلظہ الخ	۹۸

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

اس شادی کے لئے تیسری عورت سے نکاح کا حکم کیا ہے ۹۹

کہا اگر فلاں کی اجازت بغیر زبیدہ سے نکاح کروں تو اس پر تین طلاق الخ ۹۹

کہا فلاں کی اجازت کے بغیر فلاں سے نکاح کروں تو مجھ پر طلاق الخ ۱۰۰

متصلاً انشاء اللہ کہنے سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔ ۱۰۰

اگر تم خالہ کے گھر جاؤ گی، اس کے بعد جا سکتی ہے یا نہیں ۱۰۱

کہا فلاں سے ملوں تو میرا نکاح فسخ ہے الخ ۱۰۱

کہا زوجہ کو تکلیف دوں تو اس پر طلاق اور کپڑا نہیں دیا۔ ۱۰۲

کہا اگر بات کروں تو بیوی پر طلاق، دو بیوی میں سے کس پر واقع ہوگی ۱۰۳

طلاق معلق مذکورہ صورت میں طلاق نہیں ہوئی ۱۰۳

کہا اگر تو فلاں کے گھر میں داخل ہوئی تو تجھ پر تین طلاق پھر اس نے حیلہ کیا ۱۰۳

کہا نان نفقہ نہ دوں تو نکاح سے باہر ۱۰۴

صورت مسئولہ میں طلاق نہیں واقع ہوئی ۱۰۴

لکھا اگر میری بیوی کو جلد نہیں بھیجا تو یہ میرا طلاق نامہ ہے، ایک ماہ سے کم میں بھیج دیا الخ ۱۰۵

مشروط طلاق کا حکم ۱۰۶

نکاح کر کے یہ لکھ دیا کہ دوسرا نکاح کروں تو تم کو طلاق کا اختیار ہے الخ ۱۰۶

روٹی کپڑا نہ دوگے تو یہی طلاق ہے ۱۰۷

اس کا شوہر نے اقرار کرلیا

پہلے ایک عورت کو طلاق دی پھر اس سے شادی کرلی ۱۰۷

کہا تم سے وطی کروں تو ماں بہن سے کروں اس سے طلاق نہیں ہوگی ۱۰۸

مذکورہ صورت کا حکم کیا ہے ۱۰۸

اقرار نامہ کے خلاف کرنے سے طلاق ہوگی ۱۰۹

صورت مذکورہ میں طلاق نہیں ہوگی ۱۱۰

کہا ایسا نہ ہو تو مجھ پر سہ طلاق ۱۱۰

جب شرط نہیں پائی گئی طلاق نہیں واقع ہوئی۔ ۱۱۱

صورت مسئولہ میں طلاق نہیں ہوئی ۱۱۱

وعدہ تھا کہ بیوی کو ساس کے گھر رکھونگا اب اپنے گھر لے گیا۔ ۱۱۲

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

کہا قصور ظاہر کردے ورنہ تین طلاق قصور ظاہر کر دیا ۱۱۲

کہا بلا رضامندی لے جاؤں تو نکاح فسخ ہوگا الخ ۱۱۳

کہا اگر نکاح نہ کروں تو میری منکوحہ پر تین طلاق الخ ۱۱۳

کہا خلاف شریعت کوئی کام کروں تو تم کو طلاق کا اختیار ہوگا الخ ۱۱۳

کہا اس کی زندگی میں دوسری شادی کروں تو اُس دوسری پر تین طلاق ۱۱۴

طلاق نامہ لکھ دیا اور کہا جب تک مہر کی معافی نہ لکھ دے تحریر نہ دی جائے ۱۱۵

کہا آج دن سے تم میرا بدن چھوئے تو تم پر تین طلاق، رات میں چھوا الخ ۱۱۵

ملازمت کے سوا تم کو چھوڑ کر سکونت کروں تو بیوی پر طلاق، دوسرے گاؤں میں ملازمت کرلی الخ ۱۱۶

نکاح کے چھ سال بعد جو شرط لکھی گئی اس سے بھی طلاق ہوگی ۱۱۷

تحریر کے خلاف چھپ کر کام کرنے سے بھی طلاق واقع ہوجائے گی ۱۱۸

کہا یہ مقام چھوڑ کر جائیں تو چھ ماہ بعد بیوی پر تین طلاق الخ ۱۱۸

مندرجہ شرط نامہ کی خلاف ورزی کا حکم ۱۱۹

باب ہفتم طلاق کے متفرق مسائل ۱۲۰

عورت کے جیل کاٹنے کے بعد شوہر کو طلاق پر مجبور کرنا ۱۲۰

کیا جبراً عورت کی رخصتی کرائی جائیگی ۱۲۰

قاضی طلاق دے سکتا ہے یا نہیں۔ ۱۲۰

عورت کا دعویٰ اور اس کی حیثیت ۱۲۱

لکھا میں نے فلاں دن سے شوہر ہونے کا خیال دل سے نکال دیا الخ ۱۲۱

جبراً طلاق دلانا کیسا ہے الخ ۱۲۱

کنکریاں پھینکنے سے طلاق نہیں ہوتی ۱۲۲

گو اس کا رواج ہو

لکھا کہ اپنا حق طلاق روح نبوت کو تفویض کیا الخ ۱۲۲

ثبوت طلاق کیلئے شرعی شہادت ضروری ہے ۱۲۳

فاسقوں کی گواہی سے طلاق نہیں ثابت ہوتی ۱۲۳

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

قسم کھاکر کہا کہ نہیں بلاؤں گا، چھ ماہ تک نہیں بلایا الخ ۱۲۳

مندرجہ ذیل صلح نامہ سے طلاق ہوئی یا نہیں ۱۲۴

عورت بدکار نکلے اور شوہر بغیر رقم لئے طلاق نہ دے تو وہ دیوث ہوگا یا نہیں ۱۲۴

جس عورت کو بیس بچے ہوتے ہیں کیا وہ نکاح سے باہر ہوجاتی ہے ۱۲۵

جو عورت زنا میں مبتلا ہوجائے اس کو طلاق دینا ضروری ہے یا نہیں ۱۲۵

استاذ طلاق دینے کو کہے اور والدین روکیں تو کیا کرنا چاہئے ۱۲۵

کوئی صورت ہے کہ شوہر زبان سے طلاق نہ دے اور طلاق ہوجائے ۱۲۶

طلاق رجعی اور بائنہ کا فرق اور حلالہ کب ہوتا ہے ۱۲۶

مہر معجل پر نکاح کیا مگر مہر ادا نہ کرسکا تو تفریق ہوگی یا نہیں ۱۲۶

طلاق کے بعد عورت دوسرے مرد سے نکاح کرسکتی ہے ۱۲۷

جس پردہ نشیں عورت کے پاس اجنبی مرد جائے اس کا نکاح ٹوٹتا ہے یا نہیں ۱۲۸

عورت رہنا نہیں چاہتی اور شوہر طلاق نہیں دیتا الخ ۱۲۸

طلاق کے دعویٰ پر مہر دینے سے طلاق نہیں ہوتی ۱۲۸

عورت کے کچھ کہنے سے طلاق نہیں ہوتی ۱۲۸

جس عورت پر زنا کا شبہ ہو، اس کو طلاق دینا کیسا ہے ۱۲۹

بیوی طلاق کا دعویٰ کرے اور شوہر انکار کرے کس کا قول مانا جائے ۱۳۰

طلاق کا وکیل بنانا کیسا ہے - ردی ۱۳۰

صرف طلاق کا وکیل بنایا تھا مگر وکیل نے تین طلاق شوہر کا کہنا ہے صرف ایک طلاق کا ۱۳۰

وکیل بنایا تھا، تین دینے پر وکیل معزول ہوا یا نہیں ۱۳۱

شوہر کا حکم بنانا ۱۳۱

ایک عبارت کا مطلب ۱۳۱

عدالت کے ذریعہ طلاق دلوانا کیسا ہے ۱۳۲

طلاق بائن کے بعد دوبارہ نکاح ہوسکتا ہے ۱۳۲

جو بیوی سے زنا کرائے وہ کیسا ہے ۱۳۳

شراب کے کاروبار سے بیوی مطلقہ نہیں ہوتی ۱۳۳

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

حاملہ عورت کہتی ہے کہ مجھے طلاق پڑ چکی ہے وضع حمل کے بعد دوسرا نکاح کرنا کیسا ہے ۱۳۴

دو بیوی والا ایک کے بلا قصور طلاق دیکر بھائی سے شادی کرنا چاہتا ہے کیسا ہے ۱۳۴

جبراً طلاق دلوانا اور طلاق سے پہلے عورت کو اپنے گھر لے جانا کیسا ہے ۱۳۵

بیوی کہتی ہے طلاق دی ہے شوہر انکار کرتا ہے گواہ موجود نہیں ۱۳۵

شوہر اگر طلاق کا اقرار کرلے تو طلاق ہوجاتی ہے ۱۳۶

صورت مسئولہ میں طلاق ہوئی یا نہیں ۱۳۷

طلاق کا معنی نہ جانتا ہو مگر لفظ کہنے کی گواہی دے تو طلاق ثابت ہوگی ۱۳۸

میل ملاپ سے جب مایوسی ہوجائے تو طلاق دینا کیسا ہے ۱۳۸

تنہائی کی طلاق واقع ہوتی ہے ۱۳۸

نابالغ شوہر کی بیوی دوسری شادی نہیں کرسکتی ۱۳۹

نکاح ہوا مگر شوہر نے نہ نان نفقہ دیا اور نہ حقوق شوہری ادا کئے الخ ۱۳۹

قسم کھانا کہ دوسرا نکاح کروں تو وہ حرام ۱۳۹

یہ کہنا کہ دنیا کی ساری عورتیں میری ماں ہیں ۱۴۰

مطلقہ سے جماع ۱۴۰

حلالہ میں جماع کا مشروط ہونا ۱۴۰

یہ کہنا کہ فلاں کام کروں تو میری بیوی پر طلاق ۱۴۰

شوہر سے کابین نامہ لکھوانا کہ بلا اجازت دوسری نہیں کروں گا ۱۴۰

گونگے کی طلاق کیسے واقع ہوتی ہے ۱۴۱

عورت طلاق کا دعویٰ کرے اور شوہر انکار کرے تو کیا کیا جائے ۱۴۲

شوہر کے پابند شریعت نہ ہونے سے نکاح فسخ نہیں ہوتا ۱۴۳

طلاق معلق سے بچنے کی تدبیر ۱۴۳

بلا عذر گواہی میں تاخیر ۱۴۴

باب ہشتم طلاق رجعی سے متعلق احکام ومسائل ۱۴۵

دو طلاق رجعی کے بعد ہمبستری سے رجعت ہوجاتی ہے ۱۴۵

دو صریح طلاق کے بعد بیوی کو لوٹا لینا درست ہے ۱۴۵

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

غصہ میں دو مرتبہ کہا طلاق دی طلاق دی، کیا حکم ہے	۱۴۶
کہا نکاح میں رہو یا طلاق لے لو، بیوی نے کہا طلاق لیتی ہوں الخ	۱۴۶
پرچہ لکھ کر طلاق دینے سے کونسی طلاق ہوتی ہے	۱۴۷
ہم اس کو طلاق دیتے ہیں کہنے سے طلاق رجعی ہوتی ہے	۱۴۷
کہا آج سے اس کو طلاق ہی سمجھو، تو کونسی طلاق ہوئی	۱۴۸
ایک طلاق دے کر متعدد لوگوں سے کہتا رہا کہ طلاق دیدی ہے کتنی طلاق ہوئی	۱۴۸
شراب پی کر دو طلاق دی کیا حکم ہے	۱۴۹
دو طلاق دیکر رجوع کر لیا تھا، چار سال بعد پھر طلاق دی کیا حکم ہے	۱۴۹
جعلی داماد بن کر جس نے طلاق دی خود اس کی بیوی پر طلاق واقع ہوگئی	۱۴۹
لکھا ہم اس کو برابر طلاق دیتے ہیں کیا حکم ہے	۱۵۰
ایک طلاق کے بعد دوبارہ نکاح کس طرح ہوگا	۱۵۰
طلاق رجعی میں بوسہ سے رجعت ہو جاتی ہے	۱۵۱
میں نے طلاق دی کہنے سے رجعی طلاق ہوئی عدت میں رجعت ہو جاتی ہے	۱۵۱
عدت میں رجعت درست ہے	۱۵۲
طلاق بائن میں رجعت نہیں	۱۵۲
طلاق دیدی ہے کہنے سے رجعی واقع ہوتی ہے	۱۵۲
ایک دو صریحی طلاق کے بعد رجعت درست ہے الخ	۱۵۳
خاموش نہیں ہوگی تو طلاق، کہنے سے کونسی طلاق واقع ہوئی	۱۵۳
کہا ایک طلاق دو طلاق، دو طلاق واقع ہوگی۔	۱۵۴
طلاق دی، دی، دی کہنے سے ایک طلاق ہوئی	۱۵۵
ایک طلاق دے کر جب رکھ لیا تو رجعت ہوگئی الخ	۱۵۵
طلاق نامہ لکھنے کے سات دن بعد بچہ پیدا ہوا تو اب رجعت نہیں ہو سکتی	۱۵۶
عدت کے اندر رجوع نہیں کرنے سے بائنہ ہو جاتی ہے الخ	۱۵۶

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

طلاق رجعی میں عدت کے اندر جماع سے رجعت ہو جاتی ہے	۱۵۷
ایک طلاق دی پھر خبر دینے کے طور پر اس کو کئی مرتبہ دہرایا تو کتنی طلاق ہوئی	۱۵۷
دو طلاق کے بعد رجعت کرلی پھر تیسری طلاق دی تو مغلظہ ہوگئی	۱۵۸
کہا آج رات میں اگر نہیں آئی تو طلاق نہ نہیں آئی تو رجعی طلاق پڑے گی	۱۵۸
نشہ کی حالت میں طلاق دی ہوش کے بعد رجوع کرلیا کیا حکم ہے	۱۵۹
ایک طلاق دو طلاق دی کہنے سے کتنی طلاق واقع ہوتی ہے جبکہ نیت رجعت کی ہو	۱۶۰
ایک طلاق کے بعد رجعت جائز ہے اور بعد عدت نکاح	۱۶۱
پہلے جواب آیا طلاق نہیں ہوئی ساتھ رہنے لگا، پھر کئی ماہ بعد جواب ملا طلاق ہوگئی، درمیانی مدت کا حکم	۱۶۲
طلاق کے بعد عورت کو رکھ سکتا ہے یا نہیں	۱۶۳
عدت کے بعد بلا نکاح رکھنا کیسا ہے	۱۶۳
دو طلاق کے بعد رجعت کرلی، اب تیسری کے بعد رجعت نہیں کرسکتا	۱۶۳
کہا طلاق دی وہ میری ماں ہے کونسی طلاق ہوئی	
لکھا تجھ کو طلاق شرعی دی، رجعت درست ہے یا نہیں	
طلاق کے بعد میاں بیوی ساتھ رہ سکتے ہیں یا نہیں	
کہا ایک طلاق دی دو طلاق دی کتنی طلاق واقع ہوئی	
صورت ذیل میں کیا حکم ہے	
جب تیسری طلاق یاد نہ ہو تو رجعت درست ہے	
جب شوہر کو تیسری طلاق دینا یاد نہ ہو	

باب نہم خلع سے متعلق احکام و مسائل

فارغ خطی خلع کے ہم معنی ہے اور اس سے طلاق بائنہ ہوتی ہے	
شوہر سے نباہ نہ ہونے کی صورت میں خلع بہتر ہے	
بذریعہ خلع طلاق حاصل کرنا جائز ہے	
طلاق بائن کے بعد خلع درست نہیں	

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

خلع کے بعد گذشتہ نان نفقہ باقی نہیں رہتا ۱۷۲
شوہر کی مرضی کے خلاف خلع نہیں ہوسکتا ۱۷۳
جبراً خلع سے بھی طلاق بائنہ ہوجاتی ہے ۱۷۴
عورت سے زبردستی ایک ہزار کے اقرار پر شوہر نے خلع کیا۔ ۱۷۴
فارمخطی کن اسباب کی بنیاد پر حاصل کرنا درست ہے۔ ۱۷۵
خلع کا کاغذ فریقین کی مرضی سے لکھ گیا تو خلع ہوگیا، اس کے پھاڑ دینے سے خلع ختم نہیں ہوگا۔ ۱۷۵
خلع شوہر کی بغیر مرضی نہیں ہوسکتا ۱۷۶
شوہر کے قبول کرنے سے خلع ہوتا ہے ۱۷۷
بغیر طلاق یا خلع دوسرا نکاح جائز نہیں ۱۷۸
خلع میں شوہر کی رضامندی ضروری ہے ۱۷۹
نابالغہ بذریعہ ولی خلع کرا سکتی ہے ۱۷۹
نابالغ شوہر سے خلع کی کوئی صورت نہیں ۱۸۰
ولی کی اجازت کے بغیر خلع ہوسکتا ہے ۱۸۰
باپ نے خلع کرایا شوہر نے طلاق دی ۱۸۱
عورت نے قبول نہیں کیا
مہر کے عوض خلع ہوا تو کیا شوہر دیا ہوا مہر واپس لے سکتا ہے ۱۸۲
خلع میں جو طلاق دی اس سے کونسی طلاق واقع ہوئی ۱۸۳
چھوڑتا ہوں جہاں چاہے چلی جا کہنے سے طلاق بائن واقع ہوئی ۱۸۳
بیوی علیحدگی چاہے تو کیا کیا جائے ۱۸۳
جس شخص سے روپیہ لے کر شوہر سے خلع حاصل کیا اس سے نکاح جائز ہے ۱۸۴
شوہر کو بعوض خلع کس قدر رقم لینی جائز ہے ۱۸۵
شوہر کی منظوری کے بغیر قاضی خلع نہیں کرسکتا ہے ۱۸۵
طلاق کا کاغذ جب شوہر کی مرضی سے لکھ گیا تو طلاق واقع ہوگئی، اس کی واپسی سے فائدہ نہیں ۱۸۵
عورت کی مرضی کے بغیر خلع نہیں ہوتا ہے ۱۸۶
خلع کی صورت اور اس سے مہر کی معافی ۱۸۷
صرف ارادہ ظاہر کرنے سے نہ خلع ہوتا ہے اور نہ طلاق ۱۸۷
روپیہ لے کر کہا کہ میرا فلاں سے کوئی تعلق نہیں تو خلع ہوگیا ۱۸۸
خلع لکھ دینے سے خلع ہوجاتا ہے ۱۸۸
روپے لے کر طلاق دی تو طلاق بائن ہوئی ۱۸۹
بلا رضامندی جبراً خلع جائز نہیں ۱۸۹

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

فیصلہ سے پہلے صلح بہتر ہے ۱۹۰
حیلہ کرکے بیوی کو لے جانا کیسا ہے ۱۹۰
شوہر کی مرضی کے بغیر خلع کی ڈگری سے خلع نہیں ہوتا ۱۹۰
خلع پر مجبور نہیں کیا جا سکتا ۱۹۰
دوران مقدمہ خلع ہو سکتا ہے ۱۹۱
تین دفعہ غار غطی سے بھی ایک ہی طلاق بائن واقع ہوگی ۱۹۱
خلع کے بعد بھی عدت ضروری ہے ۱۹۲
خلع اور عدت سے متعلق احادیث ۱۹۳
مہر معاف کرا کے خلع کرانا درست ہے ۱۹۳
روپیہ لے کر طلاق دی تو طلاق بائن سے عورت علیحدہ ہوگئی ۱۹۴
پنچائت کے ذریعہ خلع درست ہے ۱۹۵

باب دہم باب الایلاء

قسم کھانا کہ چار ماہ تک بیوی سے صحبت نہیں کرونگا ۱۹۶
قسم کھا کر کہا چار ماہ تک تیرے پاس نہیں جاؤں گا ۱۹۶

باب یازدہم لعان سے متعلق احکام ومسائل

شرائط کے پائے بغیر لعان نہیں ہوتا ۱۹۷
بیوی کو شوہر نے تہمت لگائی اب بیوی تفریق چاہتی ہے تو نکاح خواں نے لعان کرکے تفریق کی وہ صحیح نہیں ہے ۱۹۸
شوہر کے قسم کھا کر تہمت لگانے اور بیوی کے لعنت کرنے سے لعان و طلاق نہیں ہوا ۔ ۱۹۸
ہندوستان میں لعان اور اس کی وجہ سے تفریق کی کوئی صورت نہیں ۱۹۹
صرف ایک مرد اور ایک عورت کے دیکھنے سے زنا ثابت نہیں ہوتا اور یہاں لعان نہیں ۲۰۰
دو گواہوں کی شہادت سے شوہر کا تہمت لگانا ثابت ہو جاتا ہے ۲۰۰
تہمت لگانے کی سزا ۲۰۱
ہندوستان میں لعان کے ذریعہ فسخ نکاح نہیں ہو سکتا ۲۰۱

باب دوازدہم ظہار سے متعلق احکام ومسائل ۲۰۲

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

بہ نیت طلاق یہ کہنا کہ تو میری بہن کے مثل ہے، اس سے طلاق بائن ہوگی ۲۰۲

ماتحت کہنا چاہتا تھا مگر زبان سے نکلا تو میری ماں ہے الخ ۲۰۲

غصہ میں بہ نیت طلاق کہا تو مثل میری بیٹی کے ہے الخ ۲۰۳

کہا اگر تیرے ساتھ ہم بستر ہوں تو ماں کے ساتھ ہوں الخ ۲۰۳

کہا اگر تجھ سے بولوں تو اپنی ماں بہن سے بولوں ۲۰۴

تجھ سے جماع کروں تو ماں سے کروں الخ ۲۰۴

تجھ سے صحبت کروں تو ماں سے کروں الخ ۲۰۵

بیوی کو بہن کہا کیا حکم ہے ۲۰۵

تجھ سے تعلق رکھوں تو ماں بہن سے رکھوں الخ ۲۰۶

اس کہنے سے کہ تیرے پاس جاؤں تو ماں کے پاس جاؤں طلاق نہیں ہوئی ۲۰۷

ظہار کا کفارہ ادا کئے بغیر بیوی سے ہمبستر ہونا ۲۰۷

بیوی سے ظہار کیا پھر تین طلاق دی حلالہ کیا، کیا اس کے بعد بھی کفارہ لازم ہے ۲۰۸

بیوی کو ماں بہن کہنے سے طلاق نہیں ہوتی ۲۰۹

میں نے تجھ کو ماں کے برابر حرام سمجھا ۲۰۹

کہنے سے طلاق ہوگی یا ظہار

بیوی کو بہن کے برابر کہنے کا کیا اثر ہوتا ہے ۲۱۰

شادی سے پہلے بیوی کو بہن کے برابر کہنے سے کچھ حرج نہیں ۲۱۰

بیوی سے کہنا دازی باز آجا، کیا اس سے طلاق ہوگی ۲۱۰

بیوی سے کہا اگر تجھ سے شادی کروں تو اپنی دختر سے کروں ۲۱۰

کہا تجھ کو ہمشیرہ کے برابر سمجھوں گا الخ ۲۱۱

بیوی نے شوہر سے کہا تو میرے بھائی جیسا ہے الخ ۲۱۱

غصہ میں بیوی سے کہا تو میری ماں ہے پوچھنے پر بتایا نیت کچھ نہیں تھی ۲۱۱

بیوی سے کہا تجھ سے جماع کروں تو ماں بہن سے کروں ۲۱۲

بغیر نیت طلاق بیوی کو بہن کہدینا ۲۱۲

تیرے گھر میں گھسوں تو ماں سے بدفعلی کروں کہا، کیا حکم ہے ۲۱۳

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

باب سیزدہم، نامرد، مجنون متعنت اور دوسرے عیوب کی وجہ سے تفریق اور فسخ نکاح کے احکام و مسائل ۲۱۴

نامرد سے نکاح ہوجاتا ہے، بغیر طلاق دوسرا نکاح جائز نہیں ۲۱۴

نامرد کی بیوی کا نکاح ثانی بلا طلاق نہیں ہوسکتا ہے ۲۱۵

نامرد کی بیوی دوسرا نکاح کیسے کرے ۲۱۵

نابالغی میں ایک نامرد سے نکاح ہوگیا اب کیا کرے ۲۱۶

نامرد سے نکاح جائز ہے علیحدگی کے لئے قاضی سے درخواست کرنی چاہئے ۲۱۶

عنین کی بیوی اگر خود فسخ کرے تو ایک سال کی مہلت دے گی یا نہیں ۲۱۷

جب نامرد شوہر بیوی کو طلاق نہ دے تو عورت کیا کرے ۲۲۱

بیوی سے زنا کرانے والے نامرد کی بیوی کیا کرے ۲۲۲

نامرد علاج سے جب قادر ہوجائے تو کیا حکم ہے ۲۲۲

جذامی کے ساتھ اس کی بیوی نہیں رہتی ہے تفریق ہوسکتی ہے یا نہیں ۲۲۳

نان نفقہ نہ دینے کی وجہ سے تفریق نہیں ہوسکتی ۲۲۳

متعنت شوہر سے امام شافعیؒ کے مسلک پر تفریق ہوسکتی ہے ۲۲۴

زوجۂ مجنوں کیا کرے ۲۲۵

دیوانہ کی بیوی کے لئے تفریق ہے یا نہیں، دوسرے مذہب پر عمل کیسا ہے ۲۲۵

شوہر جب خبر نہ لے تو عورت تفریق کے لئے کیا کرے ۲۲۶

شوہر بداطوار ہو، اور بیوی کے حقوق ادا نہ کرے تو بیوی علیحدہ ہوسکتی ہے یا نہیں۔ ۲۲۷

نان نفقہ نہ دینے والے شوہر سے نکاح فسخ ہوگا یا نہیں ۲۲۸

جو شوہر دلی کے بجائے بیوی سے اداطلت کرے تو عورت نکاح فسخ کراسکتی ہے یا نہیں ۲۲۸

شوہر بیس سال کیلئے قید ہوجائے تو عورت نکاح فسخ کرسکتی ہے یا نہیں ۲۲۹

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

شوہر تیس سال کیلئے قید ہوگیا، عورت صبر نہیں کرسکتی تو نکاح فسخ ہوسکتا ہے ۲۲۹

دائم المریض شوہر کی بیوی نکاح فسخ کراسکتی ہے یا نہیں ۲۳۱

مجذوم کی بیوی نکاح فسخ کراسکتی ہے یا نہیں ۲۳۲

متعنت کی بیوی الخ ۲۳۲

بدچلن شوہر کی بیوی کیا کرے ۲۳۲

مجذوم کی بیوی فسخ کراسکتی ہے یا نہیں ۲۳۳

عورت کا بلد ہجرت کرنا چاہتی ہے کیا اس سے نکاح فسخ ہوجائے گا ۲۳۳

عدم واقفیت کی وجہ سے نکاح ہوگیا تو فسخ کے لئے کیا کرے ۲۳۴

نان نفقہ جب شوہر نہ دے تو عورت کیا کرے ۲۳۴

جس کے شوہر کو قید کی سزا ہوجائے ۲۳۴

شوہر سوزاک و آتشک میں مبتلا ہے اور آوارہ ہے بیوی نکاح فسخ کراسکتی ہے یا نہیں ۲۳۵

دس سال تک جس کے شوہر نے خبر نہیں لی اس کا کیا کیا جائے ۲۳۶

شوہر جب نان نفقہ نہ دے تو عورت دوسرا نکاح کرسکتی ہے یا نہیں ۲۳۶

شوہر کی زیادتی کی صورت میں بیوی فسخ نکاح کے لئے کیا کرے ۲۳۷

عورت کہتی ہے میرا شوہر خنثیٰ ہے اس عورت کا دوسرے سے نکاح کرنا کیسا ہے ۲۳۸

شافعی المذہب عورت نان نفقہ نہ پانے کیصورت میں تفریق کراسکتی ہے ۲۳۹

نان نفقہ نہ ملنے کی وجہ سے تفریق کیصورت ۲۳۹

نان نفقہ کی عدم ادائیگی کی صورت میں تفریق ہوسکتی ہے یا نہیں ۲۴۰

شوہر کے اندھے ہونے سے عورت علیحدہ نہیں ہوسکتی ۲۴۰

نامرد کی بیوی کیا کرے ۲۴۱

نامرد کی بیوی کا نان نفقہ اور مہر ۲۴۱

معذور اور مخبوط الحواس شوہر کی بیوی کیا کرے ۲۴۲

عنین کی بیوی ایک سال کی مہلت کے بعد تفریق کراسکتی ہے ۲۴۳

جو شوہر عرصہ تک بیوی کی خبر گیری نہ کرے وہ عورت کیا کرے ۲۴۳

زوجہ عنین کی تفریق بذریعہ حکم ۲۴۴

جس عنین شوہر نے کبھی وطی نہ کی ہو، اس کی عورت کا حکم ۲۴۵

جس کا شوہر اوباش ہو، اور حقوق ادا نہ کرے اس کا حکم ۲۴۶

جو شوہر احکام شرعیہ کا مخالف ہو، اس سے نجات کی صورت ۲۴۶

ترافی مسلمین سے مقرر قاضی کا فیصلہ جائز ہے ۲۴۷

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

ظالم شوہر سے نجات کی صورت	۲۴۸
جو شوہر بیوی کا جانی دشمن ہو، اس کے ساتھ رہنا مناسب نہیں	۲۴۹
دیوث کی بیوی کا شوہر کے پاس رہنا مناسب نہیں ہے	۲۴۹
جس عورت کا شوہر بدطینت ہو، اس کے پاس اس کی بیوی کا نہ بھیجنا درست ہے۔	۲۵۰
ظالم شوہر سے نجات کی صورت بتائی جائے	۲۵۰
جذام والا مرض چھپا کر نکاح کرے تو ظاہر ہونے پر نکاح فسخ ہوسکتا ہے	۲۵۱
جو شخص اپنی بیوی کو ایذا دے وہ عورت کیا کرے۔	۲۵۲
پاگل کی بیوی کیا کرے۔	۲۵۳
پاگل کی طرف سے ولی یا قاضی طلاق دے سکتا ہے یا نہیں۔	۲۵۴
مجنون کی بیوی شوہر سے علیحدگی اختیار کرسکتی ہے یا نہیں	۲۵۴
مجنون کی بیوی جس کو زنا کا خطرہ ہے اور نان نفقہ بھی نہیں، دوسری شادی کرسکتی ہے یا نہیں	۲۵۴
جو مجنون پاگل خانہ میں ہے، اس کی بیوی کیا کرے	۲۵۵
مجنون اور اس کے ولی کی طلاق واقع نہیں ہوتی ہے	۲۵۶
مجنون جس کو کبھی ہوش آجاتا ہے اس کی بیوی کیا کرے۔	۲۵۶
پاگل نے بیوی کو طلاق دیدی کیا حکم ہے	۲۵۷
جو پاگل کبھی اچھا کبھی پاگل رہتا ہے اگر صحت کی حالت میں طلاق دے	۲۵۷
مجنون جس کو ایک دو دن ہوش آجاتا ہے اس کی طلاق واقع ہوگی	۲۵۷
پاگل کی بیوی کے لئے امام محمدؒ کے مذہب پر عمل کیسا ہے۔	۲۵۸
جو پندرہ دن پاگل رہتا ہے اور پندرہ دن صحت اس کی طلاق ہوگی یا نہیں	۲۵۹
ایسا لڑکا جس کے خواص درست نہیں رہتے وہ بیوی کو طلاق کیسے دے	۲۶۰
جذام والے کی بیوی تفریق کرا سکتی ہے	۲۶۱
شوہر کو جذام ہو تو بیوی کو خیار تفریق حاصل ہے	۲۶۲
باب چہاردہم، زوجۂ مفقود الخبر سے متعلق احکام ومسائل	۲۶۳

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

زوجۂ مفقود الخبر کے سلسلہ میں امام مالکؒ کا فتویٰ اور احناف کا اس پر عمل ۲۶۳

جس عورت کا شوہر دس سال سے غائب ہو وہ امام مالکؒ کے فتویٰ پر عمل کرے ۲۶۴

ساٹھ برس کا آدمی سات سال سے غائب ہے اس کو زندہ سمجھا جائے یا مردہ ۲۶۵

شوہر کے دو برس سات ماہ غائب رہنے کے بعد جو نکاح ہوا وہ صحیح نہیں ۲۶۶

جوان العمر عورت جس کا شوہر غائب ہے کیا کرے ۲۶۶

مفقود الخبر کی بیوی پہلے شوہر کی واپسی کے بعد اسی کو ملے گی ۲۶۹

مفقود الخبر کی بیوی نے دوسری شادی کرلی پھر پہلا شوہر آیا مگر وہ رکھنا نہیں چاہتا۔ ۲۶۹

بیوی پہلے شوہر آنے کے بعد اسی کو ملے گی ۲۶۹

شوہر کی دو برس گمشدگی کے بعد بیوی نے شادی کرلی وہ جائز نہیں ہوئی ۲۷۰

دس سال گمشدہ شوہر کا انتظار کرنے کے بعد شادی ۲۷۰

دس سال شوہر کا انتظار کرکے شادی کی، اب شوہر آگیا کیا حکم ہے ۲۷۱

زوجۂ مفقود میں قضائے قاضی کی بحث ۲۷۲

جس کا شوہر غائب ہو، وہ عورت کیا کرے۔ ۲۷۳

مفقود الخبر کی بیوی کی دوسری شادی کے لئے قضائے قاضی ضروری ہے ۲۷۳

زوجۂ مفقود چار سال قاضی کے حکم سے انتظار کرے گی تو پھر قضا کی ضرورت ہوگی یا نہیں ۲۷۵

چار سال بعد قاضی نے زوجۂ مفقود کی دوسری شادی کردی، بعد میں پہلا شوہر آگیا تو بیوی اسی کو ملے گی ۲۷۶

مفقود الخبر کے مال کی تقسیم کب ہوگی ۲۷۶

مفقود الخبر کی بیوی موجودہ زمانہ میں کتنے دن کے بعد نکاح کرے گی ۲۷۶

مفقود الخبر کی کس عمر کا اعتبار کیا جائے گا ۲۷۷

شوہر بیس سال سے غائب ہو تو دوسری شادی کا کیا حکم ہے ۲۷۷

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

جو دس سال سے مفقود الخبر ہو، اس کی بیوی کا نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں	۲۷۸
جس عورت کے شوہر کو حبس دوام کی سزا ہوگئی اس کا کیا حکم ہے	۲۷۸
شوہر نو سال سے پلٹن میں ہے خبر گیری نہیں کرتا، بیوی کیا کرے	۲۷۹
مفقود الخبر کی بیوی بغیر قضائے قاضی دوسری شادی کر سکتی ہے؟	۲۷۹
مفقود الخبر سے متعلق احکام	۲۸۰
باب پانزدہم، عدت سے متعلق مسائل واحکام	۲۸۲
نابالغ کی بیوی جس کے ساتھ نہ خلوت ہوئی اور نہ وطی، اس پر عدت نہیں	۲۸۲
جس عورت کو حیض کی عادت آٹھ یوم ہے اس کے عدت کے ایام کم از کم ۵۴ دن ہوں گے	۲۸۲
نابالغ شوہر کی خلوت سے عدت لازم ہے	۲۸۳
شوہر بغیر خلوت فوت ہوجائے تو بھی بیوی پر عدت وفات لازم ہے	۲۸۳
اکثر مدت حمل دو سال ہے اس کے بعد شرعاً حاملہ نہیں، عدت تین حیض ہے	۲۸۴
مطلقہ سے بعد عدت نکاح ہوسکتا ہے	۲۸۴
عدت خلع وہی ہے جو طلاق کی عدت ہے	۲۸۵
عدت طلاق نامہ لکھنے کیوقت سے ہوگی	۲۸۵
عدت وفات چار ماہ دس دن ہیں	۲۸۶
طلاق رجعی کی عدت	۲۸۶
پانچ سال تک حمل رہنا معتبر نہیں	۲۸۷
بیوہ عدت میں کہیں جاسکتی ہے یا نہیں	۲۸۷
نامرد کی بیوی پر بھی عدت ہے اگر خلوت ہوچکی ہے	۲۸۸
کافرہ سے عدت کے بعد نکاح ہوسکتا ہے	۲۸۸
عدت کی تکمیل سے پہلے انتقال مکانی جائز ہے یا نہیں	۲۸۹
عدت وفات کے بعد بیوہ کی شادی درست ہے	۲۸۹
مطلقہ بعد عدت نکاح کر سکتی ہے	۲۹۰
جہاں شوہر کا انتقال ہو، عورت کو وہیں عدت گذارنی چاہئے	۲۹۰
شادی شدہ کافر عورت مسلمان ہونیکے بعد دوسرے مسلمان سے عدت کے بعد شادی کرے گی	۲۹۱

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

عدت وفات ہر حال میں ضروری ہے خواہ دونوں نابالغ ہوں	۲۹۱
ایام عدت کا شمار طلاق دینے کے وقت سے ہوتا ہے	۲۹۱
خلوت سے پہلے طلاق ہوئی ہے تو اس پر عدت نہیں	۲۹۲
ٹیلی گرام سے موت کی خبر آئے تو وہ قابل اعتبار ہے اور عدت موت کے دن سے شمار ہوگی	۲۹۲
عدت وفات میں عورت باپ کے گھر آسکتی ہے یا نہیں	۲۹۳
عدت طلاق کے وقت سے شمار ہوگی	۲۹۴
ایک عورت سے دو مرد شادی کا دعویٰ کریں اور تاریخ نہ بتائیں تو دونوں فسخ سمجھے جائیں گے	۲۹۵
مرتدہ اسلام لانے کے بعد عدت گذار کر شادی کرسکے گی	۲۹۶
زمانہ عدت میں زنا سے حمل ہوجائے تو اس کی عدت وضع حمل ہے	۲۹۶
خلوت صحیحہ سے قبل شوہر مرجائے تو بھی عورت پر عدت وفات ضروری ہے	۲۹۷
حاملہ کی عدت وضع حمل ہے	۲۹۷
اگر تین ماہ تو دن میں تین حیض آچکے ہیں تو عدت ختم ہوگئی۔	۲۹۸
خلوت صحیحہ کے بعد عدت لازم ہے گو اس کا شوہر بہت دنوں سے علیحدہ ہو	۲۹۸
حاملہ کی عدت کیا ہے۔	۲۹۹
غیر مدخولہ پر عدت نہیں۔	۲۹۹
نکاح باطل وفاسد میں فرق نہیں اس میں جو وطی ہوئی وہ حلال نہیں ہے	۳۰۰
خلع والی عورت سے بلا انقضائے عدت نکاح درست نہیں۔	۳۰۱
جس کا شوہر وفات پاجائے اس کی عدت چار ماہ دس دن ہے۔	۳۰۱
عدت میں نکاح جائز نہیں اور نہ اس کے ساتھ خلوت درست ہے۔	۳۰۲
آبرو کا خوف ہو تو عدت دوسری جگہ گذار سکتی ہے۔	۳۰۲
تحریری طلاق میں بھی عدت لازم ہے	۳۰۳
عورت کہیں تھی اور شوہر کا انتقال ہوگیا تو عورت وہیں عدت گذاریگی	۳۰۳
سن ایاس سے پہلے عدت حیض سے ہوگی	۳۰۳
شوہر کی موت کی خبر کے بعد جو نکاح بعد عدت کیا صحیح تھا مگر جب شوہر آگیا تو وہ عورت اسی کو ملے گی	۳۰۴

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

عدت کے اندر عورت کو دھوکہ دے کر کسی خاص شخص سے شادی پر مجبور کرنا معصیت ہے ۳۰۵

مدخولہ پر شوہر سے الگ رہنے کے باوجود بعد طلاق عدت لازم ہے ۳۰۵

ایام عدت میں نکاح حرام ہے ۳۰۶

بعد خلوت صحیحہ عدت ضروری ہے ۳۰۶

مطلقہ ممتدۃ الطہر کی عدت کیا ہوگی ۳۰۷

رتقاء پر بھی بعد خلوت عدت ہوگی ۳۰۷

نومسلمہ عورت کی عدت جس کا شوہر مرگیا۔ ۳۰۸

عدت میں بیٹھی ہوئی عورت کا کسی غیر شادی میں جانا درست نہیں ۳۰۹

ایک جواب پر اشکال کا جواب ۳۰۹

غیر مدخولہ مطلقہ پر عدت نہیں لیکن جس کا شوہر مرجائے اس پر ہر حال میں عدت ہے مدخولہ ہو یا نہ ہو۔ ۳۱۰

مطلقہ اور متوفیٰ عنہا زوجہا کی عدت میں فرق ۳۱۱

خوف وخرابی صحت کی وجہ سے عدت میں نقل مکانی جائز ہے۔ ۳۱۲

زانیہ اگر شوہر رکھتی ہے تو طلاق کے بعد اس پر عدت ضروری ہے ۳۰۲

عدت میں نکاح جائز نہیں ہوا۔ ۳۱۳

مرتدہ بعد اسلام دوسرے مرد سے شادی کرسکتی ہے یا نہیں۔ ۳۱۴

غیر مدخولہ ایک طلاق سے بائن ہوجاتی ہے اس پر عدت نہیں ۳۱۵

بیوی کے رہتے ہوئے سالی سے نکاح کیا، خلوت سے پہلے علیحدہ کرائی گئی تو اس پر عدت نہیں ۳۱۶

خلوت صحیحہ نہیں ہوئی ہو تو مطلقہ پر عدت نہیں ۳۱۶

عدت میں کسی بھی مصلحت سے نکاح جائز نہیں ۳۱۷

غیر مدخولہ پر عدت نہیں، مدخولہ پر عدت ہے ۳۱۷

بعد خلوت عدت ہوگی خواہ سال بھر علیحدہ رہنے کے بعد طلاق دی ہو۔ ۳۱۸

مندرجہ صورتوں میں عدت کا حکم ۳۱۸

نامرد کی مطلقہ پر عدت ہے۔ ۳۱۹

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

عدت میں عورت کے لئے زیب و زینت درست نہیں۔	۳۱۹
پانچ سال علیحدہ رہنے کے باوجود بعد خلوت عدت ہوگی۔	۳۲۰
ایام عدت میں جو زنا سے حاملہ ہوجائے اس کی عدت وضع حمل ہے	۳۲۱
جب سے طلاق دی عدت اس وقت سے شمار ہوگی الخ	۳۲۲
عدت میں دنوں کا شمار قمری حساب سے ہوگا	۳ :
خلع کی عدت	۳۲۳
نامرد کی مطلقہ پر عدت	۳۲۴
جو منکوحہ زانی کے ساتھ کئی سال سے ہے بعد طلاق اس پر عدت ہوگی یا نہیں	۳۲۵
بیوہ حاملہ کا نکاح وضع حمل سے پہلے جائز نہیں	۳۲۵
عدت میں بقاء رکھنے کی نیت سے بھی نکاح جائز نہیں	۳۲۶
عورت جہاں رہتی تھی گو وہ اس کے شوہر کا گھر نہ ہو، وہیں عدت گذارے۔	۳۲۶
نابالغہ مطلقہ پر بھی بعد خلوت عدت ہے	۳۲۷
شوہر اقرار کرے کہ چھ ماہ پہلے طلاق دی تھی تو عدت اسی وقت سے شمار ہوگی	۳۲۷
کیا کرایہ والے مکان میں بھی عدت ضروری ہے۔	۳۲۸
عدت میں اگر عورت زنا سے حاملہ ہوجائے۔	۳۲۸
مطلقہ عدت گذرنے کے بعد نکاح کرسکتی ہے۔	۳۲۹
زمانہ عدت کا نکاح باطل ہے اور بعد عدت والا درست۔	۳۲۹
مطلقہ ثلاثہ کی عدت	۳۳۰
نامرد کی بیوی پر خلوت کے بعد عدت لازم ہے۔	۳۳۰
معتدہ کا شادی میں نکلنا درست نہیں	۳۳۰
شوہر پر عدت نہیں۔	۳۳۱
دودھ پلانے والی عورت کی عدت بھی تین حیض ہی ہے۔	۳۳۱
جسکی عدت وضع حمل ہے اگر وہ دوا سے حمل گرادے تو عدت پوری ہوگی یا نہیں۔	۳۳۲
شوہر کے عیسائی ہوتے ہی عورت نکاح سے خارج ہوگئی لیکن اس پر عدت لازم ہے	۳۳۳

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

مرتدہ پر عدت لازم ہے ۔ ۳۳۳

عدت والی عورت کا نکاح ۳۳۴

مجذوم کی بیوی جو کئی برس شوہر سے علیحدہ رہی طلاق کے بعد اس پر بھی عدت ضروری ہے ۳۳۴

مرنے والے شوہر نے دلی نہیں کی ہو تو بھی عدت وفات ضروری ہے ۳۳۵

خوف ہو تو شوہر کے گھر کے بجائے والدین کے یہاں عدت گذارنا درست ہے ۔ ۳۳۵

کافر عورت مسلمان ہوئی اس کا شوہر مسلمان نہیں ہوا ۔ ۳۳۶

مسلمان عورت مرتد ہو جائے پھر اسلام لے آئے تو اس پر عدت ہے یا نہیں ۔ ۳۳۷

بیوہ کی عدت چار ماہ دس دن ہے ۳۳۸

حاملہ کی عدت وضع حمل ہے ۔ ۳۳۹

ممتدۃ الطہر کی عدت ۔ ۳۳۹

نومسلمہ جس کا شوہر مر چکا ہے اس پر عدت نہیں ۔ ۳۴۰

بے پردہ عورت کو بھی عدت میں پردہ کرنا چاہیے ۔ ۳۴۰

طلاق کا انکار کرنے کے بعد اقرار کرے تو اس کی عدت کب سے ہوگی ۳۴۰

عدت وفات میں نکاح کر لیا تھا، چھ ماہ بعد علیحدگی اختیار کی، پھر نکاح کر لیا، اب عدت کیا ہوگی ۔ ۳۴۱

صورت ذیل میں عدت کب سے ہوگی ۳۴۲

زانیہ زانی سے فوراً نکاح کر سکتی ہے ۳۴۲

عدت نہیں ۳۴۲

معتدہ کے ساتھ زنا کرنے سے اس پر نئی عدت نہیں آتی ۳۴۳

مطلقہ پر عدت ضروری ہے ۳۴۴

شوہر والی جو زنا سے حاملہ ہوئی ہے اس پر عدت لازم ہے ۳۴۴

عدت سے متعلق چند سوالات ۳۴۴

حمل والی کی عدت وضع حمل ہے اگر خشک ہو گیا ہو تو دوا وغیرہ سے گرانا جائز ہے ۳۴۵

طلاق ثلثہ کے بعد اگر شوہر زنا کرتا رہا تو اس کی عدت علیحدگی کے بعد شروع ہوگی ۳۴۵

دوبارہ لاکر جماع کرنے سے عدت ثانیہ واجب ہوگی ۳۴۶

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

جو عورت قابل مجامعت نہ ہو اس پر بھی عدت ہے ۳۴۷

حاملہ کی عدت وضع حمل ہے خواہ شوہر کے انتقال کے آدھ گھنٹہ بعد وضع حمل ہوا ہو۔ ۳۴۷

ختم عدت پر معلوم ہوا حمل ہے تو عدت کا کیا ہوگا ۳۴۸

عدت کا نفقہ بذمہ شوہر واجب ہے ۳۴۹

معتدہ وفات تعزیت میں کہیں نہیں جاسکتی ۳۴۹

دو سال علیحدہ رہنے کے بعد طلاق دے تو بھی عدت لازم ہے ۳۴۹

عدت وفات میں جس نے شادی کرلی اس کی عدت کا بیان ۳۵۰

عدت میں ایک حیض کے بعد حمل ہوگیا تو عدت کیسے گذارے ۳۵۱

حاملہ کا حمل خشک ہو جائے تو عدت کیسے پوری کرے ۳۵۲

www.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند مدلل ومکمل جلد دہم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند کی پہلی جلد خاکسار مرتب ومحشی نے ۱۳۸۲ھ میں پیش کی تھی، اس کے بعد تھوڑے تھوڑے وقفہ سے اس کی بعد والی جلدیں حاضر کرتا رہا اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ انعام واحسان ہے کہ آج اس کی دسویں جلد پیش ہو رہی ہے۔ اس موقع سے خاکسار مرتب ومحشی کا دل حمد وشکر خداوندی سے لبریز اپنے رب بے نیاز کے آگے سجدہ ریز ہے، جس کی توفیق سے یہ خدمت انجام پذیر ہوئی۔ اور انشاء اللہ آئندہ بھی ہوگی۔

اللہ تعالیٰ سے دعاء ہے کہ اپنے فضل وکرم سے یہ خدمت قبول فرمالے اور اپنے شکرگذار بندوں میں اس حقیر کا نام بھی درج کردے۔

یہ سب دراصل دارالعلوم دیوبند کا فیض ہے، جو ایک سو چودہ سال سے مسلسل کتاب وسنت اور ملک وملت کی ہمہ گیر خدمات میں منہمک ہے، خدا کرے تاقیامت اس کا یہ بحر بے کراں موجزن رہے، اور کائنات انسانی اس سے مستفید ہوتی رہے۔

یہاں پہنچ کر بے ساختہ زبان قلم پر اپنے مرشد ومربی حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحب دامت برکاتہم کا نام نامی آرہا ہے۔ جنہوں نے اولاً اس خدمت گرامی کے لئے

www.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

خاکسار کا انتخاب فرمایا، اور اعتماد کا اظہار کیا، اللہ تعالیٰ صحت وسلامتی اور درازیٔ عمر کی دولت سے نوازے، اور آپ کے حسن ظن کی لاج رکھ لے، اور فتاویٰ کا جو حصہ باقی رہ گیا ہے، اسے بھی بحسن وخوبی مرتب کرنے کی توفیق عطا فرمادے، وماذلک علی اللہ بعزیز

فتاویٰ کے اہم اور پھیلے ہوئے حصہ کی اس جلد پر تکمیل ہوگئی، کیونکہ عام مسلمانوں کو جو دلچسپی اور جیسی ضرورت طہارت، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور نکاح وطلاق سے متعلق مسائل واحکام کی ہوا کرتی ہے، دوسرے ابواب سے متعلق مسائل واحکام سے نہیں ہوتی۔

ظاہر ہے کہ طلاق کے مسائل اپنے اندر بڑی نزاکت رکھتے ہیں، اور ان کے نتائج دور رس ہوتے ہیں، اس لئے مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ طلاق کے استعمال میں پوری احتیاط اور بیدار دماغی سے کام لیں، ذرا ذرا سی بات اور خفگی پر اس لفظ یا اس کے ہم معنی الفاظ زبان پر لانے سے پرہیز رکھیں۔

نکاح اس لئے نہیں منعقد ہوتا ہے کہ اس کو توڑا جائے، بلکہ اس کا مقصد باہم محبت ومودت اور طمانیت وسکینت قلبی ہے، ارشاد ربانی ہے۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً۔ (سورۃ الروم - ۲۱)

اور اس کی نشانیوں سے یہ ہے کہ بنائے تم کو تمہاری قسم سے جوڑے، کہ چین پکڑو ان کے پاس، اور رکھا تمہارے درمیان پیار اور محبت۔

لیکن یہ بھی درست ہے کہ کبھی مزاجوں کی ناموافقت کی وجہ سے حالات ناسازگار ہوجاتے ہیں اور نباہ مشکل محسوس ہونے لگتا ہے، ادھر یہ حقیقت بھی اپنی جگہ مسلم ہے کہ اسلام نہ تو طلاق کو پسند کرتا ہے اور نہ طلاق دینے والے کی حوصلہ افزائی کرتا ہے، بلکہ اس عمل کو مبغوض قرار دیتا ہے، اور رشتہ ازدواج کو شکست وریخت سے بچانے کے لئے ایسی تدبیروں پر عمل کی تاکید کرتا ہے جن سے باہمی غلط فہمیاں دور

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

ہوکر آپس کے تعلقات استوار ہو جائیں۔

زن وشو کی ملی جلی زندگی میں صدر کی حیثیت اسلام نے مرد کو دی ہے۔ چنانچہ اختلاف کے وقت میں شوہروں کو ہدایت ربانی ہے۔

وَالّٰتِیْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا۔ (سورۃ النساء۔ ۶)

تم اپنی جن بیویوں سے نافرمانی کا خطرہ محسوس کرو، انھیں زبانی سمجھاؤ، اگر باز نہ آئیں تو ان کے ساتھ ہمبستری ترک کردو، اگر اس کا بھی اثر قبول نہ کرے تو ان کو پیٹو، اگر فرمانبردار بنجائیں تو پھر ان کے خلاف کوئی الزام نہ تلاش کرو۔

پہلے مرحلے میں نفع ونقصان اور معاملات کے نشیب وفراز سمجھانے کی سعی کی جائے، اور رفیقۂ حیات کو راہ راست پر گامزن رکھنے کی مخلصانہ جد وجہد کی جائے، اس سعی میں اس بات کا پورا لحاظ رکھا جائے کہ اس کے جذبات واحساسات کو ٹھیس نہ لگنے پائے۔

دوسرے مرحلے میں شوہر اپنی دلی اذیت اور دل شکنی کو اس طرح ظاہر کرے کہ اپنا بستر الگ کرلے، تاکہ شریک زندگی اپنی زیادتی اور بیجا ضد محسوس کرنے پر مجبور ہو۔

اخیر مرحلے میں شوہر کو معمولی سرزنش کا اختیار دیا گیا ہے، عموماً انسانی طبائع کے یہی تین درجے ہوتے ہیں، ان میں سے جس مرحلہ میں بات بن جائے اور صلح صفائی ہو جائے خدا کا شکر ادا کرے، اور اس قیمتی رشتہ کو ہرگز مجروح نہ ہونے دے جو اسلام کے نام پر قائم ہوا ہے۔

اگر شوہر ذاتی طور پر اپنی تدبیروں میں ناکام ہو جائے، تو ان دونوں کے مخلص اور بہی خواہوں کا فرض ہے کہ وہ مل کر بذریعہ خدا ترس پنچ ان کے معاملات کو درست کرنے کی سعی بلیغ کریں۔

وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا

اگر تم اوپر والوں کو ان دونوں میاں بیوی کے

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

حَكَمًا مِّنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِّنْ أَهْلِهَا إِن يُرِيدَا إِصْلَاحًا يُوَفِّقِ اللَّهُ بَيْنَهُمَا إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا خَبِيرًا۔ سورۃ النساء

درمیان کشاکشی کا اندیشہ ہو، تو تم لوگ ایک آدمی جو تصفیہ کرنے کی لیاقت رکھتا ہو مرد کے خاندان سے اور ایک آدمی لائق تصفیہ عورت کے خاندان سے بھیجو، اگر ان دونوں کو اصلاح منظور ہوگی تو اللہ تعالیٰ ان دونوں میں اتفاق پیدا کردیں گے، اللہ علم والے خبر والے ہیں۔

مختصر یہ کہ ہر طرح کوشش کی جائے کہ جو رشتہ قائم ہوچکا ہے وہ ٹوٹنے نہ پائے عورتوں کے سلسلہ میں اس ارشاد نبوی کو بھی سامنے رکھا جائے جس میں عورتوں کی مزاجی کیفیت کی نشاندہی کی گئی ہے، رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

استوصوا بالنساء خیرا فانہن خلقن من ضلع وانہ اعوج شئی فی الضلع اعلاہ فان ذہبت تقیمہ کسرتہ وان ترکتہ لم یزل اعوج فاستوصوا بالنساء (بخاری باب الوصاۃ بالنساء)

عورتوں کے ساتھ بہتر سلوک کی بات قبول کرو کیونکہ وہ پسلی سے پیدا کی گئی ہیں اور سب سے زیادہ ٹیڑھا پن اوپر کی پسلی میں ہوتا ہے۔ اگر تم اس کو بالکل سیدھا کرنے کی بات کروگے تو توڑ ڈالوگے اور یونہی چھوڑ دوگے تو جوں کی توں کجی باقی رہے گی، لہٰذا عورتوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا اختیار کرو۔

نئی تحقیقات نے بھی ثابت کردیا ہے، کہ عورت کے عضلات مرد کے عضلات کے مقابلے میں کمزور ہیں، اور یہی تفاوت مرد وعورت کے دماغ اور عقل میں بھی ہے، پھر عورت میں انفعال اور ہیجان کا مادہ زیادہ ہے، جس کے نتیجہ میں یہ متلون مزاجی کا بآسانی شکار ہوجاتی ہے، اس میں عورت کی ترکیب جسمانی کا بھی بڑا دخل ہے۔

مرد کے ہاتھ میں طلاق کی باگ ڈور دوسرے وجوہ کے ساتھ اس وجہ سے بھی

www.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

دی گئی ہے، تاکہ طلاق اور تفریق کی نوبت کم سے کم آئے۔ تفصیل کے لئے خاکسار کی کتاب "اسلام کا نظام عفت وعصمت" مطالعہ کی جائے۔

یہ ذہن نشین رہے کہ بلاوجہ طلاق دینا قابل تعزیر فعل ہے، امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے مکروہ تحریمی تک قرار دیا ہے۔ اور علماء اسلام نے متفقہ طور پر اس کے بیجا استعمال سے سختی کے ساتھ منع کیا ہے۔

موجودہ دور میں عوام جس طرح طلاق کا استعمال کرتے ہیں، وہ سراسر غلط اور اصول شرع کے خلاف ہے، پہلے علماء سے معلوم کرنا چاہئے کہ کن حالات میں طلاق دینے کی اجازت ہے، عجلت سے ہرگز کام نہیں لینا چاہئے۔

خدانخواستہ جب کبھی طلاق دینا ناگزیر ہی ہوجائے اور اس کے علاوہ کوئی چارۂ کار باقی نہ رہ جائے۔ تو اس وقت صرف ایک طلاق صریح دے کر چھوڑ دے تاآنکہ اس کی عدت گذر جائے، اور طلاق ایسے وقت میں دی جائے جب عورت ایام حیض سے نکل کر ایام طہارت میں داخل ہوچکی ہو، اور اس زمانۂ طہارت میں شوہر کو اس سے ہمبستر ہونے کی نوبت نہ آئی ہو۔

فالاحسن ان یطلق الرجل امرأتہ تطلیقۃ واحدۃ فی طہر لم یجامعہا فیہ ویترکہا حتی تنقضی عدتہا لان الصحابۃ کانوا یستحبون ان لا یزیدوا فی الطلاق علی واحدۃ حتی تنقضی العدۃ

(ھدایہ ص ۲۳۴ ج ۲)

سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ مرد اپنی بیوی کو ایک طلاق دے کر چھوڑ دے اور طلاق اس طہر میں دے جس میں اس سے جماع نہ کیا ہو تاآنکہ اس کی عدت گذر جائے، اس لئے کہ صحابہ کرامؓ ایک سے زیادہ طلاق دینا پسند نہیں کرتے تھے جبتک عدت پوری نہ ہوجائے۔

اس طریقہ میں دونوں کا فائدہ ہے، عورت کا فائدہ یہ ہے کہ عدت کے دن کم ہوں گے، اور مرد کا فائدہ یہ ہے کہ دوران عدت میں اسے رجعت کا حق حاصل

www.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

ہوگا، خواہ عورت راضی ہو یا نہ ہو، اور عدت پوری ہو جانے کے بعد عورت کی رضامندی سے وہ نکاح جدید کر سکتا ہے۔

حالت حیض میں طلاق دینے سے روکا گیا ہے اور اسے گناہ اور بدعت قرار دیا گیا ہے۔ اسی طرح تین طلاق دینے کو بھی معصیت کہا گیا ہے، اور اس سے منع کیا گیا ہے عہد نبوی میں جب ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاق دی اور اس کی اطلاع سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی تو سخت غضبناک ہوئے اور فرمایا۔

ایلعب بکتاب اللہ وانا بین اظہرکم (دارقطنی) کیا وہ میرے موجود ہوتے ہوئے کتاب اللہ سے کھیل کرتا ہے۔

مجھے پوری توقع ہے کہ شریعت کی یہ بات عوام تک پہنچائی جائے گی، اور عوام اس باب میں پوری احتیاط، خدا ترسی اور دور اندیشی سے کام لیں گے۔

یہ عرض کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ انسانی بھول چوک سے اگر کوئی غلطی رہ گئی ہو تو قارئین بلا تردد اس سے مطلع کریں، تاکہ آئندہ اڈیشن میں اس کی اصلاح کر دی جائے۔

اخیر میں اپنے اساتذہ کرام، سرپرست شعبہ اور اراکین مجلس شوریٰ دامت برکاتہم کی خدمت عالیہ میں ہدیہ امتنان وتشکر پیش کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں جن کی توجہات، دعاؤں اور تعاون سے یہ خدمت انجام پا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ حقیر خدمت قبول فرمائے اور خاکسار مرتب کے لئے زاد آخرت بنائے۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ○ —— طالب دعاء

محمد ظفیر الدین غفرلہٗ

مرتب فتاویٰ دارالعلوم دیوبند

۱۱/ محرم ۱۳۹۷ھ

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ

باب پنجم

تفویض کا بیان اور اس سے متعلق احکام ومسائل

تفویض طلاق

سوال (۶۰۷) عبداللہ نے ہندہ سے بشرائط مندرجہ کابین نامہ نکاح کیا۔ اور یہ بھی لکھ دیا کہ اگر میں ان شرائط کے خلاف کروں گا تو ہندہ کو اختیار تین طلاق کا ہے، چنانچہ بعد نکاح کے عبداللہ نے چند شرطوں کا خلاف کیا، اس بناء پر ہندہ نے اپنے نفس کو تین طلاق دیدیں۔ اور بعد عدت زید نے نکاح کرلیا یہ نکاح جائز ہے یا نہیں؟ اور عبداللہ شوہر اول ہندہ کا اور چند آدمی کہتے ہیں کہ کابین نامہ جھوٹ بنالیا ہے اور ہندہ اور ہندہ کا باپ کہتا ہے کہ کابین نامہ صحیح ہے۔ اور زید کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں؟ اور زید پر کچھ گناہ ہے یا نہیں؟۔

الجواب:۔ اگر دو گواہ عادل علاوہ ہندہ اور ہندہ کے باپ کے

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

شرائط کابین نامہ کے ہیں تو تین طلاق ہندہ پر واقع ہوگئیں[1]، اور دوسرا نکاح زید سے درست ہے اور زید کے پیچھے نماز درست ہے اور زید پر کچھ گناہ نہیں۔

اگر اتنے دنوں خبرگیری نہ کروں تو تم کو طلاق واقع کرنے کا اختیار ہے اس شرط پر نکاح کیا، کیا حکم ہے

سوال (۶۰۸) زید نے ہندہ سے اس شرط پر نکاح کیا کہ اگر میں چھ مہینہ تم سے جدا رہوں اور اس اثناء میں تمہاری خبرگیری یعنی خورد ونوش ادا نہ کروں تو تم کو تین طلاق کا اختیار ہے، لہذا بعد وجود شرط اگر تمہاری مرضی ہو تو تم اپنے آپ مطلقہ ہوکر دوسرے کے نکاح میں جاسکتی ہو، اس صورت میں عورت کو اختیار طلاق کا ہوگا یا نہیں، یہ شرط عورت کی جانب سے تھی، اگر اس شرط کی ابتداء زوج کی طرف سے ہو تو کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ اس صورت میں تحقق شرط کے بعد عورت کو اختیار طلاق لینے کا ہے، اور دونوں صورتیں برابر ہیں، درمختار میں ہے قال لہا اختاری او امرک بیدک ینوی تفویض الطلاق او طلقی نفسک فلہا ان تطلق فی مجلس علمہا بہ مشافہۃ او اخبارا الخ[2]۔

اگر تمہاری اجازت کے بغیر نکاح کروں تو تم کو اختیار ہے اس اختیار کے بعد عورت کی طلاق واقع ہوگی

سوال (۶۰۹) ایک شخص نے بوقت تزویج زوجہ کو یہ اختیار دیا کہ اگر میں بلا اذن تمہارے دوسرا نکاح کروں تو اس حالت میں تم کو اختیار ہوگا کہ اس

---

[1] اقول وظاہر ان التعلیق کالتنجیز فی وقت تحقق الشرط (رد المحتار باب الامر بالید ص۶۶۶ ج۲) وما سوی ذلک من الحقوق یقبل فیہا شہادۃ رجلین او رجل وامرأتین سواء کان الحق مالا او غیر مال مثل النکاح والطلاق والوکالۃ والوصیۃ ونحو ذلک (ہدایہ کتاب الشہادۃ ص۱۵۴ ج۲) ظفیر۔ [2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب تفویض الطلاق ص۶۵۳ ج۲۔ ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

دوسری بی بی کو طلاق بائن دے کر میرے عقد سے دور کردو، اس صورت میں اس عورت کو طلاق کا اختیار دینا صحیح ہے یا نہیں، اور اس کو اختیار ہوگا یا نہیں۔

الجواب: - اس صورت میں عورت کو اختیار دینا درست ہے، اور اگر وہ اس وقت طلاق دے گی تو واقع ہو جاوے گی[1]۔

کابین نامہ کے بموجب مدت مذکورہ کے بعد عورت خود کو طلاق دے سکتی ہے

سوال (۶۱۰) ایک عورت کا خاوند چھ سات سال سے مفقود الخبر ہے اور وہ نکاح کے وقت اپنی زوجہ کو ایک کابین نامہ بدیں مضمون لکھ دیا تھا کہ اگر میں نامرد ہو جاؤں یا مفقود الخبر یا قید، یا پردیس رہ کر تمہارے پاس آمد و رفت نہ رکھوں، اور خبر گیری نان و پارچہ کی نہ کروں تو دو سال میرا انتظار کر کے مجھے طلاق دینے کا جو حق اور اختیار ہے وہ تمہیں سپرد کرتا ہوں تم تین طلاق دے کر دوسرے شخص سے نکاح کر لینا، اس صورت میں موافق شرط کابین نامہ عورت طلاق لے کر دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب: - اس صورت میں بعد تحقق شرط عورت کو تین طلاق لینے کا اختیار ہے، لیکن یہ شرط ہے کہ جس مجلس میں وہ مدت پوری ہو جس کے بعد شوہر نے اختیار طلاق کا دیا ہے، یعنی دو برس کی مدت، اسی وقت اور اسی مجلس میں عورت اگر اپنے نفس کو تین طلاق دے کر شوہر کی زوجیت سے علیحدہ ہو جاوے تو ہو سکتی ہے قال لها اختاری (الی ان قال) او طلقی نفسك فلها ان تطلق فی مجلس علمها به مشافهة او اخبارا او ان طال یوما او اکثر ما لم یقم او یمضی الوقت قبل علمها[2] الخ (درمختار) قوله ما لم یقم فلو قال جعلت لها ان تطلق نفسها

---

[1] ذکر ما یوقعه غیره بلا نیته وانواعه ثلاثة تفویض وتوکیل ورسالة الخ وامافی طلقی ضرتك فیصح رجوعه ولم یقید بالمجلس لانه توکیل محض (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب التفویض ص ۲۵۳ ج ۲) ظفیر۔ [2] ایضاً۔ ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

الیوم اعتبر مجلس علمها فی هذا الیوم فلو مضی الیوم ثم علمت بخبر الامر فی الیوم اعتبر مجلس علمها فی هذا الیوم فلو مضی الیوم ثم علمت بخبر الامر فی من بعد وکذا کل وقت قید التفویض به[1] ۱۲ شامی ص۵۰۵ ج۲ - اقول وظاهر ان التعلیق کالتنجیز فی وقت تحقق الشرط قال فی الشامی والتخییر بمنزلة التعلیق ص۵۰۴ ج۲ - وفی الدر المختار لکن فی البحر عن القنیة ظاهر الروایة ان المعلق کالمنجز[2] ص۵۰۴ ج۲ - وفی الدر المختار ایضا ومن الالفاظ المستعملة الطلاق یلزمنی والحرام یلزمنی وعلی الطلاق وعلی الحرام فیقع بلا نیة للعرف[3] ص۵۰۴ ج۲ شامی وفیه تفصیل حققه فی الشامی -

اختیار سونپنے کے مطابق عورت اپنے کو طلاق دے سکتی ہے

سوال (۶۱۱۱) زاہد علی ولد عابد علی کا نکاح مسماۃ کریما بنت عبد اللہ کے ساتھ بہ اقرار امر بالید منعقد ہو کر نکاح نامہ لکھا گیا جس میں یہ الفاظ تحریر ہیں، مسماۃ کریما موصوفہ کو برضامندی خود بلا اجبار و اکراہ احدی مضمون امر بالید با پر مختار کر دیا، یعنی مسماۃ کریما ممدوحہ جب چاہیں اپنی ذات کو میرے عقد نکاح سے خارج کر کے آزاد کر لیں مجھ کو کبھی کسی طرح اپنے نکاح قائم رہنے کا دعوی نہ ہو سکے گا، کیونکہ بموجب اختیار مضمون امر بالید با اس وقت قطعاً یقیناً وہ میرے عقد نکاح سے خارج ہو جائیں گی، اب محمد زاہد علی کے افعال ناشائستہ کی وجہ سے مسماۃ کریما زاہد علی کے نکاح سے علیحدہ ہو کر عقد ثانی کرنا چاہتی ہے، پس مسماۃ کریما کن الفاظ اردو سے مضمون طلاق کو رو برو چند گواہوں کے اپنی زبان سے ادا کرے کہ طلاق واقع ہو جائے، اور اپنی ذات کو اس کے عقد سے آزاد کر لیوے -

الجواب:- اس صورت میں کریما کو اختیار ہے کہ وہ جب چاہے اپنا نکاح

---

[1] رد المحتار کتاب الطلاق باب تفویض الطلاق ص۵۰۳ و ص۵۰۴ ج۲ ۱۲ ظفیر [2] رد المحتار باب الامر بالید ص۴۶۶ ج۲ ۱۲ ظفیر [3] الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الامر بالید ص۴۶۶ ج۲ ۱۲ ظفیر [4] ایضاً کتاب الطلاق باب الصریح ص۵۰۴ ج۲ ۱۲ ظفیر

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

فسخ کرے۔ اور وہ یہ الفاظ کہہ لیوے کہ میں نے اپنے نفس کو طلاق بائنہ دی اور اپنے شوہر زاہد علی کے نکاح سے اپنے نفس کو خارج کر دیا، تو اس حالت میں کریا پر طلاق بائنہ واقع ہو جائے گی، اور وہ زاہد علی کے نکاح سے خارج ہو جاوے گی۔ بعد عدت کے اس کو درست ہے کہ دوسرے مرد سے نکاح کر لیوے مگر یہ شرط ہے کہ شوہر نے الفاظ امر بالید بہ نیت طلاق کہے ہوں، کما فی الدر المختار قال لہا اختاری وامرک بیدک ینوی تفویض الطلاق لا نما کنایۃ فلا یعملان بلا نیۃ الخ فلہا ان تطلق[1] الخ۔

نکاح سے پہلے تفویض نامہ صحیح نہیں، ہاں بطور تعلیق ہو تو درست ہے

سوال (۶۱۲) ایک شخص قبل از عقد نکاح اپنی عورت کو جس سے وہ نکاح کرنا چاہتا ہے تفویض طلاق کا اختیار دیتا ہے یعنی جس وقت عورت چاہے مرد سے اپنی ذات کو بذریعہ طلاق جدا کر لے اور مطلقہ ہو جاوے۔ یہ تفویض قبل از نکاح درست ہے یا نہیں؟

الجواب: - نکاح سے پہلے تفویض طلاق نہیں ہو سکتی لیکن اگر بطریق تعلیق و اضافت کہے اس طرح کہ جب تجھ سے نکاح کروں تو تجھ کو اختیار طلاق لینے کا ہے یا یہ کہے کہ بعد نکاح کے تجھ کو اختیار طلاق لینے کا ہے تو اس طرح تفویض صحیح[2] ہے۔

اقرار نامہ کے مطابق عورت طلاق لے سکتی ہے

سوال (۶۱۳) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو یہ اقرار نامہ لکھ دیا تھا کہ مسماۃ کو کسی طرح کی تکلیف نہ ہوگی، اگر ہو تو مسماۃ کو اختیار ہے کہ وہ اپنا فیصلہ کرے۔ اس کے بعد عورت نے شوہر کی مرضی کے خلاف کام کیا جس کی وجہ سے شوہر نے عورت کو مارا، عورت فرار ہو کر والدین کے گھر چلی گئی اور عدالت میں دعویٰ کیا، عدالت نے

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب تفویض الطلاق ص۲۶۳ ج۲ ظفیر

[2] شرطہ الملفق کقولہ لمنکوحتہ ان ذہبت فانت طالق او الاضافۃ الیہ ای للملک کان تزوجتک فانت طالق الخ ظفا قولہ لاجنبیۃ ان تزوجت زیدا فانت طالق (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب التعلیق ص۲۸۰ ج۲) ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

اقرارنامہ کی وجہ سے حکم طلاق کا دیدیا، اس حالت میں عورت اپنا نکاح دوسری جگہ کرسکتی ہے یا نہیں۔

الجواب: ۔ جب کہ شوہر نے ایسا اقرارنامہ لکھ دیا تھا اس کے موافق شرط کے پائے جانے پر عورت کو اختیار طلاق لینے کا ہے، اور بعد عدت کے دوسری جگہ اس کا نکاح ہوسکتا ہے۔

کابین نامہ کی شرط جب نہیں پائی گئی تو طلاق واقع نہیں ہوئی

سوال (۶۱۴۴) مولوی زید نے اپنی لڑکی خالدہ کا نکاح بکر سے کردیا، ایک کابین نامہ بچند شرائط لکھوایا منجملہ ان شرائط کے ایک شرط یہ بھی ہے اگر میں دائم المرض یا دائم الحبس یا مفقود الخبر ہوجاؤں یا طاقت جماع نہ رہے تو تین سال انتظار کے بعد خالدہ کو اختیار ہوگا کہ اپنے کو مطلقہ کرکے دوسرے شخص سے نکاح کرلیوے، چند روز بعد سسر داماد میں ناچاقی ہوئی، بکر نے میل جول اپنی زوجہ سے قطع کردیا، مولوی نے فتویٰ دیا کہ بعد وجود شرط طلاق واقع ہوگئی، اس پر زید نے اپنی دختر خالدہ کا نکاح ثانی کردیا، شوہر نے اس سے وطی بھی کرلی، اس صورت میں جس نے فتویٰ دیا اور شوہر ثانی کا کیا حکم ہے۔

الجواب: ۔ جب شرط کابین نامہ متحقق نہیں ہوئی تو عورت کو اختیار طلاق لینے کا نہیں ہے اور نکاح ثانی اس کا صحیح نہیں ہوا، باقی شوہر ثانی نے جب کہ بربنا فتویٰ نکاح اور وطی کی ہے تو وہ مواخذہ سے بری ہے، گنہ فتویٰ دینے والے پر ہے۔

لہ والثانی تعلیق التفویض بالشرط وانه اقسام احدها تعلیق التفویض بالغیبة الخ ان فلانا جعل امر امرأته فلانة بید ها معلقا بشرط انه متی غاب عنها من کورة کذا او من مکان کذا الخ ولم یعد الیها فی هذه المدة فانها تطلق تطلیقة واحدة بائنة بعد ذلك متی شاءت اه القسم الثانی تعلیق التفویض بترك نقد المعجل الی وقت کذا اه القسم الثالث تعلیق التفویض بشرط قماره او بشربه الخمر او ضربه ضربا موجعا اه (عالمگیری کتاب الشروط فصل ثالث ص۲۲۲ و ص۲۲۳ ج۱) ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

حلالہ میں یہ شرط لگانا باطل ہے کہ جب میں چاہوں گی طلاق دیکر آزاد ہو جاؤں گی

سوال (۶۱۵) زید اگر اپنی زوجہ مطلقہ سے حلالہ اس شرط سے کرائے کہ خود زوجہ مطلقہ زید وقت نکاح ثانی یہ شرط لگائے کہ میں جب چاہوں گی شوہر ثانی سے طلاق بائنہ لے کر آزاد ہو جاؤں گی تو کیا اس صورت میں حلالہ درست ہو جائے گا یا نہیں۔

الجواب:۔ شوہر ثانی جس وقت بعد ولی کے اس کو طلاق دے گا تو عدت کے بعد وہ عورت شوہر اول کے لئے حلال ہے۔ اور عورت کا یہ شرط کرنا قبل از نکاح باطل ہے اس سے عورت کو خود اختیار طلاق کا حاصل نہ ہوگا۔ البتہ اگر یہ شرط کہ بعد نکاح میں جس وقت چاہوں گی طلاق لے لوں گی۔ اور شوہر ثانی اس کو منظور کرلے کہ بعد نکاح کے تجھ کو اختیار طلاق لینے کا ہے تو عورت جب چاہے اپنے نفس کو طلاق دے سکتی ہے[1]، اور ولی شوہر ثانی کی حلالہ میں ضروری ہے۔

بہ نیت تین طلاق بیوی سے کہا طلقی نفسک تو کتنی طلاق واقع ہوگی

سوال (۶۱۶) اگر زید نے بہ نیت سہ طلاق اپنی بیوی سے کہا طلقی نفسک۔ اس سے تین طلاق پڑیں گی یا ایک رجعی۔

الجواب:۔ اگر وہ تین طلاق اپنے نفس پر واقع کرے گی تین طلاق واقع ہو جائیں گی اور اگر ایک طلاق دے گی تو ایک واقع ہوگی[2]۔

---

[1] شهدوا ان فلانا جعل امر امرأته فلانة بيدها على ان تطلق نفسها ماشاءت ومتى شاءت ابدا وانها قبلت منه هذا الامر (عالمگیری مصری مختصرا ج۱ ص۲۲۲) قال لها طلقي نفسك فلها ان تطلق في مجلس علمها به مشافهة او اخبارا وان طال يوما او اكثر مالم يوقته (الدر المختار على هامش رد المحتار باب تفويض الطلاق ص۵۰۵ ظفير

[2] قال لها طلقي نفسك فلها ان تطلق نفسها (درمختار) هذا تفويض بالصريح ولا يحتاج الى نية والواقع به رجعي وتصح فيه نية الثلاث كما سيذكره المصنف اول فصل المشيئة (رد المحتار باب التفويض ص۵۰۵ ج۲ ظفير

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

طلاقی نفسک کہہ کر سال بھر خاموش رہا تو کیا حکم ہے

سوال (۶۱۷) زید اپنی بیوی کو طلقی نفسک کہہ کر ایک سال تک خاموش رہا، اس صورت میں زید کی نیت تین طلاق کی سمجھی جاوے گی یا نہیں۔

الجواب:۔ نہیں[1]۔

طلاق سے جب جاہلوں کے عرف میں تین طلاق مراد ہو تو کیا حکم ہے

سوال (۶۱۸) جاہلوں کے عرف میں طلاق کا لفظ بمعنی طلاق مغلظ ہے، اس عرف کا کچھ اعتبار ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اس عرف کا اعتبار نہیں ہے[2]۔

---

[1] اوطلقی نفسک فلہا ان تطلق (در مختار) ہذا التفویض بالصریح ولا یحتاج الی نیۃ وان نوی لم یصر (شامی) (در المختار باب التفویض ص۶۵۴ ج۲) بغیر شوہر کی نیت کے صرف مدت دراز ہونے سے کچھ نہیں ہوتا قال لہا طلقی نفسک ولم ینو او نوی واحدۃ فطلقت وقعت رجعیۃ وان طلقت ثلاثا ونواہ وقعن (ایضاً ص۶۶۵ ج۲) ظفیر

[2] والطلاق یقع بعد وقرن بہ لا بہ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الطلاق غیر المدخول بہا ص۶۲۷ ج۲) ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

باب ششم

طلاق معلق کے احکام ومسائل

مرد نے کہا اگر فلاں جگہ جاؤں تو مجھے تین طلاق. کیا حکم ہے

سوال (۶۱۹) زید نے بحالت غصہ سخت اپنی ہمشیرہ کے ساتھ جھگڑا کرتے ہوئے کہا کہ اگر میں علاقہ بار کے چک میں جاؤں تو مجھے تین طلاق ہیں، ان الفاظ سے کیا ثابت ہوگا، کیا یہ الفاظ معلق بالشرط ٹھہریں گے، اور ان الفاظ سے کونسی طلاق ہوگی۔

الجواب:۔ اس صورت میں تین طلاق شرط مذکور پر معلق ہوں گی. اگر اس فعل کو کرے گا تو تین طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہو جاویں گی، اور بدون حلالہ کے اس کی زوجہ اس کے لئے حلال نہ ہوگی قال فی الدر المختار ومن الالفاظ المستعلمة الطلاق یلزمنی والحرام یلزمنی وعلیّ الطلاق وعلیّ الحرام فیقع بلا نیة[1] اھ والتفصیل فی الشامی[2]۔

جس کے انکار پر طلاق کو معلق کیا. اس نے انکار کر دیا تو طلاق نہیں ہوئی

سوال (۶۲۰) زیدی گوید کہ وقتے کہ ہمراہ عمر فساد دنیاوی کردہ بودم آں وقت خالد من رازدو کوب ساخت، شخصے جوابش داد کہ خالد ہرگز با تو زدو کوب نہ کردہ است.

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الصریح ص۵۹۴ ج۲ ۱۲ ظفیر

[2] دیکھئے رد المحتار للشامی باب الصریح ص۵۹۴ ج۲ ۱۲ ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

پس زید گفت کہ اگر خالد مرا زدو کوب نہ کردہ باشد و حلفاً منکری شود، پس زوجہ مرا سہ طلاق است بعد ازاں خالد بروئے جماعت مسلمین حلف شرعی نمود کہ ہرگز کدام گونہ بازید زدو کوب نہ کردہ ام، دریں صورت زید را چہ حکم است، سہ طلاق واقع شود یا نہ ۔

الجواب :۔ ہرگاہ زید بر قول خود مقر است وی گوید کہ خالد مرا زدو کوب کردہ است طلاق بر زوجہ اش واقع نخواہد شد[1]۔

اگر بچہ فلاں جگہ ہوا تو طلاق یہ جملہ کہے تو کیا حکم ہے

سوال (۶۲۱) زید نے اپنی زوجہ سے کہا کہ اگر تیرے بچہ تیری ماں کے گھر ہوا تو تجھ پر طلاق ہے، چنانچہ بچہ اس کی ماں کے گھر پیدا ہوا تو طلاق ہوئی یا نہیں۔ زوجہ نے خود قرآن شریف ہاتھ میں لے کر میرے سامنے حلف سے بیان کیا اور ورثاء زوجہ کا سب کا یہی بیان ہے، اس کے زوج سے دریافت کیا تو اس نے جامع مسجد میں قرآن شریف ہاتھ میں لے کر حلف کیا کہ میں نے طلاق نہیں دی، ایک خط زوج کا لکھا ہوا زوجہ کے نام میرے پاس تھا، اس میں لکھا تھا کہ اگر تیری ذات کو مجھ سے دھبہ لگتا ہے تو میں نے قطع تعلق کیا، افسوس صد افسوس کیا خیال تھا کیا ہو رہا ہے۔ اس خط کو دکھلایا تو اقرار کیا کہ میرا ہی ہے مگر میری یہ نیت نہیں تھی، اس صورت میں اس کا قول معتبر ہے یا نہیں ۔

الجواب :۔ اگر شوہر نے واقعی ایسا کہا یا لکھا کہ اگر بچہ تیری ماں کے گھر ہوا تو تجھ پر طلاق ہے اور پھر بچہ ماں کے گھر ہوا تو اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہو گئی[2]، لیکن اگر شوہر اس تحریر و تقریر تعلیق سے انکار کرے، اور کوئی ثبوت اس کا باقاعدہ شرعیہ نہ ہو تو حکم طلاق کا نہ ہوگا۔ کیونکہ اس بارے میں قول شوہر کا معتبر ہوتا ہے، اور قطع تعلق کے لفظ میں نیت کا

---

[1] وان اضافہ الی الشرط وقع عقیب الشرط (عالمگیری کشوری ص۲۰۲ ج۲) اور یہاں خط نہیں پائی گئی۔ ظفیر۔ [2] فاذا اضافہ ای الطلاق الی الشرط وقع عقیب الشرط اتفاقاً (عالمگیری کشوری باب التعلیق ص۲۰۲ ج۲) ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

اعتبار ہے، اگر شوہر نیت طلاق کو تسلیم نہ کرے تو اس لفظ سے شرعاً طلاق واقع نہ ہوگی لیکن اگر عورت کو یقین طلاق کا ہو مثلاً یہ کہ اس نے خود طلاق کا لفظ سنا ہے یا اس کی تحریر میں دیکھا ہے تو اگر وہ اپنے آپ کو بچا سکے اور علیحدہ رہ سکے تو علیحدہ رہے اور مجبوری گناہ شوہر کے ذمہ ہوگا، عورت پر مواخذہ نہیں ہے[1]۔

طلاق معلق میں شک ہو تو طلاق واقع نہیں ہوئی

سوال (۶۲۲) زید نے قسم کھائی کہ اگر میں نے عمر کی شکایت کی ہو تو میری بیوی پر طلاق مغلظہ ہے، کچھ دنوں کے بعد اس کو یاد آیا کہ میں نے اس قسم کھانے سے پہلے فلاں شخص سے جو عمر کی شکایتوں سے واقف تھا مثلاً کلکتہ میں یہ کہا تھا کہ جب بنارس جاؤ تو عمر کی شکایت فلاں شخص سے کرنا، بنارس جاکر اس نے شکایت بھی کر دی تھی، مگر اس قسم میں زید کو یہ شبہہ ہے کہ قسم کھاتے وقت کسی جگہ اور مکان کی تخصیص کی تھی یا نہیں، مثلاً اس طرح کہا تھا کہ اگر میں نے عمر کی شکایت بنارس میں کسی سے کی ہو تو میری بیوی پر طلاق مغلظہ ہے یا یہ کہ مطلق کسی جگہ وغیرہ کی تخصیص نہیں کی تھی، اس صورت میں اس کی زوجہ پر طلاق ہوئی یا نہیں۔

الجواب: - شک سے طلاق واقع نہیں ہوتی، پس جب کہ صورت مسئولہ میں اس کو تعمیم و تخصیص مکان میں شک ہے، تو تحقق شرط سے طلاق واقع نہ ہوگی، علم انہ حلف ولم یدر بطلاق او غیرہ لغا کما لو شک اطلق ام لا (درمختار)[2]۔

طلاق کو بیوی کے کسی کام پر صیغہ استقبال کے ساتھ معلق کرنے سے طلاق واقع نہیں ہوگی

سوال (۶۲۳) اگر کوئی شخص اپنی زوجہ کو یہ کلمہ کہے کہ اگر تو نے فلاں کام کیا تو تجھ کو

---

[1] والمرأۃ کالقاضی اذا سمعتہ او اخبرھا عدل لا یحل لھا تمکینہ وان لم ترفع الامر الی القاضی فان حلف ولا بینۃ لھا فالاثم علیہ (رد المحتار کتاب الطلاق باب الصریح ص۵۹۴ ج۲) ظفیر۔

[2] الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الطلاق باب الصریح ص۶۲۳ ج۲ ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

طلاق دیدوں گا، اگر عورت غلطی سے وہ کام کرے، اور مرد عورت پر کلمہ مذکور کا استعمال نہ کرے تو پہلے ہی کلمہ سے کیا عورت پر طلاق واقع ہو جائے گی یا نہیں۔

الجواب: ۔ اگر وہ عورت اس کام کو کرے گی تو اس پر طلاق واقع نہ ہو گی، البتہ اگر شوہر طلاق دیدے گا تو طلاق واقع ہو گی، بدون طلاق دیئے اس پہلے کلمہ سے طلاق واقع نہ ہو گی[1]۔

ساتھ روانہ کردو، ورنہ طلاق دیتا ہوں یہ کہا اور بیوی روانہ نہیں کی گئی تو طلاق ہو گئی

سوال (۶۲۴۴) زید اپنی سسرال میں واسطے لینے اپنی اہلیہ کے گیا، بعد گفت وشنید بسیار کے اس نے بحالت غصہ اپنی اہلیہ کی نسبت لوگوں سے یہ کہا کہ میری بیوی کو میرے ساتھ روانہ کردو، ورنہ میں طلاق دیتا ہوں یا دیدوں گا لو طلاقنامہ لکھوالو، اور یہ الفاظ مختلف مجلسوں میں پندرہ بیس مرتبہ ادا کئے، ان الفاظ کی خبر لوگوں نے ہفتہ عشرہ تک زید کے خسر اور اس کی اہلیہ کو نہیں کی، اور زید کی اہلیہ کو اس کے ہمراہ روانہ نہیں کیا اور وہ بے نیل مرام واپس چلا گیا، اب اس واقعہ کو پندرہ بیس روز کا عرصہ گذر گیا تو زید کی بیوی کو طلاق ہو گئی یا نہیں، ایک ہوئی یا تین۔

الجواب: ۔ (لفظ ورنہ میں طلاق دیتا ہوں) سے بوقت تحقق شرط طلاق واقع ہو جاوے گی، اور "دیدوں گا" میں طلاق واقع نہ ہو گی لانہ وعد کذا فی الشامی[2] اور لفظ "لو طلاقنامہ لکھوالو" سے بھی طلاق واقع نہ ہو گی اور اگر قائل کو شک ہے کہ "طلاق دیتا ہوں" کہا ہے یا "طلاق دیدوں گا" تو صورت شک میں طلاق واقع نہیں ہوئی اور جس صورت میں طلاق واقع ہو گی ایک طلاق واقع ہو گی، اور متعدد مجلسوں میں نقل کرنے سے اگر غرض اس کی اخبار از طلاق اول ہے تو اس تکرار سے جدید طلاق واقع نہ ہو گی فی الدر المختار

---

[1] انا اطلق نفسی لم یقع لانہ وعد (در مختار) وعبارۃ الجوھرۃ وان قال طلقی نفسک فقالت انا اطلق لم یقع قیاسا واستحسانا (رد المحتار باب تفویض الطلاق ص۲۰۵ ج۲) ظفیر۔ [2] دیکھئے الدر المختار علی ھامش رد المحتار للشامی ص۲۵۶ ج۲ ظفیر

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

علم انہ خلف ولم یدر بطلاق او غیرہ لغا کما لو شک اطلق ام لا۔ لو شک اطلق واحدۃ او اکثر بنی علی الاقل اھ۔

طلاق کو امر محال پر معلق کرنے سے طلاق نہیں ہوئی

سوال (۶۲۵) زید بالغ کا نکاح بندہ بالغہ کے ساتھ ہوا۔ زید نے کسی رنجش سے یہ قسم کھائی کہ جب میں نکاح اپنی زوجہ بندہ سے کروں تو وہ مجھ پر حرام ہے۔ لیکن قسم سے طلاق کی نیت نہ تھی بلکہ یہ سمجھتا تھا کہ اس قسم میں شرط لغو ہے نکاح تو ہو چکا۔ اب ایسی قسم کا اثر نکاح پر نہ ہوگا۔ البتہ قبل نکاح یہ قسم کھاتا تو بندہ سے نکاح نہ ہو سکتا۔ اس صورت میں زید پر بندہ حرام ہوئی یا نہیں۔

الجواب:- درمختار باب التعلیق میں ہے وشرط صحتہ کون الشرط معدوما علی خطر الوجود فالمحقق کان کان السماء فوقنا تنجیز والمستحیل کان دخل الجمل فی سم الخیاط لغو (درمختار) فوہ لغو فلا یقع اصلا لان غرضہ منہ تحقیق النفی حیث علقہ بامر محال وھذا یرجع الی قولہم ما افاد ان البر شرط انعقاد الیمین[1] الخ شامی جلد ۲۔ اس سے معلوم ہوا کہ اگر امر مستحیل پر طلاق کو معلق کرے گا تو وہ لغو ہے، پس صورت مسئولہ میں ظاہر ہے کہ مرتہ زوجہ سے جب تک وہ اس کی زوجہ ہے نکاح نہیں ہو سکتا اور منکوحہ محل نکاح نہیں ہے۔ پس بسبب کہ یہ کلام لغو ہوا۔ تو اگر بعد طلاق کے پھر اس سے نکاح کرے گا تب بھی اس پر طلاق واقع نہ ہوگی پس بحالت موجودہ جب کہ وہ عورت اس کے نکاح میں پہلے سے ہے اس پر بسبب تعلیق مذکور کے طلاق واقع نہ ہوگی۔

طلاق کو روپیہ دینے پر معلق کیا ہے تو بغیر روپیہ دیئے طلاق نہیں ہوگی

سوال (۶۲۶) زید کو یہ کہا گیا کہ بندہ جو تیری منکوحہ ہے اس کو طلاق دیدے ہم تیرا دوسرا نکاح پڑھا دینگے

[1] الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الطلاق ص۳۵۲ ج۲ طبع۔

[2] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب التعلیق ص۳۷۹ ج۲ طبع۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

اور اس قدر روپیہ بھی دیں گے، اس پر زید نے طلاقنامہ بھی لکھ دیا، مگر طرف ثانی سے اب تک کوئی معاہدہ پورا نہیں ہوا نہ روپیہ دیا نہ نکاح کرایا، اور زید نے صرف یہ طلاقنامہ لکھا زبانی طلاق نہیں دی، آیا یہ عورت زید کے گھر میں رہ سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ جب کہ طلاقنامہ کا لکھوانا روپیہ دینے پر تھا اور روپیہ نہیں دیا گیا تو طلاق واقع نہیں ہوئی۔

بیوی سے کہا آٹھ دن تک کھانا کھائے تو تجھ پر طلاق، تین دن بعد بیوی نے کھالیا کیا حکم ہے

سوال (۶۲۷) ایک شخص نے بموجودگی والدہ وہمشیرہ کے اپنی زوجہ کو غصہ میں یہ کہا اگر تو آٹھ روز تک کھانا کھاوے تو تجھ پر طلاق ہے، زوجہ مذکورہ نے دو تین روز تک کھانا نہ کھایا زوجہ کے بھائی نے باصرار اس کو کھانا کھلا دیا معیاد کے اندر، اور شوہر الفاظ مذکورہ کے کہنے سے انکار کرتا ہے، عورت مذکورہ کہتی ہے کہ بیشک کہے ہیں، تو طلاق ہوئی یا نہیں، بعد چھ ماہ کے زبردستی شوہر زوجہ کو اپنے گھر لے آیا۔

الجواب:۔ جب کہ شوہر منکر ان الفاظ کے کہنے کا ہے اور دو گواہ عادل ومعتبر موجود نہیں ہیں تو قضاءً شوہر کا قول معتبر ہوتا ہے اور طلاق ثابت نہیں ہوتی، لیکن جبکہ عورت کو یقیناً معلوم ہے کہ شوہر نے یہ الفاظ کہے ہیں اور بوجہ متحقق ہونے شرط کے طلاق واقع ہوگئی ہے تو عورت کو حتی الوسع اس سے علیحدہ رہنا چاہئے اور بمجبوری گزر شوہر پر ہے[1]، اور چونکہ اس صورت میں موافق بیان زوجہ کے ایک طلاق رجعی واقع ہوتی ہے اور عدت کے اندر رجعت نہیں ہوئی جیسا کہ واقعہ سوال سے معلوم ہوتا ہے، تو اب حلال ہونے کی صورت عند اللہ یہ ہے کہ شوہر کو اس پر راضی کیا جاوے کہ تجدید نکاح کرلیا جاوے یعنی دو آدمیوں کے سامنے پھر ایجاب و

[1] فان اختلفا فی وجود الشرط فالقول لہ مع الیمین لانکارہ الطلاق (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب التعلیق ص۲۹۱ ج۲) ظفیر۔ [2] فاذا سمعت المرأۃ الطلاق ولم تسمع الاستثناء لم یسعہا ان تمکنہ من الوطئ (رد المحتار للشامی باب التعلیق ص۳۰۵ ج۲) ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

قبول کرلیں، اور تین چار روپیہ مہر کے مقرر کرلیں۔

جب طلاق دیتے وقت اس کو کسی کام پر معلق نہیں کیا تو بعد میں کہنے سے کچھ نہیں ہوتا طلاق ہو گئی

سوال (۶۲۸) ہندہ کو اس کے شوہر زید نے اثنار گفتگو میں یہ الفاظ کہے کہ شرک کرنا تمہارا ثابت ہوا، میں نے تجھ کو طلاق دی، میں نے تجھ کو طلاق دی، میں تجھ کو طلاق دی، بعد چند روز کے عدت پوری نہ ہوئی تھی کہ ہندہ کو اپنے گھر لے جا کر رکھا اور اب تک اس کے پاس ہے، اب ہندہ کہتی ہے کہ میں نے شرک کروانے کی نیت نہیں کی تھی، اور زید کہتا ہے کہ میں نے اسی شرط پر طلاق دی ہے کہ اگر شرک ثابت ہوگا تو میں تجھ کو طلاق دیدوں گا، لہذا شرک ثابت نہیں ہوا اس وجہ سے میں نے رجوع کرلیا، جائز ہے یا نہ۔

الجواب: - اس صورت میں زید کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہوگئی، اب بدون حلالہ کے زید کی زوجہ زید کے لئے حلال نہیں ہے، اور رجوع کرنا اور نکاح جدید کرنا اس سے بدون حلالہ کے درست نہیں ہے، کیونکہ زید کے اخیر الفاظ یہ ہیں کہ شرک کرنا تمہارا ثابت ہوا میں نے تجھ کو طلاق دی، پس اس میں طلاق کسی شرط پر معلق نہیں کی بلکہ بلا کسی شرط کے طلاق دی ہے، اور صریح الفاظ میں نیت ضروری نہیں ہے اور حالت غصہ میں بھی طلاق واقع ہوجاتی ہے اور حالت جنون ثابت نہیں ہے، حدیث شریف میں ہے ثلث جدھن جدوھن لھن جد[1] الحدیث۔

زبان سے طلاق دی اور دل میں تعلیق کا ارادہ کیا تو زبان کا اعتبار ہوگا

سوال (۶۲۹) ایک طالب علم نے آپ کے فتوی کو دیکھ کر یہ شبہ ظاہر کیا ہے کہ سائل نے طلاق دل میں دی ہے زبان سے کچھ نہیں کہا، حالانکہ شوہر نے طلاق کا لفظ تین بار زبان سے کہا، لہذا اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے، جب کہ تعلیق طلاق دل میں ہو، زبان سے نہ کہی جائے

[1] وینکح عبائنۃ بما دون الثلث الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب الرجعۃ صـ ظفیر [2] مشکوۃ باب الطلاق صـ ظفیر۔

www.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

اور طلاق زبان سے دی جاوے تو طلاق فی الحال واقع ہو جاتی ہے، صحیح ہے یا نہیں۔

الجواب: - اقول باللہ التوفیق یہ امر صحیح ہے کہ اگر تعلیق زبان سے کہی جاوے بلکہ دل میں ہو۔ اور طلاق زبان سے دی جاوے تو طلاق فی الحال واقع ہو جاتی ہے۔ احقر نے جو جواب پہلے لکھا تھا وہ غالباً اس وقت اس بناء پر تھا کہ تعلیق یعنی الفاظ شرط اور لفظ طلاق دونوں زبان سے کہے ہیں۔ کیونکہ پہلا سوال جو یہاں رجسٹر میں منقول ہے اس کے سیاق سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس عورت کے بیان کو سچ خیال کر کے یہ کہا کہ اگر بندہ کا بیان سچا ہے تو میں نے تین طلاق دیدی ہیں اور پھر وہ بیان غلط ثابت ہوا، تو چونکہ شرط طلاق نہ پائی گئی۔ اس لئے جواب یہ لکھا گیا کہ طلاق واقع نہیں ہوئی۔ پس اگر واقعہ یہ ہے کہ شوہر نے زبان سے شرط کو ظاہر نہیں کیا۔ صرف دل میں خیال کیا اور طلاق زبان سے دی کہ اس میں کوئی شرط زبان سے ادا نہیں کی تو طلاق فوراً واقع ہو گئی، کما ذکرہ فی الدر المختار[1] یہ کام نہ کرنا ورنہ طلاق دیدوں تابہ جزا تعلیق نہیں ہے

سوال (۶۳۰) زید نے اپنی بیوی سے یہ کہا تم فلاں بات کسی سے نہ کہنا بلکہ کوئی بات گھر کی کسی سے کہنا اور بغیر میرے حکم کے گھر سے باہر قدم نہ رکھنا نہیں تو طلاق دیدوں گا، اور اس کے بعد زید نے اپنی ماں سے یہ کہا میں نے بیوی کو مشروط طلاق دیدی۔ اب زید اس طلاق کو واپس لے کر زوجہ کو ان امور کا اختیار دیدے جن امور سے منع کیا تھا اور جن امور پر طلاق کو معلق کیا تھا، یہ جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: - درحقیقت زید نے جو الفاظ کہے تھے وہ مشروط طلاق نہ تھی بلکہ ایک وعدہ اور اظہار ارادہ کا تھا کہ اگر تو فلاں کام کرے گی تو طلاق دیدوں گا، تو اس سے تعلیق طلاق نہیں ہوئی بلکہ یہ وعدہ طلاق کا تھا[2] اس کو اختیار تھا کہ اگر اس کی زوجہ ان کاموں سے کوئی کام

---

[1] صریحہ مالم یستعمل الا فی الایقاع اذا لم یعد الا لفاظ وما بمعناھا من الصریح الا واحدۃ رجعیۃ الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب الصریح ص ۵۹۰ ج ۲ ظفیر [2] انا اطلق نفسی لم یقع لانہ وعد درر مختار وعبارۃ الجوھرۃ وان قال طلقی نفسک فقالت انا اطلق او یقع فی ما استحسانا رد المحتار باب تفویض الطلاق ص ۶۵۸ ج ۲) ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

کرتی ہے تو چاہے وہ طلاق دیتا یا نہ دیتا یعنی اس وعدہ کا ایفاء کرتا یا نہ کرتا لیکن جب کہ اس نے اپنی ماں سے یہ کہا کہ میں نے شرطیہ طلاق دیدی تو یہ شرطیہ طلاق ہوگئی۔

جب شرط نہیں پائی گئی تو طلاق واقع نہیں ہوئی

سوال (۶۳۱) زید، بکر، عمر، خالد ہر چہار چہار سیر دانہ گندم میں شریک ہیں، عمر اور بکر نے کچھ دانہ گندم فروخت کر کے ضروری معاش میں خرچ کر دیا اور زید نے بھی کچھ خرچ کئے۔ نیم پاؤ قدر دانہ گندم جو رہ گیا وہ خالد نے جب دیکھا تو دل میں کہا کہ میرا حصہ بھی تھا، مگر خالد ہر چہار میں کمزور طالب علم تھا، اس نے نیم پاؤ کو بیچ کر مٹی لے کر پارچات رنگ کر دیئے۔ زید نے کہا کہ دانہ کہاں خرچ ہوا، ہر ایک منکر ہوا، اس نے کہا سب طلاق اضافی سے کہو تو ہر ایک نے طلاق اضافی سے کہا، جب خالد کی باری آئی تو اس نے نیت میں یہ ارادہ کیا کہ میں بھی حصہ دار شریک ہوں چور نہیں ہوں۔ اس نے کہا میں چور نہیں ہوں اگر چوری کی ہو تو جب میں نکاح کروں تو میری پر وہ عورت طلاق ہے، اس صورت میں خالد پر طلاق اضافی عائد ہوگی یا نہیں۔

الجواب:- اس صورت میں خالد پر طلاق اضافی عائد نہ ہوگی کیونکہ درحقیقت وہ چور نہیں ہے اور اس امر میں وہ صادق ہے کہ میں چور نہیں ہوں، پس یہ شرط کہ اگر چوری کی ہو الخ اس پر عائد نہیں ہوتی۔

کابین نامہ میں ہے کہ اگر جبراً کہیں لے جاؤں گا تو آپ کو علاقۂ زوجیت قطع کرنے کا اختیار ہوگا کیا حکم ہے

سوال (۶۳۲) کابین نامہ کی شرائط میں سے ایک شرط یہ بھی ہے کہ آپ کو حسب دلخواہ جگہ میں رکھوں گا، اور جبراً کہیں نہیں لے جاؤں گا۔ اگر لے جاؤں گا تو آپ کو علاقۂ زوجیت قطع کرنے کا اختیار ہوگا، اب شوہر عورت کو غیر مرضی کی جگہ میں لے جانا چاہتا ہے جس کو عورت ناپسند کرتی ہے، اس صورت میں عورت کو طلاق کا اختیار ہوگا یا نہیں۔

لہ صریحہ: لایقع بھا ای بہذہ الالفاظ وما بمعناھا من الصریح الا واحدۃ رجعیۃ (رد المحتار، باب الصریح ص ۵۹ ج ۲) ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب: - اس صورت میں عورت کو طلاق بائن لینے کا حق حاصل ہوگا کما ھو حکم التعلیق من انہ یحنث الیمین بعد وجود الشرط[1] - در مختار -

تم نہیں جاؤ گی تو طلاق دیدوں گا کہنا وعدہ ہے تعلیق نہیں

سوال (۶۳۳) اصغر علی سکینہ بی بی سے شادی کرکے سسرال میں رہتا تھا، بعدہ بیمار ہوکر آپس میں صلح کرکے گھر میں آیا اور دس ماہ تک بدستور میاں بی بی رہے، بعد اس کے زیادہ بیمار ہوکر برائے علاج بنگلور چلا گیا، اور آپس میں خط وکتابت بھی جاری رہے، اب اس کی غیبوبت میں سکینہ بی بی سے طلاق کی دعوے دار ہوئی. باحضار مجلس روبرو دو پیش امام صاحبان اس طرح دعوی کیا کہ میرے شوہر نے میرے والد سے لڑائی کے وقت مجھ کو کہا تھا تم میرے ساتھ جاؤ گی یا نہیں، سکینہ بولی میں تمہارے ساتھ نہیں جاؤں گی، بعد تکرار مجھ کو تین طلاق دیدیا تھا سکینہ کی خالہ اور خالہ کی بیٹی اور دادا گواہ موجود ہیں. ان گواہوں نے بعینہ تین طلاق کی گواہی دی. اس بناء پر مولوی صاحب نے تین طلاق کا حکم کیا، بعد اس کے اصغر علی نے واپس آکر زوجہ کے مطلقہ ہونے کا شہرہ سنا، اور اصغر علی نے چند لوگوں کے سامنے بقسم کہا کہ میں نے اپنی بی بی کو طلاق نہیں دی، ہاں بوقت فساد اتنا کہا تھا کہ تم میرے ساتھ نہ جاؤ گی تو تم کو طلاق دیدوں گا. اور بی بی سے بھی پوچھا گیا وہ بھی یہی کہتی ہے کہ ہم کو ساتھ جانے کو بلوایا تھا، ہم نے انکار کیا تب اس نے کہا کہ اگر نہ جاؤ گی تو طلاق دوں گا۔

اس حالت میں پیش امام مذکور نے گواہوں سے پوچھا کہ تم لوگوں نے پہلی مرتبہ تین طلاق دینے کی گواہی دی تھی، اب کیوں جھوٹ بولتے ہو، گواہوں نے جواب دیا کہ ہم لوگوں کو سکینہ بی بی کے ایک رشتہ دار نے یہ کہا کہ تم تین طلاق دینا بیان کرنا، اس رشتہ دار سے دریافت کیا وہ بھی اقرار کرتا ہے کہ میں نے بغرض دوسری شادی کرنے کے ایسا کہا تھا، صورت مسئولہ میں طلاق واقع ہوگی یا نہیں۔

---

[1] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب التعلیق ۳/۲۹۹ وظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب:۔ اصغر علی نے جو الفاظ بیان کئے ہیں کہ تم میرے ساتھ نہ جاؤ گی تو تم کو طلاق دوں گا، ان الفاظ سے طلاق واقع نہیں ہوئی کیونکہ اس میں وعدہ طلاق کا ہے۔ ایقاع طلاق نہیں ہے اور وعدۂ طلاق سے طلاق نہیں پڑتی کما صرح بہ الفقہاء[1]۔ اور طلاق کے گواہوں نے جب کہ اپنے بیان کی تغلیط کی اور ان ہی الفاظ کا اقرار کیا جو شوہر نے بیان کیا تو ان کی گواہی غیر معتبر اور ساقط ہوگئی، البتہ قضاء قاضی کے بعد گواہوں کا رجوع مبطل حکم طلاق نہیں ہے۔ مگر مولوی صاحب جنہوں نے حکم طلاق کیا نہ قاضی ہیں نہ محکم فان رجعا قبل الحکم بہا سقطت الخ و بعدہ لم یفسخ الحکم مطلقاً لترجحہ بالقضاء[2]۔ در مختار۔ الحاصل صورت مذکورہ میں تین طلاق ثابت نہیں ہوئی۔ سکینہ بی بی بدستور اصغر علی کی زوجہ ہے۔

تعلیق غیر متعین کی صورت میں بوقت موت طلاق واقع ہوگی

سوال (۴۶۳) ایک شخص اور اس کی زوجہ میں جھگڑا ہوا، شوہر نے زوجہ کی ہمراہی عورتوں سے یہ کہا کہ اگر میں تم کو جہلم تک نہ پہنچا دوں تو میری عورت پر تین طلاق ہیں۔ تعلیق غیر متعین کا کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ اس صورت میں تعلیق بالطلاق ہوگئی۔ اگر شوہر شرط کو پورا نہ کرے گا یعنی جہلم تک ان عورتوں کو نہ پہنچا دے گا تو تین طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہو جائیں گی۔ مگر چونکہ وقت اس کا متعین نہیں کیا، اس لئے آخر عمر تک انتظار کیا جاوے گا۔ بوقت موت تین طلاق واقع ہوں گی، قال فی الشامی بخلاف ما اذا کان شرط الحنث امراً عدمیاً مثل ان لم اکلم زیداً او ان لم ادخل فانما لا ینحل بفوت المحل بل یتحقق بہ الحنث للیأس من شرط البر وھذا اذا لم یکن شرط البر مستحیلاً[3]

---

[1] انا اطلق نفسی لم یقع لانہ وعد الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب التفویض ص۲۵۴ ظفیر۔ [2] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب الرجوع عن الشہادۃ ص... ظفیر۔ [3] رد المحتار باب التعلیق مبحث مطلب فی مسئلۃ الکوز ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

تعلیق میں شرائط کے وجود سے طلاق ہو جاتی ہے

سوال (۶۳۵) ایک شخص نے موافق رسم قبیلہ کے وقت نکاح کے یہ لکھ دیا کہ اگر میں زوجہ کو گھر سے نکالوں یا سخت گالیاں دوں یا ماروں یا نفقہ میں تنگی کروں تو میری طرف سے اس عورت کو تین طلاق ہیں، مجمع عام میں ان شرائط کا اقرار کیا، بعد نکاح کے امور مذکورہ میں سے کوئی امر وقوع میں آگیا تو موافق شرط کے اس زوجہ پر تین طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب:۔ اگر نکاح سے پہلے یہ شرط لکھی ہے تو وہ لغو ہے اس کا کچھ اثر بعد نکاح کے نہ ہوگا جیسا کہ کتب فقہ میں ہے شرطه الملك حقيقةً او الاضافة اليه درمختار[1] اور اگر بعد نکاح کے یہ شرط لکھی ہیں تو بوقت وجود شرط تین طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہو جاویں گی

اگر اتنے دن خرچہ نہ دوں تو حق شوہری نہیں طلاق کی نیت سے کوئی کہے تو شرط پائے جانے کی صورت میں طلاق واقع ہوگی

سوال (۶۳۶) شوہر اور زوجہ میں تکرار ہوا، بعدہ شوہر نے یہ اقرار نامہ لکھ دیا کہ میں اگر چھ ماہ تک خرچ نہ دوں تو اس عورت پر میرا خاوندی کا حق نہیں بلکہ یہ اپنی خوشی سے جہاں جی چاہے نکاح کرلے، اس صورت میں کیا حکم ہے، آیا عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اگر شوہر نے یہ الفاظ کہ اس عورت پر میرا خاوندی کا حق نہیں ہے[2] بہ نیت طلاق کہے ہیں تو مذکورہ صورت پائے جانے شرط طلاق کے اس کی زوجہ پر طلاق بائنہ واقع ہو گئی۔ عدت کے بعد دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔

طلاق کو مہر کی معافی کی شرط پر معلق کیا تو جب تک مہر معاف نہ کرے گی طلاق واقع نہیں ہوگی

سوال (۶۳۷) زوجہ کا اپنے شوہر سے یہ معاہدہ ہوا کہ شوہر مجھ کو طلاق دیدے اور میں مہر معاف کردوں، چنانچہ شوہر نے بدیں الفاظ طلاق دی کہ اگر زوجہ نے مہر معاف کر دیا،

---

[1] الدر المختار علی هامش رد المحتار باب التعليق ص ۶۸۰ ج ۲ ۱۲ ظفیر۔

[2] وتحل اليمين اذا وجد الشرط مرة (ایضاً ص ۶۶۰ ج ۲) ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

تو میری طرف سے طلاق ہے لیکن زوجہ بعد حصول طلاق فیصلہ مذکور کی پابند نہ رہی اور مہر کا دعویٰ قائم کر دیا، چونکہ شوہر نے طلاق باشرط دی تھی تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب:۔ جب کہ طلاق معلق تھی زوجہ کی طرف سے مہر معاف ہونے پر تو اگر زوجہ نے مہر معاف نہیں کیا تو طلاق واقع نہیں ہوئی، ھذا حکم التعلیقات کذا فی المعتبرات۔

صورت مسئولہ میں طلاق واقع نہیں ہوئی

سوال (۶۳۸) زید اور اس کی منکوحہ میں کچھ تکرار ہو رہی تھی، اس کی زوجہ نے مغلوب الغضب ہو کر گھر سے باہر نکلنے کا ارادہ کیا چونکہ دن کا وقت تھا بے پردگی اور رسوائی کا سبب تھا، زید نے غصہ میں آکر اپنی زوجہ سے کہا کہ یاد رکھ جیسے ہی گھر سے باہر نکلی تجھ کو طلاق ہے، اس کی زوجہ ڈر گئی، اور اپنے اس قصد سے باز رہی رات کو پھر کچھ چھیڑ چھاڑ ہوئی، اور اب زید مغلوب الغضب ہو کر زوجہ کو دھمکانے کی غرض سے باہر چلا، اس وقت چونکہ بے پردگی وغیرہ کا کچھ احتمال بھی نہ تھا اور یہ خیال کر کے کہ زید کہیں چلا نہ جاوے، اس کی زوجہ بھی ساتھ ہولی، بعدہٗ دہلیز کے باہر نکل آئی۔ اس صورت میں اس پر طلاق ہوئی یا نہ۔

الجواب:۔ اس صورت میں طلاق واقع نہیں ہوئی کما ھو مذکور فی کتب الفقہ فی یمین الفور[۲]۔

اگر قرآن نہ پڑھے گی تو طلاق دیدوں گا کہا تو طلاق دینا لازم نہ کفارہ۔

سوال (۶۳۹) زید نے اپنی زوجہ سے تہدیداً قسم کھا کر کہا کہ اگر تو قرآن شریف نہ پڑھے گی تو میں تجھ کو طلاق دیدوں گا، اب اس کی زوجہ نے کچھ پارے قرآن پاک کے ختم کئے۔ اور

---

[۱] وتحمل الیمین اذا وجد الشرط مرۃ (الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب التعلیق ص۶۰۲ ج۳ ظفیر [۲] وشرط للحنث فی قولہ ان خرجت مثلاً فانت طالق لمرید الخروج فعلہ فورًا لان قصدہ المنع عن ذلک الفعل عرفا ومدار الایمان علیہ (الدر المختار علی ھامش رد المحتار مطلب یمین الفور ص۶۱۵ ج۳) ظفیر

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

ابھی گاہ بگاہ قرآن پاک کا سبق پڑھتی ہے۔ دوصورت نہ ختم ہونے قرآن شریف کے زید کو طلاق دینا لازم آوے گا یا قسم کا کفارہ۔

الجواب:۔ اس صورت میں نہ طلاق دینا لازم ہے اور نہ کفارۂ قسم واجب ہے

اگر لکھا کہ اتنے دن نفقہ نہ دوں تو اس کے بعد تم مطلقہ بسہ طلاق ہو کر شادی کر سکو گی کیا حکم ہے

سوال (۶۴۳) ایک شخص نے اپنی بیوی کو لکھ دیا کہ اگر میں تمہارا نفقہ شش ماہ نہ دوں یا بے اجازت تمہاری دوسری شادی کروں تو تم باختیار خود مطلقہ سہ طلاق ہو کر بعد عدت دوسری شادی کر سکو گی، بعدہ شوہر سے بعض افعال صادر ہوئے اور زوجہ معلوم ہونے پر خاموش رہی۔ اس صورت میں کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ اختیار کے لفظ میں عدم تبدیل مجلس شرط ہے۔ اگر مجلس بدل گئی اختیار ساقط ہے کذا فی الدر المختار[1]۔

اگر اس صحن میں روزہ رکھوں تو بیوی پر طلاق یہ کہا تو دوسری جگہ کر روزہ رکھے

سوال (۶۴۴) میں نے غصہ کی حالت میں روزہ کے بارے میں یہ کہا کہ جو کوئی اس صحن میں روزہ رکھے گا اس پر زن طلاق ہے، یہ جملہ میں نے اپنے حق میں کہا ہے۔ اب مجھ کو کیا کرنا چاہیے روزہ رکھوں یا نہ رکھوں، روزہ رکھنے سے نکاح میں کچھ نقصان آوے گا یا نہیں۔

الجواب:۔ یہ تو ظاہر ہے کہ روزے رمضان شریف کے رکھنے چاہئیں۔ اور یہ بھی ظاہر ہے کہ موافق شرط کے روزہ رکھنے سے طلاق پڑ جاوے گی، پس اس طرح کرنا چاہئے کہ اس صحن میں روزے نہ رکھے جاویں، یعنی روزہ نہیں اور جا کر اور رہ کر رکھنا چاہیے، بحالت روزہ اس صحن میں جس کی نسبت شرط کی ہے نہ جاوے۔

---

[1] قولها ان تطلق فی مجلس علمها به فلا تطلق بعده ای المجلس (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب التفویض ص ۶۵۵ ج ۲) ظفیر

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

میری بیوی کو فلاں تاریخ تک نہ بھیجو گے تو طلاق ہو جائے گی یہ جملہ لکھا کیا حکم ہے

سوال (۶۴۲) ایک شخص نے اپنی زوجہ کے باپ کو خط لکھا کہ میری عورت فلاں تاریخ تک میرے پاس بھیج دو تو بہتر ورنہ طلاق ہو جائے گی یعنی مطلقہ سمجھی جائے گی۔ عورت کے باپ نے خوشامد کر کے شوہر کو راضی کر لیا کہ تاریخ مذکور تک تمہاری زوجہ نہیں آسکتی بعد میں بھیجونگا اس صورت میں عورت مطلقہ ہوگی یا نہ۔

الجواب:- اس صورت میں اگر اس عورت کا باپ تاریخ معین پر اس عورت کو خاوند کے پاس نہ بھیجے گا عورت مطلقہ ہو جاوے گی۔ بوجہ تحقق شرط طلاق کے[1] مرد کا راضی ہو جانا اس تعلیق سابق کو باطل نہیں کرتا[2]۔

بیوی سے کیا صورت دکھاؤ گی تو یہی طلاق ہے کیا حکم ہے

سوال (۶۴۳) ایک شخص نے بحالت ناراضی اپنی زوجہ کو کہا کہ ابھی میرے مکان سے چلی جاؤ۔ اگر صورت دکھاؤ گی تو یہی طلاق ہے ایسا کہنے سے رجعی واقع ہوگی یا بائن۔ طلاق بائن میں تجدید نکاح کی ضرورت ہوتی ہے یا حلالہ کی۔

الجواب:- اس لفظ سے کہ ابھی میرے مکان سے چلی جا اگر نیت طلاق کی ہے طلاق بائنہ واقع ہوگی[1] اور اگر ان الفاظ سے کہ اگر صورت دکھاؤ گی تو یہی طلاق ہے اگر زوجہ نے اس کے بعد صورت دکھائی طلاق رجعی واقع ہوگی[2]۔ اور اگر پہلے لفظ میں نیت طلاق نہ تھی جس کی وجہ سے طلاق بائنہ واقع ہوئی تو دوسرے لفظ سے بھی طلاق بائنہ ہوگی۔ اس صورت میں دو طلاق بائنہ واقع ہوں گی۔ اس میں تجدید نکاح کی ضرورت ہے۔ حلالہ کی ضرورت نہیں ہے۔

---

[1] فالکنایات لا تطلق بہا الا بنیۃ او دلالۃ الحال (فمنہا اخرجی او اذہبی وقومی) الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص۲۳۵ ج۲ ظفیر۔ [2] و تحل الیمین اذا وجد الشرط ایضا باب التعلیق ص۲۸۵ ج۲ ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

اگر اس احاطہ میں بود و باش کروں تو میری بیوی پر طلاق یہ کہا تو کیا حکم ہے

سوال (۶۴۴) ما قول العلماء الذین ورثۃ الانبیاء ایدھم اللہ تعالیٰ بمزید الاتقاء و البقاء کہ ایک شخص بتنازع والدین کہتا ہے کہ اگر میں اس احاطہ میں سکونت کروں جس میں آپ رہتے ہیں تو میری منکوحہ مجھ پر سہ طلاق ہے، اب معروض تحریر امر ہے کہ آیا وہ اس میں بود و باش کرے حانث ہوگا یا مطلقاً خواہ اس میں اقامت کرے خواہ عبادت کے طور پر داخل ہو تو حانث ہو جاوے گا۔ علاوہ ازیں قائل قول معروض بالا خدمت والا بیان کرتا ہے کہ میں نے عند التلفظ بود و باش کا قصد کیا تھا یعنی میرا یہ ارادہ تھا کہ اگر میں یہاں رہوں تو میری بیوی پر تین طلاق ہیں ورنہ نہیں، چنانچہ حالف نے اسی احاطہ میں سے ایک مکان کا دروازہ جو اسی احاطہ کے اندر کی طرف تھا وہ بند کر کے اس کا دوسرا دروازہ دوسرے احاطہ میں نکال کر مقیم ہے تو کیا اب حانث ہوا یا نہیں؟۔

الجواب:۔ بود و باش کرنے سے حانث ہوگا صرف داخل ہونے سے نہیں، مکان چونکہ اس احاطہ میں ہے جس میں داخل ہونے کی قسم کھائی ہے، اس لئے اس میں سکونت کرنے سے حانث ہو جائے گا، اگرچہ دروازہ بدل دیا ہے۔

فلاں سے بات کروں تو میری بیوی نکاح سے باہر ہو جائے اور بغیر حلالہ نکاح میں نہ آوے تعلیق ہے

سوال (۶۴۵) ایک شخص نے قسم کھائی کہ اگر میں نے جھوٹی قسم کھائی یا فلاں شخص سے کلام کیا تو میری زوجہ نکاح سے باہر ہو جاوے اور بغیر حلالہ کے میرے نکاح میں نہ آوے وقت تحقق شرط کے کونسی طلاق واقع ہوگی، اور اگر دوبارہ شرط پائی جاوے تو پھر بھی طلاق واقع ہوگی یا نہ؟

الجواب:۔ اگر شرط پائی گئی تو طلاق مغلظ واقع ہوگی اور حلالہ کے بعد اگر شوہر اول کے نکاح میں وہ معلقہ آوے گی اور دوبارہ شرط پائی جاوے تو دوبارہ طلاق واقع نہ ہوگی۔ اوقال نویت البینونۃ الکبری الدر المختار و فی الدر المختار

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

باب التعلیق وفیہا کلما تحل الیمین اذا وجد الشرط مرۃ الا فی کلما فانہ یقع ان نکحہا بعد زوج آخر اھ۔

یہ کہنا میں جتنی شادی کروں گا تین طلاق

سوال (۶۴۶) چند آدمی طلاق کی گفتگو کر رہے تھے، ایک شخص نے کہا کہ میں جتنی شادی کروں گا تین طلاق، اس صورت میں وہ شخص اگر شادی کرے گا تو کیا اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہوں گی یا نہیں؟ اور اگر واقع ہوں گی تو اس کو کہتے وقت یہ مسئلہ معلوم نہ تھا۔

الجواب:- اس طرح کہنے سے جیسا کہ سوال میں مذکور ہے واقعی جب وہ نکاح کرے گا تین طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہو جاویں گی۔ کیونکہ ذکر اسی مسئلہ کا تھا، اور تذکرہ منکوحہ پر طلاق واقع ہونے کا تھا یہی مراد قائل کی سمجھی جاوے گی اور جہل عذر نہیں ہے۔[1]

یہ کہنا کہ میں اپنے چچا سے پچاس جبراً نہ لوں تو میری بیوی کو تین طلاق

سوال (۶۴۷) ایک شخص نے اپنے چچا کو کہا کہ اگر میں پچاس روپیہ جو میرے تم پر ہیں جبراً نہ لوں تو میری زوجہ بسہ طلاق حرام ہے، اب اگر یہ چچا مرضی سے روپیہ دیدے کو کیا حکم ہے اور اگر مرضی سے نہ دے اور وہ جبراً نہ لے سکے تو کیا حکم ہے۔

الجواب:- اگر چچا رضا سے روپیہ دیدے تو یمین ساقط ہوئی، وہ شخص حانث نہ ہوگا اور اس کی زوجہ پر طلاق واقع نہ ہوگی۔ وکذا لو حلف ان یجرہ الی باب القاضی ویحلفہ فاعترف الخصم او ظہر شہود سقط الیمین لتقیدہ من جہۃ المعنی بحال انکارہ[2] درمختار۔ اور اگر وہ رضا سے نہ دے اور یہ جبراً

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار ص۶۰۵ ج۲ ملخصاً۔ [2] او الاشارۃ الیہ کان نکحت امرأۃ ان نکحتک وکذا کل امرأۃ ویکفی معنی الشرط الا فی المعینۃ باسم او نسب او اشارۃ فلو قال المرأۃ التی اتزوجہا طالق تطلق بتزوجہا (در مختار باب التعلیق ص۶۰۵ ج۲) ظفیر۔ [3] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الایمان مطلب حلف لا یقارض ص۱۲۶ ج۳۔ ظفیر

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

دخول نہ کر سکے تو چونکہ یمین مطلقہ ہے، اس لئے آخر حیات میں حانث ہوگا اور اس کی زوجہ مطلقہ ہوگی، اگر وہ اس وقت تک زندہ رہی، کذا فی الدر المختار و الشامی۔[1]

نابالغ شوہر کا اقرار معتبر نہیں

سوال (۶۴۸) ایک شخص نے اپنی لڑکی کا نکاح دوسرے شخص کے لڑکے سے اس اقرار پر کیا کہ اتنی مدت تک لڑکا بلا اجازت کہیں نہ جاوے ورنہ بالطلاق زوجہ اس پر حرام، لڑکے نے یہ اقرار لکھ دیا، اور پھر خلاف شرط بلا اجازت بھاگ گیا، اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب:- نابالغ کا اقرار اور عہد کچھ معتبر نہیں ہے، اس صورت میں اس لڑکے کے بھاگ جانے سے طلاق واقع نہیں ہوئی اور شرط لغو ہے۔

اگر کہا کہ فلاں کے سوا دوسری عورت سے نکاح

سوال (۶۴۹) زید نے کہا کہ اگر میں سلمہ کے کروں تو اس کو طلاق، اس صورت میں کیا حیلہ کرے | سوا دوسری عورت سے نکاح کروں تو اس کو طلاق ہے تو اب کس حیلہ سے نکاح کر سکتا ہے۔

الجواب:- اس صورت میں طلاق اس منکوحہ پر واقع ہو جاوے گی اور حیلہ اس کا فقہاء نے نکاح بذریعہ فضولی کے لکھا ہے فلیراجع۔[2]

---

[1] حلف لیماتینہ فجنان یاتی منزلہ او حمالوتہ لقیہ ام لا فلیلہ یاتہ حتی مات احدھما حنث فی آخر حیاتہ وکذا کل یمین مطلقۃ (در مختار) ای لا خصوصیۃ للاتیان بل کل فعل حلف ان یفعلہ فی المستقبل واطلقہ ولم یقیدہ بوقت لم یحنث حتی یقع الیاس عن البر وتحقق الیاس عن البر یکون بفوت احدھما (رد المحتار کتاب الایمان مطلب حلف لا یخرج الی مکہ ص۸۱۱ ج۳ ظفیر۔ [2] والحیلۃ فیہ ما فی البحر من انہ یزوجہ فضولی ویجیز بالفعل کسوق الواجب الیھا (رد المحتار باب التعلیق ص۶۵۱ ج۳) حلف لا یتزوج فزوجہ فضولی فاجازہ بالقول حنث وبالفعل لا یحنث بہ یفتی خانیہ وفی ام اۃ تدخل فی نکاحی فکذا اذا اجاز نکاح فضولی بالفعل لا یحنث (الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الایمان مطلب کل امر اۃ تدخل فی نکاحی ص۸۱۱ ج۳) ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

تعلیق ایک مرتبہ میں ختم ہوجاتی ہے دوبارہ نکاح میں طلاق نہیں ہوتی

سوال (۶۵۰) عمر نے قسم کھائی کہ میں زبیدہ سے نکاح نہ کروں گا اگر کروں تو زبیدہ کو طلاق ہے۔ اب اگر ایک مرتبہ نکاح میں لاوے گا تو طلاق پڑجاوے گی، پھر دوبارہ نکاح میں لاسکتا ہے یا نہیں۔

الجواب: - یہ قسم ایک دفعہ میں ختم ہوجاوے گی۔ دوبارہ نکاح زبیدہ سے کرسکتا ہے وفیہا کلہا تنحل ای تبطل الیمین ببطلان التعلیق اذا وجد الشرط مرۃ[1]

یہ کہا مہ کے بدلہ اپنی بیوی کو حرام کیا، کیا حکم ہے

سوال (۶۵۱) شخصے در غیبت زوجہ خود گفت کہ نفس مساۃ فلانہ کہ زوجہ من است بدل مہر کہ بذمہ من واجب بیک طلاق بائن حرام کردم و مطلقہ گردانیدم، زوجہ مذکور شنیدہ گفت کہ ہرگز شوہر خود را از مہر خود بری الذمہ نمی کنم، دریں صورت طلاق شود یا نہ۔

الجواب: - کما لو قال طلقتک علی الف درہم لا یقع مالم تقبل[2] شامی۔ پس معلوم شد کہ دریں صورت طلاق واقع نہ شود۔

اگر تمہاری چیز لی ہو تو طلاق

سوال (۶۵۲) زید کے بیان سے حقیقتاً ایک بیش قیمت چیز اٹھالایا، عمر نے زید سے کہا کہ کہو اگر میں نے تمہاری چیز لی ہو تو میری زوجہ پر طلاق ہے، زید نے کہا اگر تمہاری چیز لی ہو تو طلاق۔ یہ الفاظ جبراً بلانیت بولنے کہے تو طلاق ہوئی یا نہیں۔

الجواب: - اگر یہ لفظ کہ "اگر تمہاری چیز لی ہو تو طلاق" کسی دوسری عورت کا خیال کرکے زید نے کہا تھا اپنی زوجہ کا دل میں خیال نہ تھا اور اس کی طرف نسبت

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب التعلیق ص ۲۰۲ ج ۲ - ظفیر

[2] رد المحتار باب الخلع ص ۶۶۵ ج ۲ - ظفیر

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

کرنا طلاق کا نیت میں نہ تھا تو زید کی زوجہ پر طلاق کسی قسم کی واقع نہیں ہوئی[۱]۔

اگر علیحدہ نہ کروں تو میری بیوی کو طلاق ایک ماہ بعد علیحدہ کرلیا کیا حکم ہے

سوال (۶۵۳) ایک بھائی نے دوسرے بھائی کو کہا کہ تم شرکت میں کام اچھا نہیں کرتے، اگر میں تم سے مال علیحدہ نہ کروں تو میری زوجہ مطلقہ ہے، اس کے ایک ماہ بعد مال علیحدہ کیا، اس پر بعض علماء نے کہا کہ طلاق واقع ہوئی اور بعض کہتے ہیں کہ طلاق واقع نہیں ہوئی، اب اس صورت میں کس کا قول صحیح ہے۔

الجواب: ۔ اس صورت میں طلاق واقع نہیں ہوئی، اس صورت میں عدم وقوع طلاق کا فتوی صحیح ہے[۲] (اس لئے کہ اس نے مال علیحدہ کرلیا، لہذا طلاق کی شرط پائی نہیں گئی۔ ظفیر)۔

قبل نکاح کی تعلیق لغو ہے

سوال (۶۵۴) زید نے اپنی لڑکی کا نکاح بکر سے کردیا اس شرط پر کہ اگر بکر زید کے مکان پر رہ کر امداد کاروبار میں نہ کرے تو بندہ پر طلاق ہے اب اگر بکر عہد شکنی کرے تو یہ عہد شکنی طلاق سمجھی جاوے گی یا نہیں۔

الجواب: ۔ اگر قبل از نکاح زید نے بکر سے تحریراً و تقریراً تعلیق مذکور کرائی تھی تو وہ لغو ہے، طلاق واقع نہ ہوگی، فالغا قولہ لاجنبیۃ ان نزرت زیداً فانت طلاق فنکحھا فزارت[۳] (در مختار) اور اگر بعد از نکاح بکر نے یہ شرط کی ہے تو درصورت پورا نہ کرنے شرط کے بندہ پر طلاق واقع ہوجاوے گی۔ شرطہ الملک کقولہ لمنکوحتہ او معتدتہ ان ذھبت فانت طالق او الاضافۃ الیہ[۴] (در مختار)

---

[۱] ویؤیدہ مافی البحر لو قال امرأۃ طالق او قال طلقت امرأۃ ثلاثا وقال لم اعن امرأتی یصدق۔ اھ (رد المحتار باب الصریح ص۳۱ ج۳) ظفیر۔ [۲] واذا اضافہ الی الشرط (ھدایہ ص۲۶۲ ج۲ باب الایمان فی الطلاق) ظفیر۔ [۳] دیکھئے الدر المختار علی ھامش رد المحتار ص۶۸۱ ج۲ ۱۲ ظفیر۔ [۴] ایضاً ص۶۸۰ ج۲ ۱۲ ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

امید وفا پر طلاق کی تعلیق

سوال (۶۵۵) ایک شخص نے قسم کھائی کہ میں نے فلاں شخص سے کسی قسم کی امید وفا نہیں رکھی، اگر رکھی ہو تو میری زوجہ پر طلاق ہے۔ دو مرتبہ یہی الفاظ کہے اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب: - قسم کھانے والے سے دریافت کرنا چاہئے کہ امید وفا کی اس کو تھی یا نہیں اگر تھی تو دو دفعہ میں دو طلاق رجعی واقع ہوئی اور اگر امید وفا نہ تھی تو طلاق واقع نہیں ہوئی۔

بلا اجازت جانے پر طلاق کی تعلیق اور اس کا حکم

سوال (۶۵۶) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو کہا کہ اگر تو بلا اجازت اپنے باپ کے گھر گئی تو تجھ کو طلاق ہے، چنانچہ زوجہ بلا اجازت چلی گئی تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب: - اس صورت میں شرط[1] طلاق واقع ہوگئی کذا فی الدر المختار[2] اور طلاق رجعی ہوئی عدت کے اندر رجعت بلا نکاح جائز ہے اور بعد عدت کے نکاح بلا احلال صحیح[3] ہوگا۔

یہ کہنا کہ جب میں نکاح کروں طلاق مغلظ

سوال (۶۵۷) ایک شخص بیگانی عورت کو اغوا کر کے لے گیا، اس سے کسی عالم نے یوں طلاق دلائی کہ یہ عورت جب میں نکاح کروں اور جس حیلہ سے کر کے دی جائے اور جب حیلہ کیا جائے تو مجھ پر یہ عورت طلاق مغلظ ہے، اب کوئی صورت جواز نکاح کی ہو سکتی ہے یا کیا؟ -

الجواب: - اقول وباللہ التوفیق قال فی الدر المختار کل

---

[1] فاذا اضافہ الی الشرط وقع عقیب الشرط اتفاقا مثل ان یقول لامرأتہ ان دخلت الدار فانت طالق (عالمگیری کشوری ص۳۴۵ ج۲) ظفیر۔ [2] وتحل الیمین اذا وجد الشرط مرۃ الا الدر المختار علی ہامش رد المحتار ص۵۹۲ ج۲) ظفیر۔ [3] واذا طلق الرجل امرأتہ تطلیقۃ رجعیۃ او تطلیقتین فلہ ان یراجعہا فی عدتہا رضیت بذلک او لم ترض (ہدایہ ص۳۷۳ ج۲) ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

امرأة تدخل فی نکاحی او فکذا فاجاز نکاح فضولی بالفعل لا یحنث او مثله ان تزوجت امرأة بنفسی او بوکیل او بفضولی او دخلت فی نکاحی بوجه ما او انما ینسد باب فضولی لو زاد او اجزت نکاح فضولی ولو بالفعل فلا مخلص لہ[1] اھ وقال الشامی وقال الفقیه ابوجعفر وصاحب الفصول حیلته ان یزوجه فضولی بلا امر هما فیجیزه هو فیحنث قبل اجازة المرأة الی جزاء لعدم الملك ثم تجیزه هی فاجاز تفعل فیجدد ان العقد فیجوز اذا الیمین انعقدت علی تزوج واحد[2] اھ شامی۔

تحقق شرط کے بعد طلاق واقع ہو جائے گی

سوال (۶۵۸) عبدالرحمٰن کا عبدالرزاق کی بیٹی کے ساتھ نکاح ہوا، قبل از ایجاب وقبول یا بعد ازاں عبدالرزاق نے اپنے داماد عبدالرحمٰن سے کہا کہ اگر تو اس شہر سے منتقل ہو کر کسی اور شہر میں گیا (یعنی مع اہل وعیال برائے سکونت کلیہ) تو میں اپنی لڑکی کو تمہارے ساتھ نہ جانے دوں گا، سو معاہی عبدالرحمٰن نے اقرار کیا کہ ہاں اگر میں منتقل ہوا تو ہمارا تمہاری لڑکی یعنی اپنی زوجہ سے کوئی تعلق اور واسطہ نہ رہا یا اگر میں نے ایسا کیا تو ہماری زوجہ مجھ پر حرام، یا اس کو طلاق، یا اپنی زوجہ سے خطاب کر کے کہا کہ اگر تم کو میں مثلاً لاہور سے ملتان میں رہنے کو لے گیا تو ہمارا تمہارا کوئی تعلق نہ رہا، یا تو مجھ پر حرام، یا تجھے طلاق۔ تو بوقت ایجاب شرط مذکورہ اس کی منکوحہ مطلقہ ہو جاوے گی یا نہیں۔

الجواب:۔ طلاق معلق بالشرط بوقت تحقق شرط واقع ہو جاتی ہے، پس اگر طلاق صریح کو معلق کیا تھا تو بلا نیت بعد تحقق شرط طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ اور اگر بلفظ کنایہ تعلیق کی ہے تو اگر نیت طلاق سے وہ الفاظ کہے ہیں تو بعد تحقق شرط طلاق واقع ہو جاتی ہے درمختار میں ہے وتنحل الیمین بعد وجود الشرط مطلقاً لکن ان وجد فی الملك

---

[1] الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الایمان مطلب کل امرأة تدخل فی نکاحی ص۱۵۱ ج۳ ۱۲ ظفیر [2] رد المحتار کتاب الایمان مطلب ایضاً ص۱۵۱ ج۳ ۱۲ ظفیر

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

طلقت[1] او فی باب الکنایات منہ ففی حالۃ الرضا تتوقف الاقسام الثلثۃ علی نیتہ[2] اھ

کہا کہ پچاس روپیہ دے کر ایسا نہ کروں تو میری بیوی پر طلاق اور دیا صرف بیس روپے کیا حکم ہے

سوال (۶۵۹) فتو شاہ اور کرم شاہ دونوں شادی شدہ ہیں۔ دونوں نے لڑکیوں کے والدین کو یہ شرط تحریر کر دی کہ اگر ہم ۲۰ ماہ بیساکھ کو مبلغ پچاس روپیہ دے کر اپنی زوجات کو اپنے گھر نہ لے جائیں یعنی اگر پچاس روپیہ ادا نہ کریں اور تاریخ پر نہ آئیں تو ہماری زوجات تین طلاق کے ساتھ ہمارے نفس پر حرام ہیں۔

اب فتو شاہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہوا مگر نقد فی صف تیس روپے لایا اور کرم شاہ حاضر نہ ہوا۔ اس صورت میں فتو شاہ اور کرم شاہ کی زوجہ پر طلاق واقع ہوگئی یا نہیں۔

الجواب:- جب کہ شرط طلاق کی پائی گئی طلاق واقع ہوگئی، کیونکہ طلاق معلق بوقت تحقق شرط واقع ہو جاتی ہے۔ پس جب کہ پچاس روپیہ اس تاریخ معین پر دونوں نے ادا نہ کئے اور ایک حاضر بھی نہیں ہوا تو دونوں کی عورتوں پر تین تین طلاق واقع ہوگئی[3]۔

جس جگہ جانے پر طلاق کو معلق کیا تھا وہ کسی طرح بھی جانے سے طلاق واقع ہو جائے گی

سوال (۶۶۰) زید نے عورت کو معلق طلاق دی کہ اگر میں فلاں چک کے قطعہ زمین میں جاؤں تو میری زوجہ پر طلاق۔ اب اگر وہ شخص اس قطعہ یا اس چک میں زمین اپنی خرید کر چلا جاوے تو اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہوگی یا نہیں، کیونکہ زید کی طلاق معلق تھی کہ یا اس چک فلاں میں اگر جاؤں تو زوجہ میری پر طلاق ہے، اب وہ اس چک سے زمین خرید کر اپنی ملکیت میں جانا چاہتا ہے، کیا اس صورت میں اس کی گنجائش جانے کی ہوگی یا نہیں۔

---

[1] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب التعلیق ص۲۹۰ ج۲۔ ظفیر [2] ایضاً باب الکنایات ص۲۴۰ ج۲۔ ظفیر [3] وتحل الیمین بعد وجود الشرط مطلقاً لکن [illegible] وجمیع الطلاق طلقت اللہ الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب التعلیق ص۲۹۰ ج۲ ھ

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب: - مسئلہ کا جواب یہ ہے کہ چونکہ یمین ایمان کا الفاظ میں نہ اغراض، جیسا کہ درمختار میں ہے الایمان مبنیۃ علی الالفاظ لا علی الاغراض[1] صورت مسئولہ میں بوجہ عموم لفظ اگر زید اس پنک میں سے کوئی قطعہ زمین خرید کر اس میں بھاوے گا تو زوجہ اس کی مطلقہ ہو جاوے گی کما ھو حکم التعالیق۔

تعلیق کی صورت مذکورہ میں طلاق واقع ہوگئی

سوال (۶۶۱) عبدالعزیز نے اپنی زوجہ کو یہ اقرار نامہ لکھ دیا کہ میری بیوی حلیمہ اور میرے میں کچھ روز سے تنازع تھا۔ اس میں آج پنچوں کے سامنے یہ طے ہوا کہ میں اقرار کرتا ہوں کہ میں اپنی بیوی کو اچھی طرح سے رکھوں گا اور دوسرا عقد نہ کروں گا جب تک وہ میری زوجیت میں رہے گی۔ اگر خلاف اقرار ہذا کے کروں یعنی دوسرا نکاح کروں تو میری بیوی کو اختیار ہوگا کہ بذریعہ عدالت یا برادری کے طلاق لے لیوے۔ اگر میں طلاق نہ دوں تو یہی اقرار نامہ طلاقنامہ سمجھا جاوے، جب حلیمہ کے باپ نے حلیمہ کو رخصت نہ کیا تو عبدالعزیز نے دوسرا نکاح کر لیا، اس صورت میں مسماۃ مذکورہ پر طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں۔

الجواب: - اس صورت میں یعنی جب کہ شوہر نے دوسرا نکاح کر لیا تو اس کی زوجہ اولیٰ پر طلاق واقع ہوگئی۔

زیور اور روپیہ پر تین طلاق معلق لکھوایا تو شرط پائے جانے سے اسکی بیوی مطلقہ ہو جائیگی

سوال (۶۶۲) زید نے اپنے خسر کو پانچ آدمیوں کے روبرو اس مضمون کا خط لکھوایا کہ اگر ہمارا زیور جو تمہاری لڑکی کے پاس ہے دیدو اور مہر معاف کر دو اور پانسو روپیہ زیادہ دو تو تمہاری لڑکی کو تین طلاق ہیں، سسرال خبر پہنچنے کے بعد اب زید انکار کرتا ہے اور پانچ آدمی اس امر

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الایمان مطلب الایمان مبنیۃ علی الالفاظ ص۹۹ ج۳ ظفیر۔ [2] وتحل الیمین بعد وجود الشرط مطلقا الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب التعلیق ص۶۹ ج۳ ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

کی گواہی دے رہے ہیں کہ ہمارے سامنے یہ خط لکھوایا ہے: اس صورت میں وہ اشخاص صادق مانے جائیں گے یا نہیں۔

الجواب: - جب کہ تحریر زید کی موجود ہے اور اس کے لکھنے والے بھی پانچ شخص مسلمان عاقل بالغ ثقہ عادل موجود ہیں تو اگر واقع میں زید نے ان گواہوں کے سامنے یہ الفاظ کہے ہیں تو تعلیق ثابت ہوگئی اور بصورت پائے جانے شرط کے اس پر طلاق مغلظہ واقع ہو جاوے گی اور پھر بدون حلالہ کے شوہر اول کے لئے حلال نہ ہوگی۔

شوہر نے کہا کہ اگر باپ کے گھر گئی تو طلاق اب اگر باپ کے مرنے کے بعد جائے تو کیا حکم ہے

سوال (۶۶۳) زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو یہ کہا کہ اگر تو اپنے باپ کے گھر جائے گی تو تجھ پر طلاق، پس ہندہ اپنے باپ کے مرنے کے بعد گئی تو اس صورت میں اس پر طلاق واقع ہوگی یا نہیں۔

الجواب: - اس صورت میں ہندہ پر طلاق واقع ہوگئی، کیونکہ باپ کا گھر باپ کے مرنے کے بعد بھی باپ کا گھر ہی عرفاً کہلاتا ہے، شامی میں ہے اذا علمت ذلك ظهر لك ان قاعدة بناء الايمان على العرف معناها ان المعتبر هو المعنى المقصود فى العرف من اللفظ المسمى[1] الخ وفيه ايضا اعلم انه اذا حلف ليدخلن دار زيد فدار ه مطلقا دار يسكنها[2] الخ۔

شرائط کے لکھنے کے بعد عمل نہ کرے تو اس کی بیوی مطلقہ ہوگی یا نہیں

سوال (۶۶۴) ایک شخص نے حسب ذیل شرائط روبرو گواہان عادل لکھ دیئے ہیں اور پھر ان پر کاربند نہیں رہا، کیا بوجہ عدم تعمیل شرط رابع و سادس یا مجموعہ شرائط بموجب شریعت

---

[1] فان اختلفا فى وجود الشرط فالقول له مع اليمين لانكار ه الطلاق الخ لیکن یہاں گواہ موجود ہیں اس لئے شوہر کی بات نہیں مانی جائے گی۔ ظفیر [2] رد المحتار للشامی کتاب الایمان مطلب الایمان مبنیۃ علی الالفاظ ص ۱۰۰ ج ۳۔ ظفیر۔ [3] ایضاً مطلب لا یضع قدمہ فی دار فلان ص ۱۱۴ ج ۳۔ ظفیر

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم عورت منکوحہ مطلقہ بائنہ ہوسکتی ہے یا نہیں، اگر ہوسکتی ہے تو کس طرح یعنی خود بخود آپ کو مطلقہ تصور کرے یا حاکم وقت اور قاضی شہر کی اجازت درکار ہے، اور عدت کب سے شروع ہوگی تفصیل شرائط۔

(۱) زوجہ خود کو بخوشی وخرمی بخانہ خود آباد رکھوں گا یعنی نان ونفقہ بحسب توفیق خود برابر دیتا رہوں گا، نیز کسی امر کی تکلیف بھی نہیں دوں گا، اور زوجہ خود کو بخانہ خود واقع موضع جسترواں تحصیل انبالہ ضلع امرتسر میں آباد رکھوں گا، علاوہ ازیں کسی دوسری جگہ بلا اجازت خسرم یا زوجہ خود نہ لے جاؤں گا۔

(۲) زوجہ خود کو والدین اور اس کے قریبی لواحقین کے آنے جانے سے مانع نہ ہوں گا یعنی اس کو رخصت ہوگی کہ میری اجازت سے والدین یا لواحقین خود کے کسی غمی اور شادی کے موقع پر آیا جایا کرے۔

(۳) اگر برخلاف ۱ و ۲ زوجہ خود کو کوئی قسم کی تکلیف دوں اور آباد نہ کروں یعنی نان ونفقہ نہ دوں تو مبلغ ۱۰۰۰ (دس ہزار روپیہ) بابت نان ونفقہ جہاں چاہے میری حاضر ذات اور میری ہر قسم کی جائداد سے مع خرچہ وہرجہ وصول کرے مجھے کوئی عذر نہ ہوگا۔

(۴) اگر آج سے بعد کوئی ایسا فعل خسرم یا زوجہ خود کروں جو قانوناً خلاف ہو یا کسی قسم کا خسرم اور زوجہ خود کو بہتان لگاؤں تو رو برو حکام وقت بہ عرضہ ہذا کاذب ہوں گا بلکہ مرتکب مواخذہ فوجداری ہوں گا۔

(۵) جو زیورات میں نے زوجہ خود کو بوقت نکاح ڈالا ہے یا آئندہ ڈالوں اس تمام زیورات کے علاوہ مہر مؤجل اور غیر مؤجل زوجہ خود مالک ہوگی میرا اور میرے کسی لواحق کا حق نہ ہوگا۔

(۶) بصورت عدم ادائیگی نان ونفقہ بشرح الصدر متواتر تا عرصہ چھ ماہ یعنی بموجب ۳ اگر متواتر تا عرصہ چھ ماہ مبلغ دس روپیہ بابت نان ونفقہ نہ دوں نیز ۴ اگر مواخذہ فوجداری

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

کا بھی مرتکب ہوں تو زوجہ خود سے دست بردار ہوں گا اور بموجب تحریر ہذا طلاق بائنہ تصور ہوگی۔ آیا عورت مطلقہ ہوسکتی ہے یا نہیں۔

الجواب: - اگر نکاح کے بعد شرائط مذکورہ لکھی گئی ہیں اور شوہر نے بعد نکاح کے ان شروط کو تسلیم کیا ہے تو بموجب شرط سادس بصورت خلاف ورزی کل شرائط اس کی زوجہ مطلقہ بائنہ ہوجائے گی کما ھو حکم التعالیق قال فی الدر المختار وتنحل الیمین بعد وجود الشرط مطلقا[1] الخ شامی ص۵۰۲ ج۲ - فقط

کہا اگر فلاں نے یہ کام نہ کیا ہو تو طلاق اس کا حکم کیا ہے

سوال (۶۶۵) اگر یمین عموس طلاق کے ساتھ اٹھائی جاوے تو طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں۔

الجواب: - اگر کسی شخص نے اس طرح کہا کہ اگر اس نے فلاں کام زمانہ ماضی میں نہ کیا ہو تو اس کی زوجہ مطلقہ ہے، اور درحقیقت اس نے وہ کام نہ کیا تھا تو اس کی زوجہ مطلقہ ہوجاوے گی[2]۔

اگر کسی نے طلاق معلق کی شرط پر بغیر سے دستخط یا انگوٹھا لگایا تو کیا حکم ہے

سوال (۶۶۶) ایک مسجد کا امام مرزائی خیالات ہونے کے علاوہ شریر اور اہل اسلام میں نفاق واختلاف ڈالتا رہتا ہے، اکثر مسلمان اس کے پیچھے نماز نہ پڑھتے تھے اور بعض اس کے طرفدار وحمایتی پڑھ لیتے تھے، وہاں کے باشندگان نے باتفاق ایک دیگر عالم کو کہا کہ آپ ہماری مسجد کی آبادی وبہتری اور اہل اسلام میں اتفاق کے لئے جو کچھ تجویز کریں گے ہم سب اس کو منظور کرلیں گے، عالم نے کہا کہ مجھ کو ایک شرط لکھ دو اور انگوٹھے لگادو تاکہ تم میرے فیصلہ کو باتفاق تسلیم کرلو، انھوں نے کہا آپ جو شرط چاہتے ہیں لکھ لیویں ہم سب انگوٹھے لگادیویں گے اور دستخط کردیں گے۔ چنانچہ اس عالم نے یہ شرط لکھی کہ ہم سب

---

[1] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب التعلیق ص۶۹۲ ج۲ طبع۔ [2] وتنحل الیمین وجد الشرط مطلقا الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب التعلیق ص۵۰۲ ج۲ طبع۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

اقرار کرتے ہیں کوئی ایک بھی ہم میں سے اس فیصلہ کے خلاف کرے گا تو اسی وقت ہماری عورتوں کو ہماری طرف سے تین تین طلاق شرعاً ہو جاویں اور ہماری بیویاں ہم پر ابدالآباد تک مطلقہ ثلثہ سے موصوف ہو جاوے گی اور ہم پر مطلقاً حرام ہوں گی. اس کے بعد مولوی صاحب مذکور نے ہر ایک کو کہا کہ دیکھو یہ شرط بہت سخت ہے آپ کو منظور ہے تو انگوٹھے لگاؤ، چنانچہ ہر ایک نے بغیر سنے اس شرط کے تحریر شدہ شرط کے نیچے یکے بعد دیگرے انگوٹھے دستخط کر دیئے، اس کے بعد مولوی صاحب نے فیصلہ لکھا کہ اس امام کو نکال دو اور مسجد کا امام پندرہ روز تک اور تجویز کرو تو اہل اسلام میں اتفاق ہوگا ورنہ نہیں، پھر وہ شرط اور فیصلہ دونوں سب باشندگانِ گاؤں کو سنا دیا گیا تو انھوں نے کہا کہ ہمارے سر ماتھے پر، اور بعض خاموش ہو رہے، اب عملی طور پر بعض آدمی اس امام کو نہیں نکالتے حالانکہ ایک ماہ فیصلہ کو ہو گیا ہے تو کیا اب اس صورت میں ان بعض کی عورتیں مطلقہ ثلثہ ہوں گی یا سب کی عورتوں پر تین تین طلاق پڑ جائیگی یا کہ جو لوگ اس کو وہاں رکھنے پر رضامند ہیں صرف ان کی عورتوں پر طلاق پڑے گی اس شرط میں یہ بھی تحریر تھا کہ ہم میں سے جس کی بیوی نہیں ہے وہ فیصلہ کو نہ ماننے کی صورت میں مدرسہ نعمانیہ لاہور کو دو سو روپیہ نقد دے گا تو جو ایسے مسلمان فیصلہ کو تسلیم نہیں کرتے اور ملا کو نہیں نکالتے ان کو دو سو روپے مدرسہ نعمانیہ کو دینا ہوگا یا نہیں۔

الجواب: - جن لوگوں نے اس شرط اور فیصلہ کو سن کر کہا ہمارے سر ماتھے پر ان کی زوجات پر بصورت خلاف کرنے کے طلاق ہو جاوے گی اور جنہوں نے سکوت کیا ان کی زوجات مطلقہ نہ ہوں گی اور چونکہ پہلے سب کا انگوٹھا لگانا بدون سنے شرط کے تھا اس لئے وہ معتبر نہیں ہے اور جو لوگ مخالفت فیصلہ کرنے والوں میں سے متزوج نہیں ہیں ان کے ذمہ جو جرمانہ دو سو روپیہ کا رکھا گیا ہے وہ باطل اور لغو ہے ان کو دو سو روپیہ مدرسہ نعمانیہ میں داخل کرنا ضرور نہ ہوگا قال فی الدر المختار لا باخذ المال فی المذھب[1] لزوفی الحدیث

[1] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب التعزیر مطلب فی التعزیر باخذ المال ص ۲۴۶ ج ۳ ظفیر

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

الا لا یحل مال امرء مسلم الا بطیب نفس منہ الحدیث[1] ۔

نکاح ثانی پر طلاق کو معلق کیا ہے تو نکاح ثانی کے بعد طلاق ہو جائیگی

سوال (۶۶۷) زید بساۃ کریمہ نکاح کرد، اولیائے کریمہ از زید یک قطعہ کابین نامہ گرفتہ بود و در ان چند شرائط مرقوم بود۔ از شرائط شرطے مرقوم بود کہ اگر بلا اذن کریمہ نکاح ثانی کند پس بر ہر دو منکوحہ طلاق ثلاثہ خواہد شد، بعد چند سال زید بلا اذن کریمہ نکاح ثانی بساۃ حلیمہ کرد، پس اندریں صورت حکم شرع چیست ۔

الجواب:۔ اگر زید بعد نکاح بساۃ کریمہ کابین نامہ مذکور نوشتہ است یا اقرار بآں کردہ است یا شرط مذکور را زبانی تسلیم کردہ است پس مفتی را رواست کہ بصورت تحقق شرط حکم طلاق بکند و کار مفتی ہمیں است کہ بدیں طور جواب دہد کہ اگر شوہر شرط مذکور تسلیم کردہ است تحریراً یا تقریراً و آں شرط محقق شدہ است طلاق واقع است کما ھو حکم التعالیق[2]۔

نکاح کی طرف اضافت کرکے تعلیق کی گئی ہے تو شرط پائے جانے سے عورت کو طلاق کا حق ہوگا

سوال (۶۶۷) زید نے ہندہ سے اس شرط پر نکاح کیا کہ اگر بلا رضا ہندہ مدت معلومہ تک زید اسے چھوڑ کر چلا جائے تو ہندہ کو اختیار ہے کہ اگر چاہے تو خود بخود طلاق ہو جائے گی یا دوسرا نکاح کرنے پر اس کو یا ہندہ کو طلاق۔ اب بر تقدیر وقوع شرط اس کی جزا مرتب ہوگی یا کیا، اگر ہو تو اس پر یہ خدشہ پیدا ہوتا ہے کہ قواعد کلیہ اور بعض فقہاء کے قول سے معلوم ہوتا ہے کہ نکاح معلق بالشرط الفاسد ہونے سے نکاح صحیح اور شرط ملغاۃ رہ جائے اگر ہو تو پھر شرط فاسد ہونے کے کیا معنی ؟ ۔

الجواب:۔ یہ صورت تعلیق طلاق کی ہے اگر بعد نکاح کے یہ تعلیق کی گئی ہے یا قبل نکاح بطریق اضافت الی النکاح تعلیق مذکور پایا گئی ہے تو شرط محقق ہونے پر جزا مرتب

---

[1] مشکوۃ المصابیح ص ۲۵۱ ۔ ظفیر ۔ [2] وتحل الیمین بعد وجود الشرط مطلقا (الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب التعلیق ص ۳۶۵ ج ۲) ظفیر ۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

ہوگی اور طلاق بااختیار عورت جو کچھ معلق کیا ہے وہ ثابت ہوگا اور اگر شرط مذکور قبل نکاح و بلا اضافۃ الی النکاح ذکر کی گئی ہے تو وجود شرط باطل اور لغو ہے اور نکاح صحیح[1] ہے۔

کہا کہ اس کے بعد جو عورت نکاح میں ہے یا آئے گی اس پر تین طلاق کیا حکم ہے

سوال (۶۶۹) ایک شخص گناہ کبیرہ کرنے کے بعد تائب ہوتا ہے اور بوقت توبہ یہ بھی کہہ دیتا ہے کہ اگر اس کے بعد پھر یہ کبیرہ گناہ مجھ سے صادر ہوا اور میں نے اس کا ارتکاب کیا تو اب سے بعد جو عورت میرے نکاح میں ہے یا جو عورت میں نکاح کروں گا وہ تین طلاقوں سے ہر بار مطلقہ ہوگی تو ایسے شخص کی منکوحہ سابقہ یا جو آنے والی ہے ان الفاظ مذکورہ کے کہنے سے کیا حال ہوگا۔

الجواب:- اس صورت میں اگر شرط پائی جاوے گی تو اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہو جاوے گی اور اگر یہ کہا ہے کہ جو عورت میں نکاح میں لاؤں وہ مطلقہ ثلثہ ہے تو جس عورت سے وہ نکاح کرے گا اس پر سہ طلاق واقع ہو جاویں گی کما فی الدر المختار وفیہا کلما تنحل الیمین اذا وجد الشرط مرۃ الا فی کلما فانہ ینحل بعد الثلث[2]

لکھا کہ سسرال میں نہ رہوں تو بیوی کو طلاق کا اختیار ہے اس صورت میں کیا حکم ہے

سوال (۶۷۰) ایک شخص محمد خان نے اپنی زوجہ کے متعلق یہ تحریر لکھی کہ دو ماہ کے بعد استعفاء منظور ہونے پر میں اگر سسرال میں رہوں گا، اگر میں اگر سسرال میں نہ رہوں تو دولت خان کی لڑکی کو اختیار ہے کہ خود طلاق پختہ کر سکتی ہے اور دوسرا نکاح کر سکتی ہے تو اس تحریر کے بموجب لڑکی کو اختیار نکاح کا حاصل ہے یا نہیں۔

الجواب:- شوہر کے تحریر میں طلاق کے متعلق یہ الفاظ ہیں، اگر سسرال میں

---

[1] وشرطہ الملک حقیقۃ کقولہ لمنکوحتہ او معتدتہ ان ذہبت فانت طالق او الاضافۃ الیہ ای الملک الحقیقی لو کان نکحتک فانت طالق (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب التعلیق ص ۶۵۵ ج ۲) ظفیر۔ [2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب التعلیق ص ۶۵۵ ج ۲۔ ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

نہ رہوں تو دولت خاں کی دختر کو اختیار ہے کہ خود طلاق پختہ کر سکتی ہے، پس یہ تعلیق اختیار ہے سسرال میں نہ رہنے پر سو اگر بعد دو ماہ کے استعفا منظور ہونے کے بعد محمد خاں مذکور سسرال میں آکر نہ رہا تو اس کی زوجہ کو اختیار ہے کہ وہ طلاق لے لیوے، اگر اس وقت اس نے طلاق لے لی تو طلاق اس پر واقع ہوگی عدت کے بعد دوسرا نکاح اس کا درست ہے اور اگر اسی عورت نے اس وقت طلاق نہ لی تو طلاق واقع نہ ہوئی۔

کہا کہ اگر مسجد کا کام کروں تو بیوی پر طلاق اب اگر کام کرے تو کیا حکم ہے

سوال (۱۱۷۶) مسجد کے ملا سے اور زید سے مسجد میں کسی بات پر تکرار ہوا، ملا نے غصہ میں آکر کہا کہ اب اگر مسجد کا کام کرے تو اس کی بیوی پر طلاق ہے، لفظ طلاق یاد نہیں کہ ایک مرتبہ کہا یا دو مرتبہ کہا یا اس سے بھی زیادہ۔ ایسی صورت میں اگر ملا مسجد کا کام کرے تو اس کی بیوی پر طلاق ہو جاوے گی یا نہیں۔

الجواب: - اس قسم کی تعلیقات میں الفاظ اور عرف کا اعتبار ہوتا ہے پس چونکہ اس نے مطلقاً یہ کہا ہے کہ اب اگر مسجد کا کام کرے تو اس کی بیوی پر طلاق ہے، اور مراد اپنی ذات ہے، لہذا اس کے بعد اگر وہ مسجد کا کام کرے گا تو اس کی زوجہ مطلقہ ہو جاوے گی، اور جس صورت میں یہ یاد نہ ہو کہ ایک طلاق دی یا دو یا زیادہ تو یہ دیکھے کہ غالب گمان کیا ہے جو کچھ گمان غالب ہو اس پر عمل کرے اور شامی نے خانیہ سے نقل کیا ہے کہ اگر کوئی جانب مرجح نہ ہو تو احتیاط یہ ہے کہ زیادہ کو لیوے ولعلہ لانہ یعمل بالاحتیاط خصوصاً فی باب الفروج[۱] شامی[۲] جلد ثانی۔

---

[۱] وشرط للحنث فی قولہ ان خرجت فانت طالق الا فعلہ فورًا لان قصدہ المنع عن ذلک الفعل عن فاومدار الایمان علیہ وھذہ تسمی یمین الفور اھ الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الایمان مطلب فی یمین الفور ج ۳ ص ۱۱۵؛ ظفیر۔ [۲] رد المحتار باب الصریح قبیل باب طلاق غیر المدخول بھا ج ۳ ص ۲۳۵۔ ظفیر

www.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

صورت مذکورہ میں کیا حکم ہے

سوال (۶۷۲) زید درحالت غضب عمرا مخاطب ساختہ می گفت چہ اشخص، یا جیکو غضب، یا ہر کس کہ بہ برادر من بکر خویش دارد پس زنے طلاق کرمن بانکس ہر گز خویشے ندارم یا ایں الفاظ ترجمہ من است یا کلما وغیرہ و بر تقدیر وقوع طلاق بخویش داشتن یک کس مع برادر مذکور حلف مخل شود یا بثلاث انجامد ایں تعلیق خاص بحالف تعلق است و یا بمن وعیال حالف، نیز در کدام حالت یعنی درحالت اجتماعی والفرادی مع برادر خود بخویشے داشتن ہر کس طلاق واقع شود. پس آں کدام حیلہ است کہ درصورت مذکور درحالت اجتماعی بہر کس بہ مذکور طلاق واقع نہ شود۔

الجواب:- ایں الفاظ ترجمہ کل من یفعل ھذا الفعل است. پس حالت ایں کہ ہر کس بہ برادر حالف خویش کرد وحالف بانکس خویش کرد زن او مطلقہ گردد الی ان ینتھی الی ثلث طلقات وایں تعلیق خاص بذات حالف مخصوص است، اگر اہل وعیال او بانکس کہ بہ برادر حالف خویش کرد خویشے کنند برزوجہ حالف طلاق واقع نہ شود، قال فی الدر المختار وفیما کلما تنحل الیمین ببطلان التعلیق اذا وجد الشرط مرۃ الا فی کلما فانہ ینحل بعد الثلث لاقتضائھا عموم الافعال لاقتضاء کل عموم الاسماء (درمختار) قال فی الشامی ولو قال المصنف الا فی کل وکلما لکان اولی[1] الخ وحیلہ کہ بصورت وجود شرط طلاق واقع نہ شود بندہ را معلوم نیست۔

بیوی کی بلا اجازت اگر نکاح کروں تو اس پر طلاق اس کے بعد اگر نکاح کیا تو کیا حکم ہے

سوال (۶۷۳) زید نے بندہ سے نکاح اور کابین نامہ میں یہ شرط کی باتو موصوفہ کی روح قالب میں رہنے تک اس کی بلا اجازت دوسری شادی یا نکاح نہ کرسکوں گا۔

---

[1] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب التعلیق ص ۲۸۵ ج ۲۔ ظفیر

[2] رد المحتار باب التعلیق ص ۲۸۵ ج ۲۔ ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

اگر دوسری شادی کی ضرورت ہو تو بی بی موصوفہ کا کل مہر ادا کر کے دوسرا مکان بنا کر بی بی مسطورہ سے ایک حکمنامہ رجسٹری شدہ دے کر کردے گا اور ماہواری پھر روپیہ کر کے بابت خورد و پوش کے کروں گا ماسوائے اس کے اگر ہر حکمت سے یا خفیہ دوسری بیوی کو اپنی زوجیت میں لاؤں تو منکوحہ ثانیہ پر تین طلاق، اتفاقاً بحکم خدا زوجہ اولیٰ سخت بیماری میں مبتلا ہو کر مثل مجنوں کے ہوگئی، قابل خدمت کے نہ رہی۔ اس لئے مجبوراً اس کو تین طلاق دے کر دوسری بی بی کو زوجیت میں لایا۔ اب منکوحہ ثانیہ مطلقہ ہوئی یا نہ۔

الجواب: - اقول وباللہ التوفیق ردالمحتار جلد ثالث ص۱۳۶ باب الیمین فی الضرب والقتل وغیرذلک میں ہے وعلی ھذا لو قال لامرأۃ کل امرءۃ اتزوجھا بغیر اذنک فطالق فطلق امرأتہ طلاقاً بائناً او ثلاثاً ثم تزوج بغیر اذنھا فطلقت لانہ لم تتقید یمینہ ببقاء النکاح[1] پس اس روایت سے صراحۃً اس جزئیہ خاص کا حکم معلوم ہوگیا اور مطلقہ ہونا زوجہ ثانیہ کا ثابت ہوا۔

سوال (۶۷۴) بنگال میں کابین نامہ نکاح میں چند شرائط لکھنے کے بعد لکھتے ہیں کہ اگر ان میں سے کوئی شرط فوت ہوجاوے تو منکوحہ پر تین طلاق ہے اگر اس کابین نامہ کو عند النکاح یا بعد النکاح ناکح کو سنا کر یا دکھلا کر دستخط کرا لئے اور زبان سے ناکح نے کچھ نہیں کہا تو اس صورت میں اگر شرائط مذکورہ میں سے کوئی شرط فوت ہوگئی تو منکوحہ پر تین طلاق ہوگی یا نہیں۔

کابین نامہ کے خلاف ہوا تو طلاق ہوگی یا نہیں

الجواب: - نکاح کے بعد یہ تعلیق صحیح ہوسکتی ہے اور بصورت پائے جانے شرط کے طلاق ہوجاوے گی۔

---

[1] ردالمحتار باب الیمین فی الضرب والقتل ص۱۳۶ ج۳۔ ظفیر

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

ایک ماہ تک نہ آئی تو طلاق اس کہنے کے بعد شوہر انتقال کر گیا تو کیا حکم ہے

سوال (۶۷۵) ایک شخص کی بیوی بھاگ گئی۔ شوہر نے نوٹس دیا کہ اگر تم ایک ماہ تک نہ آئی تو میں تم کو طلاق دے چکا وہ شخص انتقال کر گیا، اب اس کی ملکیت میں حصہ کی دعویدار ہو سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اگر وہ عورت ایک ماہ تک نہ آئی تو بموجب شرط کے اس پر طلاق ہو گئی[1] اور وہ وارث شوہر کی نہ ہوگی اور شوہر کے ترکہ سے حصہ نہ پاوے گی، البتہ اپنا مہر ترکہ شوہر ہی سے لے سکتی ہے، اور اگر یہ تعلیق وغیرہ مرض شوہر میں ہوئی اور پھر عدت مطلقہ کے اندر شوہر مر گیا تو عورت وارث شوہر کی ہوگی والتفصیل فی کتب الفقہ۔

اگر فلاں تاریخ کو اتنے روپے ہر ماہ منی آرڈر نہ کروں تو بیوی کو طلاق، اب اگر روپیہ کسی اور ذریعہ سے پہنچے تو طلاق نہیں ہوگی

سوال (۶۷۶) زید سے یہ تحریر کرالیا کہ میں اپنی منکوحہ کو مبلغ چار روپیہ بذریعہ منی آرڈر بھیجتا رہوں گا اگر کسی ماہ کی ۲۸ تاریخ کو روانہ کروں تو یہ اقرار نامہ مثل طلاقنامہ کے تصور کیا جاوے اگر اور کسی طور پر یہ چار روپیہ پہنچاؤں تو اس کو باطل خیال کیا جاوے، اس صورت میں اگر زید روپیہ منی آرڈر نہ کرے بلکہ اور طریق سے روپیہ پہنچا دے تو طلاق پڑے گی یا نہیں۔

الجواب:۔ منی آرڈر کرنے کی ضرورت نہیں ہے اگر دوسرے طریق سے بھی چار روپیہ پہنچا تا رہے تو طلاق واقع نہ ہوگی[2]۔

اگر میرے گھر سے باہر گئی تو مجھ پر حرام ہے یہ کہا تو کیا حکم ہے

سوال (۶۷۷) اگر کوئی شخص اپنی زوجہ کو کہے کہ اگر تو میرے گھر سے باہر کسی جگہ حتی کہ اپنے والدین کے گھر گئی تو مجھ پر حرام ہے، اس صورت میں کیا فتوی ہے۔

---

[1] وتحل الیمین بعد وجود الشرط مطلقا (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب التعلیق ص۶۹ ج۲ ظفیر [2] مقصد روپیہ پہنچانا ہے ذریعہ خواہ کچھ ہو۔ ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب :- اس صورت میں اگر عورت اپنے باپ کے گھر جاوے گی تو شوہر پر حرام ہو جاوے گی یعنی طلاق بائنہ اس پر واقع ہو جاوے گی۔ پس بعد اس کے کہ عورت کہیں یا ہر والدین کے گھر چلی جاوے تو اس مرد کو اس سے دوبارہ نکاح کرنا چاہئے مہر جدید کے ساتھ۔

بیوی کے اس کہنے سے کہ فلاں تاریخ تک مہر نہ ادا کروگے تو زوجیت سے علیحدہ ہو جاؤں گی کچھ نہیں ہوتا

سوال (۶۷۸) عورت شوہر کو بذریعہ تحریر مقید کرتی ہے کہ اگر فلاں عرصہ تک تم مہر ادا نہ کروگے تو میں تمہاری زوجیت سے اپنے آپ کو علیحدہ سمجھ کر عقد ثانی کرلوں گی تو بعد میعاد مطلقہ ہوگی یا نہ۔

الجواب :- عورت کی ایسی تحریر سے وہ مطلقہ نہیں ہو سکتی۔[۱]

کہا اگر ایسا نہ کروں تو بیوی کو اختیار ہے کہ وہ دوسرا طریقہ اختیار کرے کیا حکم ہے

سوال (۶۷۹) زید نے ہندہ سے بایں شرط نکاح کیا کہ اگر میں تین سال تک ہندہ کو خرچ نہ دوں اور خبر گیری نہ کروں تو اختیار ہے کہ وہ اپنی گذران اور جوانی کی امنگوں کو پورا کرنے کا دوسرا طریقہ اختیار کرلے۔ اب ہندہ ان شروط کے پائے جانے پر مختار دوسرا طریقہ اختیار کرنے پر ہوگی یا نہیں۔

الجواب :- اگر زید کی نیت الفاظ مذکورہ سے طلاق کی ہو تو بوقت پائے جانے شرط کے ہندہ کو اختیار طلاق لینے کا اور دوسرا عقد کرنے کا[۲] ہے۔

مذکورہ صورت کا کیا حکم ہے

سوال (۶۸۰) ایک شخص نے بوقت نکاح منجملہ دیگر شرائط

---

[۱] صورت مذکورہ میں طلاق بائن واقع ہوگی کیونکہ لفظ حرام در اصل کنایہ ہے لیکن اس کا استعمال عرف عام میں طلاق میں ہونے نیز اس لئے بائنیت طلاق واقع ہوگی تم بائن ہوگی اس لئے حرمت غلیظہ پر بغیر نیت وقوع طلاق کا حکم آرہا ہے۔ ۱۲

[۲] طلاق کی مالک عورت نہیں شوہر ہوتا ہے بخلاف

[۳] ذکر ما یقع بہ غیرہ باذنہ وانواعہ ثلاثۃ تفویض وتوکیل ورسالۃ والفاظ التفویض ثلاثۃ تخییر واختیر وامری بیدک ومشیتک قال لہا اختاری او امرک بیدک ینوی التفویض الطلاق لانہا کنایۃ فلا یعمل بلا نیۃ او دلالۃ المختار علی ہامش رد المحتار ص۳۵۴ ج۲) ظفیر

www.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

کے ایک شرط یہ بھی تحریر کی تھی کہ اگر چھ ماہ کے اندر زیور مقرر کی ادائیگی سے قاصر رہوں تو جو کچھ میرا اب خرچ ہوا ہے یا آئندہ ہوگا اس سے دست بردار اور لادعوی ہوں گا اور یہ نکاح میرا ساقط اور کالعدم متصور ہوگا، اور تا ایفاء وعدہ کوئی حق زن وشوہر مجھ کو حاصل نہ ہوگا۔ اور زیور دینے کے بعد کل حقوق مجھ کو حاصل ہوں گے اس مدت میں چھ ماہ تک برابر پردہ رہا اور کوئی حق زن وشوہر کا حاصل نہ ہوا۔ لیکن شوہر نے چھ ماہ گذرنے کے بعد آج تک اپنا وعدہ پورا نہیں کیا جس کو عرصہ ۷ سال ۴ ماہ کا ہوتا ہے یہ نکاح قائم رہا یا نہیں، اور مہر مقررہ مبلغ ایک ہزار اس سے وصول کیا جا سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب: ۔ اس صورت میں طلاق واقع نہیں ہوئی اور مہر موجل کا مطالبہ قبل طلاق یا موت کے نہیں ہو سکتا، اور شرط دست برداری لغو ہے۔

کسی کو مجبور کر کے قسم لے لے کہ اگر وہ راز ظاہر کریگا تو جس سے شادی کرے اس پر طلاق کیا حکم ہے

سوال (۶۸۱) اگر کوئی شخص کسی کو جبراً یہ قسم دیوے کہ اگر تم میرا فلاں راز کسی سے کہو تو جب تم شادی کرو تمہاری بیوی پر طلاق پڑے، اور یہ شخص مجبوراً قسم کھا بھی لیوے پھر وہ اس راز کو ظاہر بھی کر دیوے تو اس کے لئے بعد نکاح کیا حکم ہے اور نکاح صحیح ہوگا یا نہیں اگر طلاق پڑ جائے تو رجوع کر سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب: ۔ اس کی زوجہ پر بعد نکاح کے طلاق واقع ہو جاوے گی اور عدت میں اس کو رجوع کر سکتا ہے کیونکہ معلق طلاق واقع ہے۔ اور اگر عدت میں رجوع نہ کیا تو اگر بعد عدت کے پھر اس سے نکاح کرے گا تو پھر طلاق واقع ہوگی۔

شرط معلق واپس نہیں ہو سکتی

سوال (۶۸۲) ایک شخص کو کسی دوست نے مجبور کر کے اور یہ کہہ کر کہ یہ نکاح صحیح نہیں ہے طلاق معلق لکھ کر دستخط کرائے۔ اب یہ شرط واپس ہو سکتی ہے یا نہ؟

الجواب: ۔ شرط مذکور واپس نہیں ہو سکتی لقولہ علیہ السلام ثلث

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

جد هن جد وهزلهن جد الحدیث[1] ۔

دھوکہ دے کر کہلوایا کہ بیوی اپنے نفس پر حرام کی تو کیا حکم ہے

سوال (۶۸۳) فدوی کا عقد ہوا۔ اس کے بعد میرے مخالفوں نے مجھے بہکا کر اور دھوکہ دے کر مجھ سے یہ الفاظ کہلا دیئے کہ مسماۃ فلاں کو میں نے اپنے نفس پر حرام کی یعنی چھوڑ دی، اس صورت میں نکاح رہا یا فسخ ہوگیا، اب کیا کرنا چاہیے ۔

الجواب :۔ اس صورت میں پہلا نکاح فسخ ہوگیا دوبارہ نکاح ہونا چاہیے

آئینہ نہ دیکھو گی تو تم پر طلاق نہیں پھر شوہر نے آئینہ دکھادیا کیا حکم ہے

سوال (۶۸۴) مرد کی زبان سے بے ساختہ اور بھولے سے نکلا کہ تم کو طلاق ہے اگر آئینہ نہ دیکھو اگر آئینہ نہ دیکھو گی تو تم پر طلاق نہیں پڑے گی، مرد نے آئینہ اٹھا کر عورت کو دکھادیا تو طلاق پڑی یا نہیں ۔

الجواب :۔ اس صورت میں طلاق نہیں پڑی ۔

تحریر کیا کہ اگر چھ ماہ میں جائداد ان کے نام منتقل نہ کردوں تو نکاح منسوخ و باطل کیا حکم ہے

سوال (۶۸۵) ایک شخص نے ایک عورت کو نکاح کرنے سے ایک گھنٹہ پہلے یہ معاہدہ اپنے قلم سے تحریر کر دیا کہ میں اس عورت کے نام جس کے ساتھ میں اب اس وقت نکاح کرنے والا ہوں اپنی فلاں جائداد اندر چھ ماہ کے منتقل کردوں گا۔ اگر چھ ماہ تک اپنی فلاں جائداد اس عورت کے نام منتقل نہ کردوں تو بمجرد گذرنے چھ ماہ کے یہ نکاح منسوخ و باطل ہوگا۔ اب چھ ماہ گذر گئے اس شخص نے منکوحہ کے نام جائداد منتقل نہیں کی۔ آیا وہ نکاح باطل ہوگیا یا نہیں ۔

الجواب :۔ اس صورت میں اگر لفظ مذکور شوہر نے بہ نیت طلاق کہا ہو

---

[1] مشکوۃ کتاب الطلاق والخلع ص۲۸۳ ۔ ولیس للزوج ان یرجع فی ذلک (عالمگیری کشوری باب تفویض الطلاق ص۳۷۲ ج۱) ظہیر۔

www.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

تو اس کی زوجہ پر بصورت مطابقہ پورا نہ کرنے کے ایک طلاق بائنہ واقع ہو جاوے گی اور نیت کا حال شوہر سے دریافت کر لیا جاوے جیسا کہ شامی میں ہے ومثلہ قولہ لم اتزوجک اولہ یکن بینا نکاح اولا حاجۃ لی فیک الی ان قال ونفی النکاح فی الحال یکون طلاقا اذا الذی[1]۔

سوال (۶۸۶) اسمٰعیل نے اپنے بڑے بھائی کو طلاق کا مالک بنا دے اور وہ اس کی بیوی کو طلاق دیدے تو کیا حکم ہے | بھائی آدم کو اختیار دیا کہ میری عورت خدیجہ کو طلاق دینا نہ دینا تمہارے اختیار میں ہے۔ چنانچہ آدم نے کہا کہ میں نے اپنے بھائی کی عورت خدیجہ کو طلاق دیدی آیا یہ طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب:- اس صورت میں خدیجہ پر طلاق واقع ہوگئی کذا فی کتب الفقہ[2] اگر میں نے اس سے زنا کیا ہو یا ارادہ کیا ہو تو جس

سوال (۶۸۷) زید مسماۃ زینب اہلیہ سے شادی کروں اس پر طلاق یہ کہا تو کیا حکم ہے | عمر سے تعلق ناجائز رکھتا تھا جب عمر کو یہ معلوم ومشاہدہ ہوا تو اس نے زید کو مجلس میں بلا کر یہ کہا کہ میری اہلیہ سے تعلق ناجائز کیوں رکھتے ہو زید نے انکار کیا تو عمر نے کہا کہ یہ کہدو کہ اگر میں نے تمہاری اہلیہ زینب سے زنا کیا ہو یا ارادہ کیا ہو تو جب میں شادی کروں تو میری زوجہ پر طلاق ہے۔ زید نے بوجہ ناواقفی بعینہ یہی الفاظ کہدیے اس صورت میں اگر زید نکاح کرے تو شرعاً اس کے لئے کیا حکم ہے اور زید کو دیگر ائمہ ثلاثہ امام شافعی و مالک و احمد کے مذہب پر عمل کرنا درست ہے یا نہیں۔

الجواب:- اگر درحقیقت زید نے زینب اہلیہ عمر سے ارتکاب فعل کیا ہو یا ارادہ

---

[1] کذا فی المحتار باب الصریح ج ۳ ص ۲۵۲ ۔ ظفیر۔

[2] ولو قال امراتی بید فلان شھرا فھو علی الشھر الذی یلیہ ویبطل بمضیہ بلا علم (عالمگیری کشوری ص ۲۹۰) ولو قال لغیرہ طلق امراتی فقد جعلت ذلک الیک فھو تفویض (ایضاً) ظفیر۔

www.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

کیا ہو تو جب وہ نکاح کرے گا اس کی منکوحہ پر عند الحنفیہ طلاق واقع ہو جاوے گی اور دیگر مذاہب پر اس بارہ میں حنفیہ کو عمل کرنا درست نہیں ہے، البتہ منکوحہ پر طلاق نہ پڑنے کا یہ حیلہ حنفیہ نے لکھا ہے کہ اس کا نکاح فضولی کرے اور وہ فعل کے ساتھ اس کو جائز رکھے مثلاً یہ کہ مہر بھیج دے تو اس منکوحہ پر طلاق واقع نہ ہوگی کما فی الدر المختار حلف لا یتزوج فزوجه فضولی فاجازہ بالقول حنث وبالفعل لا، درمختار قوله وبالفعل کبعث المهر او بعضه بشرط ان یصل الیها وقیل الوصول لیس بشرط اشامی۔

اگر تمہارے لئے اس کے ہاتھ کا کھانا حرام ہے تو تین طلاق یہ کہا تو کیا حکم ہے

سوال (۶۸۸۱) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو اپنے والد کے ناراض ہونے پر یہ کہا کہ اگر تمہارے لئے اس کے ہاتھ کا کھانا حرام ہے تو میں نے اس کو تین طلاق دیا تو اس صورت میں طلاق واقع ہوگی یا نہیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں اس کی زوجہ پر طلاق واقع نہیں ہوئی کیونکہ جس شرط پر اس نے طلاق کو معلق کیا ہے وہ شرط موجود نہیں ہے۔ کیونکہ کھانا اس کے ہاتھ کا حرام نہیں ہے۔

وتی حرام کروں تو مجھ کو طلاق یہ کہا تھا اور گدھے سے وتی تو کیا حکم ہے

سوال (۶۸۹۱) میں نے حلف اٹھایا تھا کہ اگر میں نے زنائے حرام اور وتی حرام اور لواطۃ حرام کا ارتکاب کیا تو مجھ کو طلاق ہے، لیکن اب یہ نسیان حلف طلاق سے، وتی بہیمہ حمار یا مرتکب ہوں، آیا وتی حمار بھی اس حلف میں داخل ہے یا نہیں، اور یہ بھی یاد نہیں کہ میں نے حلف طلاق مغلظہ کا اٹھایا تھا یا بائنہ کا، اس بارے میں شرعاً کیا حکم ہوگا۔

لہ الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الایمان مطلب حلف لا یتزوج ج ۳ ص ۸۳۵ فضولی ج ۳ ص ۸۳۵. ظفیر. کہ رد المحتار کتاب الایمان مطلب ایضاً ص ۸۵۹. ظفیر.

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب: ۔ وعلی حمار بیشک و بلاشبہ وعلی حرام میں داخل ہے اور چونکہ الفاظ تعلیق میں وعلی حرام بھی مذکور ہے۔ لہذا بمقتضائے وتحل الیمین بعد وجود الشرط مطلقاً ای سواء وجد الشرط فی الملک اولا لکن ان وجد فی الملک طلقت[1] درمختار و شامی ص۲۴۴ج۲۔ وعلی حمار سے طلاق واقع ہوئی ہے۔ پس اگر تعلیق اس لفظ سے کی تھی جو کہ استفتاء کی ابتداء میں مذکور ہے یعنی تا مجھ کو طلاق ہے تو اس صورت میں ایک طلاق واقع ہوئی ہے۔ اور اگر سہ طلاق کے لفظ سے تعلیق کی تھی تو حرمت مغلظہ واقع ہوئی ہے۔ اور بصورت شک ایک ہی طلاق واقع ہوگی کما فی الدر المختار لو شک اطلق، سدۃ او اکثر بنی علی الاقل[2] اھ۔

بکر نے صالحہ سے شادی کی تو تم کو طلاق دیدونگا شادی کے بعد طلاق نہیں ہوئی

سوال (۶۹۰) زید نے اپنی زوجہ ہندہ سے کہا کہ بکر جو زید و ہندہ کا لڑکا ہے اگر صالحہ کے ساتھ جو ہندہ کی بھانجی ہے شادی کرے گا تو خدا کی قسم ہندہ کو طلاق دیدوں گا، چنانچہ بکر نے صالحہ سے نکاح کرلیا تو ہندہ پر طلاق ہوئی یا نہیں، اور زید پر کفارہ قسم کا واجب ہے یا نہیں۔

الجواب: ۔ یہ صورت وعدہ طلاق کی ہے طلاق نہیں ہے، اس واسطے طلاق واقع نہیں ہوئی، عالمگیری میں ہے وفی المحیط لو قال بالعربیۃ اطلق لا یکون طلاقا الا اذا غلب استعمالہ للحال فیکون طلاقا[3] اور چونکہ زید نے قسم کھائی ہے اور شرط مذکور پائی گئی اس واسطے اگر زید نے اپنی حیات میں طلاق نہ دی تو کفارہ قسم کا اس کے ذمہ لازم ہوگا، اور حدیث میں آیا ہے کہ اگر کوئی شخص بری بات کی قسم کھاوے تو اس کو چاہئے کہ اس کام کو نہ کرے اور اپنی قسم کے توڑنے کا کفارہ ادا کرے۔

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب التعلیق ص۲۹۱ج۲۔ ظفیر۔ [2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الطلاق ص۶۲۵ج۲۔ ظفیر۔ [3] عالمگیری مصری ص۳۸۴ج۱۔ ظفیر

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

کہا کہ اس دروازہ سے گئی تو طلاق۔ اب دوسرے دروازے جائے گی تو طلاق نہیں ہوگی

سوال (۶۹۱) ایک شخص نے اپنی عورت سے ایک دروازہ کی طرف ہاتھ سے اشارہ کرکے کہا کہ اگر تو اس دروازہ سے باہر گئی تو تجھ پر تینوں طلاق ہے، چونکہ اس مکان سے باہر جانے کے کئی دروازہ تھے، اس کا منشا اس وقت محض دھمکانے کا تھا اور یہ سمجھتا تھا کہ دوسرے دروازے سے یہ باہر جاسکتی ہے اور ہمیشہ کے لئے باہر جانے سے روکنا نہ تھا وہ عورت دوسرے دروازے سے باہر جاسکتی ہے یا اگر وہ دروازہ بند کرادیا جائے تو بھی وہ کسی دوسرے دروازہ سے باہر جاسکتی ہے یا نہیں۔

الجواب: ۔ جب کہ خاص دروازہ مکان کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ اگر تو اس دروازہ سے[1] تو دوسرے دروازہ سے باہر جانے کی صورت میں طلاق واقع نہ ہوگی، اور اس دروازہ کو بند کردینے کی صورت میں بھی طلاق واقع نہ ہوگی لعدم تحقق الشرط۔

کہا کہ گھر میں لاؤں تو طلاق اب عورت خود آگئی تو طلاق نہیں ہوئی

سوال (۶۹۲) زید نے تعلیق کی کہ میں اپنی عورت ہندہ کو اسی کے موضع میں نفقہ دیا کروں گا اس کو اپنے موضع اور گھر میں کبھی نہ لاؤں گا اگر اس کو اپنے گھر لاؤں تو وہ میرے اوپر مطلقہ ثلثہ ہوگی، بعدہ ہندہ خود بلا کہے کسی کے آگئی اور زید نے اس کو اپنے گھر میں رکھ لیا تو طلاق ہوئی یا نہ۔

الجواب: ۔ اس صورت میں موافق تصریح فقہاء کرام طلاق نہیں ہوئی کیونکہ تعلیق طلاق اپنے گھر لانے پر تھی، پس جب کہ شوہر اس کو نہیں لایا تو شرط نہ پائی گئی۔ پس جزاء بھی واقع نہ ہوگی۔ لانہ اذا فات الشرط فات المشروط درمختار میں ہے وتحمل الیمین بعد وجود الشرط مطلقا[1] ونظیرہ مافی الدر المختار ان لم تجیئ بفلان فوان لم ترد فی الساعۃ کذا فانت طالق فجاء فلان من جانب آخر بنفسہ و اخذ الثوب قبل دفعہا لا یحنث[2]۔

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب التعلیق ص۲۹۹ ج۲ ظفیر [2] ایضاً باب

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

کہا کہ اگر عمر اور اس کی اولاد کو زمین دوں تو میری بیوی پر طلاق، اس کے داماد کو زمین دی کیا حکم ہے

سوال (۶۹۳) زید نے حلف اٹھائی کہ اگر میں عمر اور اس کی اولاد کو زمین مزارعت پر دوں تو میری عورت پر تین طلاق ہے۔ اب عمر کے داماد کو زمین مزارعت پر دینے سے حانث ہوگا یا نہیں۔

الجواب:۔ عمر کے داماد کو زمین مزارعت پر دینے سے حانث نہ ہوگا اور اس کی زوجہ پر طلاق واقع نہ ہوگی۔

سادہ کاغذ نکلنے پر طلاق معلق کی تھی مگر لکھا ہوا کاغذ نکلا کیا حکم ہے

سوال (۶۹۴) زوجین میں باہم رنجش ہوئی، زید نے زوجہ کو وطن بھیجا اور یہ کہدیا کہ جس وقت میرا بند خط تیرے پاس پہنچے اور اس کے اندر سادہ کاغذ نکلے تو سمجھ لینا کہ میں نے تجھ کو طلاق دیدی پھر اس کا خط آیا اس میں سادہ کاغذ نہیں نکلا بلکہ چند اشعار زوجہ کو لکھے تھے مثلاً ایک کو چھوڑ تین کو یاد کرا، اس صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں۔

الجواب:۔ چونکہ شرط نہ پائی گئی، لہٰذا اس صورت میں اس کی زوجہ پر کسی قسم کی طلاق واقع نہیں ہوئی۔

جس کو تاہی پر طلاق کو معلق کیا ہے اس کے پائے جانے پر طلاق واقع ہوگی

سوال (۶۹۵) زید شوہر ہندہ نے عدالت شرع شریف میں نفقہ کی بحث پر ایک تعلیق نامہ لکھا جس میں تین شرط مندرج ہیں (۱) اگر زوجہ ام مدعیہ میری اطاعت کرے گی اور میرے پاس رہے گی تو اس حالت میں میں بحکم عدالت معرفت عدالت دو روپیہ ماہوار نفقہ میں اور تین جوڑے پارچہ بحسب اندازہ نفقہ اور دو جوڑے جوتہ سالانہ ادا کرتا رہوں گا۔ اگر خدانخواستہ چار ماہ کا نفقہ مسلسل مجھ پر چڑھ جاوے تو مسماۃ زوجہ ام مدعیہ کو طلاق بائن ہے ــــ (۲) اگر مسماۃ صغریٰ زوجہ ام مدعیہ بدون اجازت وخلاف مرضی میرے میرے مکان سے باہر قدم رکھے گی یا کسی دوسری جگہ جاوے گی یا رہے گی تو میں اپنی زوجہ

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

کو ہرگز نفقہ نہیں دوں گا ــــ (۳) اگر خدانخواستہ میں بحالت بیماری و بحالت مقیدی وغیرہ کسی آفت میں مبتلا ہوجاؤں کہ کما نہ سکوں، یا بوجہ عسرت اپنے خورد ونوش سے محروم ہوجاؤں تو ایسی حالت مجبورانہ میں بھی یہ لفظ طلاق غیر مستند عدالت ہوگا، بعدہ زید بوجہ بے روزگاری خود وبحالت پریشانی و بوجہ عسرت ریاست غیر میں بتلاش روزگار چلا گیا اور ایک ماہ کا نفقہ ہندہ مدعیہ کو پیشگی ذریعہ عدالت دے گیا، اور دو ماہ بعد رقم نفقہ ہندہ مدعیہ کو بذریعہ منی آرڈر بھیج دیا، ہندہ زوجہ زید بعد چلے جانے زید کے دوسرے ہی روز اس مکان سے جو زید نے برائے سکونت زوجہ خود کو دیا تھا چھوڑ کر دیگر مکان میں چلی گئی، اس خبر کے معلوم ہونے پر زید نے سلسلہ ارسال رقم نفقہ کو حسب شرائط سے روک لیا، اور پانچ ماہ گذرنے کے بعد ہندہ نے ایک درخواست عدالت میں پیش کی کہ مجھ کو پانچ ماہ کا نفقہ میرے شوہر سے وصول نہیں ہوا۔ چنانچہ مفتیان شرع نے شرط اول کے صرف اس فقرہ پر نظر ڈال کر اگر خدانخواستہ چار ماہ کا نفقہ مسلسل مجھ پر چڑھ جائے تو زوجہ ام کو طلاق بائن ہے، زوجہ زید پر حکم وقوع طلاق بائن کا کیا آیا تعلیق موثر طلاق کیلئے صرف وجود اول شرط کا کافی ہے یا دیگر شروط مذکورہ کو بھی تعلیق میں دخل ہے۔

الجواب:۔ شرط اول چونکہ مستقل ہے اور بوقت تکلم بشرط اول اور کوئی شرط شوہر نے ظاہر نہیں کی، لہذا بعد میں جو قیود لگائی اور شرطیں کی وہ شرط اول کے ساتھ ملحق نہ ہوں گی بلکہ موافق شرط اول کے جس وقت چار ماہ کا نفقہ زوجہ کو وصول نہ ہوگا۔ اور شوہر ادا نہ کرے گا عورت مطلقہ بائنہ ہوجاوے گی، اور شرط اول کے اخیر کے الفاظ صرف یہ ہیں (اگر خدانخواستہ چار ماہ کا نفقہ مسلسل مجھ پر چڑھ جاوے تو مسماۃ زوجہ آمدعیہ کو طلاق بائن ہے) پس موافق ان الفاظ کے جب چار ماہ کا نفقہ شوہر کے ذمہ مسلسل لازم ہوجاوے گا طلاق بائنہ واقع ہوجاوے گی، اس شرط وجزا میں اطاعت کرنے اور پاس رہنے کی بھی قید نہیں ہے اور یہ خود مستقل کلام ہے، ماقبل و مابعد پر موقوف نہیں ہے، لہذا

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

فیصلہ جو عدالت نے وقوع طلاق کا کیا صحیح ہے۔

فلاں تاریخ کو گھر نہ آئی تو طلاق، اس تاریخ کو نہ آئی تو طلاق واقع ہوگئی

سوال (۶۹۶) مسماۃ بی بی بتول زوجہ صدیق کے چچازاد ہمشیرہ کی کسی اولاد کی شادی کی تقریب تھی، اس تقریب میں مسماۃ بتول ہمراہ اپنی والدہ وحقیقی بھائی کے اپنے میکہ رائے پور سے موضع سوریا گئی، جب یہ خبر اس کے شوہر کو معلوم ہوئی تو اس کے شوہر نے حسب ذیل تحریر لکھ کر بھیجی۔ وہ تحریر یہ ہے۔

"مسماۃ بی بی بتول عرصہ ساڑھے پانچ سال سے میرے عقد میں تھی۔ اور بلا رضامندی ہمارے جانے بخانہ غیر میں، اس کو ساتھ اس اقرار کے طلاق دیتا ہوں کہ اگر وہ تاریخ ۱۶/ رجب ۱۳۳۵ھ کو بوقت بارہ بجے تک اپنے گھر آجاوے تو بہتر، ورنہ تاریخ مذکورہ بوقت مذکورہ بالا کے بعد اپنے کو طلاق سمجھے"

اب عرض یہ ہے کہ مسماۃ بی بی بتول موضع سوریا سے بتاریخ ۲۰/ رجب ۱۳۳۵ھ کو رائے پور آئی تو موافق شرع کے طلاق واقع ہوئی یا نہیں، اگر ہوئی تو کونسی اور اگر شوہر پھر اس کو رکھ سکتا ہے تو کیا صورت ہے۔

الجواب: - اس صورت میں مسماۃ بی بی بتول پر طلاق رجعی واقع ہوئی، عدت کے اندر رجوع کرنا صحیح ہے۔ کما فی عامۃ کتب الفقہ۔[1]

جب تعلیق کے مطابق نہیں گئی تو طلاق ثلثہ واقع ہوگئی

سوال (۶۹۷) زید نے بحالت غصہ اپنی بیوی زینب سے جو حاملہ ہے یہ کہا کہ اگر تم کل تک اپنے میکہ نہ جاؤ گی تو تم پر تین طلاق بائن ہیں، اگر زینب اس روز معہودہ کو اپنے میکہ نہ جاوے بلکہ اس قریہ میں ٹھہری

---

[1] فاذا اضافہ الی الشرط وقع عقیب الشرط اتفاقا مثل ان یقول لامرأتہ ان دخلت الدار فانت طالق (عالمگیری کشوری کتاب الطلاق باب رابع فصل ثالث ص۴۲۴ ج۱) ظفیر۔ [2] فاذا اضافہ الی الشرط وقع عقیب الشرط (ایضاً ص۴۲۴ ج۱) ظفیر

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

رہے تو ایسی صورت میں اس پر کس قسم کی طلاق ہوگی، اور رجعت کی کوئی صورت ہے یا نہیں۔ عدت کا نان نفقہ زید کے ذمہ ہے یا نہیں، وضع حمل ہونے پر جو لڑکا یا لڑکی پیدا ہو۔ اس کی پرورش کا حق کس کو ہے اور نفقہ کس کے ذمہ ہے۔

الجواب:- وقت مقررہ پر میکہ نہ جانے پر عورت پر تین طلاق واقع ہوگئی، اور وہ مغلظہ بائنہ ہوگئی، رجعت صحیح نہیں[1] ہے اور بدون حلالہ کے شوہر اول سے نکاح نہیں ہوسکتا[2]، عدت اس کی وضع حمل[3] ہے، تا وضع حمل نفقہ اس کا بذمہ شوہر ہے، مدت حضانت میں پرورش لڑکا لڑکی کی ان کی والدہ کا حق ہے اور خرچ بذمہ شوہر ہے[4]۔

نکاح کے بعد کہا کہ اگر پہلی بیوی نکلے تو اس کو طلاق، لہذا نکلنے پر طلاق ہوگی

سوال (۶۹۸) زید نے ہندہ سے عقد کرنا چاہا اور قبل نکاح باہم یہ شرط قرار پائی کہ اگر زید کی زوجہ یا اولاد ثابت ہوئی تو یہی فیصلہ بھی طلاق ہے اور بعد نکاح کے زید نے وہی الفاظ شرط جو قبل از نکاح زبان سے کہے تھے کہ اگر میری زوجہ یا اولاد نکلے تو یہی فیصلہ بھی طلاق ہے کہے، بعد قرار داد شرط مذکور بعد از عقد تحقیق سے معلوم ہوا کہ زید کی زوجہ اول اور نیز زوجہ اول سے اولاد ہے، ایسی صورت میں زید کی زوجہ ہندہ پر طلاق پڑ گئی یا نہ۔

الجواب:- جب کہ زید نے نکاح کے بعد الفاظ مذکورہ کہے اور شرط محقق ہوئی

---

[1] فاذا اضافه ای الطلاق وقع عقیب الشرط (عالمگیری کشوری کتاب الطلاق باب رابع فصل ثالث ص۳۶۳ ج۱) ظفیر [2] وان کان الطلاق ثلثا لم تحل له حتی تنکح زوجا غیره نکاحا صحیحا ویدخل بها ثم یطلقها او یموت عنها (هدایه باب الرجعة ص۳۶۳ ج۲) ظفیر [3] وان کانت حاملا فعدتها ان تضع حملها لقوله تعالی واولات الاحمال اجلهن ان یضعن حملهن (ایضا باب العدة ص۳۷۴ ج۲) ظفیر [4] واذا وقعت الفرقة بین الزوجین فالام احق بالولد الا والنفقة علی الاب الخ (هدایه باب حضانة الولد ص۳۹۱ ج۲) ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

تو بندہ پر طلاق واقع ہوگئی۔[1]

تعلیق طلاق منظور کرنے کے بعد شرط پائی گئی تو طلاق واقع ہوجائے گی

سوال (۶۹۹) زید نے اپنی لڑکی کا نکاح بکر سے اس شرط پر کیا کہ اگر بکر تین یا چار مہینہ مکان چھوڑ کر چلا جاوے یا شوہر کے گھر سے لڑکی بوجہ مخاصمت کے چلی جاوے اور تین یا چار مہینہ گذر جاویں تو زوجہ منکوحہ مذکورہ پر تین طلاق پڑ جاویں گی، بکر نے ان شرائط کو قبول کیا، بر تقدیر وقوع شرط منکوحہ مذکورہ پر طلاق پڑ جائے گی یا نہ۔

الجواب:۔ اگر شوہر نے بعد نکاح اس شرط کو قبول کیا اور تعلیق طلاق کو منظور کیا تو طلاق واقع ہوگی ورنہ نہیں، کیونکہ قبل نکاح اس قسم کی شرط لغو ہوتی ہے۔[2]

شرط پائے جانے کے بغیر عورت کو طلاق کا حق نہیں ہے

سوال (۷۰۰) کسی شخص نے ایک عورت سے یعنی ہندہ سے اس شرط پر نکاح کیا کہ اگر عورت مذکورہ مجھ سے تین ماہ کے پہلے پہلے مہر طلب کرے گی تو میں اس کو مہر دیدوں گا ورنہ عورت کو اپنے نفس کا اختیار ہے کہ اپنے کو طلاق دے لے۔ اتنے میں اس شخص کی اپنے خسر سے ناموافقت ہوگئی۔ اور خسر ایک مولوی کو ہمراہ لے کر داماد کے مکان پر گیا، داماد مکان پر موجود نہیں تھا مگر اس کے خسر نے سب پڑوسیوں کو جمع کر کے اپنی لڑکی کا مہر طلب کیا، اس صورت میں عورت مذکورہ طلاق اپنے نفس کو دے سکتی ہے یا نہیں۔ اور اس کے ہمراہ جو مولوی صاحب آئے تھے وہ دعوے سے کہتے ہیں کہ میں بغیر طلب مہر کے تم سے خلاصی اور رہائی کرائے دوسرے شخص کے ساتھ نکاح کرا دیتا ہوں۔ یہ قول کیسا ہے۔

الجواب:۔ عورت طلاق اس وقت لے سکتی ہے کہ شرط پائی جائے اور شرط

---

[1] واذا اضافہ الی الشرط وقع عقیب الشرط (عالمگیری کشوری ص۴۶۴ ج۲) ظفیر

[2] وتبطل الیمین بعد وجود الشرط مطلقا لکن ان وجد فی الملک طلقت (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب التعلیق ص۶۹۱ ج۲) ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

یہ تھی کہ تین ماہ سے پہلے اگر عورت مجھ سے مہر طلب کرے اور میں نہ دوں تو اس کو اختیار طلاق لینے کا ہے، بدون اس شرط کے پائے جانے کے عورت کو اختیار طلاق لینے کا نہیں ہے۔ اور جو مولوی صاحب یہ کہتے ہیں کہ بغیر طلب مہر کے اور بدون تحقق شرط کے عورت دوسرا نکاح کرسکتی ہے وہ غلطی پر ہیں، ان کا قول معتبر نہیں ہے کما فی الدر المختار وفیہا کلہا تخل ای تبطل الیمین ببطلان التعلیق اذا وجد الشرط ولو مکرہا

جب تعلیق میں مطلق جمعہ کہا تو اس سے پہلا جمعہ مخصوص نہ ہوگا۔ لہذا طلاق نہ ہوگی

سوال (۷۰۱) مدیون نے دائن سے کہا کہ اگر تمہارا دین جمعہ کو نہ دوں تو میری عورت پر تین طلاق ہے، نہ تو جمعہ کو باول یا ثانی مقید کیا اور نہ دین کو بجزء یا کل مقید کیا، بعدہ کچھ دین اول جمعہ میں دیا اور کچھ دین بقیہ دوسرے جمعہ میں دیا۔ اور شہود میں سے ایک شاہد ثقہ بلفظ اشہد کہتا ہے کہ معلق نے جمعہ کو اس طور پر مقید کیا تھا کہ اگر اس جمعہ کو نہ دوں تو ہے اور تقیید پورے دین کی اگرچہ معلق سے نہیں سنی مگر عرف اور قرینہ کی روش میں یہی سمجھا تھا کہ سارا دین اس آئندہ جمعہ کو دے گا، دوسرا شاہد ثقہ بلفظ اشہد کہتا ہے کہ تعیین زمان یعنی جمعہ و تعیین دین بکل دونوں میں عرف کی روش سمجھا تھا، کیونکہ اہل بازار و نخاس ایسی مطلق مواعید سے متصل آنے والا جمعہ، ہفتہ، ماہ، سال مراد لیتے ہیں، پس ایسی شہادت اور عرف عام کی رو سے مطلق جمعہ سے اول مراد ہوگا یا نہ۔ بر تقدیر اول جب کہ اس نے اس جمعہ میں پورا دین ادا نہ کیا تو کیا یہ تادیہ جزو دین مثل تادیہ کل دین کے متصور ہو کر موجب بر ہوگا یا کالعدم ہو کر موجب حنث ہوگا۔ اور معلق کی زوجہ مطلقہ ہوگی یا نہیں۔

الجواب:۔ چونکہ جمعہ کلام عالف میں مطلق ہے اور دین بھی مطلق ہے۔ لہذا بقاعدہ المطلق یجری علی اطلاقہ اور بقاعدہ الایمان مبنیۃ علی الالفاظ

لہ الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب التعلیق ص ۲۲۲ ج ۲ - ظفیر

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

الاعلیٰ الاغراض دس محتاری باب الیمین فی الدخول والخروج اور صورت مسئولہ میں نیت حاصل نہ ہوگا اور اس کی زوجہ پر طلاق واقع نہ ہوگی و تحقیقہ فی شامی تحت قولہ الایمان مبنیۃ علی الالفاظ شامی ص۲۷ ج۳ -

ولی کا کسی شرط پر طلاق کو معلق کرنا موجب وقوع طلاق نہیں

سوال (۷۰۲) بندہ کا نکاح بحالت نابالغی بولایت اس کے والد ہمراہ زید نابالغ بولایت ان کے نانا کے ہوا۔ بوقت نکاح شرائط مندرجہ ذیل قرار پائی -

(۱) مہر مجل بہ تعداد دو ہزار روپیہ نقد بروقت ادا کر دیا جاوے گا۔ (۲) شہر جے پور میں زکانات لائق رہائی ہزار روپیہ جن کے کرایہ کو بندہ علاوہ نان نفقہ کے دیگر ذاتی مصارف میں لے سکتی ہے خرید کر دی جاویں گی زید کو ان کے بیع و رہن کا اختیار نہ ہوگا (۳) ایک مکان قیمتی دو ہزار روپیہ بندہ و زید بہ دو کی بود و باش کے واسطے جے پور میں خرید کیا جاوے گا یہ بھی ملک بندہ سمجھا جاوے گا (۴) ہم سب لوگ مع اہل و عیال سکونت اجمیر کی ترک کر کے یہاں جے پور میں رہا کریں گے ـــــ چنانچہ شرط اول کا ایفاء اس طور سے ہوا کہ بجائے دو ہزار روپیہ نقد کے زیور جو بوقت نکاح دو ہزار کا بیان کیا گیا تھا بعد کو پندرہ سو کا نکلا اس کا رکھا جانا کر یہ اقرار کیا گیا کہ ایک ماہ کے بعد روپیہ دے کر زیور لے لیا جاوے گا جس کا ایفاء بوجہ اس کے کہ زیور تعداد مہر سے کم تھا نہیں کیا گیا۔ باقی ہر سہ شرائط کا ایفاء بمدت ایک سال بدیں شرط کہ اگر مدت معینہ میں شرائط مذکورہ بالا کا ایفاء نہ ہو تو مسماۃ کو طلاق ہے، چنانچہ اس کو دو سال گذر گئے آج تک ولی زید کی طرف سے شرائط کا ایفاء نہیں ہوا۔ اور اب بندہ بالغہ ہے اور اپنے شوہر کے یہاں جانے سے ناراضگی ظاہر کرتی ہے۔ ایسی صورت میں بندہ کو بوجہ نہ ہونے ایفاء شرائط طلاق ہوئی یا نہیں،

لہ دیکھئے الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الیمین فی الدخول والخروج ج۳ ص۹۱ وغیرہ

۲ اسکے لئے دیکھئے رد المحتار باب الیمین فی الدخول والخروج ص۹۹ ج۳ - وغیرہ۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

اور وقت بلوغ ناراضی ظاہر کرنے پر نکاح فسخ ہوگا یا نہیں۔

الجواب: - قال فی الدر المختار لا یقع طلاق المولی علی امرأۃ عبدہ لحدیث ابن ماجہ الطلاق لمن اخذ بالساق[1] والمجنون والصبی ولو مراهقا[2] وفی الشامی قال ای الرملی وقد افتیت بعدم وقوعہ فیما اذا زوجہ ابوہ امۃ وعلق علیہ متی تزوج او تسری علیہ فکذا فکبر فتزوج عالما بالتعلیق اولا[3] اور اس عبارت سے واضح ہوا کہ ولی کا کسی امر پر طلاق کو معلق کرنا موجب وقوع طلاق نہیں ہے اگرچہ شرط پائی جائے، لہذا صورت مسئولہ میں طلاق واقع نہ ہوگی اور صورت موجودہ میں زوجہ کو بعد بلوغ کے اختیار فسخ نکاح کا نہیں ہے۔

جس چیز پر تعلیق کی ہے اس کے غیر پر طلاق نہ ہوگی اور شوہر اپنے قول سے رجوع نہیں کر سکتا

سوال (۷۰۳) زید نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر تم میرا بھات اپنے بھات کے ساتھ پکاؤ گی تو تم پر طلاق ہے۔ اگر زید کی بیوی زید کے لئے اور کوئی کھانا روٹی وغیرہ اپنی روٹی کے ساتھ پکاوے تو طلاق واقع ہوگی یا نہیں، اور زید اس قول سے رجوع کر سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب: - اس صورت میں طلاق واقع نہ ہوگی، کیونکہ طلاق خاص بھات کے ساتھ بھات پکانے پر معلق تھی[4] اور زید اپنے قول سے رجوع نہیں کر سکتا[5]۔

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۵۵/۲ ۱۲ ظفیر

[2] رد المحتار کتاب الطلاق تحت قولہ والصبی ص ۵۵۶/۲ ۱۲ ظفیر۔

[3] فی البحر انت طالق بدخول الدار او بحیضتک لم تطلق حتی تدخل او تحیض رد المحتار باب التعلیق ص ۶۸۴/۲، وفی ان حضت لا یقع برویۃ الدم لاحتمال الاستحاضۃ فان استمر ثلاثا وقع (ایضا ص ۶۹۵/۲) ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

نابالغہ سے اس شرط پر نکاح کیا کہ میں تنہا ہوں دوسرا کوئی نکلے تو طلاق، دوسری بیوی ہوگی تو اس کو طلاق ہوگی

سوال (۷۰۴) زید نے ہندہ نابالغہ سے اس شرط پر نکاح کیا کہ میں تنہا و اکیلا ہوں میرا کوئی نہیں. اگر میرا کوئی نکلے تو نکاح باطل سمجھا جائے. عقد ہو جانے کے بعد اگر کسی کا بھی ہونا ثابت ہوگا تو یہی فیصلہ طلاق ہے. اس شرط کے بعد ورثاء ہندہ نے زید کے ساتھ ہندہ کا نکاح کر دیا. بعد نکاح کے تحقیق کرنے سے معلوم ہوا کہ زید کی زوجہ و لڑکی موجود ہے اور ورثاء ہندہ نے ہندہ کو رخصت بھی نہیں کیا تھا، علاوہ ازیں جس وقت ہندہ بالغ ہوئی فوراً اپنا نکاح فسخ کر دیا۔ کیا یہ نکاح صحیح ہوا تھا، زید کے قول کے مطابق ہندہ پر طلاق پڑی یا نہیں اور ہندہ کے فسخ کرنے سے نکاح فسخ ہوا یا نہیں، ہندہ رخصت کئے جانے پر رضامند نہیں کیا بالجبر رخصت کر سکتے ہیں۔

الجواب:۔ نکاح ہو گیا تھا مگر موافق شرط کے ہندہ پر طلاق واقع ہو گئی[1]۔ باقی خیار بلوغ کی وجہ سے نکاح فسخ کرنے کی جو شرائط ہیں وہ اس زمانہ میں بوجہ قاضی نہ ہونے کے متحقق نہیں ہو سکتی۔ اور جہاں قاضی شرعی ہو وہاں یہ مسئلہ جاری ہو سکتا ہے مگر اس کی ضرورت نہیں ہے، اور رخصت کرانے کے متعلق یہ جواب ہے کہ غیر مدخولہ پر طلاق بائنہ واقع ہوتی ہے، پس اس میں رجعت کرنا اور رخصت کرانا درست نہیں۔

نکاح سے پہلے کا اقرار نامہ طلاق کے لئے معتبر نہیں ہے

سوال (۷۰۵) اگر کوئی شخص قبل از نکاح اپنی زوجہ کے ولی کو ایک قطعہ اقرار نامہ تحریر کر دے کہ اگر میں بلا مرضی اپنی زوجہ کے اس جگہ سے دیگر جگہ چلا جاؤں اور مجھ کو وہاں پر ایک ماہ کا عرصہ منقضی ہو جائے یا ایک ماہ کے اندر خرچ نان نفقہ کے لئے نہ پہنچے تو یہی اقرار نامہ بطور طلاقنامہ کے سمجھا جاوے گا اگر یہ شخص نکاح کرنے کے بعد بلا مرضی اپنی منکوحہ مذکورہ کے پردیس چلا جائے اور ایک

[1] فاذا اضافہ الی الشرط وقع عقیب الشرط اتفاقا (عالمگیری کشوری فصل ثالث فی تعلیق الطلاق ص۴۲۴ ج۱) ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

ماہ سے زیادہ عرصہ منقضی ہوجائے اور میعاد مذکور کے اندر خرچ وغیرہ اس زوجہ کو نہ پہنچے، تو موافق تحریر اقرار نامہ کے طلاق پڑجاوے گی یا نہیں۔ اگر یہ عورت اس کے گھر میں رہنا نہ چاہے تو پھر طلاق لینے کی ضرورت ہوگی یا نہیں۔ (۲) عورت مہر وصول کرسکتی ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ قبل از نکاح جو اقرار نامہ شوہر نے لکھا وہ معتبر نہیں ہے۔ اور طلاق واقع نہ ہوگی[1]، پس اگر عورت اس سے علیحدگی چاہے تو شوہر سے طلاق لے یا خلع کرے۔ (۲) اگر شوہر طلاق دیدے اور زوجہ مدخولہ ہو تو کل مہر شوہر سے لے سکتی ہے۔ بدون طلاق اور مفارقت کے مہر موجل وصول نہیں کرسکتی[2] ہے۔

تعلیق میں شرط پائے جانے کی صورت میں طلاق بائن ہوتی ہے یا نہیں

سوال (۷۰۶) طلاق تعلیق میں شرط پوری ہونے پر طلاق بائن پڑجاتی ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اگر صریح طلاق معلق کی ہے تو بعد تحقق شرط رجعی طلاق واقع ہوگی اور اگر بائنہ کو معلق کیا ہے تو بائنہ واقع ہوگی، غرض جیسی طلاق معلق کی ہے بوقت تحقق شرط ویسی ہی واقع ہوگی[3]۔

---

[1] ولا یصح اضافۃ الطلاق الا ان یکون الحالف مالکا او یضیفہ الی ملک، والاضافۃ الی سبب الملک کالتزوج کالاضافۃ الی الملک فان قال لاجنبیۃ ان دخلت الدار فانت طالق ثم نکحھا فدخلت الدار لم تطلق (عالمگیری، شوری فصل ثالث فی تعلیق الطلاق ص۴۴۴ ج۲) ظفیر۔

[2] ویتاکد عند وطءٍ او خلوۃ صحت من الزوج او موت احدھما (الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب المھر ص۵۴۵ ج۲) ظفیر

[3] واذا اضافہ الی شرط وقع عقیب الشرط مثل ان یقول لامرأتہ ان دخلت الدار فانت طالق (ھدایہ باب الایمان فی الطلاق ص۲۶۴ ج۲) الطلاق علی ضربین صریح وکنایۃ فالصریح قولہ انت طالق ومطلقۃ وطلقتک فھذا یقع بہ الطلاق الرجعی، واذا وصف الطلاق بضرب من الزیادۃ والشدۃ کان بائنا مثل ان یقول انت طالق بائن (ھدایہ باب ایقاع الطلاق ص۲۳۳ ج۲ وص۲۳۹ ج۲) ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

نکاح کے وقت جو شرط کی ہے اس کی خلاف ورزی سے طلاق واقع ہوجائیگی

سوال (۷۰۷) ایک شخص نے نکاح کرتے وقت اپنی بیوی کو یہ لکھ دیا کہ اگر میں تمہارے ساتھ مسل میاں بیوی کے معاشرت نہ کروں یا ایک ماہ تک نفقہ نہ دوں تو تم تین طلاق بائنہ لے کر دوسرا نکاح کرسکو گی۔ اب ناکح نے ایک ماہ سے زائد سے نفقہ نہیں دیا تو شرعاً کیا حکم ہے۔

الجواب:- قال فی الدر المختار فی باب التعلیق شرط الملک او الاضافۃ الیہ وفیہ ایضاً تحلف الیمین بعد وجود الشرط مطلقاً لکن ان وجد فی الملک طلقت وعتق والا لا[۱] پس اگر یہ اقرار اور تعلیق شوہر نے بعد نکاح کے کی تھی یا یہ کہا تھا کہ اگر تجھ سے نکاح کے بعد ایسا کروں[۲] تو بعد تحقق شرط عورت مطلقہ ثلاثہ ہوجاوے گی۔ اور اگر نکاح سے پہلے یہ اقرار اور تعلیق کی ہے اور اضافت الی النکاح بھی نہیں کی تو یہ تعلیق لغو ہے کما ھو[۳] عن الدر المختار۔

کابین نامہ لکھا کہ اگر ایسا ہوگا تو میری طرف سے طلاق ہوگی، کیا حکم ہے

سوال (۷۰۸) شخصے در کابین نامہ زوجہ خود نوشتہ داد و ہم بہ زبان خود اقرار نمود کہ من بغیر تو بہ زندگی خود ہیچ نکاحے نخواہم کرد۔ اگر بغایت ضرورت افتد کل مہر تو ادا نمودہ رجسٹری شدہ اجازت نامہ از تو گرفتہ نکاحے خواہم کرد بغیر ازینہا ہر گاہ ہر نکاحے کہ کنم در آں وقت بر ہر یکے ازاں زنان صاف سہ طلاق من خواہد شد۔ تعلیق طلاق بصیغۂ استقبال نمود، پس از چند سال شخصے مذکور بضرورت از زن خود مہ معاف کنانیدہ و اجازت نامہ از وگرفتہ نکاحے دیگر کرد۔ اما اجازت نامہ رجسٹری شدہ بجا نیاوردہ۔ پس شرعاً بعدم ایفاء شرط

---

[۱] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب التعلیق ص ۶۸۰ ج ۲ ظفیر۔

[۲] ایضاً ص ۶۹۰ ج ۲ ظفیر۔ [۳] فلغا قولہ لاجنبیۃ ان تزوجتک فانا طالق فنکحھا فی العدۃ (ایضاً ص ۶۸۱ ج ۲) ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

برزن جدیدہ اش سہ طلاق گردیدہ یا نہ۔ بعضے گویند از جہت صیغہ استقبال طلاق نخواہد شد و بعضے می گویند طلاق خواہد شد۔ کدام فریق برحق اند۔

الجواب:- دریں صورت فریق ثانی برصواب است چرا کہ صیغہ استقبال در تعالیق محمول بر وعدہ نمی شود بلکہ بعد تحقق شرط وقوع جزا مرتب می شود کما یظہر من الطحطاوی فی شرح قولہ فی نحو طلبیۃ و اسمیۃ او قولہ و بئس نحو وما یفعلوا من خیر فلن یکفروہ۔ قولہ و بالتنفیس نحو ومن یرتد منکم عن دینہ فسوف یات اللہ بقوم۔ ومثال ما یناسب المقام علی الترتیب ان دخلت الدار فاطلقی او فانت طالق او فعسی ان تطلقی او فما انت لی بزوجۃ نادیا الطلاق او فقد طلقتک او فلن تکونی معی علی ذمتی نادیا او فسوف اطلقک والظاہر انہ فی عسی وسوف لا تطلق ویحرر از طحطاوی باب التعلیق[1]۔ پس استثناء عسی وسوف دلیل است بآنکہ اگر در جزاء لن استقبالیہ آید جزا مرتب خواہد شد کما مثل بہ او فلن تکونی معی علی ذمتی نادیا وترجمہ اش ظاہر است کہ ایں است اگر تو داخل دار شدی پس ہرگز با من نخواہی ماند و در ذمہ من نخواہی بود۔ درانحالیکہ نیت طلاق باشد کہ ایں کنایہ است و در کنایہ نیت شرط است۔ و نیز در طحطاوی در باب تفویض الطلاق فی شرح قولہ او انا اطلق نفسی لم یقع لانہ وعد قولہ لانہ وعد وھو غیر لازم او فی البزازیہ لو قال انا اجم لا یلزمہ شئی بخلاف ما لو قال ان شفی اللہ مریضی فانا اجم کان نذرا لان المواعید باکتساب التعالیق یصیر لازمۃ۔ طحطاوی باب تفویض الطلاق[2]۔

---

[1] طحطاوی علی الدر المختار باب التعلیق ص۵۳۲ و ص۵۳۳ ۱۲ طفیر۔

[2] طحطاوی علی الدر المختار باب تفویض الطلاق ص۵۴۲ ۱۲ طفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

اگر کہا فلاں کو قتل نہ کیا تو میری بیوی پر طلاق ہے، شرط جب پائی جائے گی طلاق واقع ہوگی

سوال (۷۰۹) زید نے اثنائے گفتگو میں کہدیا کہ اگر میں نے عمر کو قتل نہ کیا تو میری منکوحہ پر

اوپر تین شرائط پر طلاق ہے۔ اور یہ بھی معلوم نہیں کہ یہ تین شرطیں جو اس نے کہی ہیں اس کی نیت کیسی تھی۔ اب وہ عمر کے قتل پر قادر نہ ہوا۔ پس ایسی طلاق صحیح ہوسکتی ہے یا نہیں، اگر صحیح ہوتی ہے تو دوسری صورت مندرجہ ذیل میں کیا حکم ہے کہ منکوحہ زید تو مطلقہ ہوئی، اب اسی کا نکاح دوسرے زوج سے ابھی نہیں ہوا تھا کہ یہ عورت مرتدہ ہوگئی، پس بار دوم ہدایت اسلام سے اس کا نکاح زوج اول سے بلاحلالہ ہوسکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ ایسی یمین مطلقہ میں آخر حیات میں حانث ہوتا ہے، کیونکہ ممکن ہے کہ قبل الموت اس فعل کو کرلیوے قال فی الدر المختار حلف لیاتینہ الخ فلو لم یاتہ حتی مات احدھما حنث فی آخر حیاتہ وکذا کل یمین مطلقۃ قال فی الشامی قولہ وکذا کل یمین مطلقۃ ای لا مخصوصۃ للایمان بل کل فعل حلف ان یفعلہ فی المستقبل واطلقہ ولم یقیدہ بوقت لم یحنث حتی یقع الیاس عن البر مثل لیضربن زیدا الخ[1] اور دوسری صورت کا جواب یہ ہے کہ بلاحلالہ کے اس صورت میں شوہر اول سے نکاح صحیح نہیں ہے کما فی الشامی ان الردۃ واللحاق والسبی لم تبطل حکم الظہار واللعان کما لم تبطل حکم الطلاق[2] الخ۔

نکاح سے پہلے کہا کہ اگر ایسا ہوا تو میری بیوی کو مطلقہ سمجھا جائے کیا حکم ہے

سوال (۷۱۰) کسی شخص نے قبل النکاح یہ شرط کی کہ اگر میں اپنی زوجہ کو والدین کے گھر جانے سے روکوں یا نان نفقہ نہ دوں تو مطلقہ سمجھی جاوے گی۔ اب لڑکی کے والد نے دعویٰ

[1] ردالمحتار کتاب الایمان باب الیمین فی الدخول والخروج ص۱۱۱۱ ج۲ ظفیر

[2] ردالمحتار باب الرجعۃ ص۴۱۷ ج۲ - ظفیر

www.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

کیا ہے تاکہ لڑکی کا نکاح دوسری جگہ کرزے، آیا یہ شرط قبل النکاح معتبر شرعاً ہوگی یا نہیں

الجواب :- قبل النکاح بدون اضافت الی النکاح ایسی تعلیق صحیح نہیں ہے۔ لہٰذا زوجہ اس کی اس صورت میں بعد تحقق شرط مطلقہ نہ ہوگی کما فی الدر المختار باب التعلیق شرطہ الملک او الاضافۃ الیہ کان نکحت امرأۃ او ان نکحتک فانت طالق او فلغا قولہ لاجنبیۃ ان تزوجت زیداً فانت طالق فنکحھا فزا ر ت[1] الخ۔

سوال (۱۱۷۷) زید نے زوجہ کے ساتھ یہ شرط کی کہ تیری زندگی میں دوسرا نکاح نہ کروں گا۔ اگر کروں تو تجھ کو پانسو روپیہ مہر اور چھ روپیہ ماہوار دے کر بعد کو تیری رضامندی سے کروں گا، ورنہ اس پر ایک طلاق دو طلاق، تین طلاق ہیں۔ اب زید نے بلا ادائے شرط بالا بلکہ زوجہ سابقہ کو طلاق دے کر دوسری عورت سے نکاح کر لیا تو اس پر طلاق واقع ہوگی یا نہیں، اگر ہوگی تو کونسی۔ اور آج کل جو شرائط کابین نامہ میں لکھی جاتی ہیں ان میں سے کیا کیا شرائط معتبر ہیں۔

بیوی سے کہا کہ تیری زندگی میں شادی کروں تو ایسا ایسا، شوہر اگر اس کو طلاق دیکر شادی کرے تو کیا حکم ہے

الجواب :- شامی ص۳۶۱ جلد ثالث ایمان میں ہے وعلی ھذا لو قال لامرأتہ کل امرأۃ اتزوجھا بغیر اذنک فطالق فطلق امرأتہ طلاقاً بائناً او ثلاثاً ثم تزوج بغیر اذنھا طلقت لانہ لم تتقید یمینہ ببقاء النکاح[2] الخ پس موافق اس جزیہ مصرحہ کے صورت مسئولہ میں زوجہ ثانیہ پر طلاق ہو جاوے گی، کیونکہ شوہر نے بقاء نکاح کی قید نہیں لگائی مطلقاً زندگی زوجہ اولیٰ میں کہا ہے، اور چونکہ تین طلاق کی تعلیق کی ہے اس لئے تین طلاق واقع ہوں گی۔ اور

[1] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب التعلیق ص۳۵۲ ج۲ ظفیر

[2] رد المحتار باب الایمان ص۸۵۵ ج۳ ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

شرائط کابین نامہ معتبر ہوتی ہیں جو بعد نکاح کے ہوں۔ اور جو شرائط قبل نکاح و بلا اضافت الی النکاح کی جاویں وہ غیر معتبر ہیں۔

یہ لکھ نا جائز ہے یا نہیں کہ پہلی بیوی کی موجودگی میں شادی کروں تو اس کو تین طلاق

سوال (۷۱۲) کابین نامہ میں جس قدر شروط لکھواتے ہیں وہ سب معتبر ہیں یا نہیں مثلاً یہ شرط لکھانا کہ تیری موجودگی میں دوسرا نکاح کروں تو اس کو تین طلاق ہے۔ اس صورت میں طلاق ہو جاتی ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ کابین نامہ جو قبل از عقد لکھا جاتا ہے اور عدم ایفاء بعض شرط پر مثلاً اس کی طلاق کو معلق کیا جاتا ہے وہ معتبر نہیں ہوتی اور جو ایسا لکھا کہ تیری موجودگی اور منکوحہ ہونے اور زوجہ رہنے کی حالت میں جو دوسرا نکاح کروں تو وہ مطلقہ ہے یہ صحیح[1] ہے۔

معافی مہر کی شرط پر طلاق دی اب طلاق کے بعد عورت مہر معاف نہیں کرتی کیا حکم ہے

سوال (۷۱۳) بندہ نے بوساطت اپنے وکلاء کے اپنے خاوند زید سے شرطیہ طلاق چاہی کہ خاوند مجھ کو طلاق دیدے، اور میں مہر معاف کردوں۔ چنانچہ زید کی جانب سے طلاقنامہ اور بندہ کی طرف سے دست برداری زر مہر۔ ہر دو کاغذات کاتب نے تحریر کئے، بندہ نے دستاویز دست برداری معافی مہر پر اپنا نشان انگوٹھا ثبت کیا، اسی طرح زید نے طلاقنامہ پر دستخط کئے۔ بعد از تکمیل طلاقنامہ بندہ کے ورثاء کو اور دست برداری زید کو دیدی۔ بعد حصول تحریر طلاقنامہ بندہ نے معافی مہر سے انکار کر دیا اور بلا اتمام عدت نکاح ثانی کرلیا، اور اب مہر کا دعوی کرتی ہے۔ ایسی صورت میں شرعاً نکاح

[1] شرطه الملك او الاضافة اليه ان كان نكحت امرأة او ان نكحتك فانت طالق (الدر المختار على هامش رد المحتار باب التعليق ج۳ ص۲۵۰ و ص۲۵۱) ظفير۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

ثانی حلال ہے یا حرام، جب کہ طلاق مشروط بشرط معافی مہر پر معلق تھی واقع ہوئی یا نہ

الجواب (از جائے دیگر) جب کہ مہر کی معافی طلاق پر معلق اور طلاق معافی مہر پر معلق ہے تو نہ طلاق بغیر معافی مہر کے ہو سکتی ہے اور نہ معافی مہر بغیر طلاق کے ہو سکتی ہے، اگر عورت مہر معاف نہ کرے گی تو دعوی وقوع طلاق غلط ہوگا، اور ایسی صورت میں اول ہی خاوند کی منکوحہ رہے گی۔ ایام عدت میں نکاح حرام ہے اور اگر باوجود علم کوئی اس کو جائز بتائے وہ فاسق ہے اور جو اس کے مرتکب ہیں اگر توبہ نہ کریں تو ان سے تعلقات اسلامی ترک کر دینا زجراً جائز ہے۔

الجواب:- (از حضرت مفتی عزیز الرحمن صاحبؒ) جب کہ شوہر نے مضمون طلاقنامہ سن کر یا پڑھ کر اس پر دستخط کر دیئے اور عورت نے معافی مہر کے کاغذ پر نشان انگوٹھا لگا دیا یعنی اس کو تسلیم کر لیا تو معاملہ خلع کا پورا ہو گیا۔ اب نہ شوہر طلاق سے رجوع کر سکتا ہے اور نہ عورت معافی مہر سے انکار کر سکتی ہے، لہذا صورت مسئولہ میں طلاق بائنہ واقع ہو گئی اور مہر ساقط ہو گیا۔ اور عدت میں جو نکاح ہوا وہ باطل ہوا۔ درمختار میں ہے وشرطه الخ وصفته ماذكر بقوله هو بين في جانبه لانه تعليق الطلاق بقبول المال فلا يصح رجوعه عنه قبل قبولها الخ وفي جانبها معاوضة بمال فصح رجوعها قبل قبوله[1] الخ اس سے معلوم ہوا کہ بعد قبول شوہر کے عورت لزوم مال سے رجوع و انکار نہیں کر سکتی اور جیسا کہ دستخط شوہر کے بعد سننے اور دیکھنے مضمون طلاقنامہ کے تسلیم مافیہ ہے، اسی طرح عورت کا نشان انگوٹھا لگانا تسلیم مافیہ ہے۔ شامی میں ہے ولو استكتب من آخر كتابا بطلاقها وقرأه على الزوج فاخذه الزوج وختمه الخ وقع ان اقر الزوج انه كتابه[2] الخ۔

---

[1] الدر المختار على هامش رد المحتار باب الخلع ص ۲۲۸ ج ۲ وص ۲۲۹ ج ۲ ظفیر

[2] رد المحتار كتاب الطلاق ص ۵۸۹ ج ۲ ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

کابین نامہ کی خلاف ورزی کی صورت میں کیا حکم ہے

سوال (۷۱۴) شخصے در کابین نامہ زوجہ خود نوشتہ داد کہ اگر کابین نامہ ہذا اندرون پانزدہ روز رجسٹری کردہ نہ دہد زوجہ مطلقہ بسہ طلاق خواہد شد، و ہمچنیں اگر تا بقائے نکاح بلا اجازت زن موصوفہ زن دیگر بنکاح آرد زن اولی مطلقہ بسہ طلاق خواہد شد الی غیر ذلک من الشرائط اکنوں شخص مذکور اندرون پانزدہ روز کابین نامہ زوجہ اولی رجسٹری کردہ نہ داد، و نیز بلا اجازت زن موصوفہ زن دیگر را بحبالہ نکاح خود آورد۔ پس زن اولی مطلقہ بسہ طلاق گردد یا نہ۔ ایں جا در میان علماء اختلاف واقع شدہ۔ بعض می فرمایند کہ در تعلیقات مذکورہ در جزاء لفظ خواہد شد صیغہ مستقبل است و از صیغہ مستقبل طلاق نہ شود۔ بعض می گویند کہ دریں صورت بر زن اولی طلاق واقع گردد، زیرا کہ از لفظ مستقبل اگرچہ در تنجیز طلاق واقع نہ گردد اما در صورت تعلیق از مستقبل نیز طلاق شود، دریں صورت چہ حکم است۔

الجواب:۔ قال فی الطحطاوی ان دخلت الدار فاطلقی او فانت طالق او فعسی ان تطلقی او فلن تکونی معی علی ذمتی ناویا او فسوف اطلقك والظاهر ان فی عسی وسوف لا تطلق[1] ۱۲ ص ۱۵۴/۲ ج۔

انہیں عبارت واضح شد کہ سوائے سوف و عسی در ہمہ صورتہا طلاق واقع شود و ظاہر است کہ فلن تکونی معی الخ برائے استقبال است و دراں در تعلیق طلاق واقع شود اگر بہ نیت طلاق ایں لفظ گفتہ چرا کہ ایں کنایہ است و در کنایہ نیت شرط است۔ الحاصل بصورت مذکورہ بعد تحقق شرط سہ طلاق واقع خواہد شد۔

اس بیوی کی تاحیات زندگی دوسری شادی کروں تو اس پر طلاق ملفوظ اب شادی کرسکتے یا نہیں

سوال (۷۱۵) زید نے لکھا کہ تاحیات بندہ زوجہ خود۔ اگر نکاح کروں تو عورت

[1] طحطاوی علی الدر المختار باب التعلیق ص ۱۵۲ ۱۲ ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

جدیدہ ثانیہ کو میری طرف سے طلاق مغلظہ ہے. وقت تحریر شرط ہذا زید کو یہ علم نہ تھا کہ وہ کون ہوگی، بحیات زوجہ خود زید عقد ثانی کرسکتا ہے یا نہیں ۔

اس کے لئے تیسری عورت سے نکاح کا کیا حکم ہے

سوال (۷۱۵) بصورت بالا اگر زید نے نکاح ثانی کیا، اور اس کو طلاق مغلظہ ہوگئی تو پھر زید عورت ثالثہ کے ساتھ نکاح کیوں نہیں کرسکتا، اس وجہ سے کہ زید نے یہ شرط کی تھی کہ تاحیات بندہ زوجہ خود عقد ثانی نہ کروں گا، نہ یہ کہ عقد ثالث ورابعہ بھی نہ کروں گا ۔

الجواب:- (۱و۲) درمختار میں ہے وفیھا کلھا تتخل ای تبطل الیمین ببطلان التعلیق اذا وجد الشرط مرۃ الا فی کلما فانہ تتخل بعد الثلث وفی الشامی وای کذلک حتی لو قال ای امرأۃ اتزوجھا فھی طالق لا یقع الا علی امرأۃ واحدۃ[1]، کما فی المحیط وغیرہ اس عبارت سے واضح ہوا کہ اگر زید نے بحیات بندہ دوسرا نکاح کیا تو اس دوسری زوجہ پر طلاق مغلظہ واقع ہوگی۔ اس کے بعد اگر اور کسی عورت سے نکاح کریگا تو اس پر طلاق نہ ہوگی ۔

اگر فلاں کی اجازت کے بغیر زبیدہ زوجہ فلاں سے نکاح کروں اس پر تین طلاق، زبیدہ کو جب پہلا شوہر طلاق دیدے تو نکاح کرسکتا ہے یا نہیں

سوال (۷۱۶) اگر زید یہ لکھ دے یا کہدے کہ اگر بدون اجازت بکر زبیدہ سے نکاح کروں تو زبیدہ پر طلاق مغلظہ واقع ہوجاوے، زید کی تحریر کے وقت زبیدہ بہ نکاح دیگر تھی بعد علیحدگی از شخص دیگر زبیدہ سے زید عقد کرسکتا ہے کہ نہیں، کیونکہ زید نے یہ لفظ لکھے ہیں کہ زبیدہ پر تین طلاق مغلظہ ہیں، زید کے طلاق ڈالنے سے شخص دیگر پر یعنی زبیدہ پر طلاق نہیں پڑ سکتی تو پھر زید زبیدہ سے کیوں نہیں نکاح کرسکتا ۔

---

[1] دیکھئے ردالمحتار مع حاشیہ باب التعلیق ص۲۹۵ ج۲ ملاحظہ ہو۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب :۔ اس صورت میں چونکہ اضافت الی النکاح موجود ہے، اس لئے اگر بلا اجازت بکر زبیدہ سے بعد علیحدگی از شوہر اول نکاح کرے گا تو زبیدہ پر طلاق مغلظ واقع ہوجاوے گی کما فی الدر المختار شرطہ الملك او الاضافۃ الیہ ان کان نکحت امرأۃ[1]

فلاں کی اجازت کے بغیر فلاں سے نکاح کروں تو مجھ پر طلاق، نکاح کرسکتا ہے یا نہیں

سوال (۷۱۷) زید نے کہا اور لکھا کہ بدون اجازت عمرو اگر زبیدہ سے نکاح کروں تو مجھ پر طلاق ہے یا محض یہ لفظ کہ بدون اجازت عمرو اگر زبیدہ سے نکاح کروں تو طلاق ہے شکل اول میں زید نے خود پر طلاق ڈالی، اور شکل ثانی میں محض لفظ طلاق کا استعمال کیا اب زبیدہ سے نکاح کرسکتا ہے یا نہیں۔

الجواب :۔ اس لفظ سے کہ مجھ پر طلاق ہے طلاق واقع نہ ہوگی اور دوسرے لفظ سے کہ اگر زبیدہ سے نکاح کروں تو طلاق ہے زبیدہ بعد نکاح کے مطلقہ ہوجاوے گی کما فی الشامی انہ لا یلزم الاضافۃ صریحۃ بل تکفی القرینۃ والعادۃ وعبارتہ ھکذا ویؤیدہ ما فی البحر لو قال ان امرأۃ طالق او قال طلقت ان امرأۃ ثلاثا وقال لم اعن ان امرأتی یصدق ان وافقہم منہ انہ لو لم یقل ذلك تعالی ان امرأتہ لان العادۃ ان من لہ امرأۃ انما یحلف بطلاقھا لا بطلاق غیرھا[2]۔

انشاء اللہ متصلاً کہنے سے طلاق واقع نہیں ہوتی

سوال (۷۱۸) زید نے الفاظ سوال سوم اور چہارم کے ہمراہ لفظ انشاء اللہ تعالیٰ بھی کہا۔ اس صورت میں زید زبیدہ سے نکاح کرسکتا ہے کہ نہیں۔

---

[1] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب التعلیق ص۶۹۰ ج۲ ظفر

[2] رد المحتار کتاب الطلاق باب الصریح ص۵۹۰ ج۲ وص۵۹۱ ج۲ ظفر

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب :- انشاء اللہ متصلاً کہدینے سے حکم طلاق ساقط ہو جاتا ہے، قال لها انت طالق انشاء الله تعالى متصلا لا يقع۔

اگر تم خالہ کے گھر جاؤگی تو طلاق اس کے بعد کسی طرح جا سکتی ہے یا نہیں

سوال (۱۹۷) زید نے اپنی زوجہ سے کہا کہ اگر تم اپنی خالہ کے گھر جاؤ گی تو تم پر طلاق ہے، تو ایسی حالت میں وہ عورت باجازت شوہر اپنی خالہ کے یہاں جا سکتی ہے یا نہیں علاوہ اس کے کوئی صورت ایسی ہے کہ بلاوقوع طلاق وہ زوجہ اپنی خالہ کے گھر جا سکتی ہے یا کسی صورت سے بھی جانا ممکن نہیں ہے۔

الجواب :- اس صورت میں تعلیق مطلق ہے، لہذا اگر وہ عورت اپنی خالہ کے گھر جاوے گی، اگرچہ باجازت جاوے طلاق واقع ہو جاوے گی۔ لیکن ایک دفعہ واقع ہو کر پھر دوبارہ وہ بار وغیرہ جانے سے طلاق واقع نہ ہوگی، اگر شوہر نے طلاق کا لفظ کہا تین طلاق نہ کہا تھا تو ایک طلاق کے بعد عدت میں رجوع کر لیوے۔

کہا کہ فلاں سے ملوں تو میرا نکاح فسخ ہے اگر ملے گا تو طلاق ہوگی یا نہیں

سوال (۲۰۷) قد علق الرجل فسخ نكاحه على ملاقات احد فقال ان لقيت بفلان فنكاحي فاسخ۔ فيا ايها الهداة قد طلقت زوجتها اذا وجد اللقاء المذكور ام لا۔

الجواب :- ان نوى الطلاق بقوله فنكاحي فاسخ يقع الطلاق البائن بعد وجود الشرط اى اللقاء كما هو حكم التعليق قال في الدر المختار. اذهبي الى جهنم يقع ان نوى خلاصة وكذا اذهبي عني وافلحي وفسخت النكاح وانت على كالميتة الخ۔ فقط

لہ الدر المختار على هامش رد المحتار باب التعليق مطلب مسائل الاستثناء والمشية ص۲۵۲ ج۲ ۱۲ ظفير۔ ۲ الدر المختار على هامش رد المحتار باب الكنايات ص۲۵۲ ظفير

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

کہا کہ زوجہ کو تکلیف دوں تو اس پر طلاق اور کپڑا نہیں دیا تو کیا حکم ہے

سوال (۷۲۱) ایک شخص نے نکاح کے بعد یہ اقرار کیا کہ اگر میں اپنی زوجہ کو قصداً تکلیف دوں تو میری زوجہ پر طلاق ہے: بعدازاں زید نے اپنی منکوحہ کو یہ تکلیف پہنچائی کہ زید کی عدم موجودگی میں زید کی ماں نے زید کی منکوحہ سے کھانے کی اشیاء جبراً لے کر صندوق میں بند کردی، مسماۃ منکوحہ نے کپڑا بدلنے کے لئے زید سے کپڑا طلب کیا زید نے کپڑا نہیں دیا۔ حالانکہ کپڑے کی سخت ضرورت تھی۔ آیا موافق اقرار نامہ کے طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب:۔ زید کی والدہ کا فعل زید کی طرف منسوب نہ ہوگا۔ باقی زید کا کپڑے بدلنے کو نہ دینا اس میں یہ تفصیل ہے، درمختار میں ہے وتفرض لها الكسوة في كل نصف حول مرة لتجدد الحاجة حرا وبردا اه ثم قال وتزاد في الشتاء جبة وسروالا ومايدفع به اذى حر وبرد ولحافا وفراشا وحدها اه قوله الى ان طلبته[1] اور شامی میں ہے قوله في كل نصف حول مرة الا اذا تزوج وبنى بها ولم يبعث لها كسوة فطالبه بها قبل نصف الحول والكسوة كالنفقة في انه لا يشترط مضي المدة بجزء من الخلاصة وحاصل انها تجب لها معجلة لا بعد تمام المدة واعلم انه لا يجب لها الكسوة مالم يتخرق ما عندها او يبلغ الوقت الذي يكسوها[2] اه پس جس تفصیل سے کپڑا پہنانا شوہر کے ذمہ لازم ہے اگر اس میں اس نے کوتاہی کی ہے تو یہ بیشک تکلیف ہے اور طلاق واقع ہوجاوے گی ورنہ نہیں،

---

[1] الدر المختار علی هامش رد المحتار باب النفقة ص۹۳ ج۲ و ص۹۳ ج۲ و ص۹۴ ج۲ نظیر

[2] رد المحتار باب النفقة ص۹۳ ج۲ و ص۹۴ ج۲ نظیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

ایک شخص نے کہا اگر بات کروں تو میری بیوی پر طلاق، دو بیوی میں سے کس پر طلاق ہوگی

سوال (۷۲۲) شخصے گفت اگر من با تو کلام کنم بزوجہ من سہ طلاق، بعد ازاں با او کلام کرد وحالانکہ آں شخص را دو زوجہ است، پس بر چہ زن سہ طلاق باشد یا بر یک زن؟ وکدام زن؟ -

الجواب:- بر یک زن سہ طلاق واقع خواہد شد واختیار تعیین مشوہ راست ولو قال امرأتی طالق وله امرأتان او ثلث تطلق واحدة منهن وله خیار التعیین وفی الشامی لافرق فی ذلک بین المعلق والمنجز[1]

طلاق معلق کی اس صورت میں طلاق واقع نہیں ہوئی

سوال (۷۲۳) زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو چند شرائط لکھ دیں، منجملہ ان کے جو یہ شرط ہے کہ جب میرے خسر یا اور کوئی عزیز میری زوجہ کو رخصت کرانے آویں تو بوقت رخصت کے میں کوئی مزاحمت نہ کروں گا، اگر کوئی مزاحمت کروں تو یہی تحریر بجائے طلاق بائن سمجھی جاوے، جب زید کا خسر اپنی لڑکی کو رخصت کرانے گیا تو زید نے پس وپیش کر کے دو تین روز کے بعد رخصت کیا۔ تو اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہ؟ -

الجواب:- ... طلاق واقع نہیں ہوئی -

یہ کہا کہ اگر تو فلاں گھر میں داخل ہوئی تو تجھ پر تین طلاق، پھر اس نے درج ذیل حیلہ کیا کیا حکم ہے

سوال (۷۲۴) ایک شخص نے اپنی زوجہ سے کہا کہ اگر تو فلاں گھر میں داخل ہوگی تو تجھ پر تین طلاق سے طلاق ہے۔ پھر اس شخص نے یہ حیلہ کیا کہ اس عورت کو طلاق بائن دے کر عدت کے اندر نکاح کر لیا اور نکاح سے پہلے اس

[1] الدر المختار علی هامش رد المحتار باب طلاق غیر المدخول بها ص۶۲۹ ج۲ ظفیر

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

کو گھر میں داخل کیا پھر اس سے نکاح کرلیا، اس صورت میں وہ عورت مطلقہ ثلثہ تو نہ ہوگی؟

الجواب:- عدت کے اندر گھر میں داخل ہونے سے وہ عورت مطلقہ ثلثہ ہوجاوے گی[1] اور نکاح مطلقہ ثلثہ سے بدون حلالہ کے صحیح نہیں۔

نان نفقہ نہ دوں تو نکاح سے باہر

سوال (۷۲۵) ایک شخص نے کہا اگر میں اپنی زوجہ کو نان نفقہ نہ دوں تو وہ میرے نکاح سے باہر ہوجاوے گی۔ اب سات ماہ گذر چکے کہ اس نے ایک حبہ بھی نہیں دیا تو اس کی عورت پر طلاق واقع ہوئی یا نہ دوسرا نکاح اس عورت کا جائز ہے یا نہ۔

الجواب:- اس صورت میں ایک طلاق بائنہ اس عورت پر واقع ہوگئی[2] بعد عدت کے دوسرا نکاح کرسکتی ہے۔

صورت مسئولہ میں طلاق واقع نہیں ہوئی

سوال (۷۲۶) ایک شخص نے بقر سائم غیر کو چراگاہ میں کھالیا، چند آدمی اس وقت موجود تھے، بعدہ وقت مخاصمت ومواخذہ کے بخوف تاوان ومعاونہ کے شخص مذکور نے کہا کہ یہ میرا جانور تھا اور اگر یہ میرا جانور نہیں ہے تو تین شرطوں سے میری موجودہ عورت مطلقہ ہوجاوے تین شرط بجائے تین طلاق کے ہمارے ملک میں مستعمل ہے۔ اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ طلاق واقع ہوگئی یا نہیں۔ اور اگر واقع ہوئی تو کونسی طلاق ہوئی۔

الجواب:- درمختار میں ہے فان غصب وغیر المغصوب فزال اسمہ واعظم منافعہ الی ان قال ضمنہ وملکہ بلا حل انتفاع

---

[1] فلو ابانہا ای بما دون الثلاث ثم نکحہا فوجد الشرط طلقت لبقاء التعلیق ببقاء محلہ درمختار مع رد المحتار ص۳۰۲ ج۳ مطبوعہ بیروت [2] فاذا اضافہ الی الشرط وقع عقیب الشرط اتفاقا (عالمگیری کشوری ص۳۱۴ ج۱ ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

قبل اداء ضمانہ ای رضی مالکہ باداء کذبح شاۃ ای شاۃ غیرہ[1] اھ اس عبارت سے واضح ہوا کہ صورت مسئولہ میں اس کی زوجہ پر طلاق واقع نہ ہوگی، کیونکہ ذبح کرنے سے غاصب مالک ہوجاتا ہے، اگرچہ بلا ادائے ضمان نفع اٹھانا حرام ہے۔

لکھا اگر بیوی کو جلد نہیں بھیجا تو یہ میرا طلاق نامہ ہے۔ اس صورت میں ایک ماہ سے کم مدت میں بھیج دیا تو طلاق واقع نہیں ہوئی

سوال (۷۲۷) ایک شخص نے اپنے سالے کے نام خط لکھا جس میں اپنے خسر کو بہت برا بھلا لکھا ہے اور بعد میں یہ بھی لکھا کہ پس مناسب ہے کہ ہزار ہزار تحریر کی یہ ایک تحریر تصور کر کے جلد بڑی بیگم یعنی میری زوجہ کو میرے مکان پر روانہ کردو۔ اگر اس پر بھی کسی لایچ سے روانہ نہیں کی جاوے گی تو یہ طلاق نامہ ہے۔ اول تو یہ فرمایئے کہ طلاق واقع ہوئی یا نہیں اگر ہوئی تو کس قسم کی۔ مضامین خط سے زوجہ قاضی کے یہاں تفریق کا دعویٰ کرسکتی ہے یا نہیں۔

الجواب:- قال فی الدر المختار الشہر وما فوقہ ولو الی الموت بعید وما دونہ قریب اھ ولفظ السریع کالقریب والاجل کالبعید[2] اھ پس شوہر نے صورت مسئولہ میں اپنی زوجہ کے بارے میں یہ لکھا ہے کہ جلد اس کو بھیجدو اگر نہ بھیجو گے تو یہی میری طرف سے طلاق ہے۔ پس ایک ماہ کی مدت سے کم میں بڑی بیگم یعنی زوجہ کاتب کو نہیں بھیجا گیا تو موافق تصریح فقہاء اس پر طلاق معلق واقع ہوگئی۔ عدت کے گذرنے پر جو کہ مطلقہ کے لئے تین حیض ہیں وہ عورت دوسرا نکاح کرسکتی ہے جب کہ موافق تحریر بالا عورت پر

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الغصب ص ۱۶۶ ج ۵ - ظفیر

[2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار الشہر وما فوقہ بعید ص ۱۸۲ ج ۳ - ظفیر

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

طلاق واقع ہوگئی تو اگرچہ طلاق رجعی ہو تب بھی بعد عدت کے عورت مطلقہ شوہر کے نکاح سے خارج ہوجاتی ہے، پس عدت گذرنے کے بعد عورت دعوی تفریق بے تامل کرسکتی ہے۔ اور وہ دعوی کرے یا نہ کرے خود بخود بعد عدت گذرنے کے نکاح شوہر سے خارج ہو جاوے گی۔

مشروط طلاق کا حکم

سوال (۷۲۸) زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو اس شرط پر طلاق دی کہ اگر بکر (زید کے بیٹے) نے اپنی ماں ہندہ کے روبرو زید کی توہین کی اور ہندہ نے بکر کو منع نہیں کیا تو ہندہ پر تین طلاق مگر دریافت سے معلوم ہوا کہ اس وقت ہندہ بکر کے پاس موجود نہ تھی، ہندہ کو کچھ علم بھی نہیں تھا صورت ہذا میں طلاق ہوئی یا نہیں؟

الجواب: - صورت مسئولہ میں اگر شرط ایقاع طلاق نہیں پائی گئی یعنی یہ کہ بکر نے اپنی والدہ ہندہ کے روبرو زید اپنے باپ کی توہین نہ کی یا کی مگر اس نے روکا اور منع کیا تو طلاق واقع نہ ہوئی، اور جب کہ ہندہ اس وقت موجود ہی نہ تھی تو وقوع طلاق کی کوئی وجہ ہی نہیں ہے، پس صورت مسئولہ میں طلاق ہندہ پر واقع نہ ہوئی۔

نکاح کرکے یہ شرط نامہ لکھ دیا کہ دوسرا نکاح کروں تو تم کو طلاق کا اختیار ہے لہذا دوسرے نکاح کے بعد عورت کو اختیار حاصل ہوگا

سوال (۷۲۹) ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا اور کابین نامہ لکھ دیا کہ اگر میں دوسرا نکاح کروں یا نان نفقہ نہ دوں تو تم کو تین طلاق لینے کا اختیار ہے، اس کے بعد زید نے دوسرا نکاح کرلیا اور نان نفقہ نہیں دیا گواہ موجود ہیں۔ اب اس عورت نے کابین نامہ اپنے شہر کے قاضی کے یہاں پیش کیا اور نکاح فسخ کرا کر بعد عدت کے نکاح ثانی عمر سے کیا۔ اب ولی شوہر اول اور ان کے درمیان تنازع ہے وہ کہتے ہیں کہ یہ کابین نامہ جھوٹ ہے۔ آیا یہ نکاح درست ہے؟ یعنی عمر سے اور عمر کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں؟

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب :- جب کہ مرد نے شرائط کابین نامہ کو پورا نہ کیا اور خلاف ان شرائط کے کیا تو عورت کو اختیار طلاق لے لینے کا حاصل ہے، پس جب عورت نے اپنے نفس کو تین طلاق دی طلاق ہوگئی، اور بعد گذرنے عدت کے یعنی تین حیض کے نکاح ثانی جو عمر سے کیا وہ صحیح ہے۔ اور عمر پر کچھ گناہ اور مواخذہ نہیں، امامت عمر کی بلا کراہت درست ہے۔

روٹی کپڑا نہ دوگے تو یہی طلاق ہے

سوال (۷۳۰) برادری نے شوہر سے کہا کہ تم اس کو روٹی کپڑا دوگے۔ اگر نہ دوگے تو وہ اپنی دوسری شادی کرلے گی۔ شوہر نے اقرار کرلیا کہ میں روٹی کپڑا دوں گا اور کہا کہ میرا وہی اقرار طلاق سمجھا جائے۔ اب وہ شوہر اس کی خبر گیری نہیں کرتا۔ آیا یہ طلاق لے کر دوسرا نکاح کرسکتی ہے؟

الجواب :- شوہر کا اگر یہ مطلب تھا کہ اگر میں روٹی کپڑا نہ دوں تو اقرار طلاق سمجھا جاوے تو اس صورت میں جبکہ اس نے روٹی کپڑا نہیں دیا موافق اس کے اقرار کے اس کی زوجہ مطلقہ ہوگئی بعد عدت کے دوسرا نکاح کرنا اس کو درست ہے۔

ایک کو طلاق دی تو دوسری عورت پر یا پہلی پر سابق شرط کی وجہ سے طلاق واقع نہیں ہوگی

سوال (۷۳۱) اگر کسی شخص نے ایک عورت کو طلاق دی اور بعد میں اس سے نکاح کیا تو نکاح کے بعد اس کی سابقہ طلاق پڑ جائے گی یا نہیں؟ اور اگر کسی شرط کے ساتھ طلاق دے اور پھر اسی عورت سے نکاح کرلے اور نکاح کے بعد وہ شرط پائی جائے تو اس صورت میں طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟

الجواب :- قبل از نکاح عورت پر طلاق واقع نہیں نہ منجزاً نہ معلقاً جبکہ تعلیق قبل از نکاح ہو اگرچہ تحقق شرط بعد نکاح ہو۔ مثل قولہ لاجنبیۃ ان دخلت الدار فانت طالق ثم نکحہا فدخلت الدار فلا یقع الطلاق[1]

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب التعلیق ص ۲۰۱ ج ۲ ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

تم سے وطی کروں تو ماں بہن سے کروں اس کہنے سے طلاق نہیں ہوگی

سوال (۷۳۲) اگر کسی نے اپنی زوجہ کو یہ کہا کہ اگر میں تجھ سے جماع کروں تو اپنی ماں بہن سے کروں اور پھر اس سے جماع کرلیا تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ اور اگر یہ کہا کہ میں طلاق دے آیا ہوں، حالانکہ طلاق نہیں دی تھی جھوٹ بولا تو اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

الجواب: - اگر کسی نے اپنی زوجہ کو یہ کہا کہ اگر تجھ سے جماع کروں تو اپنی ماں بہن سے کروں۔ اس سے طلاق واقع نہیں ہوئی مگر یہ کہنا گنہ ہے آئندہ ایسا نہ کہے اور اس سے کہ میں طلاق دے آیا ہوں اگرچہ جھوٹ کہا ہو طلاق واقع ہوجاتی ہے لو اقر بالطلاق کاذبا اوھازلا وقع قضاءً لا دیانۃ شامی ص ۵۷۹ ج ۲۔

مذکورہ صورت میں کیا حکم ہے

سوال (۷۳۳) دو طالب علموں میں بحث ہوئی ہدایۃ النحو کی عبارت مندرجہ ذیل کے متعلق (الجمعیۃ ولن ومھا) ایک کہتا ہے الجمعیۃ غلط ہے للجمعیۃ ہونا چاہئے اگر الجمعیۃ غلط نہ ہو تو میری بیوی پر طلاق ہے۔ دوسرا کہتا ہے کہ اگر الجمعیۃ کا مطلب صحیح نہ ہو تو میری بیوی پر طلاق ہے اس صورت میں کس کی بیوی پر طلاق ہوئی۔

الجواب: - صورت مسئولہ میں دونوں میں سے ایک کی بھی بیوی پر طلاق واقع نہیں ہوئی۔ ہدایۃ النحو کے تمام نسخوں میں الجمعیۃ کا لفظ موجود ہے جو سیاق کلام اور ترکیب نحوی کے لحاظ سے نہایت صحیح اور برمحل ہے اور مجرور بھی ہوسکتا ہے اور مرفوع بھی۔ ان دونوں صورتوں میں حاصل یہ ہوگا اور جمع تنہا دو سببوں کے قائم مقام ہے جن میں ایک جمعیۃ اور دوسرا اس کا لزوم ہے ہوا اور اگر للجمعیۃ ہو تو معنی جب بھی صحیح ہو جائیں گے بلکہ مفاد کے لحاظ سے مناسب تر ہوں گے۔ یعنی جمع دو سببوں کے قائم مقام

لہ ردالمحتار کتاب الطلاق مبحث ... ظفر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

اس لئے ہے کہ اس میں جمعیۃ ہے اور لزوم جمعیۃ بھی، پس جب کہ دونوں عبارتوں کا حاصل اپنے اپنے موقع پر صحیح ہے تو وقوع طلاق کی کوئی وجہ نہیں۔ وجود شرط کے بغیر وقوع طلاق متصور نہیں[1]۔

مکرر متعلقہ استفتاء

الجواب: پہلے جواب میں یہ بات پیش نظر تھی کہ جب قائل اول یوں کہتا ہے کہ اگر الجمعیۃ کا لفظ غلط نہ ہو تو میری بیوی پر طلاق ہے تو گویا وہ یوں کہہ رہا ہے کہ اگر یہ غلط نہ ہو اور للجمعیۃ غلط ہو تو میری بیوی پر طلاق ہے یعنی جس شرط پر اس نے وقوع طلاق کو معلق کیا ہے اس کے دو جزو ہیں الجمعیۃ کا صحیح ہونا اور للجمعیۃ کا غلط ہونا، پس جب کہ للجمعیۃ غلط نہیں تو شرط بتمامہ نہیں پائی گئی لہذا طلاق بھی واقع نہیں ہوئی، لیکن قائل کی مراد یہ نہیں ہے بلکہ صرف لفظ الجمعیۃ کی صحت پر طلاق کو معلق کیا ہے تو چونکہ یہ شرط متحقق ہے لہذا وقوع طلاق میں شبہ نہیں۔ بہرحال الجمعیۃ اور للجمعیۃ دونوں اپنے اپنے موقع پر صحیح ہیں۔ الجمعیۃ کو غلط کہنا جہل اور قواعد نحو سے انتہائی ناواقفیت ہے پس موجودہ صورت میں بھی اگر طلاق واقع ہوگی تو قائل اول کی بیوی پر ہوگی اور قائل ثانی بہرکیف سبکدوش ہے۔

اقرار کے خلاف ہونے کی صورت میں طلاق ہوگی

سوال (۴۳۷۴) میرا عقد اس اقرار پر ہوا کہ ہماری عورت اپنے والدین کے مکان پر رہے اور ہم اس کا کھانا کپڑا برابر دیں گے چند ماہ بعد ہم اپنے مکان پر چلے آئے، اب ہم رخصتی کے طلبگار ہیں تو عورت کا والد کہتا ہے کہ ہماری لڑکی تمہارے اقرار پر بیٹھی ہے تمہارے ہمراہ نہ جاوے گی تم نے اقرار کے خلاف کیا تمہارا نکاح ٹوٹ گیا۔ آیا موافق شریعت کے ہمارا نکاح ٹوٹ گیا یا قائم ہے۔

---

[1] وتحمل الیمین بعد وجود الشرط مطلقا الدر المختار علی هامش رد المحتار باب التعلیق صفحہ ۳۰۔ یہاں شرط نہیں پائی گئی لہذا طلاق واقع نہیں ہوئی۔ ظفیر

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب:۔ اگر تم نے نکاح میں یہ شرط کی تھی کہ ہم اپنی زوجہ کو اس کے باپ کے گھر رہ کر کھانا کپڑا دیں گے اور اگر نہ دیں تو اس پر طلاق ہے اور وہ ہمارے نکاح سے خارج ہے، تو بصورت نہ دینے نان ونفقہ کے اس پر طلاق واقع ہوجاوے گی، اور وہ تمہارے نکاح سے خارج ہوجاوے گی۔ اور اگر طلاق کی تعلیق نہ تھی تو پھر اس پر طلاق واقع نہ ہوگی اور نکاح فسخ نہ ہوگا اور تم اپنی زوجہ کو رخصت کرا سکتے ہو۔ (سوال میں تعلیق کا ذکر نہیں ہے لہذا طلاق واقع نہیں ہوئی۔ ظفیر)۔

صورت مذکورہ میں طلاق نہیں ہوگی

سوال (۷۳۵) ایک شخص نے بعد نکاح اپنے قلم سے تحریر کردیا کہ اگر میں اس منکوحہ پر دوسری شادی کروں یا اس منکوحہ اور اس کی والدہ کی بلا رضامندی کسی جگہ سکونت اختیار کروں تو یہ منکوحہ میری مطلقہ بہ طلاق بائن ہوگی۔ پھر اس نے بغیر رضامندی دونوں کے ایک گاؤں میں اقامت کرلی اور وہاں رہنے لگا۔ بعض ایام میں بعد نماز عشاء گھر آجاتا اور نماز فجر سے پہلے چلا جاتا ہے تو اس کی منکوحہ پر طلاق بائن واقع ہوگئی یا نہیں۔

الجواب:۔ اقول وباللہ التوفیق ظاہر یہ ہے کہ اس صورت میں اس کی منکوحہ پر طلاق بائنہ واقع نہ ہوگی کیونکہ غرض حالف کے کسی جگہ سکونت کرنے سے یہ ہے کہ مع اہل وعیال کے اس جگہ سکونت کرے کما لا یخفی پس ملازمت کے لئے کسی جگہ جانا اور بضرورۃ ملازمت وہاں رہنا اس مقام کو دائما جائے سکونت بنانا نہیں ہے قال فی ردالمحتار والمساکنۃ بالاستقرار والدوام وذلک باھلہ ومتاعہ[1] ج ۳ ص ۷۵۰ وقال قبیلہ ومران المساکنۃ لاتثبت الا باھل کل منھما ومتاعہ[2] ج ۳ ص ۷۵۱

ایسا نہ ہو تو مجھ پر سہ طلاق کہنے سے نہ ہونے کی صورت میں طلاق واقع ہوجائے گی

سوال (۷۳۶) ایک شخص نے پیشی مقدمہ کے وقت عدالت میں یہ کہا کہ اگر آج اس مقدمہ

---

[1] ردالمحتار کتاب الایمان مطلب حلف لایساکن فلانا ج ۳ ص ۱۰۷۔ ظفیر [2] ایضاً ج ۳ ص ۱۰۷۔ ظفیر

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

میں فتح نہ پاؤں تو مجھ کو سہ طلاق شرعی ہے۔ اور مقدمہ میں کامیابی نہ ہوئی تو اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب: - فی الدر المختار وعلی الحرام فیقع بلا نیۃ للعرف وتمام[1] تحقیقہ فی ردالمحتار پس معلوم ہوا کہ اس صورت میں تحقق شرط کی حالت میں تین طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہوگئی۔

اس صورت میں جب شرط نہیں پائی گئی طلاق نہیں واقع ہوئی

سوال (۷۳۷) زید اپنے باپ اور دیگر بھائیوں کے ساتھ دکان کرتا ہے، مکان سکونتی اس کا علیحدہ ہے ایک روز اس بھائی زید کا ہے اس کے یہاں چوری ہوئی، زید نے حلف کیا کہ میرے چوری نہیں ہوئی اگر میرے ہوئی ہو تو میری عورت پہ تین طلاق ہیں۔ اس صورت میں زید کی زوجہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔ کیونکہ مال سب کا مشترک ہے لیکن زید کی مراد یہ تھی کہ میرے گھر چوری نہیں ہوئی۔

الجواب: - اگر زید نے یہ نیت کر کے تعلیق کی ہے کہ میرے گھر میں چوری نہیں ہوئی اور اگر ہوئی ہو تو الخ پس اس نیت سے حلف کرنے میں اس کی زوجہ مطلقہ نہیں ہوئی، کیونکہ اس کے مکان میں چوری نہیں ہوئی۔

صورت مسئولہ میں طلاق نہیں ہوئی

سوال (۷۳۸) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو یہ کہا اور لکھ دیا کہ اگر میں غیر عورت سے سوائے تمہارے حرام کروں یا اس کی بابت گفتگو کروں تو بی بی خاتون جنت سے ایسا کروں والعیاذ باللہ تعالیٰ اس کے بعد اس کو ایک غیر عورت سے گفتگو کرتے دیکھا گیا تو اس کی زوجہ اس پر حرام ہوگئی یا نہیں۔ اور اس لفظ سے کفر عائد ہوا یا نہیں؟

الجواب: - اس صورت میں اس کی زوجہ اس پر حرام نہیں ہوئی۔ اور

[1] الدر المختار (علی ھامش ردالمحتار) باب الصریح ص ۵۵۴ ج ۲ ظفیر

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

اس پر طلاق واقع نہیں ہوئی اور کفر بھی اس پر عاید نہیں ہوا۔ جو کچھ کہا اور لکھا اس سے توبہ کرے اور آئندہ ایسا نہ کہے۔

وعدہ تھا کہ ساس کے گھر بیوی کو رکھوں گا اب اگر اپنے گھر لے جائے گا تو کیا حکم ہے

سوال (۷۳۹) کمترین نے ایک عورت سے نکاح کیا اور منکوحہ کی والدہ نے قبل نکاح مجھ سے یہ معاہدہ لکھا لیا کہ میں خلاف مرضی اس کی منکوحہ کو اس کے گھر سے باہر نہیں لے جاؤں گا صرف یہی الفاظ تھے کسی قسم کی تعلیق وغیرہ نہیں تھی۔ اب منکوحہ کو میں اپنے گھر لے جانا چاہتا ہوں تو میرے نکاح میں کچھ فرق آوے گا یا نہیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں چونکہ تعلیق نہیں ہے اس لئے اگر وہ شخص اپنی زوجہ کو بدون اجازت اس کی والدہ کے اس کے مکان سے لے جاوے تو نکاح میں کچھ خلل نہ آوے گا اور طلاق واقع نہ ہوگی۔ البتہ بسبب معاہدہ کے بلا ضرورت اس شخص کو خلاف معاہدہ نہ کرنا چاہئے اور اپنی زوجہ کو نہ لے جانا چاہئے اور اگر بضرورت لے جاوے تو جائز ہے اور کچھ کفارہ اس پر لازم نہیں ہے۔

قصور ظاہر کردے ورنہ تین طلاق۔ قصور ظاہر کردیا تو طلاق نہ ہوئی

سوال (۷۴۰) زید کی بیوی حمیدہ سے کوئی قصور ہوگیا تھا۔ زید نے سخت غصہ میں حمیدہ سے کہا کہ اگر تو اپنا قصور ظاہر کردے تو میں تیرا جرم معاف کردیتا ہوں ورنہ تجھے تین مرتبہ طلاق ہے۔ زید کے اس کہنے سے پیشتر ہی حمیدہ نے زید کی بہن سے اپنے قصور کو ظاہر کردیا تھا جو بعد میں زید پر بھی ظاہر ہوگیا۔ طلاق ہوئی یا نہیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں چونکہ حمیدہ نے اپنا قصور ظاہر کردیا اور زید پر بھی ظاہر ہوگیا، اس لئے حمیدہ پر طلاق واقع نہیں ہوئی موافق اس قاعدہ کے اذا فات الشرط فات المشروط۔ فقط

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

بلا رضامندی لے جاؤں تو نکاح فسخ ہوگا کہا تو اب کیا حکم ہے

سوال (۷۴۱):- خلاصۂ سوال یہ ہے کہ شوہر نے زوجہ کو یہ لکھ دیا کہ بعد نکاح ہونے کے یہ اقرار کرتا ہوں کہ اگر منکوحہ کے بلا رضامندی دوسری جگہ لے جاؤں تو میرا نکاح فسخ ہوگا، عورت نے یہی الفاظ کہہ کر شوہر سے اقرار نامہ لکھوالیا ہے، اس صورت میں مذاکرہ طلاق ہوگا یا نہیں، اور وقوع طلاق کا کیا حکم ہوگا۔

الجواب:- فسخ نکاح کا لفظ جب کہ صریح طلاق کا لفظ نہیں ہے اور عورت نے یہی لفظ کہا ہے، صراحتاً طلب طلاق نہیں کی تو مذاکرہ طلاق نہ ہوا، لہٰذا شوہر کی نیت کا اعتبار ہوگا، اور اگر عورت صریح الفاظ میں طلب طلاق معلق کرتی اور اس پر شوہر فسخ نکاح کا لفظ تعلیقاً کہتا تو تحقق شرط کے وقت طلاق بائنہ اس کی زوجہ پر واقع ہوجاتی، کما فی الدر المختار وتفل الیمین بعد وجود الشرط مطلقاً[1]۔

اگر نکاح نہ کروں تو میری منکوحہ پر تین طلاق اس کہنے کا کیا حکم ہے

سوال (۷۴۲) زید شادی شدہ ہے۔ اور وہ حلف اٹھاتا ہے کہ اگر دیگر نکاح نہ کروں تو مجھ پر اپنی منکوحہ بطلاق ثلاثہ طلاق، اگر زید دیگر شادی نہ کرے تو زید کی منکوحہ کے لئے کیا حکم ہے۔

الجواب:- زید اگر دوسری شادی نہ کرے گا تو خواہ وہ بندہ سے کرے یا کسی دوسری عورت سے تو اس کی پہلی منکوحہ پر طلاق ثلاثہ واقع ہوجاوے گی، لیکن ابھی اس کی منکوحہ سابقہ پر طلاق واقع نہ ہوگی، کیونکہ اس نے ابھی کوئی وقت اپنے نکاح ثانی کا مقرر نہیں کیا، پس تمام مدت حیات اس کا وقت ہے، پس آخر حیات تک اگر زید نے دوسرا نکاح نہ کیا تو اس وقت اس کی منکوحہ سابقہ مطلقہ ثلاثہ ہوگی۔

خلاف شریعت کوئی کام کروں تو تم کو طلاق کا اختیار ہوگا، اب اگر شوہر کو سمجھ کر لے تو اختیار ہوگا یا نہیں

سوال (۷۴۳)- دولہا کی طرف سے یہ اقرار نامہ تحریر ہوا کہ اگر میں خلاف

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب التعلیق ص۶۹۱ ج۲ ۱۲ ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

شریعت کوئی کام کروں تو دولہن کو اختیار ہوگا کہ مجھ سے علیحدگی کرکے طلاق حاصل کرلیوے جب دولہن اس کے گھر گئی تو اس نے قبروں کو سجدہ کیا، دولہن نے باپ کے گھر آکر خاوند کو کہا کہ تم پابند شریعت ہوجاؤ ورنہ میرا مہر ادا کردو، خاوند نے کچھ نہ کہا، اس بناء پر عورت نے اپنے نفس کو تین طلاق دی، یہ طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔؟

الجواب:۔ اس صورت میں یہ تعلیق وتفویض جو شوہر کی طرف سے اپنی زوجہ کے لئے ہوئی تھی صحیح تھی، اور عدم ایفاء شروط کی صورت میں عورت کو طلاق کا اختیار تھا، لیکن یہ اختیار اسی وقت تک تھا جس وقت شوہر سے خلاف شریعت امور صادر ہوئے تھے یعنی بفور صدور اگر عورت اپنے اختیار کو استعمال کرلیتی تو طلاق واقع ہوجاتی، لیکن جب کہ ایک مدت یونہی گذر گئی اور اس نے اپنے مفوضہ اختیار سے کام نہیں لیا تو بظاہر اب یہ اختیار اس کو نہیں رہا کیونکہ تفویض میں کوئی لفظ ایسا نہیں جو اختیار کے استمرار ودوام پر دلالت کرے، لہذا یہ اختیار ٹھیک عدم ایفاء شروط کے وقت تک ہی محدود رہے گا، عورت نے اتنی مدت کے بعد اپنے اختیار سے جو طلاق لی ہے وہ واقع نہیں ہوئی، شامی میں ہے قولہ امرك بيدك مثله المعلق كان دخلت الدار فامرك بيدك فان طلقت نفسها كما وضعت القدم فيها طلقت ثلاثا بعد ما مشت خطوتين لم تطلق لانها طلقت بعد ما خرج الامر بيدها بحر من المحيط[1]۔ فقط

اس بیوی کی حیات میں دوسری شادی کروں تو اس دوسری کو تین طلاق، اب پہلی کو طلاق دے کر دوسری شادی کرے تو کیا حکم ہے

سوال (۴۴۷)۔ مسمی علی افسر نے مسماۃ بیوی جان سے نکاح کیا اور یہ لکھ دیا کہ اگر بیوی جان کی حیات میں دوسری عورت سے نکاح کروں تو وہ مطلقہ ثلاثہ ہوگی، اور اب علی افسر نے مسماۃ بیوی جان کو طلاق

[1] ردالمحتار باب الامر باليد ص۲۶۲ ج۲۔ ظفیر

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

دے کر دوسری عورت سے نکاح کرلیا ہے تو اس عورت پر طلاق ثلثہ واقع ہوگی یا نہیں۔

الجواب: ۔ اس صورت میں اگر بحیات زوجہ اولیٰ مسماۃ بیوی جان کے علی الفور نے دوسرا نکاح کرلیا تو دوسری زوجہ مطلقہ بطلقات ثلثہ ہوجاوے گی۔ لان الایمان مبنیۃ علی الالفاظ لا علی الاغراض۔ درمختار وفی ردالمحتار وعلی ھذا لو قال لامرأتہ کل امرأۃ تزوجھا بغیر اذنک فطالق فطلق امرأتہ طلاقا بائنا او ثلاثا ثم تزوج بغیر اذنھا طلقت لانہ لم تتقید یمینہ ببقاء النکاح[1] طلاقنامہ لکھا مگر کہا کہ جب تک مہر کی معافی نہ لکھ دے یہ تحریر نہ دی جائے کیا حکم ہے

سوال (۷۴۵) ۔ زید نے اپنی زوجہ کو طلاق تحریر کرکے اپنے عزیز کے پاس بھیج دی۔ اور تاکید کی جب تک میری زوجہ دین مہر سے دست برداری نہ لکھ دے اس کو یہ تحریر نہ دینا، زید کی زوجہ نے دست برداری دینے سے انکار کردیا تو طلاق ہوئی یا نہیں۔

الجواب: ۔ زید کی یہ تحریر معافی مہر پر معلق تھی جیسا کہ زید کی تصریح مابعد سے معلوم ہوتا ہے، پس اگر اس کی زوجہ نے معافی کو منظور نہیں کیا تو طلاق واقع نہیں ہوگی۔ ھکذا حکم التعالیق والعبرۃ للمعانی۔

کہا کہ آج دن سے اگر میرا بدن چھوے تو تم پر تین طلاق، رات میں چھوا تو کیا حکم ہے

سوال (۷۴۶) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو رات کے وقت غصہ میں یہ کہا کہ آج دن سے اگر تو میرا بدن چھوئے تو تجھ پر تین طلاق، بی بی گھبرا گئی اور شوہر کا ہاتھ پکڑ لیا کہ مجھے معافی دو، شوہر کے کلام میں دن کی قید ہے اور شوہر کی نیت طلاق دینے کی نہ تھی، تو اس صورت میں اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہوگی یا نہیں۔

الجواب: ۔ حکم شرعی یہ ہے کہ صریح لفظ طلاق میں خواہ وہ معلق ہو یا منجز نیت کا اعتبار نہیں ہے بدون نیت کے بھی طلاق واقع ہوجاتی ہے کذا فی الدرالمختار

[1] الدرالمختار علی ھامش ردالمحتار کتاب الایمان ص۱۸۵ ج۳۔ ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

اور ایسے موقع پر دن سے مراد مطلق وقت ہوتا ہے گویا مطلب یہ ہے کہ اس وقت سے اگر تو نے مجھ کو ہاتھ لگایا الخ لہٰذا اس صورت میں اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہوگئی، بدون حلالہ وہ شخص اپنی زوجہ مطلقہ ثلثہ سے دوبارہ نکاح نہیں کرسکتا، کما قال اللہ تعالیٰ فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتَّىٰ تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ[1] الآیہ وقال علیہ الصلوٰۃ والسلام ثلث جدھن جد وھزلھن جد[2] الحدیث قال فی الشامی ای لو قال یوم اکلم فلانا فانا طالق فھو علی اللیل والنھار[3] اھ

امامت وملازمت کے سوا اگر تم کو چھوڑ کر سکونت کروں تو بیوی پر طلاق، اس کے بعد دوسرے گاؤں میں امامت کی ملازمت کرلی کیا حکم ہے

سوال (۷۴۷)۔ ایک عورت نے ایک مسافر کو خانہ داماد رکھا اور یہ کہا کہ اگر تم گھر میں مثل حقیقی فرزند کے سکونت رکھو تو میں اپنی دختر کا نکاح تمہارے ساتھ کردوں گی ایسا نہ ہو کہ بعد نکاح تم کسی جگہ بغیر میری رضا کے سکونت کرلو، مسافر نے کہا کہ اگر میں کسی جگہ بغیر رضا تم دونوں کے تجھ کو چھوڑ کر سکونت کروں تو منکوحہ میری تمہاری دختر مطلقہ بطلاق بائن ہو، اور امامت وملازمت کی ممانعت کا اختیار تم کو نہ ہوگا اور اگر دونوں سے طلاق واقع نہ ہوگی۔ بعد اس کے ایک دوسرے گاؤں میں بذریعہ امامت بلا منکوحہ اس نے سکونت کی۔ تو اس صورت میں اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہوگی یا نہیں۔؟

الجواب:۔ اس صورت میں جب کہ مسافر مذکور نے امامت وملازمت کی سکونت کو مستثنیٰ کرلیا تھا تو اگر امامت وملازمت کی وجہ سے وہ کسی دوسرے موضع میں سکونت رکھے گا تو شرط حنث نہ پائی گئی، اور اس وجہ سے اس کی زوجہ مطلقہ نہ ہوگی کیونکہ انحلال یمین وجود شرط پر ہے پس جب کہ وجود شرط متحقق نہ ہوگا

[1] سورۃ البقرۃ - ۲۹ - [2] مشکوۃ ص۲۸۴ - [3] ردالمحتار کتاب الایمان ص۸۴۳ ج۳ - ظفیر

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

توحنث بھی نہ ہوگا اور جزاء مذکور اس پر مرتب نہ ہوگی کما فی الدر المختار وتحل الیمین بعد وجود الشرط مطلقاً[1] پس جبکہ شرط متحقق نہیں تو حنث یعنی وقوع طلاق بھی نہیں، البتہ اگر نفقہ کے بارے میں یہ تعلیق تھی کہ اگر مسافر مذکور اپنی زوجہ کو نفقہ نہ دے گا تو وہ مطلقہ بائنہ ہے، اور پھر نفقہ معہودہ نہ دیا تو طلاق بائنہ واقع ہوجاوے گی، کیونکہ وجود شرط متحقق ہے۔ لہٰذا حنث اس پر مرتب ہوگا۔

نکاح کے چھ سال بعد جو شرط لکھی گئی اس سے بھی طلاق ہوگی

سوال (۷۴۸۸) سائل نے ایک عورت سے نکاح کیا اور کسی قسم کا اقرار بوقت نکاح نہیں ہوا، بعد چھ سال کے جب سہ میل اور رخصتی کا مطالبہ کیا تو منکوحہ کے والدین نے کہا کہ ہم رسومات شادی اس وقت کریں گے جب ہم کو یہ اقرار تحریر کردو کہ ناکح اپنی منکوحہ کے والدین کے گھر رہے گا۔ سائل نے مجبور ہو کر اقرار نامہ لکھ دیا کہ اگر جبراً منکوحہ کو اپنے والدین سے جدا کر کے لے جاوے تو نکاح فسخ سمجھا جاوے، اس صورت میں شرط کے پائے جانے پر طلاق واقع ہوگی یا نہیں۔

الجواب:۔ سائل کا یہ عذر صحیح نہیں ہے کہ بروقت نکاح کوئی شرط نہیں ہوئی اور چھ سال کے بعد بوقت سہ میل جو شرط ہوئی وہ صحیح نہیں ہے کیونکہ شرط بعد نکاح کے بھی اس قسم کی شرط اور تعلیق ہے۔ پس اگر بہ نیت طلاق شوہر نے یہ اقرار نامہ لکھا ہے کہ جبراً لے جانے پر نکاح فسخ سمجھا جاوے اور جبراً لے جانا ثابت ہوجاوے دو گواہان عادل سے تو عورت پر طلاق واقع ہوجاوے گی۔ کما فی الدر المختار شرطه الملك او الاضافة اليه[2] وتحل الیمین بعد وجود الشرط مطلقاً[3]

---

[1] الدر المختار علی هامش رد المحتار باب التعلیق ص۲۹۱ ج۲ - ظفیر

[2] ایضاً ص۲۹۰ ج۲ - ظفیر [3] ایضاً ص۲۹۱ ج۲ - ظفیر

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

تحریر کے خلاف چھپ کر بھی اس کام کے کرنے سے طلاق ہوجائے گی

سوال (۷۴۹) عبدالرحمن نے ایک اقرار نامہ تحریر کیا، جس کی نقل ارسال ہے، اب عبدالرحمن اس کی بیوی اور اس کے ورثہ چاہتے ہیں کہ شرائط اقرار نامہ کو فسخ کردیا جاوے۔ یہ جائز ہے یا نہیں اگر عبدالرحمن چھپ کر تاڑی پیوے اور شہادت شرعی نہ ہو تو اس کی بیوی مطلقہ ہوگی یا نہیں۔

الجواب:۔ عبدالرحمن اور اس کے ورثہ اس شرط سے پھر نہیں سکتے، اگر عبدالرحمن خلاف اقرار نامہ کرے گا یعنی اپنی زوجہ کو نان ونفقہ کی تکلیف دے گا یا تاڑی پیوے گا ظاہر یا پوشیدہ تو اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہوجاویں گی کما قال فی الدرالمختار وتخل ایمین بعد وجود الشرط مطلقا[1]۔

اگر یہ مقام چھوڑ کر کہیں جائیں تو چھ ماہ بعد بیوی پر تین طلاق، اب صورت ذیل میں کیا حکم ہے

سوال (۷۵۰) زید نے اپنی زوجہ کو یہ اقرار نامہ لکھ دیا کہ ہم گھوسی کے اندر رہیں گے اگر گھوسی چھوڑ کر کہیں چلے جائیں تو چھ مہینہ کے بعد ہماری عورت مسماۃ نظیراں کو تین طلاق بائن پڑ جائیں گی۔ بعد تحریر اقرار نامہ زید دو ماہ گھوسی کے اندر رہا، اس کے بعد دوسری جگہ چلا گیا۔ پھر چھ ماہ کے اندر ہی گھوسی آیا اور اپنی بی بی کو رخصت کرا کر لے گیا اور ایک شب اپنے گھر رکھ کر میکہ پہنچا دیا، اور خود ان گھوسی، پھر دوسری جگہ چلا گیا۔ اب اٹھارہ مہینہ سے گھوسی نہیں آیا تو مسماۃ نظیراں پر موافق اقرار نامہ کے طلاق واقع ہوگئی یا نہیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں اگر زید یہ کہے کہ میری مراد شرط مذکور سے یہ تھی کہ رخصت کرانے سے پہلے اگر میں گھوسی چھوڑ کر کہیں چلا جاؤں تو مسماۃ نظیراں پر تین طلاق ہیں تو چونکہ زید رخصت کرانے سے پہلے چھ ماہ کے لئے غائب نہیں ہوا، بلکہ چھ ماہ کے اندر گھوسی آگیا اور اپنی زوجہ کو رخصت کرا کر لے گیا۔ لہذا شرط طلاق نہیں پائی گئی، اور تین طلاق اس کی زوجہ پر نہیں واقع ہوئی، اور جب ایک دفعہ شرط منحل ہوگئی تو دوبارہ اس شرط سے

[1] الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار باب التعلیق ص۲۹۲ ج۲ ۔ ظفیر

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

طلاق واقع نہ ہوگی، لیکن اگر زید یہ مراد اپنی بیان نہ کرے اور شرط مطلقاً رکھی جاوے کہ جس وقت بھی زید گھوسی سے چھ ماہ کے لئے غائب ہو تو اس کی زوجہ مطلقہ بطلقاتِ ثلثہ ہوجاوے تو اس صورت میں اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہوگئی کیونکہ شرط پائی گئی۔

قال فی الدر المختار وتحمل الیمین بعد وجود الشرط مطلقا[1]۔

مندرجہ شرطنامہ کی خلاف ورزی کا کیا حکم ہے

سوال (۷۵۱)۔ زید نے اپنی لڑکی ہندہ کا نکاح بکر سے چند شرائط پر کیا تھا جو اسٹامپ پر بکر نے قبل نکاح خود تحریر کردی تھیں، منجملہ ان شرائط کے ایک شرط یہ بھی ہے کہ اگر کوئی شخص اس کے بہنوئی کی بے عزتی کرے گا تو بصورت وعدہ خلافی ہندہ پر حق زوجیت نہ رہے گا۔ اب بکر نے وعدہ خلافی کرکے زید اور اس کے بہنوئی کی ناحق بے عزتی کی تو ہندہ کا نکاح بکر سے فسخ ہوگیا یا نہ۔

الجواب:۔ نکاح سے پہلے جو اقرار نامہ شوہر نے لکھا اور تعلیق طلاق کی وہ شرعاً معتبر نہیں ہے، البتہ بعد نکاح کے اگر کسی شرط پر شوہر اپنی زوجہ کی طلاق کو معلق کرے تو اس شرط کے پائے جانے سے اس کی زوجہ مطلقہ ہوجاوے گی، بشرطیکہ صریح لفظ طلاق مذکور ہو یا کنایہ طلاق کا لفظ بہ نیت طلاق ذکر کیا جاوے اور اس صورت میں چونکہ لفظ کنایہ کا مذکور ہے اور اس میں اگر نیت طلاق کی ہو تو ایک طلاق بائنہ واقع ہوتی ہے، اس لئے بدون حلالہ کے دوبارہ شوہر اول سے نکاح ہوسکتا ہے۔

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب التعلیق ص۲۶۵ ج۲ ۔ ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

باب ہفتم

طلاق کے متفرق مسائل

عورت کے جیل کاٹنے کے بعد کیا شوہر کو طلاق پر مجبور کیا جائے گا

سوال (۷۵۲)۔ کیا عورت کے جیل خانہ بھگت لینے پر شوہر شرعاً طلاق دینے پر مجبور کیا جا سکتا ہے۔

الجواب:۔ مجبور نہیں کیا جا سکتا۔[1]

کیا جبراً عورت کی رخصتی کرائی جائے گی

سوال (۷۵۳)۔ کیا عورت بجبران حالات کے ہوتے ہوئے شوہر کے یہاں رخصت نہیں کرائی جا سکتی۔

الجواب:۔ عورت رخصت کرائی جانے پر شرعاً مجبور کی جاوے گی۔[2]

قاضی طلاق دے سکتا ہے یا نہیں

سوال (۷۵۴)۔ کیا ایسی صورت میں بلا رضامندی شوہر جیلخانہ بھگت لینے پر بھی بعد رہائی عورت حاکم شرعی مثل قاضی طلاق دے سکتا ہے اور تفریق کر سکتا ہے یا سوائے شوہر کے اور کوئی طلاق نہیں دے سکتا۔

الجواب:۔ صرف شوہر ہی طلاق دے سکتا ہے قاضی و حاکم تفریق نہیں کرا سکتا اور طلاق نہیں دے سکتا۔[3]

---

[1] لا یجب علی الزوج تطلیق الفاجرۃ ولا علیہما تسریح الفاجر (الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات صفحہ ۔ ظفیر [2] وینکحہا فیما دون مدتہ ای السفر من المصر الی القریۃ وبالعکس ومن قریۃ الی قریۃ (در مختار) وقول اللہ تعالیٰ اسکنوہن من حیث سکنتم (دیکھئے رد المحتار باب المحرمات صفحہ ۔ ظفیر [3] ولا یقع طلاق المولی علی امرأۃ عبدہ لحدیث ابن ماجہ الطلاق لمن اخذ بالساق (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الطلاق صفحہ ۔ ظفیر

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

عورت کا دعویٰ اور اس کی حیثیت

سوال (۷۵۵) - اگر عورت رہا ہونے پر فارغخطی کا دعویٰ کرے اور یہ عذر کرے کہ میرا شوہر شیخ صدیقی نہیں ہے، اس لئے میں جانا نہیں چاہتی تو شرعاً ایسے عذرات پر طلاق عائد ہو سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب - ایسے عذرات قابل سماعت نہیں ہیں[1] وھذا کلہ من الدر المختار وردالمحتار۔

لکھا میں نے فلاں دن سے خاوند ہونے کا خیال دل سے نکال دیا، طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۷۵۶) اگر کسی عورت کو اس کا خاوند خط میں یہ لکھ کر بھیج دے کہ میں نے اپنے دل سے خاوند ہونے کا خیال یکم جنوری ۱۹۲۳ء سے نکال دیا، تو اس صورت میں اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہوئی یا نکاح قائم ہے۔

الجواب :- اس صورت میں اس کی زوجہ پر طلاق واقع نہیں ہوئی، اور نکاح قائم ہے۔ کذا یفھم من کتب الفقہ لانہ لیس بصریح ولا کنایۃ متعینۃ۔

جبراً طلاق دلانا کیسا ہے اور جبر کرنے والوں کے متعلق کیا حکم ہے

سوال (۷۵۷) - جبراً طلاق دلانا شرعاً کیسا ہے، اور مکربین مجبرین علی التطلیق کے شرکاء اور معاونین کا کیا حکم ہے، اور مکربین کا بائیکاٹ کر دینے کے بعد معافی مانگنے پر ان کو معافی دیدی گئی، اس کے بعد ان کو دعوت کر کے دسترخوان سے اٹھانا کیسا ہے اور اس کے دسترخوان سے اٹھانے پر امام مسجد کا لڑکا اور بھتیجہ بھی اٹھ کھڑے ہوئے، امام مسجد نے ان کی تحسین کی، آیا امام مسجد کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں، اس کو معزول کر کے دوسرا امام مقرر کرنا کیسا ہے۔

الجواب :- حنفیہ کے نزدیک طلاق مکرہ واقع ہو جاتی ہے بدلیل حدیث

---

[1] لو زوجھا بر ضاھا ولم یعلموا بعدم الکفاءۃ ثم علموا الاخیار لاحد (الدر المختار علی ھامش ردالمحتار باب الکفاءۃ ص۲۷۴ ج۲) ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

ثلث جدھن جدوھزلھن جد الحدیث[1] باقی یہ کہ شوہر پر اکراہ کرنا تاکہ وہ طلاق دیدے، اس میں تفصیل ہے اگر شوہر حقوق زوجہ ادا نہیں کرتا اور اضرار عورت کے درپے ہے تو اگر وہ طلاق نہ دے اور نہ امساک بالمعروف کرے تو اس سے جبراً طلاق دلانا اور اکراہ کرنا درست بلکہ ضروری ہے، اور اگر بے وجہ اور بلا عذر شرعی اکراہ کیا جاوے تو معصیۃ اور ظلم[2] ہے اور جب کہ مجرمین کو معافی دیدی گئی تو پھر ان میں کسی کو دعوت سے اٹھانا نہ چاہیے تھا، اور امام مذکور کے پیچھے نماز صحیح ہے اور بوجہ مذکور معزول کرنا امام سابق مذکور کو درست نہیں ہے، اور تفریق بین المسلمین امر مذموم وقبیح ہے۔

کنکریاں پھینکنے سے طلاق واقع نہیں ہوتی گو رواج ہو

سوال (۷۵۸) ایک ملک میں رواج ہے کہ طلاق دینے کے وقت صرف کنکریاں عورت کی طرف پھینکتے ہیں، زبان سے کچھ نہیں کہتے اس سے طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ کنکریاں پھینکنے سے طلاق واقع نہیں ہوتی کذا فی الشامی[3]۔

اقرار نامہ لکھا کہ اپنا حق طلاق روح نبوت کو تفویض کردیا، اس کا کچھ اثر ہوگا یا نہیں

سوال (۷۵۹) ایک شخص نے یہ اقرار نامہ لکھا کہ میری زوجہ فلاں بنت فلاں کے مہر مثل کے عوض میں نے اپنا طلاق کا حق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روح کو تفویض کردیا، اس سے طلاق پر کچھ اثر ہوگا یا نہیں۔

الجواب:۔ مضمون اقرار نامہ شرعاً لغو ہے، اس پر کچھ اثر طلاق وغیرہ کا مرتب نہ ہوگا۔

---

[1] مشکوٰۃ المصابیح باب الخلع والطلاق ص۲۸۲ ظفیر [2] ویجب (الطلاق) لو قال الامساک بالمعروف ویحرم لو بدعیا ومن محاسنہ التخلص بہ من المکارہ الخ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الطلاق ص۲۲۸ ج۲) ظفیر [3] وبہ ظہر ان من تشاجر مع زوجتہ فاعطاھا ثلثۃ احجار ینوی الطلاق ولم یذکر لفظ الطلاق ھو صریح وان لا کنایۃ لا یقع علیہ (الجنا ص۲۲۸ ج۲) ظفیر

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

ثبوت طلاق کے لئے شرعی شہادت ضروری ہے

سوال (۷۶۰) - زید کا انتقال ہوگیا، اس کے بعد اس کے ورثہ یہ کہتے ہیں کہ زید نے اپنی بیوی کو تین طلاق دیدی تھی اور بعد طلاق کے پھر اپنے گھر میں رکھی، اس سے دو لڑکیاں پیدا ہوئیں، اور زوجہ زید کہتی ہے کہ مجھ کو طلاق نہیں دی بلکہ دوسری بیوی کو دی تھی اور وہ چلی گئی پھر اس کے گھر نہیں آئی اور مجھ کو پھر گھر میں رکھا مجھ کو طلاق نہیں دی، یہ لوگ مجھ کو محروم کرنے کی غرض سے ایسا کہتے ہیں، اور ایک گواہ یہ کہتا ہے کہ میں نے زید کو طلاق دیتے ہوئے خود سنا، باقی ایک دو سرے سے سنا ہوا بیان کرتے ہیں، اس صورت میں زید کی زوجہ مطلقہ مانی جائے گی یا نہیں اور ترکہ سے محروم ہوگی یا نہ۔

الجواب:- اس صورت میں طلاق ثابت نہیں اور اس کی دختران کا نسب زید سے ثابت ہے اور وہ عورت اور اس کی دختران وارث زید کی ہوں گی۔

فاسقوں کی گواہی سے طلاق ثابت نہیں ہوتی

سوال (۷۶۱) - دو چار اشخاص نے اس بات کی شہادت جھوٹی دی کہ زید نے اپنی زوجہ کو طلاق دیدی، یہ گواہی بلا اقرار زید کے معتبر ہے یا نہیں۔

الجواب:- اگر زید کو اقرار طلاق کا نہ ہو اور کوئی ثبوت شرعی باضابطہ طلاق کا نہ ہو تو محض فاسقوں کی گواہی سے طلاق ثابت نہ[۲] ہوگی۔

قسم کھا کر کہا کہ نہیں بلاؤں گا اور چھ ماہ نہیں بلایا تو اس سے طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۷۶۲) زید و ہندہ باہم زن و شو ہیں، ہندہ اپنے باپ کے گھر کسی حیلہ سے چلی گئی، زید لینے گیا تو نہیں آئی، اور ہندہ کے ماں باپ بھائی وغیرہ نے تکرار کی کہ نوبت

---

[۱] دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں نصاب شہادت ہے، وہ یہاں پورا نہیں ہے۔ (هداية ثلثة من الحقوق يقبل فيها شهادة رجلين او رجل وامرأتين مثل النكاح والطلاق (هدايه ج۳ ص۱۲۹) ظفیر [۲] وشرائط الاداء عشرة عامة (درمختار) فمنها الحرية والبصر والنطق والعدالة الخ (رد المحتار كتاب الشهادات ص۴۶۵ ج۴) ظفیر۔

www.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

بعدالت فوجداری پہنچی: اسی کارروائی میں عرصہ دو سال کا منقضی ہوگیا، بالآخر زید نے بذریعہ عدالت دخل چاہا تو ہندہ کی جانب سے یہ عذر ہوا کہ زید نے قسم کھاکر یہ کہا نہ بلاؤں گا اور چھ ماہ تک نہیں بلایا طلاق بائن ہوگئی آیا یہ صحیح ہے کہ طلاق ہوگئی یا نہیں۔

الجواب: - اگر بالفرض زید نے یہ الفاظ کہے ہوں کہ میں نہ بلاؤں گا اور پھر چھ ماہ تک بلایا بھی نہیں تو اس سے طلاق واقع نہیں ہوئی۔ لانہ لیس من صریح الطلاق ولا من کنایاتہ ھکذا فی کتب الفقہ۔

مندرجہ ذیل مسئلہ کی بنیاد پر طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۷۶۳) ہندہ زوجہ زید بخوشی تین روز کے لئے اپنے میکہ گئی بعد کو آنے سے انکار کردیا۔ اس پر کچھ تکرار ہوئی، عدالت میں اس بات پر مصالحت ہوگئی کہ ہندہ اپنا دین مہر معاف کرکے اکھیت و مکان سے جو زید نے مہر میں لکھ دیا تھا، دست بردار ہوجائے اور زید اسے طلاق دیدے تحریر صلحنامہ یہ ہے کہ میں مدعا علیہ نے مدعیہ کو طلاق دیدی اور مجھ کو مدعیہ سے کوئی واسطہ نہیں ہے جہاں چاہے رہے یا نکاح ثانی کرے۔ لیکن زید حلفاً یہ بیان کرتا ہے کہ صلحنامہ میں نے خود نہیں لکھا اور نہ میں نے کسی سے لکھوایا بلکہ ہندہ کے وکیلوں نے اس کو خود لکھ کر جبراً مجھ سے دستخط کرا کے اور اس پر منصف صاحب نے مصالحت منظور کرلی، مگر دستخط کے وقت نہ میں نے طلاق کی نیت کی اور نہ زبان سے طلاق کا لفظ کہا، ہندہ پر طلاق ہوئی یا نہیں۔

الجواب: - اس صورت میں موافق اس سوال کے ہندہ مطلقہ نہیں ہوئی۔

عورت بدکار ہے اور شوہر بغیر کافی رقم لئے طلاق نہ دے تو وہ دیوث کہلائے گا یا نہیں

سوال (۷۶۴) - جب کسی کی عورت دوسرے سے تعلق پیدا کرلے تو وہ مرد یہ چاہتا ہے کہ شوہر سابق اس کو طلاق دیدے، لیکن شوہر سابق بغیر کافی رقم لئے طلاق نہیں دیتا، وہ شوہر دیوث ہے یا نہیں، اور روپیہ لے کر طلاق دینا کیسا ہے۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب :- وہ شوہر دیوث نہ کہلاوے گا، قصور اور گناہ جو کچھ ہے عورت پر ہے، اور طلاق دینا روپیہ لے کر درست ہے جیسا کہ خلع میں ہوتا ہے۔

کیا یہ صحیح ہے کہ جس عورت کو بیس بچہ ہو جائے وہ نکاح سے باہر ہو جاتی ہے

سوال (۷۶۵) یہاں اس بات پر جھگڑا ہے کہ جس عورت کے بیس بچے ہو جاویں وہ نکاح سے باہر ہو جاتی ہے نکاح ثانی ہونا چاہئے۔

الجواب :- یہ بات غلط ہے وہ عورت بدستور اپنے شوہر کے نکاح میں ہے

جو عورت زنا میں مبتلا ہو جائے اس کو طلاق دینا ضروری ہے یا نہیں

سوال (۷۶۶) ایک شخص ملازم ہو کر لام پر چلا گیا، چار سال کے بعد واپس آیا، اس کے پیچھے اس کی منکوحہ نے اس کے بھائی سے ناجائز تعلق کر لیا، زنا سے لڑکا جنا شرعاً ایسی عورت کو طلاق دے کر علیحدہ کر دینا ضروری ہے یا کیا۔

الجواب :- اگر وہ عورت توبہ کر لیوے تو اس کو طلاق دینا اور چھوڑنا ضروری نہیں ہے اور نکاح قائم ہے، درمختار میں ہے وفی آخر حظر المجتبی لا یجب علی الزوج تطلیق الفاجرۃ اھ[1]

استاذ طلاق دینے کو کہے اور باپ دینے سے روکے تو کیا کرنا چاہئے

سوال (۷۶۷) زید کی شادی کسی دختر سے ہوئی، لیکن زید سے استاذ ناراض ہیں، کیونکہ زید عالم مشہور ہے اور بکر جاہل، زید چاہتا ہے کہ جس طرح ہو، استاذ کو راضی کروں، لیکن استاذ کہتے ہیں کہ جب تک اپنی عورت کو طلاق نہ دو گے میں راضی نہ ہوں گا، اس صورت میں زید کو کیا کرنا چاہئے، زید کا باپ چچا طلاق سے مانع ہیں۔

الجواب :- زید کے ذمہ اس صورت میں طلاق دینا اپنی زوجہ کو ضروری نہیں ہے خصوصاً جبکہ اس کے والدین و چچا وغیرہ طلاق سے منع کرتے ہیں تو طلاق دینی

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص۲۷۴ ج۲ ۔ ظفیر

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

نہ چاہئے اور استاذ کی ناراضی اگر بلا کسی وجہ شرعی کے ہے تو اس کی کچھ پرواہ نہ کرے جس قدر اپنا کام ہے وہ کرے یعنی ان سے معافی چاہے اور قصور معاف کرادے، اگر وہ معاف نہ کریں تو یہ مواخذہ اور گناہ ان کے ذمہ ہوگا، زید بری ہوجاوے گا۔

کوئی صورت ہے کہ شوہر زبان سے طلاق نہ دے اور طلاق ہوجائے

سوال (۷۶۸) وہ کونسی صورتیں ہیں کہ شوہر زبان سے طلاق نہ دے خود بخود عورت مطلقہ ہوجائے

الجواب:- وہ صورت یہ ہے کہ شوہر یا عورت معاذ اللہ مرتد ہوجاوے تو بعد ارتداد احد ہما خود بخود تفریق ہوجاتی ہے والتفصیل فی کتب الفقہ۔ (یا وہ لکھ کر طلاق دے تو بھی طلاق ہوجائے گی۔ ظفیر)۔

طلاق رجعی اور بائنہ کا فرق کیا ہے اور حلالہ کب ہوتا ہے

سوال (۷۶۹) حلالہ کی کب ضرورت ہوتی ہے بعد تین طلاق بائنہ کے یا ایک طلاق میں بھی حلالہ کی ضرورت ہوتی ہے، ایک طلاق رجعی اور طلاق بائنہ میں کیا فرق ہے۔

الجواب:- حلالہ کی ضرورت تین طلاق میں ہوتی ہے ایک یا دو طلاق بائنہ میں حلالہ کی ضرورت نہیں ہے البتہ نکاح جدید کی ضرورت ہے اور طلاق بائنہ میں رجعت صحیح نہیں ہے اگرچہ ایک ہو، اور تین طلاق رجعی نہیں ہوتی۔ دو طلاق تک رجعی رہتی ہے اگر تین طلاق ہوجاویں تو مطلقہ مغلظہ بائنہ ہوجاتی ہے ھکذا فی کتب[1] الفقہ۔

مہر مؤجل پر نکاح کیا مگر مہر ادا نہ کرسکا تو تفسیق ہوگی یا نہیں

سوال (۷۷۰) بندہ کا نکاح بولایت دادی جائز بہ تقرر مہر مبلغ پچاس ہزار روپیہ مؤجل بحالت نابالغی زید سے ہوکر قریب آٹھ سال ہوا ہنوز رخصتی نہیں ہوئی۔ اور زید نے اب تک بندہ کی رخصتی

---

[1] ویکتفی مبانتہ بما دون الثلث ... الاجماع اھ لاینکح مطلقۃ من نکاح صحیح نافذ کما ای بالثلاث حتی یطأھا غیرہ بنکاح نافذ اھ ملخصا (الدر المختار وحاشیہ ابن عابدین من ردالمحتار باب الرجعۃ ص۳۹۰ ج۲ و ص۴۰۰ ج۲) ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

کے لئے کوئی رغبت ظاہر نہیں کی اگر مہر کی ادائیگی میں زید کوئی عذر کرے تو جبراً تفریق ہوگی یا نہیں۔

الجواب:۔ درمختار میں ہے ولا یفرق بینھما بعجزہ عنھا بالنفقۃ او اعسارھا الثلاثۃ ولا بعدم ایفائہ لو غائبا حقھا[1] اس روایت سے معلوم ہوا کہ اگر شوہر عورت کے حقوق مہر وغیرہ ادا نہ کرے تو طلاق واقع نہیں ہوتی اور تفریق نہیں ہو سکتی۔ البتہ جب کہ مہر معجل قرار پایا تھا اور شوہر نے اب تک ادا نہیں کیا تو زوجہ اپنے نفس کو شوہر کے پاس جانے سے روک سکتی ہے اور اگر مہر موجل قرار پایا تھا تو عورت یہ بھی نہیں کر سکتی، بہر حال بلا طلاق شوہر کے علیحدگی کی کوئی صورت نہیں ہے کذا فی الدر المختار و الشامی و عالمگیری۔

طلاق کے بعد دوسرے سے عورت نکاح کر سکتی ہے

سوال (۱۷۷) خلاصۂ سوال یہ ہے کہ زید اپنی زوجہ ہندہ کو چھوڑ کر کہیں چلا گیا، زید کے والدین نے ہندہ کو اس کے میکہ بھیج دیا، کئی سال کے بعد زید آیا تو زید کی خوشدامن نے اس کو سمجھایا مگر وہ نہیں مانا تو زید کی خوشدامن نے کہا کہ اگر تم اس کا خرچ نہیں اٹھا سکتے ہو تو طلاق ہی دیدو۔ زید نے کہا کہ میری طرف سے طلاق ہے، جس کے گواہ دو عورتیں موجود ہیں، ہندہ اپنا عقد ثانی کر سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں جب کہ ہندہ کو یقین ہے کہ زید اس کو طلاق دے کر چلا گیا تو ہندہ کو نکاح ثانی کرنا دوسرے شخص سے جائز ہے کذا فی الدر المختار[2]۔

---

[1] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب النفقۃ ص۹۳۲ ج۲۔ ظفیر

[2] لو قالت امرأتہ لرجل طلقنی زوجی وانقضت عدتی لا بأس ان ینکحھا (الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب العدۃ ص۵۳۴ ج۲) ظفیر

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

جس پردہ نشیں کے یہاں اجنبی مرد جائے اس سے نکاح ٹوٹتا ہے یا نہیں

سوال (۷۷۲) جس عورت پردہ نشیں کے یہاں اجنبی مرد جاوے وہ نکاح میں رہتی ہے یا نہیں۔

الجواب:- نکاح اس کا نہیں ٹوٹتا، وہ لڑکی اپنے شوہر کے نکاح میں ہے (مگر اجنبی کے سامنے ہونا گناہ ہے۔ظفیر)۔

عورت رہنا نہیں چاہتی اور شوہر طلاق نہیں دیتا، کیا صورت کی جائے

سوال (۷۷۳) عورت خاوند سے راضی نہیں۔ طلاق طلب کرتی ہے، خاوند انکار کرتا ہے، اس مقدمہ کا کس طرح فیصلہ کیا جاوے۔

الجواب:- بدون طلاق دینے شوہر کے یا بدون خلع کرنے کے تفریق نہیں ہو سکتی پنچوں کو اختیار طلاق دینے کا نہیں ہے۔ البتہ اگر شوہر اور عورت دونوں پنچوں کے حوالہ فیصلہ کر دیویں اور وہ پنچ خلع کرادیں تو طلاق واقع ہو جاوے گی۔

طلاق کے دعوی پر مہر دینے سے طلاق واقع نہیں ہوتی

سوال (۷۷۴) ایک عورت اپنے باپ کے یہاں خاوند سے فساد کر کے چلی آئی۔ باپ نے عدالت میں یہ ظاہر کر کے کہ میری لڑکی کو طلاق دیدی ہے لہٰذا عورت اپنے مہر کا دعویٰ کرتی ہے ڈگری پاتے ہی خاوند نے مہر دینے کا وعدہ کر لیا، تو مہر کا اقرار کرنے سے طلاق ہو گئی یا نہیں۔

الجواب:- مہر کے دینے کا اقرار کرنے سے طلاق نہیں ہوتی۔

عورت کے کچھ کہنے سے طلاق نہیں ہوتی

سوال (۷۷۵) کوئی عورت اپنے شوہر سے بحالت غصہ یہ الفاظ کہے کہ تو آج سے میرا حقیقی بھائی ہے نہ تو میرا شوہر ہے نہ میں تیری بیوی ہوں، مجھے تجھے کچھ واسطہ نہیں ہے، اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے۔

لہ لا یجب علی الزوج تطلیق الفاجرۃ ولا علیھا تسریح الفاجر الا ان یخافا ان لا یقیما حدود اللہ فلا باس ان یتفرق (الدر المختار علی ھامش رد المحتار ص ۲۰۲ ج ۲) ظفیر

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب :- عورت کے اس کہنے سے کچھ نہیں ہوا، اور نکاح میں کچھ خلل نہیں آیا اور کچھ کفارہ بھی اس میں نہیں ہے، وہ دونوں بدستور خاوند بی بی ہیں، البتہ عورت کو آئندہ ایسا لفظ نہ کہنا چاہیے۔

جس عورت پر زنا کا شبہ ہو اس کو طلاق دینا چاہیے یا نہیں

سوال (۷۷۶) زید کے ہمسایوں نے زید سے کہا کہ تمہاری زوجہ کو تمہاری غیبت میں اپنے دیور عمر سے زنا کراتے دیکھا ہے، چنانچہ روبرو عمر کے بھی صاف صاف چشم دید تعلق بیان کر دیا مگر بوقت گذرنے شہادت مذکورہ کے ہر دو نے نہ اقرار کیا نہ انکار، بعد چلے جانے شاہدوں کے دونوں نے ان شاہدوں کو باعث شر و فساد قرار دے کر انکار زنا کرنے لگے، مگر زید کو دونوں کے طرز عمل و گفتگو سے ثبوت زنا ہو گیا تھا، اسی وجہ سے چاہتا تھا کہ عورت کو طلاق دیدے مگر زید موافق مسئلہ شرعی ہر دو میں سے اقرار ظاہری کا منتظر تھا، اب بعد سات سال کے عمر تو بوجہ مبتلا مرض مہلک و مایوس زندگی ہو کر خود بخود اپنے قول کی حلفیہ تردید کرنے لگا اور ثبوت تعلق مذکور کرنے لگا، مگر عورت صاف طور پر اقرار زنا نہیں کرتی شرعاً کس کا قول معتبر ہے اور یہ عورت شرعاً قابل طلاق ہے یا نہیں۔

الجواب :- اس صورت میں عورت مذکورہ پر زنا ثابت نہیں ہے، کیونکہ ظاہر ہے کہ جو شہادت چشم دید زنا کے لئے جس کیفیت کے ساتھ ضروری ہے وہ اس صورت میں پائی نہیں گئی اور عورت خود منکر ہے زنا سے اور عمر کا اقرار زنا اس عورت پر حجت نہیں ہو سکتا، علاوہ بریں شوہر پر زانیہ کا طلاق دینا بھی ضروری نہیں ہے، درمختار میں ہے ولا یجب علی الزوج تطلیق الفاجرۃ[1] الخ باقی اگر زید اس کو طلاق دینا چاہے تو اس کو اختیار ہے طلاق واقع ہو جاوے گی۔

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۲۷۰ ج ۲ ۔ ظفیر

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

بیوی طلاق کا دعوی کرے اور شوہر انکار، تو کس کا قول مانا جائے گا

سوال (۷۷۷) ہندہ زوجہ زید کا بیان ہے کہ مجھ کو میرے شوہر نے تین طلاق دی ہیں اور زید طلاق دینے سے انکار کرتا ہے، اس صورت میں کس کا قول معتبر ہے اور علاقہ زوجیت قائم ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ شوہر اگر طلاق دینے سے انکار کرتا ہے اور زوجہ کے پاس دو گواہ طلاق کے معتبر نہیں ہیں تو قول شوہر کا معتبر ہوگا اور طلاق ثابت نہ ہوگی اور علاقہ زوجیت ہندہ کا زید کے ساتھ قائم ہے، هکذا فی الدر المختار[1]۔

طلاق کا وکیل بنایا کیا حکم ہے

سوال (۷۷۸) زید اپنی جماعت کے ساتھ ایک مولوی عمر نامی کے پاس آیا اور مولوی صاحب کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ اگر میں نے فلاں کام کیا تو مولوی صاحب میری بیوی کو طلاق دینے کے وکیل ہیں، جب کہ زید نے مولوی صاحب کا نام نہیں لیا محض مولوی صاحب کی طرف آنکھ اٹھا کر متوجہ ہو کر کہنے سے مولوی صاحب وکیل ہو چکے یا نہیں، جب کہ اس مجلس میں عمر کے سوا دوسرا کوئی مولوی بھی نہیں ہے۔

الجواب:۔ اس صورت میں وہ مولوی صاحب وکیل ہو گئے[2]۔

صرف طلاق کا وکیل بنایا تھا مگر وکیل نے تین طلاق دے دی

سوال (۷۷۹) وکیل نے شرط پوری ہونے پر زید کی بیوی کو تین طلاق دے کر مخلظہ کر دیا، اور زید نے

---

[1] ویسأل القاضی المدعی علیہ عن الدعوی، فیقول انہ ادعی علیہ کذا فما تقول، فان اقر فبہا او انکر فبرہن المدعی قضی علیہ بلا طلب المدعی والا یبرہن حلفہ الحاکم بعد طلبہ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الدعوی ص۵۸۵ ج۴) ظفیر

[2] واذا قال الرجل طلق امرأتی فظہر ان یطلقہا فی المجلس وبعدہ ولہ ان یرجع لانہ توکیل وانہ استعانۃ فلا یلزم ولا یقتصر علی المجلس (ہدایہ باب تفویض الطلاق فصل فی المشیۃ ص۳۰۲ ج۲) ظفیر

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

فقط لفظ طلاق کا کہا تھا، ایک سال کے بعد زید نے کہا کہ میں نے مولوی صاحب کو ایک طلاق کا وکیل بنایا تھا، اس صورت میں کیا حکم ہے۔

الجواب: - اس صورت میں قول شوہر معتبر ہے، ظاہر الفاظ شوہر بھی ایک طلاق رجعی کو مقتضی ہیں[1]۔

شوہر کہتا ہے کہ صرف ایک طلاق کا وکیل بنایا تھا، تین دینے پر وکیل معزول ہوا یا نہیں

سوال (۷۸۰) زید کہتا ہے کہ میں نے مولوی صاحب کو ایک طلاق کا وکیل بنایا تھا، جب مولوی صاحب نے تین طلاق دی تو میری مخالفت کی اور موکل کی مخالفت سے وکیل معزول ہو جاتا ہے یہ صحیح ہے یا نہیں، اور طلاق کا کیا حکم ہے آیا لغو ہے یا نہیں۔

الجواب: - یہ صحیح ہے کہ جب شوہر کی نیت تین طلاق کی نہ تھی تو وکیل کو اختیار تین طلاق دینے کا نہ تھا، اس میں وہ معزول ہے، لہذا تین طلاق واقع نہ ہوں گی[2]۔

شوہر کا حکم بنانا

سوال (۷۸۱) زید کا مولوی صاحب کے پاس آنا حکم بنانے کا حکم رکھتا ہے یا نہیں۔

الجواب: - مولوی صاحب کو اس نے وکیل بنایا ہے، حکم بنانے کی صورت یہ نہیں ہے۔

ایک عبارت کا مطلب

سوال (۷۸۲) درمختار کی اس عبارت الاصل فی الوکالۃ الخصوص کا کیا مطلب ہے۔

---

[1] صریحہ ملحق یستعمل الافیہ کطلقتک ۲ یقع بھا الواحدۃ رجعیۃ وان نوی خلافھا (الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب الصریح ص ۵۹۲ ج ۲) ظفیر۔ [2] لو وکلہ بشراء شئی بعینہ غیر الموکل لا یشتریہ لنفسہ عند غیبتہ حیث لم یکن مخالفا فلو اشتراہ بغیر النقود او بخلاف ما سمی الموکل ۲ ینعزل فی ضمن المخالفۃ عینی (ایضاً باب الوکالۃ بالبیع والشراء ص ۵۶ ج ۲) ظفیر

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب :- مطلب اس کا یہ ہے کہ اگر موکل توکیل میں دعویٰ خصوصیت کرے کہ میں نے فلاں خاص امر میں وکیل بنایا تھا اور وکیل دعویٰ عموم کرے تو قول موکل معتبر ہے کیونکہ توکیل میں یہی اصل ہے جیسا کہ درمختار میں یہ تفریع بیان کی ہے فان باع الوکیل نسیئۃ فقال امرتك بنقد وقال اطلقت صدق الآمر[1]۔

عدالت کے ذریعہ طلاق دلوانا کیسا ہے

سوال (۷۸۳) خلاصۂ سوال یہ ہے کہ ہندہ اور اس کے شوہر میں باہم ناموافقت ہے، اگر بذریعہ عدالت جبراً ہندہ کو اس کے شوہر سے طلاق دلادیجاوے تو جائز ہے یا نہیں۔

الجواب :- درمختار میں ہے کہ عند الحنفیہ زبردستی اور جبراً اگر شوہر سے طلاق دلوائی جاوے تو طلاق واقع ہوجاتی ہے، پس اگر شوہر کو ڈرا دھمکا کر اور مجبور کر کے طلاق دلوائی جاوے یا حاکم اس کو حکم کرے کہ تو طلاق دیدے اور شوہر طلاق دیدے تو طلاق واقع ہوجاوے گی[2]۔ اور جب کہ زوجین میں باہم ناموافقت ہے اور خاوند اپنی عورت کو تکلیف پہنچاتا ہے تو طلاق دلوانے میں کچھ گنہ نہ ہوگا، کیونکہ شوہر کا خود یہ فرض ہے کہ وہ اپنی زوجہ کو اچھی طرح سلوک اور بھلائی کے ساتھ نہ رکھے تو اس کو لازم ہے کہ طلاق دیدے۔ کما قال اللہ تعالیٰ فامساك بمعروف او تسریح باحسان[3]۔

طلاق بائن کے بعد دوبارہ نکاح ہوسکتا ہے

سوال (۷۸۴) ایک شخص نے جس کا نام سلطان ہے عرصہ ایک سال کا ہوا ایک تحریر زوجہ کے نام لکھ کر بھیجی جس میں طلاق بائن بایں الفاظ میں تم کو اپنے یہاں رکھنا نہیں چاہتا، اس لئے تم کو طلاق دیتا ہوں تم کو اختیار ہے جو چاہو سو کرو تمہارا مہر میں دیدوں گا، اب سلطان مذکور اس عورت

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الوکالۃ فصل لا یعقد وکیل البیع والشراء ص ۵۶۶ ج ۴

[2] ویقع طلاق کل زوج بالغ عاقل ولو عبدا او مکرہا فان طلاقہ صحیح لا اقرارہ بالطلاق (درمختار) فان طلاقہ صحیح ای طلاق المکرہ (رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۰۲ ج ۲) تلخیص

[3] سورۃ البقرۃ ۲- ۲۸۔ تلخیص

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

سے نکاح کرنا چاہتا ہے کرسکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ موافق تحریر کے مسمی سلطان کی زوجہ پر طلاق بائنہ واقع ہوئی ہے لہذا نکاح جدید مسمی سلطان اس سے کرسکتا ہے۔[1]

جو بیوی سے زنا کرائے اس کا کیا حکم ہے

سوال (۷۸۵) ایک شخص کی بیوی زانیہ ہے اور وہ شخص اس کو زنا سے نہیں روکتا حتی کہ اب یہ حالت ہے کہ وہ عورت خاوند کے سامنے ہی اپنے آشناؤں کو گھر میں لاتی ہے اور خاوند منع نہیں کرتا اور نہ طلاق دیتا ہے، ایسے مرد وزن کا حکم کیا ہے۔

الجواب:۔ ایسی حالت میں اس شخص سے پھر طلاق دینے کو کہا جائے اگر اب بھی نہ مانے تو پھر مسلمانوں کو چاہئے کہ ایسے بے حمیت مرد وعورت سے تمام علائق منقطع کر دیں، یہاں تسلط کفار کے سبب اس کے سوا اور کیا سزا ہوسکتی ہے کہ تمام باغیرت مسلمان علانیہ ان سے بیزاری کا اظہار کریں، اور بحق وقار شریعت وغیرت اسلام کسی طرح کا کوئی علاقہ نہ رکھیں، جو لوگ باوجود اس علم کے ان سے میل ملاپ رکھتے ہیں وہ بھی گنہگار ہیں۔

شراب کے کاروبار سے اس کی بیوی مطلقہ نہیں ہوئی

سوال (۷۸۶) ایک شخص نے شراب کا ٹھیکہ لیا، اس نے چند ماہ کام کرکے چھوڑ دیا اور تائب ہوا، بعض علماء فرماتے ہیں اس کی زوجہ مطلقہ ہوگئی دوبارہ نکاح کرے، یہ شرعاً صحیح ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اس کی زوجہ اس کے نکاح سے خارج نہیں ہوئی اور دوبارہ نکاح کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور جب کہ اس شخص نے معصیت مذکورہ سے توبہ کرلی تو بحکم حدیث شریف التائب من الذنب کمن لا ذنب له[2] گناہ اس کا معاف ہوگیا

---

[1] وینکح مبانته بما دون الثلاث فی العدة وبعدها بالاجماع (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الرجعة ج۲ ص۳۵۳) ظفیر۔ [2] مشکوٰۃ باب الاستغفار والتوبہ ص۲۰۶۔

www.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

حاملہ عورت کہتی ہے کہ مجھے طلاق پڑ چکی ہے تو کیا حمل بعد اسکا دوسرا نکاح جائز ہے

سوال (۷۸۷) امرأۃ بالغۃ تحلف بتطلیق زوجہا ولکن لیس معھا شاھد وھی حاملۃ فنکاحھا الثانی بعد الوضع جائز ام لا۔

الجواب:۔ قال فی الدر المختار وکذا لو قالت امرأتہ لرجل طلقنی زوجی وانقضت عدتی لا باس ان ینکحھا اھ وفی الشامی قولہ لا باس ان ینکحھا فی الخانیۃ قالت ای تذکر زوجی بعد النکاح وسعہ ان یعتمد علی خبرھا ویتزوجھا اھ[1] صلہ جلد ثانی شامی۔

فوضح من ھذہ العبارۃ ان نکاحھا الثانی بعد الوضع معتمدا علی قولھا جائز فی الشرع۔

دو بیوی والا ایک کو بلا قصور طلاق دے کر اپنے بھائی سے نکاح کرنا چاہتا ہے کیا حکم ہے

سوال (۷۸۸) ایک شخص کے دو بیوی ہیں وہ یہ چاہتا ہے کہ ایک کو طلاق دے کر اپنے بھائی سے نکاح کر دے، اب یہ بتایئے کہ مہر دینا بھی اس کو واجب ہے کہ نہیں، دوسرے کیا بے قصور طلاق دینا ثابت ہوگا اور یہ نکاح درست ہوگا یا نہیں۔

الجواب:۔ قال فی الدر المختار وایقاعہ مباح عند العامۃ[2] اور واقع کرنا طلاق کا مباح ہے۔ اکثر کے نزدیک اھ اور طلاق دینے پر عدت گذرنے کے بعد شوہر کے بھائی کو اس سے نکاح کرنا درست ہے، اور وہ عورت اگر مدخولہ ہے، پورا مہر شوہر کو ادا کرنا ہوگا[3]۔

---

[1] رد المحتار باب العدۃ ص۵۴۲ ج۲۔ ظفیر

[2] الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الطلاق ص۵۲۸ ج۲ ۱۲ ظفیر

[3] ومن سمی مھرا عشرۃ فما زاد فعلیہ المسمی اذا دخل بھا او مات عنھا لانہ بالدخول یتحقق تسلیم المبدل وبہ یتاکد البدل (ھدایہ باب المھر ص۳۰۲ ج۲) ظفیر

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

جبراً طلاق دلوانا اور طلاق سے پہلے عورت کو اپنے گھر میں لے جانا کیسا ہے

سوال (۷۸۹) ایک شخص پر جبر کر کے اس کی بیوی کو طلاق دلوانا اور اس مطلقہ کو طلاق سے پہلے اپنے گھر میں بند کر کے رکھنے والے کے واسطے کیا حکم ہے۔

الجواب:- یہ حرام ہے۔ اور خلوۃ بالاجنبیہ حرام ہے، مرتکب اس کا فاسق ہے[1]

بیوی کہتی ہے کہ طلاق دیدی ہے اور شوہر انکار کرتا ہے گواہ موجود ہیں

سوال (۷۹۰) مسمی زید کا نکاح مسماۃ خالدہ سے ہوا تھا، مگر اب مسماۃ خالدہ مذکورہ اور اس کے والدین یہ بیان کرتے ہیں کہ زید نے مسماۃ خالدہ مذکورہ کو طلاق دی۔ اور گواہ جو طلاق نامہ میں لکھے ہوئے ہیں پیش کئے جن کی شہادت مع نقائص درج ہیں، اور مسمی زید اور اس کی والدہ جو اس طلاقنامہ میں گواہ ہے یہ بیان کرتی ہے کہ نہ ہم نے طلاق دی اور نہ طلاقنامہ لکھا مگر اس بات کی مقر ہیں کہ نشانی انگوٹھا ان کے ہیں جو ان سے دھوکہ دے کر بنوا لئے گئے، منجملہ پانچ گواہان عامرہ بہ طلاقنامہ کے تین گواہ بروقت حاضر تھے۔ حافظ محمد شفیع صاحب پیش امام مسجد اور محمد علی خیاط و مسماۃ کلثوم مادر زید، اس مسماۃ کلثوم کا ذکر اوپر آچکا، ہر دو گواہان کا بیان ہے کہ زید نے ہم لوگوں کے سامنے باوجود بہت سمجھانے کے مسماۃ خالدہ کو طلاق دیدی یعنی بائن طلاق دیدی اور یہ طلاقنامہ لکھوا کر ہم سے دستخط کرا کے حوالہ کر دیا، ان دونوں گواہان کو اکثر یہاں کے علماء غیر معتبر تصور کرتے ہیں، کیونکہ حافظ محمد شفیع عرصہ بیس سال کا ہوا قید ہو گئے تھے گو اب ان کی حالت اچھی ہے اور محمد علی بازار میں بیٹھ کر پیشہ خیاطت کرتا ہے اگرچہ متشرع آدمی ہے اور ایک گواہ زبانی بھی گواہی دیتا تھا لیکن بوقت شہادت اس کی داڑھی شرعی پیمانہ سے بہت تھوڑی تھی، (۱) یہ کہ یہ طلاق ہوئی کہ نہیں (۲) یہ گواہان شرعاً معتبر

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایاکم والدخول علی النساء فقال رجل یا رسول اللہ أفرأیت الحمو قال الحمو الموت متفق علیہ وقال علیہ السلام لا یخلون رجل بامرأۃ الا کان ثالثھما الشیطان رواہ الترمذی (مشکوٰۃ کتاب النکاح) ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

ہیں کر نہیں۔ (۳) کیا زید خالدہ پر قبضہ کر سکتا ہے یا نہیں (۴) زید کے واسطے تجدید نکاح کی ضرورت ہے کہ نہیں۔

الجواب:۔ طلاق بائنہ اس صورت میں شرعاً ثابت ہے، دو مرد عادل نمازی کی گواہی اس بارہ میں کافی[1] ہے، تیسرے گواہ کی داڑھی اگر غیر مشروع ہے تو اس کی گواہی معتبر نہیں ہے، مگر کسی گواہ کا سزا یافتہ ہونا اور بعد توبہ کے نیک ہو جانا، اسی طرح بازار میں دکان خیاطت کرنا مانع عن الشہادت نہیں ہے کذا فی کتب[2] الفقہ پس جب کہ ثابت ہوا کہ طلاق بائنہ اس صورت میں خالدہ پر واقع ہو گئی تو زید کا دعوی دخل زوجیت کا باطل ہے اگر عورت راضی ہو تو تجدید نکاح ہو سکتی ہے۔

شوہر اگر طلاق کا اقرار کرے تو طلاق ہو جاتی ہے

سوال (۷۹۱) ایک عورت نے بیان کیا کہ میرے خاوند نے مجھ کو بارہا طلاق زبانی دیدی ہے اور دو تین مسلمان کہتے ہیں کہ اس شخص نے ہمارے سامنے اپنی عورت کو طلاق دینے کا اقرار کیا ہے، اور عورت نے جب خاوند سے دریافت کیا تو اس نے طلاق سے انکار کیا، اس صورت میں اگر عورت کسی امام مسجد سے بعد عدت کے نکاح کر لیوے تو امام کے پیچھے نماز جائز ہے یا کیا۔

الجواب:۔ اقرار طلاق کا کرنے سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے اگر دو مسلمان نمازی پرہیزگار گواہی اقرار طلاق کی دیتے ہیں تو عورت شرعاً مطلقہ ہو گئی، بعد عدت کے

---

[1] ونصابها لغيرها من الحقوق سواء كان الحق مالاً او غيره كنكاح وطلاق ووكالة رجلان او رجل وامرأتان او (الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب الشهادات ص۴۱۵ ج۴) ظفير۔ [2] والفاسق اذا تاب لا تقبل شهادته ما لم يمض عليه زمان يظهر عليه اثر التوبة (رد المحتار باب القبول وعدمه ص۴۲۳ ج۴) ان صاحب الصناعة الدنية كالزبال والحائك مقبول الشهادة اذا كان عدلا في الصحيح (ايضاً ص۴۲۴ ج۴) ظفير۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

دوسرے شخص سے نکاح کرسکتی ہے، اور انکار شوہر کا معتبر نہیں ولو قیل لہ طلقت امرأتک فقال نعم او بلی بالهجاء طلقت الدر المختار[1] ولو نکحها قبل امس وقع الآن لان الانشاء فی الماضی انشاء فی الحال ۱۲ پس جب کہ طلاق ہوگئی تو بعد عدت کے وہ عورت جس کسی سے نکاح کرے درست ہے اور امام مذکور پر کچھ الزام نہیں اور نماز اس کے پیچھے صحیح ہے۔

صورت مسئولہ میں طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۷۹۲) زید نے اپنی لڑکی سلمہ کا جو چھ سات ماہ کی تھی بکر کے ساتھ نکاح کردیا، بعدہ زید اور اس کی منکوحہ کے درمیان منازعت و مخالفت ہوگئی، جس پر منکوحہ زید اپنی دختر نابالغہ سلمہ کو لے کر ماں باپ کے گھر چلی گئی، سولہ سترہ برس وہاں رہی، جب سلمہ بالغہ ہوئی تو بکر نے سلمہ کے نانا سے زفاف کی خواستگاری کی تو انھوں نے نکاح کا انکار کیا تو بکر بذریعہ عدالت چارہ جو ہوا، اور نکاح کے ثبوت کی شہادتیں دلائیں اور زید نے بھی نکاح کردینا تسلیم کیا، جس پر مجسٹریٹ نے فیصلہ بحق بکر کردیا، بعدہ سلمہ نے اپیل کی جس پر بکر نے یہ کہا اگر سلمہ کے نانا حلفیہ جو کچھ لکھ دیوے تو میں اسی پر کاربند رہوں گا، سلمہ کے نانا نے قرآن شریف اٹھا کر بیان کیا کہ بکر کے اور سلمہ کے درمیان کوئی نکاح نہیں ہے، اس پر عدالت نے فیصلہ کردیا، اب کیا بکر کے کاربند ہونے کا لفظ طلاق کنائی ہوگا یا نہیں، سلمہ اب نکاح کرسکتی ہے یا نہیں۔

الجواب:- نکاح سلمہ نابالغہ کا جو اس کے باپ نے کیا تھا صحیح ہے اور بکر کے اس لفظ کاربند ہونے کا کہنے سے طلاق نہیں ہوئی لانہ لیس من الفاظ صریح الطلاق ولا من کنایاته قال فی الشامی وای ادبما اللفظ او ما یقوم مقامه من الکتابة المستبینة والاشارة المفهومة (الی ان قال) لان

[1] الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الصریح ص ۵۹۲ ج ۲ ۱۲ ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

رکن الطلاق اللفظ او مایقوم مقامہ[1]

طلاق کے معنی نہ جانتا ہو مگر وہ لفظ کہنے کی گواہی دے تو اس سے طلاق ثابت ہوگی

سوال (۷۹۳) کیا اگر کوئی گواہ تعریف طلاق نہ بیان کر سکے اور کہے کہ میں یہ نہیں جانتا کہ طلاق کس کو کہتے ہیں مگر وہ گواہ زید کے اس قول کی شہادت دے کہ میرے سامنے زید نے ہندہ کو تین مرتبہ یہ کہا کہ میں نے تجھ کو طلاق دی، تو فرمایا جائے کہ وقوع طلاق کے لئے ایسی شہادت کافی ہوگی یا نہیں، بیانات گواہان سمیان قیدار خاں و تولا خاں بمرشتہ داستفتاء ہذا ہیں۔

الجواب:۔ ایسی شہادت ثبوت طلاق کے لئے کافی ہے اور طلاق واقع ہو جاوے گی۔

میل ہونے سے مایوسی کے وقت طلاق نہ دینا کیسا ہے

سوال (۷۹۴) زوجہ و شوہر میں دلی رنجش ہے۔ میل ہونے کی امید ختم ہو چکی ہے، عورت طلاق چاہتی ہے شوہر طلاق نہ دے تو اس کو گناہ ہوتا ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ ایسی صورت میں شوہر طلاق نہ دینے سے گناہگار ہوتا ہے[2]۔

تنہائی کی طلاق واقع ہوتی ہے

سوال (۷۹۵) زید نے اپنی زوجہ کو تنہائی میں کوٹھے کے اندر طلاق دی اور کہا مجھ سے اب کوئی تعلق نہیں رہا، پھر بعد میں لوگوں کے سامنے اس کا تذکرہ کیا۔ پس طلاق کس وقت واقع ہوئی اور عدت کب سے شمار ہوگی،

الجواب:۔ طلاق اسی وقت واقع ہوگئی جس وقت زید نے تنہائی میں طلاق دی اور عدت بھی اسی وقت سے شمار ہوگی۔

---

[1] رد المحتار باب الصریح ص۵۹۱ ۔ ظفیر۔ [2] ویجب لوفات الامساک بالمعروف (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الطلاق ص۵۷۲) ظفیر

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

نابالغ شوہر کی عورت دوسری شادی نہیں کرسکتی

سوال (۷۹۶) زید کی شادی اس کے تایا چچا نے صغرسنی میں کردی تھی، منکوحہ زید ایک سال سے بالغ ہے، زید کے بالغ ہونے کی ابھی دو تین سال تک امید نہیں ہے، زید کے تایا چچا آزاد نہیں کرتے، منکوحہ بالغہ بغیر شوہر واس کے تایا چچا کی آزادگی وطلاق کے نکاح ثانی کرسکتی ہے یا نہیں۔

الجواب: زید کے تایا چچا اگر زید کی طرف سے طلاق دیں بھی تو وہ معتبر نہیں طلاق واقع نہیں ہوگی، اور نہ زید نابالغ کی طلاق واقع ہوسکتی ہے، پس اس صورت میں منکوحہ بالغہ نکاح ثانی نہیں کرسکتی۔ کما ورد فی الحدیث الطلاق لمن اخذ بالساق[1]

نکاح ہوا مگر شوہر نے نہ نان نفقہ دیا نہ حقوق شوہری ادا کئے کیا حکم ہے

سوال (۷۹۷) ایک لڑکی کا نکاح اس شخص کے ساتھ کردیا، لیکن اب لڑکی والدین کے گھر ہے، شوہر نہ اس کو نان نفقہ دیتا ہے نہ صحبت اور خلوت ہوئی، صحبت اور خلوت نہ ہونے سے نکاح ٹوٹ گیا یا نہیں، اور دوسرا نکاح اس لڑکی کا درست ہے یا نہ۔

الجواب: پہلا نکاح اس لڑکی کا صحیح ہوگیا، اور خلوت یا صحبت نہ ہونے سے نکاح نہیں ٹوٹتا جب تک شوہر اول سے طلاق نہ لی جاوے اور عدت نہ گذر جاوے دوسرا نکاح اس کا صحیح نہیں ہے۔

قسم کھانا کہ دوسرا نکاح کروں تو وہ حرام

سوال (۷۹۸) زید نے قسم کھائی کہ اگر میں ہندہ کے سوا دوسرا نکاح کروں تو وہ بی بی مجھ پر حرام ہے اگر اب زید دوسرا نکاح کرے تو کیا حکم ہے۔

الجواب: دوسری منکوحہ پر طلاق واقع ہوجاوے گی[2]۔

---

[1] ابن ماجہ کتاب الطلاق۔ ظفیر۔ [2] وتحل الیمین بعد وجود الشرط مطلقا (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب التعلیق ص ۶۹۰ ج ۲) ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

یہ کہنا کہ دنیا کی ساری عورتیں میری ماں ہیں

سوال (۷۹۹) زید نے کہا دنیا کی کل عورتیں میری ماں ہیں، اب زید کسی عورت سے نکاح کرسکتا ہے یا کیا؟ -

الجواب:- یہ قول لغو ہے جس عورت سے چاہے نکاح کرسکتا ہے -

مطلقہ سے جماع

سوال (۸۰۰) زید طلاق والی بیوی سے جماع کرتا ہے اور زید مسجد کا امام ہے تو اس کے پیچھے نماز درست ہوگی یا نہ -

الجواب:- ایسے شخص کو امام بنانا حرام ہے اور اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے[1] -

حلالہ میں جماع کا شرط ہونا

سوال (۸۰۱) بغیر جماع شوہر ثانی مطلقہ شوہر اول کے لئے حلال ہوجاتی ہے یا نہیں؟ -

الجواب:- بغیر جماع شوہر ثانی شوہر اول کے لئے مطلقہ ثلثہ حلال نہیں ہوسکتی[2] -

یہ کہنا کہ فلاں کام کروں تو میری زوجہ پر طلاق

سوال (۸۰۲) زید نے قسم کھائی کہ اگر فلاں کام کروں تو میری زوجہ پر تین طلاق ہیں، اب زید نے وہ فعل کیا تو زوجہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ -

الجواب:- اس صورت میں تین طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہوگئی[3] -

شوہر سے یہ کابین نامہ لکھوانا کہ بلا اجازت دوسری شادی نہ کروں گا

سوال (۸۰۳) ملک بنگال میں دستور ہے کہ دولہا سے علاوہ مہر کے ایک کاغذ بنام کابین نامہ رجسٹری شدہ لیتے ہیں اور اس میں چار شرائط ہوتے ہیں، منجملہ ان شرطوں کے ایک شرط یہ بھی ہے کہ بلا اجازت کے

---

[1] ویکرہ امامۃ عبد اعرابی وفاسق مختصرا (در مختار باب الامامۃ ص۵۲۳ ج۱) ظفیر [2] وان کان الطلاق ثلثا فی الحرۃ او ثنتین فی الامۃ لم تحل لہ حتی تنکح زوجا غیرہ نکاحا صحیحا ویدخل بھا ثم یطلقھا او یموت عنھا (ھدایہ ص۳۲۵) ظفیر [3] وتحل الیمین اذا وجد المحلوف علیہ (الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب التعلیق ص۶۸۸ ج۲) ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

دوسری شادی نہ کروں گا اگر کروں گا تو طلاق ہے، اور یہ شرط فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنیٰ وثلث ورباع کے مخالف ہے یا نہیں، اور بعض دفعہ یہ کابین نامہ قبل عقد بھی رجسٹری ہوتا ہے کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ جواب مسئلہ مستفسرہ یہ ہے کہ فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنیٰ وثلث ورباع[1] میں امر وجوب کا نہیں ہے بالاتفاق امر اباحت ہے کہ اگر کرو تو جائز ہے، پس اگر لڑکی کے اولیاء اس وجہ سے کہ دوسرا نکاح کرنے کی صورت میں شوہر عدل نہ کرے گا اور ہماری لڑکی کو تکلیف پہنچے گی، ایسی شرط کرلیویں تو کچھ حرج معلوم نہیں ہوتا، البتہ عموماً یہ قاعدہ مقرر کرلینا اچھا نہیں ہے۔ بہرحال جب شوہر اس تعلیق کو تسلیم کرے گا تو بصورت تحقق شرط وقوع جزاء ضروری ہے یعنی طلاق واقع ہوجاوے گی، قبل از عقد جب تک اضافت الی العقد نہ پائی جاوے تو اقرار ہر جگہ معتبر نہیں ہوتا، لیکن جو صورت سوال میں درج ہے کہ دوسری زوجہ کی طلاق کو زوجہ اولیٰ کے نکاح کے بعد پر معلق کیا ہے تو اس میں قبل عقد اور بعد عقد برابر ہے، اگر بعد نکاح زوجہ اولیٰ وہ شخص دوسری زوجہ سے نکاح کرے گا دوسری زوجہ پر طلاق واقع ہوجاوے[2] گی۔

گونگے کی طلاق واقع کس طرح ہوتی ہے

سوال (۸۰۴) زید گونگا بہرا نابینا ہے، اس کے والد نے بوقت بلوغ اس کا عقد ایک عورت سے کرادیا تھا، ایجاب وقبول زید کی جانب سے زید کے والد نے کیا تھا، ایک زمانہ تک اشارہ وغیرہ سمجھتا رہا، اب ۵-۶ سال سے اشارہ بالکل نہیں سمجھتا، اس کی زوجہ علیحدگی چاہتی ہے، علیحدگی کی کیا صورت ہے۔

الجواب:۔ گونگے کی طلاق اشارہ سے واقع ہوجاتی ہے یعنی جو اشارہ طلاق کا اور علیحدہ کرنے کا معہود ومعلوم ہو، اگر وہ اس طریق سے اشارہ کردے تو طلاق واقع

---

[1] سورۃ النساء رکوع ۱-۴ ظفیر [2] وتحل الیمین اذا وجد الشرط مرۃ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب التعلیق ص ۶۸۸ ج ۲) ظفیر

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

ہوجاوے گی اور اگر گونگا لکھنا جانتا ہو تو لکھنے سے طلاق واقع ہوگی: اس صورت میں کسی اور اشارہ سے طلاق واقع نہ ہوگی کذا فی الدر المختار[1] والشامی اور اگر نہ کوئی اشارہ طلاق کا وہ کرسکتا ہو اور نہ لکھ سکتا ہو تو پھر طلاق واقع ہونے کی کوئی صورت نہیں ہے اور نکاح ثانی کرنا اس کی زوجہ کو بدون طلاق کے درست نہیں ہے۔

عورت طلاق کا دعوی کرے اور شوہر انکار تو کیا کیا جائے

سوال (۸۰۵) اگر عورت مدعیہ تین طلاق کی ہو اور شوہر طلاق سے انکار کرتا ہو تو طلاق کے ثبوت کی کیا صورت ہوسکتی ہے، آیا گواہوں کی گواہی سے طلاق ثابت ہوجاوے گی یا کیا، اور کیسے گواہوں کی گواہی سے طلاق کا ثبوت ہوگا۔ اور طلاق کے ثبوت کے لئے تحریری طلاق ہونا ضروری تو نہیں، اگر زبانی طلاق دیدیوے تو کیا حکم شریعت مطہرہ دیتی ہے، اور عورت نان نفقہ کا دعوی کرتی ہے، یہ دعوی طلاق کے دعوی کے منافی ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب:۔ جس صورت میں عورت دعوی طلاق کا کرے اور شوہر منکر ہو طلاق سے تو دو گواہ عادل مسلمان یعنی نمازی پرہیزگار فسق وفجور سے بچنے والوں کی گواہی سے طلاق ثابت ہوتی ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ ہر دو گواہ باہم متفق اللفظ والمعنی گواہی دیویں، گواہوں کا اختلاف یہاں بھی موجب ردّ شہادت ہے، درمختار میں ہے

---

[1] ویقع طلاق کل زوج بالغ عاقل ولو اخرس باشارتہ المعھودۃ فانھا تکون کعبارۃ الناطق استحسانا (درمختار) وفی التتارخانیہ عن المبسوط یقع طلاق الاخرس بالاشارۃ یرید بہ الزوج ان کان الاخرس لا یکتب وکان لہ اشارۃ تعرف فی طلاقہ ونکاحہ وشرائہ وبیعہ فھو جائز (الدر المختار کتاب الطلاق ص۲۵۴ ج۲) ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

ولزم فی الکل" لفظ اشهد لقبولها والعدالة لوجوبه" وایضاً فی الدر المختار وکذا یجب مطابقة الشهادتین لفظاً ومعنیً[1] پس صورت مسئولہ میں اور واقعہ مذکورہ میں اگر دو گواہ مسلمان عادل بلا اختلاف بیان طلاق کی گواہی دیں تو شرعاً طلاق ثابت ہے۔ اور بصورت ثابت ہونے تین طلاق کے "علاقۂ نکاح" مابین الزوجین منقطع ہے اور واضح ہو کہ طلاق واقع ہونے کے لئے شرعاً لکھنے کی ضرورت نہیں ہے شوہر اگر زبانی طلاق دیوے اور تحریر میں نہ لاوے تب بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے اور نان نفقہ کا دعویٰ کرنا عورت کا دعویٰ طلاق کو مضر نہیں ہے۔

شوہر کے پابند شریعت نہ ہونے کی وجہ سے نکاح فسخ نہیں ہو سکتا

سوال (۸۰۶) ایک لڑکی کا نکاح ایک شخص کے ساتھ کر دیا تھا مگر شوہر اور اس کے گھر والے بددین ہیں یعنی نماز، روزہ کے پابند نہیں اور پاخانہ کے لئے عورتیں جنگل میں جاتی ہیں تو ایسی حالت میں اس لڑکی کا نکاح فسخ ہو سکتا ہے یا نہ؟ اور لڑکی مہر پانے کی مستحق ہے یا نہ اگر مہر کے عوض میں طلاق لی جاوے تو جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ نکاح ہو گیا اب بدون طلاق دینے شوہر کے نکاح فسخ نہیں ہو سکتا اگر لڑکی بوجہ شوہر کے اور اس کے گھر والوں کی بددینی کی وجہ سے وہاں جانا نہیں چاہتی تو جس طرح ہو شوہر سے طلاق لی جاوے اگر مہر کے عوض وہ طلاق دے تو ایسا ہی کیا جاوے۔ اگر عورت سے صحبت ہو گئی ہے تو مہر پورا واجب[2] ہے۔

طلاق معلق سے بچنے کی تدبیر

سوال (۸۰۷) زید نے بحالت غصہ اپنے باپ سے جو ضعیف العمر بیمار ہیں یہ کہہ دیا کہ اگر میں تمہاری خدمت اپنے ہاتھ سے کروں تو میری زوجہ کو تین طلاق، لیکن زید اپنے اس قول سے نہایت پشیمان ہے اور باپ کی خدمت

---

[1] الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الشهادات ج۴ ص۵۲۵-۵۱۶ ظفیر۔ [2] ومن سمی مهرا عشرة فما زاد فعلیه المسمی ان دخل بها او مات عنها (هدایه ج۲ ص۳۰۴) ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

کرنا چاہتا ہے سوائے زید کے اور کوئی خدمت کرنے والا اس کے باپ کا نہیں ہے۔ مگر خدمت کرنے میں تین طلاق واقع ہونے کا اندیشہ ہے، اگر خدمت کرنے سے اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع نہ ہوں تو زید خدمت کرنے کو تیار ہے۔

الجواب:۔ باپ کی خدمت کرنا ضروری اور واجب ہے اور یہ بھی ضرور ہے کہ خدمت کرنے سے اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہو جاویں گی، پس تدبیر تین طلاق سے بچنے کی یہ ہو سکتی ہے کہ اس عورت کو ایک طلاق رجعی دیدی جاوے اور عدت یعنی تین حیض پورے ہونے دیں یہاں تک کہ عدت ختم ہونے پر وہ عورت شوہر کے نکاح سے خارج و علیحدہ ہو جاوے گی، اس وقت باپ کی خدمت کرے قسم پوری ہو جاوے گی اور تین طلاق واقع نہ ہوں گی، کیونکہ وہ عورت اس وقت محل طلاق نہیں ہے، پھر نکاح اس عورت سے دو گواہوں کے روبرو تھوڑے سے مہر کے ساتھ مثلاً دس درہم یعنی اڑھائی تین روپیہ کے ساتھ کر لیوے، اس تدبیر سے حلالہ کی ضرورت نہ ہوگی اور پھر ہمیشہ باپ کی خدمت کرتا رہے طلاق واقع نہ ہوگی، کیونکہ وہ تعلیق اور قسم ایک دفعہ میں ختم ہو جاوے گی، ھکذا فی الدر المختار[1] وغیرہ۔

بلا عذر گواہی میں تاخیر

سوال (۸۰۸) زید ہندہ کو طلاق دے کر اس کے ساتھ شب باشی کرتا رہا، دو لڑکے بھی پیدا ہوئے۔ اب دو شخص گواہی دیتے ہیں کہ زید نے ہندہ کو طلاق مغلظہ دی ہے، اس صورت میں کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ طلاق کے گواہ اگر بلا عذر گواہی دینے میں تاخیر کریں فاسق ہو جاتے ہیں، ان کی گواہی سے طلاق ثابت نہیں[2] ہوتی۔

---

[1] وتحل الیمین اذا وجد الشرط مرۃ (الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب التعلیق ص ۶۶۸ ج ۲) ظفیر۔ [2] ومتی اخر شاھد الحسبۃ شھادتہ بلا عذر فسق فترد (الدر المختار علی ھامش رد المحتار ص ۵۱۲ ج ۴) ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

باب ہشتم

طلاق رجعی سے متعلق احکام ومسائل

دوطلاق کے بعد عدت میں ہمبستری سے رجعت ہوجاتی ہے

سوال (۸۰۹) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو دو بار طلاق دیدی، اور پھر وہ دونوں زوج اور زوجہ ایک مکان میں رہتے رہے، باز چند دن باز نہ آئے وطی کر بیٹھے۔ اب یہ فرمایئے کہ وہ وطی کرنا ہی رجعت ہوگیا یا تجدید نکاح کی ضرورت ہے۔

الجواب:- دوطلاق بھی رجعی ہیں یعنی بعد دو طلاق رجعی کے عدت میں رجعت صحیح ہے، پس اس صورت میں رجعت صحیح ہوگئی اور ہمبستری کرنا شوہر کا عدت میں بھی رجعت ہے، اب دوبارہ رجعت کرنے کی اور نکاح کرنے کی ضرورت نہیں رہی۔ وہ عورت بدستور نکاح میں ہے اور اس کی زوجہ[1] ہے۔

دو صریح طلاق کے بعد بیوی کو لوٹا لینا درست ہے

سوال (۸۱۰) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو دو طلاق صریح دی، اب وہ اس کو لوٹا سکتا ہے یا نہیں

الجواب:- دوطلاق صریح کے بعد عدت کے اندر بدون نکاح کے اس

[1] اذا طلق الرجل امرأته تطليقة رجعية او تطليقتين فله ان يراجعها في عدتها رضيت بذلك او لم ترض لقوله والرجعة ان يقول راجعتك او يطأها او يقبلها او يلمسها بشهوة الخ (هدايه باب الرجعة ص ۲۷۳ ج ۲) ظفير۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

کو لوٹا سکتا ہے اور عدت کے بعد نکاح جدید کی ضرورت[1] ہے، اور عدت طلاق کی تین حیض ہیں[2] ھکذا فی کتب الفقہ۔ قال اللہ تعالیٰ اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ ای التطلیق الذی یراجع بعدہ مَرَّتَانِ ای اثنان فَاِمْسَاكٌ ای فعلیکم امساکھن بعدہ بان تراجعوھن[3] الخ جلالین۔

غصہ میں دو مرتبہ کہا طلاق دی طلاق دی، کیا حکم ہے

سوال (۸۱۱) بکر نے غصہ میں آکر دو مرتبہ اپنی زوجہ ہندہ کو کہا کہ میں نے طلاق دی طلاق دی، آیا ہندہ کو طلاق ہوئی یا نہیں، اگر طلاق ہوئی تو کونسی، تجدید نکاح کی ضرورت ہے یا کیا۔

الجواب:۔ اس صورت میں زوجہ بکر مسماۃ ہندہ پر دو طلاق رجعی واقع ہوگئی عدت کے اندر رجعت درست ہے اور بعد عدت کے دوبارہ نکاح کر سکتا ہے[4] ھکذا فی کتب الفقہ۔

نکاح میں رہو یا طلاق لے لو، اس کے جواب میں بیوی نے کہا طلاق لیتی ہوں کیا حکم ہے

سوال (۸۱۲) عمر نے اپنی منکوحہ کو کہا کہ چاہو تم میرے نکاح میں رہو چاہو طلاق لے لو تم کو اختیار ہے، منکوحہ نے کہا میں طلاق لیتی ہوں، اس صورت میں بھی طلاق بائن ہوگئی یا نہیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں بھی طلاق رجعی واقع ہوگی کما فی الدر المختار امرك بیدك فی تطلیقۃ او اختاری تطلیقۃ فاختارت نفسھا طلقت رجعیۃ[5]

---

[1] واذا طلق الرجل امرأتہ تطلیقۃ رجعیۃ او تطلیقتین فلہ ان یراجعھا فی عدتھا رضیت بذلك اولم ترض کذا فی الھدایہ (عالمگیری مصری باب الرجعۃ ص۴۲۲ ج۱) واذا کان الطلاق بائنا دون الثلاث فلہ ان یتزوجھا فی العدۃ وبعد انقضائھا ایضا (ص۴۳۱ ج۱) ظفیر۔

[2] وھی فی حق حرۃ ای تحیض لطلاق ای بعد الدخول حقیقۃ او حکما ای ثلاث حیض کو امل (الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب العدۃ ص۵۲۵ ج۲) ظفیر۔ [3] تفسیر جلالین سورۃ البقرۃ ۱۲ ظفیر

[4] اذا طلق الرجل امرأتہ تطلیقۃ رجعیۃ او تطلیقتین فلہ ان یراجعھا فی عدتھا (ھدایہ باب الرجعۃ ص۴۲۳ ج۲) ظفیر [5] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب تفویض الطلاق ص۶۶۱ ج۲ ۱۲ ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

پرچہ لکھ کر طلاق دینے سے کونسی طلاق ہوتی ہے

سوال (۸۱۳) ایک شخص نے اپنی عورت کو ایک پرچہ لکھ کر دیا جس میں یہ مضمون ہے کہ میں نے اپنی عورت کو طلاق دی، اس صورت میں کس قسم کی طلاق واقع ہوئی اور کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ لکھنے سے بھی طلاق واقع ہوجاتی ہے، پس رقعہ میں جو مضمون شوہر نے لکھا ہے اس سے ایک طلاق رجعی اس کی زوجہ پر واقع ہوئی، عدت کے اندر رجعت اس میں صحیح ہے، یعنی بدون نکاح کے شوہر اس کو لوٹا سکتا ہے اور رکھ سکتا ہے، قال فی الدر المختار یقع بما ای بمعنی الالفاظ وما بمعناها من الصریح[۱] واحدۃ رجعیۃ الخ۔

ہم اس کو طلاق دیتے ہیں کہنے سے طلاق رجعی واقع ہوئی

سوال (۸۱۴) زید نے اپنی بیوی ہندہ کے متعلق ایک خط پنچ کے نام لکھا، جس میں حسب ذیل فقرے لکھے ہیں، کل پنچان کو معلوم ہو کہ ہم نے اس لڑکی سے بھر پایا، آپ ہمارا زیور وغیرہ جو کچھ اس کے پاس ہے اس سے لے کر ہمارے ماں باپ کے پاس بھجوا دیجئے ہم اس کو نہیں رکھیں گے اس کے ماں باپ کہتے تھے کہ ہماری لڑکی کو جواب دو، سو اب ہم خود طلاق دیتے ہیں۔ پس اس صورت میں کس قسم کی طلاق واقع ہوئی۔

الجواب:۔ اس صورت میں ایک طلاق رجعی اس کی عورت پر واقع ہوئی ہے کیونکہ طلاق صرف اس لفظ سے واقع ہوئی ہے "اب ہم خود طلاق دیتے ہیں"، اور کوئی لفظ طلاق کا اس مضمون میں نہیں ہے، لہٰذا اس لفظ سے ایک طلاق رجعی واقع ہوئی۔

---

[۱] الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الصریح ص۵۹۰ ج۲ ظفیر

[۲] صریحه مالم یستعمل الا فیه الا کطلقتك وانت طالق او یقع بما ای بمعناه الالفاظ وما بمعناها من الصریح او واحدة رجعیة (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الصریح ص۵۹۰ وص۵۹۲ ج۲) ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

آج سے اس کو طلاق ہی سمجھو کہا تو کونسی طلاق ہوئی

سوال (۸۱۵) زید نے اپنی بیوی سے ناخوش ہوکر ایک محلہ کی عورت کو مخاطب کرکے اپنی بیوی کی نسبت کہا کہ آج سے ان کو طلاق ہی سمجھو، دوسرے یہ کہ آج اگر ہم ان سے بیوی کا برتاؤ رکھیں تو اپنی لڑکی سے زنا کریں، اس صورت میں کونسی طلاق ہوئی، دوبارہ نکاح ہوسکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں زید کی زوجہ پر ایک طلاق رجعی واقع ہوگئی۔ اور دوسرا جملہ کہ آج سے اگر ہم ان سے بیوی کا برتاؤ رکھیں تو یہ لغو ہے، پس عدت میں رجعت درست ہے اور بعد عدت کے نکاح جدید ہوسکتا ہے، اور کچھ کفارہ اس میں نہیں ہے۔

ایک طلاق دے کر متعدد لوگوں سے کہتا رہا کہ طلاق دیدی تو کتنی طلاق واقع ہوگی

سوال (۸۱۶) زید نے اپنی سسرال میں جیا ساس کے سامنے کہا کہ بیوی کو کہدو کہ ہم نے طلاق دیا۔ پھر اپنی سالیوں کے سامنے کہا کہ ہم نے تمہاری بہن کو طلاق دیدیا، پھر باہر مردوں میں بھی کہا کہ ہم نے طلاق دیدیا اور چوتھے شخص سے بھی ایسا ہی کہا، مگر یہ تین بار جو اول دفعہ کے بعد طلاق کا تکرار کیا گیا یہ محض بغرض اطلاع واخبار کے کہا ہے، اس سے تجدد وتعدد طلاق مراد نہیں تھا، اب جو کچھ حکم ہو مطلع فرمایئے۔

الجواب:۔ اگر نیت زید کی دوبارہ اور سہ بارہ وغیرہ سے خبر دینا اسی طلاق اول کی ہے تو اس کی زوجہ پر صرف ایک طلاق رجعی واقع ہوئی[۱]، اور حکم اس کا یہ ہے کہ عدت کے اندر رجعت بلا نکاح کے درست ہے اور بعد عدت کے نکاح جدید بلا حلالہ کے ہوسکتا ہے

---

[۱] اذا طلق الرجل امرأته تطليقة رجعية او تطليقتين فله ان يراجعها في عدتها رضيت بذلك او لم ترض ۱۲ واذا كان الطلاق بائنا دون الثلث فله ان يتزوجها في العدة وبعد انقضائها ہدایہ باب الرجعۃ ص۲۷۳ ج۲ ومص۲۷۴ ج۲ ظفیر

[۲] واذا قال انت طالق ثم قيل له ما قلت فقال قد طلقتها او قلت هي طالق فهي طالق واحدة لانه جواب (ص) درمختار باب الصریح ص۳۲۱ ج۲ ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

شراب پی کر دو طلاق دی کیا حکم ہے

سوال (۸۱۷) ایک شخص نے شراب پی اور حالت مدہوشی وغصہ میں اپنی زوجہ کو دو طلاق دی، آیا طلاق بائن پڑی یا نہیں۔

الجواب:۔ ایک یا دو طلاق دینے سے طلاق رجعی واقع ہوتی ہے بائنہ نہیں ہوتی اور شراب کے نشہ کی طلاق واقع ہوتی ہے وفی التتارخانیہ طلاق السکران واقع اذا سکر من الخمر او النبیذ۔ ردالمحتار کتاب الطلاق ص۲۴۴ ج۲۔ ظفیر۔

دو طلاق دی اور رجوع کرلیا۔ اب چار سال بعد پھر طلاق دی تو کیا حکم ہے

سوال (۸۱۸) ایک عورت کا یہ خیال ہے کہ عرصہ تین چار سال کا ہوا، اس کو اس کے شوہر نے دو طلاق دی تھی اور درمیان عدت کے رجوع کرلیا تھا۔ اب تین چار سال کے بعد ایک طلاق اور دیدی، آیا یہ بعد کو دی ہوئی طلاق اور طلاقوں سے ملحق ہوسکتی ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ مطلقہ کی عدت کے بعد اگر پھر اس کو طلاق دی جاوے تو وہ پہلی طلاق کے ساتھ ملحق نہیں ہوتی، کیونکہ طلاق کے لاحق ہونے کی شرطوں میں سے یہ ہے کہ عدت کے اندر مکرر طلاق دی جاوے، درمختار میں ہے الصریح یلحق الصریح[1] ویلحق البائن بشرط العدۃ قولہ بشرط العدۃ ھذا الشرط لابد منہ فی جمیع صور اللحاق[2] شامی۔

جعلی داماد بن کر جس نے طلاق دی ہے اس کی خود بیوی پر طلاق ہوجائے گی

سوال (۸۱۹) عمر زید کا داماد ہے، زید نے عمر سے کسی دشمنی کی وجہ سے بکر کو اپنا جعلی داماد بنا کر یعنی بغیر اس کے کہ واقع میں زید نے اپنی لڑکی کا نکاح بکر کے ساتھ کیا ہو، عدالت میں حاکم کے روبرو یہ بات ظاہر کی کہ یہ بکر میرا داماد ہے، حالانکہ واقعہ اس کے خلاف ہے

---

[1] صریحہ مالم یستعمل الا فیہ او کطلقتک وانت طالق او یقع بھا واحدۃ رجعیۃ وان نوی خلافھا من البائن او لم ینو شیئا (الدر المختار علی ھامش ردالمحتار باب الصریح ص۵۹۶ ج۲) ظفیر۔ [2] ایضاً باب الکنایات ص۲۴۵ ج۲ ظفیر

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

جعلی داماد نے حاکم کے سامنے کہا کہ میں اپنی بیوی کو طلاق دیتا ہوں، اور جعلی داماد کے واقع میں ایک بیوی ہے، تو یہ طلاق اور طلاقنامہ جو حاکم کے روبرو لکھا گیا اس کی نفس الامر بیوی کے حق میں معتبر ہوگا یا نہیں۔ اور بکر کی واقعی بیوی مطلقہ ہوگی یا نہیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں بکر کی واقعی بیوی پر طلاق واقع ہو جاوے گی۔

قال فی الدر المختار باب الصریح صریحہ مالم یستعمل الا فیہ کطلقتک[1] وقع بہ واحدۃ رجعیۃ وان نوی خلافہا[2] وقال علیہ الصلوۃ والسلام ثلث جدھن جد وھزلھن جد وعد صلے اللہ علیہ وسلم منھن الطلاق[3]۔

ہم اس کو برابر طلاق دیتے ہیں لکھا تو کیا حکم ہے

سوال (۸۲۰) ایک شخص نے اپنے خسر کو یہ لکھا کہ تمہاری لڑکی ہمارے ماں باپ سے برابر تکرار کرتی ہے، ہم اس کو برابر طلاق دیتے ہیں اس صورت میں اس کی بیوی پر طلاق ہوئی یا نہیں، اور کوئی صورت اس کی زوجیت میں رہنے کی ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں اس شخص کی زوجہ پر الفاظ مذکورہ فی السوال سے کہ (ہم اس کو برابر طلاق دیتے ہیں) ایک طلاق واقع ہوگئی اور یہ طلاق رجعی ہے، اس کا حکم یہ ہے کہ عدت کے اندر شوہر اس کو بدون نکاح کے رجعت کر سکتا ہے اور بعد عدت کے نکاح جدید بدون حلالہ کے درست ہے قال اللہ تعالیٰ الطلاق مرتان فامساک بمعروف او تسریح باحسان[4] الایہ یعنی طلاق رجعی دو طلاق ہیں پھر شوہر کو اختیار ہے کہ اس کو رکھ لے بھلائی کے ساتھ یا چھوڑ دے بھلائی کے ساتھ یعنی اضرار مقصود نہ ہو۔

ایک طلاق کے بعد دوبارہ نکاح کس طرح ہوگا

سوال (۸۲۱) ایک شخص اپنی بیوی کو ایک دفعہ طلاق دیدے اگر طلاق واقع ہوگئی تو دوبارہ کس طرح نکاح ہو سکتا ہے۔

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الصریح ص۹۹ ج۲ ۱۲ ظفیر

[2] مشکوۃ باب الطلاق۔ ظفیر۔ [3] سورۃ البقرہ رکوع ۲۹۔ ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب:- اس کی عورت پر ایک طلاق رجعی واقع ہوگئی اگر عدت پوری نہ ہوئی ہو تو شوہر اس کو بدوں نکاح کے پھر رجوع کر سکتا ہے اور اگر عدت پوری ہوگئی ہو تو دوبارہ نکاح کر سکتا ہے[1]۔

طلاق رجعی میں بوسہ سے رجعت ہوجاتی ہے

سوال (۸۲۲) اگر صورت مسئولہ میں بجائے قول مذکور کے زید نے یہ کہا ہو کہ جب عرصہ دراز سے ہمارے تمہارے درمیان خاص تعلق نہیں ہے تو طلاق تو مدت ہوئی ہو چکی پھر طلاق کیا مانگتی ہو تو اس صورت میں کیا حکم ہے آیا طلاق ہوئی یا کیا؟ اگر طلاق رجعی ہو تو اگر زید ہندہ کا شہوت سے بوسہ لے تو رجعت صحیح ہوگی یا نہیں۔

الجواب:- جب کہ معلوم ہوا کہ اس صورت یعنی دوسری صورت میں طلاق رجعی واقع ہوئی تو تقبیل بالشہوۃ سے عدت میں رجعت صحیح ہوگئی، درمختار میں ہے وبکل ما یوجب حرمۃ المصاھرۃ الخ وفی الشامی قال فی البحر ودخل الوطی والتقبیل بشھوۃ[2] الخ

میں نے طلاق دی کہنے سے طلاق رجعی واقع ہوئی، عدت میں رجعت ہوجاتی ہے

سوال (۸۲۳) زید نے اپنی زوجہ کو ایک بار یہ کہا کہ میں نے تم کو طلاق دیا، اس صورت میں کیسی طلاق ہوئی اور اس کی رجعت کی کیا صورت ہے۔

الجواب:- اگر منکوحہ اس کی مدخولہ ہے تو یہ طلاق رجعی ہوئی، عدت میں رجعت

---

[1] اذا طلق الرجل امرأتہ تطلیقۃ رجعیۃ الخ فلہ ان یراجعھا فی عدتھا الخ واذا کان الطلاق بائنا دون الثلاث فلہ ان یتزوجھا فی العدۃ وبعد انقضائھا (عالمگیری مصری باب الرجعۃ ص۴۳۱ ج۱) ظفیر۔

[2] ردالمحتار باب الرجعۃ ص۴۲۹ ج۲ ۱۲ ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

بلانکاح صحیح ہے[1]۔

عدت میں رجعت درست ہے

سوال (۸۲۴) ایک شخص نے ایک مرتبہ اپنی بیوی کو طلاق دی، اب عدت میں دس بارہ روز کا وقفہ ہے تو رجعت درست ہے یا نہیں، لفظ یہ ہیں (طلاق قطعی دی)۔

الجواب:۔ اس صورت میں اگر شوہر نے صرف ایک طلاق دی ہے تو عدت میں رجعت کرنا درست ہے یعنی بلانکاح لوٹا سکتا ہے، شوہر یہ کہے کہ میں نے اپنی بیوی سے رجوع کرلیا[2]۔ اور قطعی کا لفظ یقینی کے معنی میں ہے اس سے طلاق بائنہ نہیں ہوتی

طلاق بائن میں رجعت نہیں

سوال (۸۲۵) طلاق بائن میں رجوع کرنا درست یا نہیں؟۔

الجواب:۔ طلاق بائن میں رجوع کرنا بدون نکاح کے درست نہیں ہے البتہ اگر طلاق بائن ایک یا دو ہوں تین نہ ہوں تو عدت کے اندر اور بعد عدت کے نکاح جدید بدون حلالہ کے درست ہے، اور اگر تین طلاق بائنہ دی ہیں تو بدون حلالہ کے نکاح درست نہیں[3] ہے۔

میں نے طلاق دیدی بے کہنے سے طلاق رجعی واقع ہوتی ہے

سوال (۸۲۶) زید نے اپنے خسر بکر کو ایک خط لکھا زبیدہ اپنی دوسری بیوہ بیٹی کو اطلاع دو کہ ہندہ کو میں نے یعنی زید نے طلاق دیدی ہے۔ زبیدہ زید سے نکاح کرلے، زبیدہ نے انکار کیا حالانکہ

---

[1] اذا طلق الرجل امرأته تطليقة رجعية او تطليقتين فله ان يراجعها في عدتها رضيت بذلك اولم ترض (الى قوله) والرجعة ان يقول راجعتك او راجعت امرأتي الخ (هداية باب الرجعة ص۳۷۲) ظفير۔ [2] ايضاً ص۳۷۳ ۔ ظفير [3] واذا كان الطلاق بائنا دون الثلث فله ان يتزوجها في العدة وبعد انقضائها (الى قوله) وان كان الطلاق ثلثا لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا ويدخل بها ثم يطلقها او يموت عنها (هداية ص۳۷۵) ظفير۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

زید نے ہندہ کے پاس کوئی اطلاع نہیں بھیجی، لیکن ہندہ کو سنتے سناتے اس بات کا علم ہوگیا، اور تین ماہ کے اندر زبیدہ زید کے پاس چلی آئی اور اب زید کے ساتھ ہی رہتی ہے، زید نے ہندہ کے ساتھ دوبارہ نکاح نہیں کیا۔ کیا اس صورت میں ہندہ کو طلاق ہوگئی، اور اگر طلاق ہوگئی تو رجعت کی کیا صورت ہے۔

الجواب:۔ اس صورت میں ہندہ پر ایک طلاق رجعی واقع ہوگئی، عدت کے اندر اندر بلا نکاح زید ہندہ کو رجوع کر سکتا ہے، رجعت یہ ہے کہ عدت کے اندر کہدیوے کہ میں نے اپنی زوجہ کو رجوع کر لیا[1] اور عدت مطلقہ کی تین حیض ہیں۔

ایک دو صریحی طلاق کے بعد رجعت درست ہے نکاح جدید کی ضرورت نہیں

سوال (۸۲۷) زید نے ہندہ سے نکاح کیا ایک سال ہندہ زید کے گھر آباد رہی، زید بیمار ہوا کہ امید زندگی ہرگز نہ تھی، برادران زید نے حالت بیماری میں زید سے جبراً طلاق دلائی قبل از گذرنے معیاد عدت زید نے ہندہ سے پھر رجوع کیا، آیا رجوع صحیح ہے یا تجدید نکاح کی ضرورت ہے۔

الجواب:۔ اگر طلاق ایک دو صریح زید سے دلائی تب تو عدت کے اندر جو زید نے رجوع کیا وہ صحیح ہوگیا۔ اور ہندہ بدستور اس کی زوجہ رہی نکاح جدید کی ضرورت نہیں ہے[2]۔ اور اگر زید سے تین طلاق دلائی گئی تو پھر رجوع کرنا صحیح نہیں ہے، اور بدون حلالہ کے ہندہ کے ساتھ زید کا نکاح اب نہیں ہو سکتا۔

اگر خاموش نہیں ہوگی تو طلاق کہنے سے کونسی طلاق واقع ہوئی

سوال (۸۲۸) باہم سوتن میں جھگڑا ہو رہا تھا مرد ایک عورت کی طرف مخاطب ہو کر بولا کہ اگر تو خاموش

---

[1] اذا طلق الرجل امرأته تطليقة رجعية او تطليقتين فله ان يراجعها في عدتها رضيت بذلك او لم ترض الا ان الرجعة ان يقول راجعتك او راجعت امرأتي ونحو ذلك ويطأها او يقبلها او يلمسها بشهوة (هداية باب الرجعة ص ۲۷۳ ج ۲) ظفير۔ [2] ايضاً ظفير

Maktaba Tul Ishaat.com

نہیں ہوگی تو تجھ کو طلاق ہے اول مرتبہ میں وہ عورت خاموش نہیں ہوئی، پھر دوسری مرتبہ مرد نے کہا کہ اگر خاموش نہیں ہوگی تو تجھ کو طلاق ہے، اس دفعہ بھی خاموش نہیں ہوئی، پھر تیسری مرتبہ مرد نے کہا کہ اگر خاموش نہیں ہوگی تو تجھ کو طلاق ہے، اس مرتبہ ثالث میں عورت بالکل خاموش ہوگئی، اس صورت میں کے طلاق واقع ہوئی اور شوہر کے طلاق کا مالک رہا، اور شوہر کو اختیار لوٹا لینے کا ہے یا نہیں۔

الجواب: - اس صورت میں طلاق رجعی ہوئی، کیونکہ دو طلاق صریح تک رجعی رہتی ہے کما قال اللہ تعالیٰ الطلاق مرتان[1] ای الطلاق الرجعی اثنان پس عدت کے اندر شوہر اس مطلقہ کو لوٹا سکتا ہے اور بعد عدت کے لوٹانا بلا نکاح جدید کے درست نہیں ہے البتہ نکاح جدید کے ساتھ لوٹا سکتا ہے هکذا فی الدر المختار[2] اور شوہر اس صورت میں ایک طلاق کا اور مالک رہا اگر قبل انقضاء عدت ایک طلاق اور دیدے گا تو تین طلاق واقع ہوجاویں گی پھر بدون حلالہ کے اس سے نکاح درست نہ ہوگا کما بین فی کتب الفقہ۔

ایک طلاق دو طلاق میں دو طلاق واقع ہوگی

سوال (۸۲۹) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو کہا کہ تجھ کو ایک طلاق دو طلاق تو اس گھر میں جا، ایک شخص نے طالق سے کہا کہ ایک طلاق کیوں باقی رکھا، اس نے جواب دیا کہ وہ ایک طلاق تا زیست نہ دوں گا، بعض عالم کہتے ہیں کہ عورت پر تین طلاق واقع ہوئی کیونکہ ایک طلاق دو طلاق جملہ تین طلاق ہوئی بعض کہتے ہیں کہ دو طلاق رجعی واقع ہوئی کیونکہ عطف مفقود اور سکوت معدوم دونوں کے درمیان انفصال نہیں ہے، اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے۔

الجواب: - جب کہ نیت شوہر کی ایک اور دو کو جمع کرنے کی نہیں ہے تو اس صورت میں اس کی زوجہ پر دو طلاق رجعی واقع ہوں گی جیسا کہ شوہر کے جواب

---

[1] سورۃ البقرۃ - ۱۲ ظفیر۔ [2] حوالہ بار بار گذر چکا۔ ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

سے بھی معلوم ہوتا ہے۔

طلاق دی دی دی کہنے سے ایک طلاق واقع ہوئی

سوال (۸۳۰) خالد کی زبان سے غصہ کی حالت میں اپنی خوشدامن کے دروازہ میں یہ الفاظ نکلے، زید کی بیٹی جمال النساء کو طلاق دی دی دی، لیکن زوجہ کا نام جمال جہاں ہے مگر ولدیت صحیح ہے۔ آیا غلطی نام زوجہ سے طلاق ہوگئی یا نہیں، دی، دی، دی کا تکرار برائے لفظ طلاق اول ہوگا یا برائے طلاق ثلاثہ۔

الجواب:۔ ایسی غلطی سے طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہو جاتی ہے، دی دی دی کا تکرار تاکید طلاق سابق ہے، لہذا اس صورت میں ایک طلاق رجعی ہی رہے گی۔

ایک طلاق دے کر جب رکھ لیا تو رجعت ہوگئی دوسرے سے اس کا نکاح درست نہیں

سوال (۸۳۱) عمر نے دھوکہ سے زید کو شراب پلوائی اور کئی آدمیوں کی مدد سے زبردستی زید سے طلاق کے الفاظ کہلوائے، لیکن زید کہتا ہے کہ میں نے ہندہ کو صرف ایک ہی دفعہ طلاق دی ہے، حالت درست ہونے کے بعد کچھ عرصہ دونوں میں تعلق زوجیت قائم رہا، زید کسب معاش کے لئے باہر گیا، عمر نے جبراً اس کی زوجہ سے نکاح کر کے اس کو اپنے پاس رکھا۔ اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ وہ عورت زید کی منکوحہ ہے کیونکہ زید نے ہندہ کو ایک طلاق دی تھی پھر جب اس کو مثل منکوحہ کے رکھا تو رجعت صحیح ہوگئی[۲] اور نکاح قائم رہا، پھر عمر کا نکاح اس سے

---

[۱] وبواحدة فی ثنتین واحدة ان قوی واحدة وثنتین فثلاث وفی غیر الموطوءة واحدة کواحدة وثنتین وان قوی مع الثنتین ثلاث مطلقا (در مختار) فان الواو لا تجمع ولا یضر ان یراد به معنی الواو (رد المحتار باب الصریح صفحہ) ظفیر۔

[۲] اذا طلق الرجل امرأته تطلیقة رجعیة او تطلیقتین فله ان یراجعها فی عدتها والرجعة ان یقول راجعتك او یطأها او یقبلها او یلمسها بشهوة (هدایه باب الرجعة صفحہ ۳۷۳) ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

صحیح نہیں ہوا۔

طلاقنامہ لکھا سات دن بعد بچہ پیدا ہوا تو اب رجعت نہیں ہو سکتی

سوال (۸۳۲) زید نے اپنی زوجہ حاملہ کو اس کے کہنے پر طلاقنامہ لکھ دیا مگر تین طلاق نہیں لکھی اور نہ اس نے تین دفعہ زبان سے طلاق دی، طلاق دینے کے پندرہ یوم بعد زید اور اس کی بیوی کا دوبارہ میل ہو گیا۔ زید نے اس کو نان ونفقہ دینا شروع کر دیا۔ بعد طلاقنامہ کے آٹھ سات روز میں لڑکی پیدا ہو گئی، آیا زید مسماۃ مذکورہ کو سابق طرح اپنے گھر رکھ سکتا ہے یا نہ۔

الجواب: ۔ اگر تین دفعہ طلاق تحریر نہیں کی اور نہ زبانی تین طلاق دی تو اس صورت میں عدت کے اندر رجعت بلا نکاح کے درست تھی مگر جب کہ بوقت طلاق وہ عورت حاملہ تھی تو عدت اس کی وضع حمل تھی جب بچہ پیدا ہو گیا تو عدت اس کی ختم ہو گئی[۱] پس اگر شوہر نے بچہ پیدا ہونے سے پہلے اس کو رجوع نہ کیا تھا تو اب بلا نکاح کے رجوع نہیں کر سکتا۔ البتہ نکاح جدید بلا حلال کے کر سکتا ہے کذا فی کتب[۲] الفقہ۔

عدت کے اندر رجوع نہ کرنے سے بائنہ ہو گئی نکاح جدید کرنا ہوگا

سوال (۸۳۳) زید نے اپنی زوجہ کو طلاق رجعی دی پھر رجوع کرنا چاہا لیکن عورت راضی نہیں ہوئی یہاں تک کہ چار پانچ ماہ گذر گئے اور عدت پوری ہو گئی، اب زید زوجہ کو رجوع کر سکتا ہے یا کیا۔

الجواب: ۔ طلاق رجعی میں شوہر کو عدت کے اندر اپنی زوجہ کو رجوع کرنا درست

---

[۱] وفی حق الحامل (وضع جمیع حملها (درمختار) ای بلا تقدیر بمدة سواء ولدت بعد الطلاق او الموت بیوم او اقل (رد المحتار باب العدة ص۵۳۵ ج۲) ظفیر۔

[۲] اذا طلق الرجل امرأته تطلیقة رجعیة او تطلیقتین فله ان یراجعها فی عدتها رضیت بذلك او لم ترض (هدایه باب الرجعة ص۳۷۳ ج۲) واذا کان الطلاق بائنا دون الثلاث فله ان یتزوجها فی العدة وبعد انقضائها (عالمگیری مصری باب الرجعة ص۴۳۱ ج۱) ظفیر

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

ہے اور اس میں عورت کی رضامندی کی ضرورت نہیں ہے، بدون رضا و اجازت عورت کے بھی شوہر اس کو عدت کے اندر رجوع کر سکتا ہے لیکن اگر شوہر نے عدت کے اندر اپنی زوجہ کو رجوع نہیں کیا خواہ یہ سمجھ کر رجوع نہ کیا کہ بلا رضامندی عورت کے رجوع کرنا درست نہیں ہے تو بعد عدت کے وہ عورت بائنہ ہوگئی، اب بدون نکاح جدید کے اس کو لوٹانا درست نہیں ہے اور نکاح جدید عورت کی رضامندی سے ہو سکتا ہے۔

طلاق رجعی میں عدت کے اندر بجائے رجوع ہو جاتا ہے

سوال (۸۳۴) زید نے بسلسلہ تکرار اپنی زوجہ ہندہ سے دو بار کہا کہ ہم نے تم کو طلاق دی، اس کے بعد قریب زمانہ میں تعداد ایام یاد نہیں جھگڑا رفع ہونے پر زید نے زوجہ سے ہمبستری کی، کیا ایسی حالت میں الفاظ طلاق باطل ہو کر زوجہ بدستور منکوحہ متصور ہوگی اور فعل ہمبستری حلال ہوگا یا حرام۔

الجواب:۔ اس صورت میں طلاق رجعی ہوئی، لہٰذا اگر عدت میں زید نے اس سے وطی کر لی تو یہ رجعت صحیح ہوگئی اور وہ بدستور زید کی زوجہ ہوگئی، لیکن شرط یہ ہے کہ زید نے عدت کے اندر یعنی طلاق کے بعد تین حیض پورے ہونے سے پہلے صحبت کی ہو۔[1]

ایک طلاق دی پھر خبر دینے کے طور پر اس کو کئی مرتبہ دہرایا تو کتنی طلاق ہوگی

سوال (۸۳۵) ایک شخص نے غصہ میں کہا کہ میں اپنی عورت کو طلاق دے دیتا ہوں، اس کے بعد وہ اپنے مکان کی طرف چلا، لوگوں نے روکا اس نے کہا مجھے کیوں روکتے ہو میں تو طلاق دے چکا ہوں

---

[1] اذا طلق الرجل امرأته تطليقة رجعية او تطليقتين فله ان يراجعها في عدتها رضيت بذلك او لم ترض (هدايه باب الرجعة ص۳۵۳ ج۲) واذا كان الطلاق بائنا دون الثلاث فله ان يتزوجها في العدة وبعد انقضائها (عالمگيري مصري باب الرجعة ص۴۳۳ ج۱) ظفير

[2] والرجعة ان يقول راجعتك (او يطأها او يقبلها او يلمسها بشهوة (هدايه باب الرجعة ص۳۵۳ ج۲) ظفير۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

بعدہ گھر میں جاکر اپنی عورت سے کہا کہ تو چلی جا، کسی عورت اجنبیہ کے پوچھنے پر کہ کیوں چلی جاوے، اس نے کہا کہ میں بہت آدمیوں کے سامنے طلاق دے چکا ہوں، وہ شخص کہتا ہے کہ بعد کے الفاظ میں نے خبر دینے اور بتلانے کے واسطے کہے ہیں دوبارہ طلاق دینے کے لئے نہیں کہے، تو ان جملوں سے طلاق رجعی ہوئی یا طلاق مغلظہ۔

الجواب: ۔ اس صورت میں جب کہ شخص مذکور نے دوسری اور تیسری مرتبہ لفظ طلاق کا پہلی طلاق کے خبر دینے کی غرض سے کہا ہے اور جدید طلاق دینے کی نیت سے نہیں کہا تو اس عورت پر ایک طلاق رجعی واقع ہوئی، اس میں عدت کے اندر رجعت بلا نکاح جدید کے صحیح ہے اور بعد عدت کے نکاح جدید کے ساتھ رجوع کر سکتا ہے کذا فی الدر المختار[1]۔

دو طلاق کے بعد رجعت کر لی پھر جب تیسری طلاق دی تو اب وہ مغلظہ ہو گئی

سوال (۸۳۶) زید نے ہندہ کو ایک طلاق رجعی دے کر رجعت کر لی اندر عدت کے، پھر چند ماہ بعد ایک اور طلاق رجعی دے کر اس سے بھی رجعت کر لی، پھر چند مہینہ کے بعد ایک اور طلاق رجعی دیدی۔ اس صورت میں تین طلاق زید کی زوجہ ہندہ پر واقع ہوئی یا رجعی:

الجواب: ۔ اس صورت میں اس کی زوجہ مطلقہ ثلثہ ہو گئی، یعنی تین طلاق کے ساتھ بائنہ مغلظہ ہو گئی۔ اب بدون حلالہ کے شوہر اول اس سے نکاح نہیں کر سکتا[2]۔

اگر آج رات نہ آئی تو طلاق پھر نہ آئی تو رجعی طلاق پڑے گی

سوال (۸۳۷) اگر کوئی عورت بغیر اپنے شوہر کی رضامندی و اجازت کے اپنی ماں کے گھر چلی جاوے

---

[1] حوالہ گذر چکا۔ ظفیر [2] الطلاق مرتان فامساک بمعروف او تسریح باحسان الآیۃ فان طلقھا فلا تحل لہ حتی تنکح زوجا غیرہ (سورۃ البقرہ ۲ - ۲۸) لا ینکح مطلقۃ من نکاح صحیح نافذ برؤیۃ الثلاث او الحتی یطأھا غیرہ فی نکاح نافذ او تمضی عدۃ الثانی (الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب الرجعۃ ص ۳۹۰ ج ۲) ظفیر۔

www.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

اور اس کا شوہر ایک مرتبہ یہ کہے کہ اگر آج رات میں نہ آئی تو اس کو طلاق ہے اور باوجود بلانے کے عورت نہ آئی تو اس پر کس قسم کی طلاق واقع ہوئی۔

(۲) اگر طلاق رجعی پڑی تو رجوع کرنے میں عورت اور اس کے والدین کے اختیارات کیا ہیں۔

(۳) اگر مرد رجوع کرنا چاہے اور عورت یا اس کے والدین رضامند نہ ہوں تو کیا حکم ہے۔ رجوع کرنے میں عورت کی موجودگی ضروری ہے یا نہیں۔ بعد رجوع کے دونوں کا ملنا ضروری ہے یا نہیں۔

(۴) جب کہ عورت کی شرط طلاق پوری نہ کرنے کی وجہ سے طلاق پڑی تو طلاق کی ذمہ داری عورت پر رہی یا مرد پر اور مہر کا کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ (۱ تا ۳) اس صورت میں صرف ایک طلاق رجعی اس کی زوجہ پر واقع ہوئی، اس کا حکم یہ ہے کہ عدت کے اندر شوہر اس کو بدون عورت کی رضامندی اور اجازت کے اور بدون اس کے والدین کی رضا و اجازت کے رجوع کر سکتا ہے یعنی زبان سے یہ کہہ دے کہ میں نے اس کو رجوع کر لیا اور بدستور اپنی زوجہ اس کو قائم رکھا عورت کے پاس ہونے کی ضرورت نہیں ہے اور نہ صحبت وغیرہ کرنے کی ضرورت ہے، صرف زبان سے کہہ لینے سے کہ میں نے اپنی زوجہ کو رجوع کر لیا رجعت صحیح ہو جاتی ہے اور نکاح قائم رہتا ہے، درمختار میں ہے وتصح بنحو راجعتك لان ابقاء[1]

(۴) اس صورت میں عورت نے وہ کام کیا جو کہ سبب ہوا طلاق کے واقع ہونے کا۔

نشہ کی حالت میں طلاق دی ہوش کے بعد رجوع کر لیا کیا حکم ہے

سوال (۸۳۸) ایک شخص نے بحالت نشہ دو ایک آدمیوں کے بہکانے سے اپنی زوجہ کو طلاق دیدی، ہوش میں آنے کے بعد انھوں نے دوسرے دن رجوع کر لیا، اس صورت

[1] الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الرجعة صـ۲۸۰ ج۲ و صـ۳۰۰ ج۲ ۔۔۔ طفیر

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں اور رجوع کرنا صحیح ہوگیا یا نہ۔

الجواب:۔ نشہ کی حالت میں شرعاً طلاق واقع ہوجاتی ہے درمختار لیکن اگر اس نے ایک یا دو طلاق صریح دی تھی تین طلاق نہ دی تھی تو بعد ہوشیار ہونے کے اور نشہ زائل ہونے کے رجوع کرلینا اس کا درست ہے اور بعد رجوع کرلینے کے وہ عورت بدستور اس کی زوجہ رہے گی اور نکاح قائم رہے گا قال اللہ تعالیٰ الطلاق مرتان ای الطلاق الرجعی اثنان وقال فی الدر المختار وتصح بنحو راجعتک الخ ان لم یطلق بائنا الخ وفی الشامی قلت ھی ای شروط الرجعۃ ان لا یکون الطلاق ثلاثا الخ[1]

ایک طلاق دو طلاق دی کہنے سے کتنی طلاق ہوتی ہے جبکہ نیت رجعت کی ہو

سوال (۸۳۹) ایک شخص نے بحالت غضب اپنی بیوی کو کہا کہ ایک طلاق دو طلاق دیا نیت رجعت کی تھی اور یہ کہ عورت کو زجر ہوجاوے تو اس سے تین طلاق ہوئی یا دو اور رجعت ہوسکتی ہے یا نہ اور اگر مثلاً عورت کو لفظ خطاب سے کہے کہ تجھ کو طلاق دیا یا صیغۂ غائب سے کہے تو خطاب اور عدم خطاب سے کچھ فرق ہوتا ہے یا نہ۔

الجواب:۔ دراصل اس لفظ سے کہ ایک طلاق دو طلاق دیا تین طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہوتی ہیں، کما یفھم من قول صاحب الدر المختار وان نوی واحدۃ وثنتین فثلث لو مدخولا بھا وفی غیر الموطوئۃ واحدۃ کقولہ لھا واحدۃ وثنتین لانہ لم یبق للثنتین محل[2] یعنی غیر مدخولہ میں ایک طلاق کہنے سے بائنہ ہوجاتی ہے اور دو کے لئے عورت محل نہ رہے گی اس سے مفہوم ہوتا ہے کہ اگر مدخولہ ہے تو تین طلاق واقع ہوں گی لیکن اگر شوہر کی نیت

---

[1] ردالمحتار باب الرجعۃ ص۳۰۲ ج۲ ۔ ظفیر [2] الدر المختار علی ھامش ردالمحتار باب الصریح ص۳۰۲ ج۲ ۔ ظفیر

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

انتراب اور اعراض کی ہے یعنی یہ کہ ایک نہیں بلکہ دو طلاق دیا یعنی ایک پہلی اور ایک اور طلاق دی تو دیانۃً یہ نیت اس کی معتبر ہو جاوے گی اور دو طلاق واقع ہوں گی، اور رجعت عدت میں صحیح ہوگی اور دونوں صورتوں کا حکم ایک ہے۔

طلاق کے بعد رجعت جائز ہے اور بعد عدت نکاح

سوال (۱۰۸۴) مسمی عظیم اللہ کی عورت مسماۃ وحیدن ایک روز بلا اجازت شوہر کے ایک ملاقاتی عورت کے مکان پر جو اس کی بچپن کی سہیلی تھی اور اس کی ہمقوم تھی چلی گئی اور ایک رات اس کے یہاں رہ گئی، اور پھر صبح کو جب اپنے مکان پر آئی تو برادری کے لوگ جو اس عورت کے اور اس کے شوہر کے مخالف اور اس کے برخلاف تھے، انھوں نے مسماۃ وحیدن کو اس کی سہیلی مسماۃ رسولن کے شوہر سے متہم کیا جس کے نو ماہ بعد وحیدن کے لڑکا پیدا ہوا، لیکن اس تہمت کے بعد مسماۃ وحیدن کو اپنے مکان پر آکر حیض آیا جیسا کہ گھر اور محلہ کی عورتوں اور خود عظیم اللہ سے معلوم ہوا۔ نیز عظیم اللہ نے ان تہمتوں کا کوئی اثر قبول نہیں کیا اور بیوی سے تعلقات بدستور رکھے، اس کے بعد عظیم اللہ کلکتہ چلا گیا جب برادری کے لوگوں نے اس کے باپ اور گھر والوں کو زیادہ تنگ کیا تو انھوں نے عظیم اللہ کو خط لکھا، جس کے جواب میں اس نے کلکتہ سے یہ الفاظ لکھ کر بھیجے کہ ہم نے مسماۃ وحیدن اپنی بیوی کو طلاق دیا، لیکن اس کے باوجود مسماۃ وحیدن اس کی زوجیت میں ہے اور فریقین کا دل صاف ہے۔ اس کے بعد اس کے ایک لڑکی اور بھی پیدا ہوئی، مگر برادری کے لوگ اب تک اس کے باپ وغیرہ کو برادری سے خارج کئے ہوئے ہیں کہ طلاقی عورت کو عظیم اللہ کیوں اپنے گھر میں رکھے ہوئے ہے۔

الجواب:۔ عظیم اللہ نے اگر اپنی بیوی مسماۃ وحیدن کو صرف ایک طلاق دی ہے جیسا کہ اپنے خط میں لکھا ہے تو اس صورت میں عدت کے اندر رجوع کر لینا بدون نکاح کے درست ہے اور بعد عدت کے نکاح جدید بلا حلالہ ہو سکتا ہے،

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

پس اگر عظیم اللہ نے عدت کے اندر اپنی زوجہ کو رجوع کرلیا تھا تو ان کا نکاح قائم[1] ہے، اور برادری کے لوگوں کی یہ زیادتی اور ظلم ہے کہ بے وجہ عظیم اللہ اور اس کے باپ کو تنگ کرتے ہیں اور برادری سے خارج کرتے ہیں، اہل برادری کو ایسا معاملہ ہرگز شرعاً جائز نہیں اور پہلے بھی تہمت لگانا مسماۃ وحیدن پر شرعاً معصیۃ اور گنہ تھا، اس سے توبہ کرنی چاہئے۔

استفتاء کا پہلا جواب آیا کہ طلاق نہیں ہوئی ساتھ رہنے لگا کچھ ماہ بعد جواب ثانی طلاق ہوگئی درمیانی مدت کا کیا حکم ہے

سوال (۸۴۱) زید نے ایک استفتاء دربارۂ طلاق دو علماء دین کی خدمت میں روانہ کیا، پہلے جواب میں یہ تھا کہ طلاق عائد نہیں ہوئی، چنانچہ زید نے فوراً اپنی زوجہ سے رجوع کرلیا، اس کے بعد دوسرا جواب موصول ہوا جو زید کو نہیں دکھلایا گیا، اس اثناء میں زید کی بیوی حاملہ ہوئی اور لڑکا پیدا ہوا تو اس صورت میں کیا حکم ہے۔

الجواب: - پہلے فتوی کے بعد جو رجوع کیا گیا اور وطی ہوئی اور حمل قرار پایا اور لڑکا پیدا ہوا، یہ سب مستفتی کے حق میں جائز ہوا، اور لڑکا ثابت النسب ہوا کیونکہ سائل کے حق میں فتوی مفتی کا حجت ہوتا ہے، اس کے بعد جب یہ تحقیق ہوئی کہ فتوی سابق غلط تھا اور دوسرا صحیح فتوی اس کے خلاف معلوم ہوا تو جو فعل سابق ہوچکا وہ حلال رہا اور لڑکا بھی ثابت النسب رہا جیسا کہ موطوءۂ بالشبہہ کا حکم[2] ہے۔ مگر آئندہ کو اس سے علیحدگی کی جاوے۔ اور جو حکم طلاق ثلاثہ کا ہے وہ جاری کیا جاوے یعنی بدون حلالہ کے وہ شخص عورت مطلقہ ثلثہ سے نکاح نہ کرے اور اس کو حلال نہ سمجھے۔

---

[1] والرجعة ان يقول راجعتك او يطأها او يقبلها او يلمسها بشهوة (هداية باب الرجعة ص۲۴۳ ج۲) ظفير. [2] وعدة المنكوحة نكاحا فاسدا فلا عدة في باطن وكذا موقوف قبل الاجازة لكن الصواب ثبوت العدة والنسب والمطاوعة بشبهة (الدر المختار على هامش رد المحتار باب العدة ص۵۳۵ ج۲) ظفير

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

طلاق کے بعد عورت کو رکھ سکتا ہے یا نہیں

سوال (۸۴۲) ایک شخص اپنی عورت کو طلاق دیتا ہے اور بعد عدت کے اس مطلقہ کو پھر لے جانا چاہتا ہے. کیا وہ شخص اس مطلقہ سے نکاح کر سکتا ہے؟ -

الجواب:- اگر ایک یا دو طلاق دی تھی تو اس سے دوبارہ نکاح کر سکتا ہے

عدت کے بعد بلا نکاح رکھنا کیسا ہے

سوال (۸۴۳) اگر وہ اسی طرح عورت کو اپنے گھر لے جاوے تو اس کے شکم سے پیدا شدہ اولاد ولد الحرام کہلائے گی اور اس کی جائداد کی وارث ہوگی یا نہیں -

الجواب:- اگر بلا نکاح اس سے اولاد ہوگی تو وہ ولد الزنا ہوگی اور وارث اس کے ترکہ کی نہ ہوگی -

دو طلاق رجعی کے بعد رجعت کر لی اب تیسری طلاق کے بعد رجعت نہیں کر سکتا ہے

سوال (۸۴۴) زید زوجہ خود را طلاق رجعی داده رجوع نمود باز ثانی بار طلاق رجعی داده رجوع کرد، بعده ثالث بار طلاق رجعی داده، پس بعد از ثالث مذکور رجوع جائز است یا محتاج بحلال گردد، وآں طلاقہائے سابقہ بسبب رجوع حکم عدم دارند و یا حکم وجود کہ باعث آں تغلیظ ثلثہ ثبوت گرفتہ بحلال محتاج شود. برتقدیر آنکہ طلاقہائے سابقہ بہ سبب رجوع ساقط شوند، پس ایں عبارت متون چہ معنی دارد کہ یہدم الزوج الثانی مادون الثلث -

الجواب:- مسئلہ ہمیں است کہ زوج ثانی طلقات سابقہ را منہدم می سازد وبدون رجوع ثانی طلاقہائے سابقہ منہدم نمی شوند، پس بصورت مسئولہ بعد طلقات

لہ والزوج الثانی یہدم بالدخول فتولد بین من لم یہدم اتفاقا مادون الثلث ایضا ای کما یہدم اجماعا عند اذا ہدم الثلاث فمادونہ اولی الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الرجعۃ ص۴۲۷ ج۲ ظفیر

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

ثلثہ بدون حلالہ زوجہ اش بر و حلال نخواہد شد کما قال اللہ تعالیٰ الطلاق مرتان (الی) فان طلقہا فلا تحل لہ من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ[1] الایہ

شوہر نے کہ طلاق دی وہ میری ماں ہے کونسی طلاق ہوئی

سوال (۸۴۵) بکر نے اپنی زوجہ کو یہ کہا کہ میں نے طلاق دیا آج سے وہ ہماری ماں ہے، اس صورت میں بندہ پر کونسی طلاق واقع ہوئی۔

الجواب:۔ اس صورت میں بکر کی زوجہ پر ایک طلاق واقع ہوئی جو کہ رجعی ہوگی عدت میں رجعت بدون نکاح کے صحیح ہے اور بعد عدت کے نکاح جدید ہو سکتا ہے، حلالہ کی ضرورت نہیں ہے، کما قال اللہ تعالیٰ الطلاق مرتان فامساک بمعروف او تسریح باحسان[2] الایہ اور ماں کہنے سے بلا حرف تشبیہ طلاق و ظہار کچھ نہیں ہوتا وان لا ینوا وحذف الکاف لغا۔ درمختار[3]۔

بیوی کو لکھا کہ تجھ کو طلاق شرعی دی رجعت درست ہے یا نہیں

سوال (۸۴۶) ایک مرد نے اپنی عورت کو طلاقنامہ لکھا کہ میں نے تجھ کو طلاق شرعی دیدی ہے، اس صورت میں رجعت درست ہے یا نہ۔

الجواب:۔ اس صورت میں ایک طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہوئی عدت کے اندر رجعت اس سے کر سکتا ہے[4]۔

طلاق کے بعد میاں بیوی ساتھ رہ سکتے ہیں یا نہیں

سوال (۸۴۷) زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو طلاق دیدی، بعد کو دونوں چاہتے ہیں کہ پھر میل کر لیں، اس صورت میں زید کا نکاح

---

[1] و [2] سورۃ البقرۃ ۲۹۔ [3] الدر المختار علی ہامش رد المحتار صفحہ ۲۰۰ باب الظہار۔ [4] ومحلہ المنکوحۃ او طلقۃ رجعیۃ فقط فی طہر لا وطی فیہ وترکہا حتی تمضی عدتہا فعلم ان الاول مبنی (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الطلاق صفحہ ۲۰۰ ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

پھر بندہ سے ہوسکتا ہے یا نہیں اور اگر نکاح نہ ہوسکے تو کیا یہ بھی شرعاً ناجائز ہے کہ دونوں کا قیام ایک ہی گھر میں رہے اور اپنی گذر اوقات اپنے لڑکے بالغ کے ساتھ کر سکتے ہیں یا نہیں جو معاملات میاں بیوی کے درمیان ہوتے ہیں ان سے کچھ سروکار نہیں۔

الجواب: - اگر زید نے ایک یا دو طلاق صریح دی ہیں تو اس کا حکم یہ ہے کہ عدت کے اندر بلا نکاح کے رجعت درست ہے اور بعد عدت کے نکاح ہوسکتا ہے اور اگر تین طلاق دی ہیں تو بلا حلالہ کے زید اس سے نکاح نہیں کر سکتا[1]۔ اور بحالت عدم نکاح دونوں کا ایک جگہ رہنا اگر پردہ کے ساتھ ہو اور اولاد موجود ہو تو بضرورت کچھ حرج نہیں ہے کذا فی الدر المختار عن شیخ الاسلام رحمہ اللہ وغیرہ[2]۔

بیوی سے کہا ایک طلاق دو طلاق دیا تو کتنی طلاق واقع ہوگی

سوال (۸۴۸) ایک شخص نے بخار کی حالت میں چند مردوں اور عورتوں کے سامنے اپنی بیوی کو کہا کہ سائی کو ایک طلاق دو طلاق دیا میں، چنانچہ وہ لوگ یہی گواہی دیتے ہیں اور دوسرا ایک گواہ

---

[1] اذا طلق الرجل امرأته تطليقة رجعية او تطليقتين فلها ان ترجع ما دامت في عدتها رضيت بذلك او لم ترض لقوله تعالى والمطلقات يتربصن بانفسهن ثلاثة قروء من غير فصل ولان الطلاق بالنساء دون الثلث فله ان يتزوجها في العدة وبعد انقضائها وان كان الطلاق ثنتا في الحرة او ثنتين في الامة لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا ويدخل بها ثم يطلقها او يموت عنها (هداية باب الرجعة ص ۲۲۳ ج ۲ وص ۲۲۴ ج ۲ ظفير)

[2] وسئل شيخ الاسلام عن زوجين افترقا ولكل منهما ستون سنة وبينهما اولاد تتعذر عليهم مفارقتهم فيسكنان في بيتهم ولا يجتمعان في فراش ولا يلتقيان التقاء الازواج هل لهما ذلك قال نعم واقره المصنف (الدر المختار على هامش رد المحتار باب العدة ص ۵۵۵ ج ۲ ظفير)

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

کہتا ہے کہ دو طلاق کے بعد بائن کا لفظ بھی کہا اس صورت میں کیا حکم ہے، اس پر ایک مفتی صاحب نے دو طلاق رجعی کا فتویٰ دیا ہے جس کی نقل ہمرشتہ بذہ ہے، ایک صاحب نے جواب مذکور کی تغلیط کر کے طلاق بائنہ قرار دی ہے، اس کے متعلق کیا حکم ہے۔

الجواب: جب کہ اس شخص نے اپنی زوجہ کو سالی کہہ کر یعنی گالی دے کر طلاق دی ہے تو اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہوگئی اور موافق بیان گواہان کے دو طلاق رجعی اس کی زوجہ پر واقع ہوگئی عدت کے اندر اس میں رجعت درست ہے اور ایک گواہ کا طلاق بائن کہنا معتبر نہیں ہے، پس جواب مجیب کا صحیح ہے اور تغلیط کرنے والے کی تغلیط غلط ہے۔

صورت ذیل میں کیا حکم ہے

سوال (۸۴۹) زید اپنی کج رائے کی وجہ سے اپنی زوجہ ہندہ پر ناراض ہوتا ہے۔ ہندہ کا باپ زید سے کہتا ہے کہ یا تو میری دختر کے ساتھ حسن سلوک سے رہا کرو یا اسے طلاق دیدو، زید اور ہندہ کے باپ کے درمیان جھگڑا بن جاتا ہے، ہندہ باپ کے گھر چلی آتی ہے، زید طلاق نامہ لینے کے لئے دوڑنے لگتا ہے اور کہتا ہے طلاقنامہ لو میں دیتا ہوں، لوگ اسے پکڑ لیتے ہیں۔ دوسرے دن زید زیورات کا مطالبہ کرتا ہے، ہندہ تین چار ماہ سے میکہ ہے۔ کیا اس صورت میں ہندہ پر طلاق رجعی واقع ہوگئی اور عدت ہو چکی ہے تو کیا کیا جاوے، اس صورت میں اگر ہندہ خلع کرانا چاہے تو کیا واجب آتا ہے۔

(ب) جنین جو تین ماہ کا حمل کی صورت میں اسقاط یا اجواتی خون ضربہ وغیرہ سے کرنک کی شکل میں رحم میں موجود ہو مسائل عدت میں کیا حکم رکھتا ہے۔

(ج) غصہ کی حالت میں خالد قسم اٹھاتا ہے کہ یہ نر گاؤ اگر بارہ روپے سے فروخت کروں تو میری عورت کو طلاق ہے، دوسرے دن اس بیل کو اٹھارہ روپیہ میں فروخت کر دیتا ہے، خالد کی منکوحہ غیر مدخولہ نابالغہ اس صورت میں کیا حکم رکھتی ہے۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب: ۔ اس صورت میں ایک طلاق رجعی واقع ہوگی، عدت کے بعد رجعت درست نہیں ہے، البتہ نکاح جدید بدون حلالہ کے کرسکتا ہے[1] اور خلع طلاق رجعی میں عدت کے اندر ہوسکتا ہے بعد عدت کے خلع نہیں ہوسکتا۔

(ب) اور حمل میں جب تک بعض اعضاء ظاہر نہ ہوں اس وقت تک اس کی سقوط سے عدت پوری نہیں ہوتی اور احکام ولد کے اس کو نہیں دیے جاتے درمختار میں کہا کہ ظہور خلقت اعضاء بعد ایک سو بیس یوم کے ہوتی ہے جس کے چار ماہ ہوتے ہیں۔ اور تحقیق اس کی کتب فقہ میں ہے[2]۔

(ج) اس صورت میں خالد کی زوجہ مطلقہ نہیں ہوئی لعدم وجود الشرط۔

جب تیسری طلاق یاد نہ ہو تو رجعت درست ہے

سوال ۸۵: زید کی دو بیویاں ہیں ہوجہ تکرار کے حالت غصہ میں زید نے ایک جلسہ میں دونوں کو طلاق دی، اور زید کو دو مرتبہ طلاق دینا اچھی طرح یاد ہے لیکن تیسری مرتبہ طلاق دینا یاد نہیں لیکن دونوں

---

[1] وان کانت الطلاق بائنا دون الثلاث فله ان یتزوجها فی العدة وبعدها انقضائها هدایه باب الرجعة ص۳۶۳ ج۲ ظفیر [2] وفی حق الحمل ان اقل مدة وضع جمیع حمله لان الحمل اسم لجمیع ما فی البطن وفی البحر عن وجیز الکردری اکثر الولد کامل (درمختار) قوله لان الحمل علة لتقدیر لفظ الجمیع فلو ولدت وفی بطنها آخر تنقضی العدة بالآخر واذا اسقطت سقطا ان استبان بعض خلقه انقضت به العدة لانه ولد والا فلا (ردالمحتار باب العدة ص۵۳۲ ج۲ ظفیر

[3] وقالوا یباح اسقاط الولد قبل اربعة اشهر (درمختار) هل یباح الاسقاط بعد الحمل نعم یباح مالم یتخلق منه شئ ولن یکون ذلک الا بعد مائة وعشرین یوما (ردالمحتار باب نکاح الرقیق مطلب فی حکم اسقاط الحمل ص۳۲۲ ج۲ ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

بیوی یا کہتی ہیں کہ زید نے باہر جاکر تیسری مرتبہ طلاق دی اور ہم نے سنی، اس صورت میں رجوع درست ہے یا نہیں۔

الجواب: ۔ اس صورت میں اگر زید کو دو طلاق کا اقرار ہے تو طلاق بلاشبہ واقع ہوگئی اور تیسری کا اگر زید اقرار کرتا ہے تو تیسری طلاق بھی واقع ہوگئی، اور اس حالت میں رجوع کرنا جائز نہیں ہے۔ اور بدون حلالہ کے زید ان سے نکاح بھی نہیں کرسکتا۔ اور اگر زید کو تیسری طلاق کا اقرار نہیں ہے تو محض ہر دو زوجہ کے کہنے سے تیسری طلاق ثابت نہ ہوگی۔ اور شبہ سے بھی طلاق ثابت نہیں ہوتی اس حالت میں رجوع کرنا عدت کے اندر بدون نکاح جدید کے درست ہے لقولہ تعالیٰ الطلاق مرتان[1] یعنی طلاق رجعی دو طلاق ہیں۔

باب تیسری طلاق دینا شوہر کو یاد نہ ہو

سوال (۸۵۱) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو طلاق دے کر چھوڑ دیا، عرصہ تین یا چار سال کے بعد پھر اس سے نکاح کرکے گھر لے آیا۔ بعض اہل علم نے اعتراض کیا کہ اگر تین طلاق دیا ہے تو یہ نکاح درست نہیں ہوا ہے۔ جس کے جواب میں وہ شخص کہتا ہے کہ چونکہ زیادہ مدت گذری ہے، اس لئے مجھ کو یاد نہیں آتا ہے کہ دو طلاق دیا یا تین اس کے متعلق کیا حکم ہے۔

الجواب: ۔ اقول وباللہ التوفیق اس صورت میں اس شخص کی زوجہ پر طلاق رجعی واقع ہوئی، عدت کے اندر بدون حلالہ کے نکاح جدید شوہر اول کے ساتھ درست ہے، اور بعد عدت کے نکاح جدید بلا حلالہ کے درست ہے اور عدۃ طلاق کی تین حیض ہے اور صورت مسؤلہ میں چونکہ عدت گذر چکی ہے لہذا شوہر اول اس سے دوبارہ نکاح کرسکتا ہے۔ درمختار میں ہے ولو شک اطلق واحدۃ

---

[1] سورۃ البقرہ ۔ ۹ :۔ ظفیر

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

او اکثر بنی علی الاقل[1] الخ۔

لیکن شامی کی رائے کا رجحان اسطرف ہے کہ صورت مسئولہ میں احتیاطاً تین طلاق کا حکم کیا جاوے[2]، اور بدون حلالہ کے نکاح شوہر اول کے ساتھ درست نہ ہونا چاہیے۔

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الصریح ص۶۲۳ ج۲ - ظفیر۔

[2] وعن الامام الثانی اذا کان لایدری أثلاث ام اقل یتحری وان استویا عمل باشد ذلک علیہ الخ ولعلہ لانہ یعمل بالاحتیاط خصوصاً فی باب الفروج (رد المحتار ص۶۲۴ ج۲) ظفیر۔

www.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

باب نہم
خلع سے متعلق احکام ومسائل

فارغطی خلع کے ہم معنی ہے اور اس سے طلاق بائنہ واقع ہوتی ہے

سوال (۸۵۲) اگر کسی نے اپنی زوجہ سے یہ کہا کہ میں نے تجھ کو فارغطی دی تو اس سے شرعاً طلاق رجعی ہوگی یا بائنہ۔

الجواب: - لفظ فارغطی مبارأۃ کا ترجمہ یا اس کے ہم معنی ہے، اور یہ الفاظ خلع سے ہے جو کہ قبول عورت پر موقوف ہے اور اس میں طلاق بائنہ واقع ہوتی ہے جیسا کہ درمختار باب الخلع میں ہے ھو ازالۃ ملک النکاح المتوقفۃ علی قبولھا بلفظ الخلع او ما فی معناہ لیدخل لفظ المبارأۃ فانہ مسقط[1] الا وحکمہ ان الواقع بہ الاطلاق بائن قولہ ان الواقع بہ ای بالخلع ولو بلفظ البیع و المبارأۃ بحر مثامی[2] اور اگر لفظ فارغطی کا استعمال محض طلاق میں ہو تو پھر بھی اس لفظ سے طلاق بائنہ واقع ہوگی، کیونکہ یہ لفظ بینونۃ اور قطع تعلق پر دال ہے جو کہ طلاق بائنہ میں ہوتا ہے۔

---

[1] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب الخلع ص۶۶۰ ج۲ و ص۶۶۱ ج۲ - ظفیر

[2] دیکھئے رد المحتار باب الخلع ص۶۶۰ ج۲ - ظفیر

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

شوہر سے نہ بننے کی صورت میں خلع کرنا بہتر ہے

سوال (۸۵۳) ایک عورت کا خاوند نہ نان نفقہ دیتا ہے اور نہ مہر دیتا ہے اور مہر کی ڈگری بھی عدالت نے کردی تھی مگر بوجہ مفلسی وصول نہ ہوسکی، اب وہ عورت مجبور ہوکر یہ چاہتی ہے کہ عدالت سے چارہ جوئی اس بات کی کرے کہ مہر معجل کے عوض میں خلع کرلوں اور خاوند سے کچھ واسطہ نہ رہے۔

الجواب: - بصورت ناموافقت زوجین یہ بہتر ہے کہ خلع ہوجاوے لیکن خلع میں رضامندی زوجین کی ضرورت ہے، عورت تو خود چاہتی ہے اور خلع پر راضی ہے مرد کو بھی راضی کرلینا چاہئے اگر وہ بعوض مہر خلع کرے گا خلع ہوجاوے گا اور عورت اس کی قید نکاح سے باہر ہوجاوے گی، پس شوہر کو سمجھانا چاہئے یا بذریعہ حکام اس کو مجبور کیا جاوے کہ وہ خلع کرلے۔

بذریعہ خلع طلاق حاصل کرنا جائز ہے

سوال (۸۵۴) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو بہت مجبور کر رکھا ہے اور بدمعاش آدمی ہے اور نہ نان ونفقہ دیتا ہے نہ خبر گیری کرتا ہے ایسی عورت کو طلاق بطور خلع کے دلوانی چاہئے کہ نہیں، اگر اس پر بھی طلاق نہ دے تو حاکم وقت سے کہہ کر جبراً طلاق دلائی جاسکتی ہے یا نہیں۔

الجواب: - حنفیہ کے مذہب کے موافق اس صورت میں بدون طلاق دینے شوہر کے تفریق نہیں ہوسکتی، البتہ خلع ہوسکتا ہے، خلع کی صورت یہ ہے کہ

له واذا تشاق الزوجان وخافا ان لا يقيما حدود الله فلا باس بان تفتدى نفسها منه بمال يخلعها به فاذا فعل ذلك وقع بالخلع تطليقة بائنة ولزمها المال (هدايه باب الخلع ص۳۸۲ ج۲) ويجب الطلاق لوفات الامساك بالمعروف (الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب الطلاق ص۵۷۳ ج۲) ظفير۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

عورت مثلاً مہر معاف کردے اور شوہر طلاق دیدے، اور حاکم وقت اگر جبراً شوہر سے طلاق دلوادے تو یہ صورت بھی ہوسکتی ہے طلاق واقع ہوجاوے گی، کیونکہ حنفیہ کے نزدیک اکراہ سے بھی طلاق ہوجاوے گی کما صرح بہ الفقہاء کذا فی الدر المختار[1]

طلاق بائن کے بعد خلع درست نہیں

سوال (۸۵۵) طلاق بائن کے بعد اگر خلع کیا تو صحیح ہوگا یا نہیں، اور یہ خلع تیسری طلاق ہوگی یا نہیں۔

الجواب:۔ کتب فقہ میں تصریح ہے لایلحق البائن البائن[2]، لہذا طلاق بائنہ کے بعد خلع صحیح نہ ہوگا اور اس سے طلاق واقع نہ ہوگی فی الدر المختار خرج بہ الخلع فی النکاح الفاسد و بعد البینونۃ والردۃ فانہ لغو کذا فی الشامی[3]۔

خلع کے بعد گذشتہ نان ونفقہ باقی نہیں رہتا ہے

سوال (۸۵۶) ایک عورت منکوحہ نے اپنے شوہر سے بعوض مہر شرعی کے بالمقطع ایک راس بھینس کم مالیت کی لے کر اپنی رضامندی سے خلع کرلیا اور بھینس لے کر اپنے بھائی کے ہمراہ چلی گئی، اب عورت مذکور باغوا مخالفین شوہر پر عدالت میں نان نفقہ کی دعویدار ہے۔ اور شوہر کو بوجہ خلع ہوجانے کے نان نفقہ دینے سے قطعی انکار ہے، اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے۔

---

[1] ویقع طلاق کل زوج بالغ عاقل ولو عبدا او مکرھا فان طلاقہ صحیح والدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الطلاق ص۵۷۹ ج۲، واذا تشاق الزوجان وخافا ان لا یقیما حدود اللہ فلا باس بان تفتدی نفسھا منہ بمال یخلعھا بہ (ھدایہ باب الخلع ص۳۵۳ ج۲) ظفیر۔ [2] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب الکنایات ص۶۴۶ ج۲ ظفیر۔ [3] ایضاً باب الخلع ص۶۶۶ ج۲ ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب:- درمختار میں ہے ویسقط الخلع والمبارأۃ کل حق ثابت وقتھا لکل منھما علی الآخر مما یتعلق بذلک النکاح الا نفقۃ العدۃ وسکناھا فلا یسقطان الا اذا نص علیہ[1] اس عبارت سے واضح ہوگیا کہ عورت کا دعویٰ گذشتہ زمانہ کے نفقہ کا صحیح نہیں کیونکہ خلع سے گذشتہ نفقہ سب ساقط ہوجاتا ہے۔ اور صورت مسئولہ میں خلع صحیح ہے لہذا نفقہ بھی ساقط ہے البتہ عدت کا نفقہ بدون تصریح کرنے کے ساقط نہیں ہوتا، پس صورت مسئولہ میں عورت عدت کے نفقہ کا دعویٰ کرسکتی ہے، اور گذشتہ زمانہ حالت نکاح کے نفقہ کا دعویٰ نہیں کرسکتی۔

شوہر کی رضا کے خلاف خلع نہیں

سوال (۸۵۷) ایک شخص اپنی زوجہ کو طرح طرح کی ایذائیں دیتا ہے اور ایسی خواہش ناجائز رکھتا ہے جس سے غریب عورت کو بہ حال انکار کرنا پڑتا ہے حتی کہ حالت حیض میں مقاربت چاہتا ہے جس سے وہ انکار کرتی ہے۔ اس پر سخت زدوکوب کی جاتی ہے، ان وجوہ سے عورت خاوند کے گھر جانا نہیں چاہتی اور خاوند طلاق بھی نہیں دیتا، اب اس کا انکار خاوند کے گھر جانے سے جائز ہے یا بے جا اگر شوہر طلاق نہ دے تو حاکم وقت سے خلع کرا سکتی ہے یا نہیں، اگر خلع کرا سکتی ہے تو دین مہر کا دعویٰ کرسکتی ہے یا نہیں۔

الجواب:- عورت کا اپنے شوہر کے گھر نہ جانا بوجہ بیجا ایذا دہی وناجائز حرکتوں کے جائز و بموقع ہے۔ لیکن خلع بدون رضامندی شوہر کے نہیں ہوسکتا۔ خلع کے بعد مہر وغیرہ ساقط ہوجاتا ہے[2]۔

---

[1] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب الخلع ص۳۱۴ ج۲ وص۳۱۵ ج۲ ظفیر۔

[2] واذا اتشاق الزوجان وخافا ان لا یقیما حدود اللہ فلا باس بان تفتدی نفسھا بمال یخلعھا بہ فاذا فعل ذلک وقع بالخلع تطلیقۃ بائنۃ والمبارأۃ کالخلع کلاھما یسقطان کل حق لکل واحد من الزوجین علی الآخر مما یتعلق بالنکاح علی ابی حنیفۃ رحمہ اللہ ھدایہ باب الخلع ص۲۵۳ ج۲ وص۲۵۴ ج۲ ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

جبراً خلع سے بھی طلاق بائنہ واقع ہے

سوال (۸۵۸) ہندہ نابالغہ دختر عمر کا نکاح زید سے ہوا تھوڑے دنوں کے بعد عمر نے اپنی لڑکی نابالغہ کا زید سے خلع کرانا چاہا، زید نے انکار کیا مگر عمر اور چند لوگوں نے زید سے جبراً خلع کرایا اور یہ لکھوا لیا کہ میں نے ہندہ نابالغہ منکوحہ بنت عمر کو خلع کیا اور مجھ کو دین مہر معاف کیا۔ اس صورت میں خلع ہوا یا نہیں۔

الجواب:۔ قال فی الدر المختار خلع الاب صغیرته بمالها او مهرها طلقت فی الاصح او لم یلزم المال ای لا علیها ولا علی الاب[1] شامی ص۵۶۵ ج۲۔ حاصل اس کا یہ ہے کہ باپ نے اگر صغیرہ کی طرف سے بعوض اس کے مال کے یا اس کے مہر کے خلع کیا اس پر طلاق بائنہ واقع ہو جاوے گی اور مال کسی پر لازم نہ آوے گا اور مہر ساقط نہ ہوگا، پس یہی جواب اس مسئلہ کا ہے۔

عورت سے زبردستی ایک ہزار کے اقرار پر مرد نے خلع کیا کیا حکم ہے

سوال (۸۵۹) زید نے اپنی منکوحہ ہندہ سے بمبلغ ایک ہزار روپیہ پر خلع کیا، ہر چند ہندہ نے علانیہ طور سے اعطار روپیہ سے انکار کیا مگر زید نے ہندہ کو تحذیر و تخویف سے اقرار روپیہ کا کرایا کیا بموجب شریعت نکاح باطل ہے، و بر تقدیر انفکاک نکاح روپیہ ہندہ پر واجب الادا ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں خلع صحیح ہے اور عورت پر ایک طلاق بائن واقع ہوگئی، اور زوج کے ذمہ ہزار روپیہ لازم نہیں۔ درمختار میں ہے اکرهها الزوج علیه تطلق بالمال لان الرضا شرط للزوم المال وسقوطه[2] اور ردالمحتار میں ہے قوله علیه ای نحو الخلع منح ای علی ان تقول له خالعنی وفی البحر علی القبول حتی لو کان هو المبتدی بقوله خالعتك فافهم قوله تطلق ای بائنا ان کان

---

[1] الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الخلع ص۵۶۵ ج۲ ۱۲ ظفیر

[2] ایضاً باب الخلع ص۵۶۶ ج۲ ۱۲ ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

بلفظ الخلع وجعیا ان کان بلفظ الطلاق علی مال کما مر وبانی قولہ شرطا للزوم المال ای علیہما وھو البدل المذکور فی الخلع قولہ وسقوطہ ای عن الزوج وھو المھر الذی علیہ[1] ۔ اور مہر عورت کا جو بذمہ شوہر ہے ساقط ہوجائے گا، درمختار میں ہے ویسقط الخلع والمبارأۃ کل حق کل منھما علی الآخر مما یتعلق بذلک النکاح[2]

فارغخطی کن اسباب کی بناء پر حاصل کرنا درست ہے

سوال (۸۶۰) زوجہ اپنے خاوند سے کن کن وجوہ سے شرعاً فارغخطی حاصل کرسکتی ہے۔

الجواب:- جب موافقت نہ ہو، اور ایک دوسرے کے حقوق ادا نہ کرسکے تو جائز ہے کہ شوہر سے طلاق لیوے اگر وہ بلا کچھ معاوضہ لئے طلاق نہ دیوے تو کچھ معاوضہ دے کر طلاق لیوے یا خلع کراوے اور اس سے اپنا پیچھا چھڑا لیوے، بدون خلع یا طلاق کے عورت اس کے نکاح سے خارج نہیں ہوسکتی، اور قصور اگر مرد کا ہو تو مرد کو کچھ معاوضہ لینا مکروہ[3] ہے۔

خلع کا کاغذ فریقین کی مرضی سے لکھ گیا تو خلع ہوگیا، اس کے پھاڑنے سے خلع ختم نہیں ہوگا

سوال (۸۶۱) زوجین کی باہم ناچاقی پر دونوں میں یہ گفتگو ہوئی کہ اب ہم میں کوئی صورت

---

[1] ردالمحتار باب الخلع ص۴۲۲ ج۲ ظفیر [2] الدر المختار علی ھامش ردالمحتار باب الخلع ص۴۲۹ ج۲ ظفیر [3] ولا باس بہ عند الحاجۃ للشقاق بعدم الوفاق بان لم یقم للنشوز او کرہ تحتی بما اخذ شیئا ان نشزوا ان نشزت لا (درمختار) قولہ للشقاق ای لوجود الشقاق وھو الاختلاف والتخاصم وفی القھستانی عن شرح الطحاوی السنۃ اذا وقع بین الزوجین اختلاف ان یجتمع اھلھما لیصلحوا بینھما فان لم یصلحا جاز الطلاق والخلع ا ھ (ردالمحتار باب الخلع ص۴۲۶ ج۲ ظفیر)

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

گذارہ کی اور اتفاق باہمی کی نہیں ہے، شوہر نے کہا کہ طلاق نامہ لکھتا ہوں اور عورت نے کہا کہ میں مہر کی معافی کا کاغذ لکھتی ہوں، چنانچہ دونوں نے ان کاغذات کو لکھا، ان کے لکھنے کے بعد شوہر کا بڑا بھائی آگیا۔ اس سے دونوں نے واقعہ بیان کیا کہ ہم دونوں میں اتفاق اور گذران کی کوئی صورت نہ تھی، اس لئے ہم نے باہم خلاصی کرلی ہے، شوہر کے بڑے بھائی نے ان دونوں کو بڑا بھلا کہا، اور دونوں سے کاغذ چاک کرادیا تو آیا اس صورت میں خلع ہوا یا نہیں اور طلاق ہوئی یا نہیں۔

الجواب:۔ زوجین میں باہم خلع ہوگیا اور خلع طلاق بائن ہوتا ہے۔ اور جب کہ تحریر خلع کی طرفین سے ہوگئی شوہر نے طلاق کا کاغذ لکھ لیا اور عورت نے مہر کی معافی کا کاغذ لکھ لیا اور سامنے برادر کلاں شوہر کے یہ تقریر کی کہ ہم میاں بیوی میں گذارہ کی کوئی صورت نہ تھی لہٰذا ہم نے خلاصی کرلی تو خلع پورا ہوگیا اور طلاق بائنہ عورت پر واقع ہوگئی اور مہر ساقط ہوگیا[1]۔ پھر برادر کلاں شوہر کے بُرا بھلا کہنے سے اگر وہ دونوں کاغذ چاک کردیئے گئے تو اس کا کچھ اثر خلع کے جائز ہونے پر نہیں پڑتا اور خلع باطل نہیں ہوتا، الحاصل عورت مذکور اپنے شوہر کے نکاح سے خارج ہوگئی اور مطلقہ ہوگئی ہے عدت گذرنے پر وہ دوسرا نکاح کرسکتی ہے۔ ھٰکذا فی کتب الفقہ۔

خلع شوہر کی بغیر مرضی نہیں ہوسکتا ہے

سوال (۸۶۲) زید کی زوجہ منکوحہ اگر زید سے بوجہ تکلیف نان نفقہ یا زدوکوب بلاضرورت یا طبعاً ناراض اور متنفر ہو، اور کسی طرح زید کے نکاح میں رہنا پسند نہ کرکے اپنا مہر معاف کرکے طلاق چاہتی ہو، اور شوہر اس کا

---

[1] کتب الطلاق ان مستبینا علی نحو لوح وقع ان نوی وقیل مطلقا (در مختار) المراد بہ فی الموضعین نوی او لم ینو ولو قال للکاتب اکتب طلاق اھ انی کان واقعا (باب الطلاق وان لم یکتب رد المحتار کتاب الطلاق ص۵۹۰ ج۲) وحکمہ ان الواقع بہ او بالطلاق الصریح علی مال طلاق بائن (الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب الخلع ص۵۷۷ ج۲) ظفیر

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

جو کسی طرح ضد اطلاق نہ دیتا ہو اور ایذا رسانی عمل میں لاتا ہو۔ ایسی صورت میں شرعاً زوجِ منکوحہ کو قیدِ نکاح سے آزادی دلوائی جاسکتی ہے یا نہیں۔ اور عورت کی اولاد جو صلب زید سے بعمر ڈیڑھ سالہ ہو وہ زید کو دلوائی جاسکتی ہے یا عورت کو۔

الجواب:- یہ صورت خلع کی ہے کہ عورت اپنا مہر معاف کردے اور شوہر طلاق دیدے۔ ایسی حالت میں کہ باہم زوجین کے تنفر ہے یہ ضروری ہے کہ خلع ہوجاوے، مگر خلع ہو یا طلاق بدون شوہر کی رضامندی کے کچھ نہیں ہوسکتا اور شرعاً ایسی کوئی صورت نہیں ہے کہ بدون طلاق دینے شوہر کے یا بدون خلع کرنے کے عورت اس کے نکاح سے خارج ہوجاوے۔ پس جس طرح ہو شوہر کو مجبور کیا جاوے کہ خلع کرلے یا طلاق دیدے، اگر ویسے نہ مانے تو بذریعہ حاکم کے ایسا کرایا جاوے یعنی حاکم شوہر کو مجبور کرے کہ یا وہ نان نفقہ دیوے اور زوجہ کی خبرگیری کرے ورنہ خلع کرلے یا طلاق دیدے ھکذا فی کتب الفقہ[1]۔

شوہر کے قبول کرنے کے بعد طلع ہوتا ہے

سوال (۸۶۳) زوجہ اپنے شوہر کے سبب تشدد زوج تقریباً گیارہ سال سے علیحدہ ہے۔ شوہر کو اس کے نان نفقہ سے کوئی واسطہ نہیں ہے زوجہ اپنے ماں باپ کے گھر رہتی ہے۔ اُس نے اپنے شوہر کو بلاکر بمواجہ دو شاہدوں کے یہ الفاظ کہے کہ میں بالعوض مبلغ آٹھ سو روپیہ اپنے دین مہر کے جو تمہارے ذمہ واجب الادا ہیں تم سے خلع کرتی ہوں۔ تاریخ امروزہ سے مجھے تم سے کوئی واسطہ نہیں۔ ایام عدت گذارنے کے بعد مجھے اختیار ہوگا کہ اپنا نکاح دوسرے کے ساتھ کرلوں۔

شوہر نے یہ الفاظ پورے طور پر سنے اور بغور اس کی طرف دیکھ کر کہا کہ اس سے

---

[1] ویجب ای الطلاق لوفات الامساک بالمعروف (الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الطلاق ص۵۷۲ ج۲) ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

پوچھا کہ اب تم کو کوئی دعویٰ تو مجھ سے نہ ہوگا، عورت نے جواب دیا کہ اب نہ مجھ کو تم سے کوئی واسطہ ہے اور نہ کوئی دعویٰ ہوگا، یہ سن کر شوہر اپنے مکان جو تقریباً بارہ کوس ہے چلا گیا۔ آیا یہ خلع ہوگیا یا نہیں اور بعد ایام عدت عورت دوسرے مرد سے نکاح کرسکتی ہے یا نہیں۔

الجواب: - شوہر کا قبول کرنا اس خلع کو سوال میں مذکور نہیں ہے اور محض یہ کہنا شوہر کا کہ اب تم کو کوئی دعویٰ تو مجھ سے نہ ہوگا تمہید تھی قبول کرنے کی، اگر اس کے بعد شوہر اسی مجلس میں یہ کہدیتا کہ میں نے قبول کیا یا مجھے منظور ہے تو خلع پورا ہوجاتا، پس محض اس قدر بیان سے جو سوال میں مذکور ہے خلع نہیں ہوا، اور عورت کو نکاح ثانی کرنا درست نہیں ہے کما فی رد المحتار قولہ فصح رجوعها قبل قبوله ای اذا کان الابتداء منها بان قالت اختلعت نفسی منك بکذا فلها ان ترجع عنه قبل قبول الزوج ویبطل بقیامها عن المجلس وبقیامه ایضاً ولا یتوقف علی ما وراء المجلس بان کان الزوج غائباً حتی لو بلغه وقبل لم یصح[1] اھ

بغیر طلاق یا خلع دوسرا نکاح جائز نہیں

سوال (۸۶۴) زید اپنی زوجہ ہندہ کو بارہ سال سے روٹی کپڑا نہیں دیتا، نہ خلع پر رضامندی ظاہر کرتا ہے نہ طلاق دیتا ہے ہندہ نے بابت نفقہ کا دعویٰ عدالت میں کیا وہ خارج ہوگیا، ہندہ چاہتی ہے کہ خلع ہوجاوے ورنہ طلاق مل جائے تاکہ دوسرا نکاح کرسکے۔

الجواب: - زید سے یا طلاق لی جائے یا خلع کیا جائے، بدون اس کے ہندہ اس کے نکاح سے خارج نہ ہوگی اور دوسرا نکاح ہندہ کا صحیح نہ[2] ہوگا۔

---

[1] رد المحتار باب الخلع ص۲۷۶ ج۲ ظفیر۔ [2] وامانکاح منکوحة الغیر ومعتدته الی قوله لم یقل احد بجوازه فلم ینعقد اصلاً ایضاً باب العدة ص۳۵۲ ج۲ ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

خلع بغیر شوہر کی رضامندی نہیں ہوسکتا ہے

سوال (۸۶۵) خالد بندہ کا شوہر ہندہ کے زوج کے قابل نہ رہنے کی وجہ سے ہندہ کے ساتھ بے رحمی سے پیش آتا ہے، اور ترک دنیا کی وجہ سے طلاق بھی نہیں دیتا، ایسی حالت میں کیا ہندہ دعوی خلع کرکے دوسرے شخص سے نکاح کرسکتی ہے؟ اور مہر پانے کی مستحق ہے یا نہیں۔

الجواب: طلاق اور خلع بدون رضائے شوہر ہو نہیں سکتا[۱]، پس اگر شوہر طلاق دیدیوے یا خلع کرے، ہر دو صورت میں بعد انقضائے عدت ہندہ دوسرا عقد کرسکتی ہے، اور اگر شوہر وطی کرچکا ہے تو مہر پورا لازم ہوگا[۲]۔ لیکن خلع میں مہر ساقط ہوجاتا ہے[۳]۔

نابالغہ خلع بذریعہ ولی کراسکتی ہے

سوال (۸۶۶) ہندہ نابالغہ بولایت اپنے پدر عمر کے اپنے شوہر سے جو بالغ ہے بمعافی مہر خلع کرانا چاہتی ہے یہ صورت خلع جائز ہے یا نہیں اور شوہر کے ذمہ سے مہر ساقط ہوگا یا نہ۔

الجواب: خلع مذکور شرعاً جائز ہے اور شوہر کے ذمہ سے مہر ساقط ہوجاوے گا[۴] ویسقط الخلع والمبارأة کل حق لکل منهما علی الآخر مما یتعلق بذلك النكاح (درمختار)[۵]

---

[۱] لحدیث ابن ماجه الطلاق لمن اخذ بالساق (درمختار) کنایة عن ملك المتعة (ردالمحتار کتاب الطلاق ص۲۹۵ ج۲) ظفیر [۲] ویتاکد المهر عند وطئ او خلوة صحت من الزوج (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب المهر ص۳۵۳ ج۲) ظفیر [۳] ویسقط الخلع او کل حق لکل منهما علی الآخر مما یتعلق بذلك النكاح (درمختار) قوله کل حق شمل المهر والنفقة المفروضة (ردالمحتار باب الخلع ص۴۷۷ ج۲) ظفیر [۴] الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الخلع ص۴۷۶ ج۲۔ خلع الاب صغیرته بمالها ومهرها طلقت فی الاصح کما لو قبلت هی وهی ممیزة ولم یلزم المال لانه تبرع (درمختار) قوله لم یلزم المال ای لا علیها ولا علی الاب علی قول ابن سلمة وعلیه یفتی وان لم یضمن جامع الفصولین اما اذا ضمنه فلا کلام فی لزومه علیه (ایضاً باب الخلع ص۴۷۶ ج۲) ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

نابالغ شوہر سے خلع کی کوئی صورت نہیں

سوال (۸۶۷) ہندہ نابالغہ کا عقد بکر نابالغ کے ساتھ ہوا، ہندہ بالغہ ہوگئی بکر ہنوز نابالغ ہے لہذا ہندہ اس سے خلع کرسکتی ہے یا نہیں اور بکر طلاق دے سکتا ہے یا نہ؟ اگر نہیں تو اس کا ولی طلاق دے سکتا ہے یا خلع کرسکتا ہے یا نہیں؟ -

الجواب:- نابالغ کی طلاق اور خلع دونوں باطل ہیں نہ وہ طلاق دے سکتا ہے نہ خلع کرسکتا ہے اور نہ اس کا ولی اس کی طرف سے طلاق دے سکتا ہے نہ خلع کرسکتا ہے۔ پس بعد بلوغ بکر اگر وہ چاہے خلع کرے یا طلاق دیدے قبل بلوغ بکر کچھ نہیں ہوسکتا[1]

ولی کا نابالغہ سے بغیر خلع

سوال (۸۶۸) فی در المختار باب الخلع قوله. وكذا الكبيرة اى اذا خلعها ابوها بلا اذنها فانه لا يلزمها المال بالاولى لانه كالاجنبى فى حقها وفى الفصولين اذا ضمنه الاب او الاجنبى وقع الخلع الثم ان اجازت نفذ عليها وبرئ الزوج من المهر والا ترجع به على الزوج والزوج على المخالع. وان لم يضمن توقف الخلع على اجازتها فان اجازت جاز وبرئ الزوج عن المهر والا لم يجز. قال فى الذخيرة ولا تطلق وقال غيره ينبغى ان تطلق لانه معلق بالقبول وقد وجد اى بقبول المخالع. وفى البزازية وان لم يضمن توقف على قبولها فى حق المال قال هذا دليل على ان الطلاق واقع وقيل لا يقع الا باجازتها انتهى

یعنی اگر بلا اذن و اجازت اب الکبیرہ بعوض صداق کبیرہ با زوج خلع کند طلاق واقع

---

[1] لانه لا يملك طلاق المولى على امة عبده او الصبى ولو مراهقا او اجازه بعد البلوغ (الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب الطلاق ص۲۵۶ ج۲) وشرطه اى الخلع كالطلاق (در مختار) وهو اهلية الزوج (ايضا باب الخلع ص۲۷۵ ج۲) ظهير۔

[2] دیکھئے رد المحتار باب الخلع مطلب فی خلع الصغيرة ص۲۷۲ ج۲ - ظهير

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

شود یا نہ۔ در ذخیرہ و دیگر کتب فقہ عدم وقوع را گرفتہ و در بزازیہ وقوع طلاق را اکنوں فتویٰ بر کدام قول دادہ شود، ای طلاق واقع شود یا نہ۔

الجواب:۔ وقوع طلاق دریں صورت راجح است کما قال فی موضع آخر وحاصلہ انہ فی الصغیرۃ لا یلزم المال مع وقوع الطلاق۔ شامی قولہ طلقت فی الاصح وقیل لا تطلق لانہ معلق بلزوم المال وقد عدم وجہ الاصح انہ معلق بقبول الاب وقد وجد[2] بزازیہ۔ ردالمحتار ص۲۶۵ ج۲۔

باپ نے خلع کرایا شوہر نے طلاق دی مگر عورت نے قبول نہیں کیا، کیا حکم ہے

سوال (۸۶۹) اگر اب الزوجہ داماد خود را بگوید کہ من ترا زیور انیکہ تو دادہ بودی بتو واپس دہم بلکہ صد و پنجاہ روپیہ دیگر بتو دہم تو دختر مرا طلاق دہ، پس اب الزوجہ زیورات مذکورہ و صد و پنجاہ روپیہ حوالہ داماد کردہ۔ داماد گفت کہ من فلانہ بنت فلاں را سہ طلاق دادم دریں صورت طلاق بلا قبول زن واقع خواہد شد یا نہ۔

الجواب:۔ دریں صورت طلاق واقع شود، و ایں طلاق بالمال است و بائنہ است و قبول زن شرط وقوع طلاق نیست کما مر فی المسئلۃ الاولی فان خالعھا الاب علی مال ضامنا لہ ای ملتزما لا کفیلا لعدم وجوب المال علیھا صح والمال علیہ کالخلع مع الاجنبی فالاب اولی (درمختار) قولہ کالخلع من الاجنبی ای الفضولی وحاصل الامر فیہ انہ اذا خاطب الزوج فان اضاف البدل الی نفسہ علی وجہ یفید ضمانہ لہ او منکرہ ایاہ کما خلعھا بالف علی او علی انی ضامن او علی الفی ھذہ او عبدی ھذا ففعل صح والبدل علیہ[3] ا ھ شامی۔

---

[1] ردالمحتار باب الخلع ص۲۵۳ ج۲۔ ظفیر۔ [2] ردالمحتار باب الخلع مطلب فی خلع الصغیرۃ ص۲۵۲ ج۲۔ ظفیر۔ [3] ایضاً مطلب فی خلع الفضولی ص۲۵۲ ج۲۔ ظفیر

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

مہر کے عوض خلع ہوا ہے کیا شوہر دیا ہوا مہر واپس لے سکتا ہے

سوال (۸۷۰) اگر زوجہ قبول خلع در بدل مہر کند دراں بقیہ مہر او دین شود یا نہ - وشوہر مالیکہ پیش از خلع بہ زوجہ در بعض مہر دادہ باشد رجوع خواہد کرد یا نہ از عبارت ذیل چہ مراد است قال الشامی ناقلا عن البحر قال وقد ظہر لی ان محل البراۃ ما اذا خالعھا بعد دفع المعجل فانہ تبرأ عن المعجل ویبرء ھو عن المؤجل ولذا قال فی المحیط الصحیح انہ یسقط المھر وما قبضت المرأۃ فھو لھا وما بقی فی ذمتہ یسقط[1] قال فی الفتاوی الخیریۃ لا یرجع بہ ای بالمقبوض علی الصحیح -

الجواب: - آنچہ شامی از بحر نقل کردہ ہمیں صحیح است کہ آنچہ از مہر قبل خلع بزوجہ داد شد اگر بعض مہر است رد آں نہ کردہ شود و آنچہ بذمہ شوہر باقی ماندہ است ساقط شود - پس معلوم شد کہ بعد از خلع چیزے بذمہ شوہر باقی نہ ماندہ است اگر خواہد داد بہ شمرد و شود. اگر موانع از رجوع یافتہ نہ شود رجوع می تواں کرد[2] -

---

[1] رد المحتار باب الخلع ص۲۲۹ ج۲ ظفیر. [2] قال الزوج خالعتك فقبلت المرأۃ ولم یذکر المھر او اطلقت لوجود الایجاب والقبول وبری عن المھر المؤجل لو کان علیہ الا ان من المؤجل شیئ ردت علیہ عما ساق الیھا من المھر المعجل لما مر انہ معاوضۃ (درمختار) قال فی البحر وظاھر اول العبارۃ ان المھر اذا کان مقبوضا فلا رجوع لہ وھو مخالف لآخرھا الرجوع وبہ صرح فی الخانیۃ فحینئذ لم یبرأ کل منھما عن حقہ وقد ظھر لی ان محل البراۃ ما اذا خالعھا بعد دفع المعجل فانہ تبرأ عن المعجل ویبرء ھو عن المؤجل ولذا قال فی المحیط الصحیح انہ یسقط المھر ما قبضت المرأۃ فھو لھا وما بقی فی ذمتہ یسقط اھ (رد المحتار باب الخلع ص۲۲۹ ج۲) ظفیر

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

خلع میں جو طلاق دی اس سے کونسی طلاق ہوئی

سوال (۸۷۱) عطا محمد نے اپنی زوجہ مسماۃ جمی سے بعوض مبلغ پچاس روپیہ زر مہر کے خلع کرلیا اور مسماۃ کو طلاق دیدی، اس صورت میں کونسی طلاق واقع ہوئی۔

الجواب:- اس صورت میں طلاق بائنہ مسماۃ جمی زوجہ عطا محمد پر واقع ہوگئی ہے[1]۔

چھوڑتا ہوں جہاں دل چاہے چلی جائے کہنے سے طلاق بائن واقع ہوتی ہے

سوال (۸۷۲) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو مال لے کر فارغخطی لکھ دی جس میں یہ الفاظ درج ہیں میں مسماۃ فلاں کو چھوڑتا ہوں جس جگہ اس کا دل چاہے چلی جاوے طلاق ہوئی یا نہیں۔

الجواب:- اگر بنیت طلاق شوہر نے یہ الفاظ لکھے تھے تو طلاق بائنہ واقع ہوگئی۔ اور چونکہ شوہر نے اس فارغخطی پر مال لیا ہے اس لئے وقوع طلاق اغلب ہے، پس اگر شوہر اس کو رکھے تو دوبارہ نکاح کرلے[2]۔

بیوی علیحدگی چاہے تو کیا کیا جائے

سوال (۸۷۳) ایک شخص اپنی بیوی پر ظلم و تعدی کرتا ہے، زوجہ نے چودھری کے پاس آکر فریاد کی کہ ہمارے درمیان انفصال قطع تعلق کرادیں۔ اس صورت میں کیا حکم ہے۔ اس قسم کا کوئی فیصلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی ہوا ہے یا نہیں۔

الجواب:- اس صورت میں برضامندی زوجین خلع ہوسکتا ہے۔ اور خلع

---

[1] وقع طلاق بائن في الخلع جمي في عيوه در مختار وقوله بائن في الخلع لا رجعة من الكنايات الدالة على قطع الوصلة فتعين الواقع به بائنا ولزمها المال لقوله عليه السلام الخلع تطليقة بائنة ولانه يمين الطلاق حتى صح من الكنايات والواقع بالكنايات بائن (هدايه باب الخلع ص ۲۰۴) ظفير

[2] فاذا فعل ذلك وقع بالخلع تطليقة بائنة ولزمها المال لقوله عليه السلام الخلع تطليقة بائنة ولانه يمين الطلاق حتى صح من الكنايات والواقع بالكنايات بائن (هدايه باب الخلع ص ۲۰۴) ظفير

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی ہوا ہے، خلع کے سوا، اور کوئی صورت عمدگی فیصلہ کی نہیں ہے۔

جس سے روپیہ لے کر شوہر سے خلع حاصل کیا اس سے نکاح جائز ہے

سوال (۸۷۴) ہندہ کو زید نے اس لئے روپیہ دیا کہ وہ اپنے شوہر سے خلع کرلے، اس بناء پر ہندہ نے زید سے روپیہ لے کر خلع کرلیا اور عدت گذار کر زید ہی سے نکاح کرلیا، نکاح ہوا یا نہیں۔

الجواب:- نکاح ہوگیا شرائط صحت نکاح پائی گئی، فان خالعها الاب على مال ضمنه له اى ملتزما لا كفيلا لعدم وجوب المال عليها صح والمال عليه كالخلع مع الاجنبى فالاب اولى از (در مختار) قوله كالخلع مع الاجنبى اى الفضولى وحاصل الامر فيه انه اذا خاطب الزوج فان اضاف البدل الى نفسه على وجه يفيد ضمانه له او ملكه اياه كما خلعها بالف على فعلى صح[۲] پس جب کہ اجنبی شخص اپنے پاس سے مال دے کر شوہر سے خلع کرا سکتا ہے بلا ام وقبول زوجہ تو جبکہ زوجہ خود ایسا کرے کہ دوسرے شخص سے مال لے کر اپنے شوہر سے خلع کرے بدرجہ اولیٰ درست ہے۔ اور جب کہ خلع درست ہوا، اور خلع طلاق ہے پس بعد انقضائے عدت نکاح صحیح ہوا۔

---

[۱] عن ابن عباس ان امرأة ثابت بن قيس اتت النبى صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله ثابت بن قيس ما اعتب عليه فى خلق ولا دين ولكنى اكره الكفر فى الاسلام فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اترديين عليه حديقته قالت نعم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقبل الحديقة وطلقها تطليقة رواه البخارى وعن نافع عن مولاة لصفية بنت ابى عبيد انها اختلعت من زوجها بكل شئ لها رواه مالك (مشكوة باب الخلع والطلاق ص ۲۸۳) ظفير۔ [۲] دیکھئے (در المختار باب الخلع ص ۲۰۳ ج ۲) ظفير

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

شوہر کو بعوض خلع کتنی رقم لینی جائز ہے

سوال (۸۷۵) زوجہ زید خواہاں خلع سے خاوند کو کس قدر رقم لینا جائز ہے؟۔

الجواب:۔ فقہاء نے اس بارے میں یہ تفصیل کی ہے کہ اگر قصور شوہر کا ہے اور نافرمانی اس کی طرف سے ہے تو خلع میں اس کو عورت سے کچھ مال لینا حرام ہے، اور اگر نافرمانی زوجہ کی طرف سے ہے تو درست ہے، پھر یہ اختلاف ہے کہ دیئے ہوئے سے زیادہ لینا درست ہے یا نہیں؟ صحیح یہ ہے کہ جائز ہے مگر خلاف اولیٰ ہے وکرہ تحریمًا اخذ شیٔ ان نشز وان نشزت لا ولو منہ نشوز ایضا ولو باکثر مما اعطاھا علی الاوجہ فتح۔ وصحح الشمنی کراھۃ الزیادۃ تعبیر الملتقی لا باس بہ یفید انہا تنزیھیۃ وبہ یحصل التوفیق[1]۔

شوہر کی منظوری کے بغیر قاضی خلع نہیں کرسکتا ہے

سوال (۸۷۶) عمر کو کسی جرم میں ۱۳ ماہ کی قید ہوئی، قاضی نے اس کی بی بی کو بلوا کر خلع کا حکم کردیا، بغیر علم واذن شوہر خلع ہوسکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ نہیں ہوسکتا[2]۔

طلاق کا کاغذ جب شوہر کی مرضی سے لکھ گیا تو طلاق واقع ہوگی، اب اس کی واپسی کا کوئی فائدہ نہیں

سوال (۸۷۷) ہندہ کے باپ نے ہندہ کی شادی زید سے کردی، دو تین برس بعد ہندہ وزید میں نااتفاقی ہوگئی، اور ہندہ اپنے باپ کے پاس چلی آئی جس کو عرصہ ۱۴ برس کا ہوا، اس عرصہ میں زید نے ہندہ کے نان ونفقہ کی کچھ خبر نہیں لی، اب عرصہ ۴ ماہ کا ہوا کہ ہندہ نے کوشش کی کہ یا مجھ کو طلاق دیدے یا رکھ لے، زید نے

---

[1] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب الخلع ص۴۴۱ ج۲ - ظفیر۔

[2] ھو ازالۃ ملک النکاح المتوقفۃ علی قبولھا ومشروط کالطلاق (الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب الخلع ص۴۴۱ ج۲) ظفیر

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

رکھنے سے انکار کیا اور کہا کہ اگر ہندہ مہر معاف کردے تو میں طلاق دیدوں، چنانچہ ہندہ نے ۸ر کے کاغذ پر لکھ دیا کہ شوہر میرا اگر طلاق دیدے تو میں مہر معاف کرتی ہوں اور مہر سے دست بردار ہوتی ہوں، اور زید نے بھی طلاق لکھ دی اور ہندہ کا کاغذ لے لیا، اب جو لوگ درمیانی تھے ان میں آپس میں جھگڑا ہوگیا، انھوں نے زید کا کاغذ زید کو واپس کردیا اور ہندہ کا کاغذ زید سے لے کر ہندہ کو واپس کردیا، اس صورت میں ہندہ پر طلاق واقع ہوئی اور وہ دوسرا نکاح کرسکتی ہے یا نہ۔

الجواب: - اس صورت میں ہندہ پر طلاق واقع ہوگئی اور مہر معاف ہوگیا، کیونکہ یہ خلع کی صورت ہے کاغذ واپس کردینے سے طلاق واپس نہیں ہوسکتی، قال علیہ الصلوٰۃ والسلام ثلث جدھن جد وھزلھن جد[1] الحدیث

عورت کی مرضی کے بغیر خلع نہیں ہوتا ہے

سوال (۸۷۸) زبیدہ کو اس کے شوہر نے گھر سے نکال دیا جس کو چار سال ہوئے، اس درمیان میں زبیدہ کو شوہر کے گھر بھیجنے کی گفتگو ہوتی رہی، مگر زبیدہ کے علاتی بھائی نے زبیدہ کی بلا اجازت اس کے شوہر زید سے تین طلاق دلوا کر مہر سے باز دعوی لکھ دیا، آیا طلاق واقع ہوکر مہر ساقط ہوجائے گا یا نہ۔

الجواب: - بدون رضامندی زوجہ کے خلع نہیں ہوسکتا، یعنی نہ مہر ساقط ہوتا ہے نہ طلاق واقع ہوتی ہے، پس مسماۃ کے بھائی نے جو بلا اجازت مسماۃ کی اس کے مہر سے باز دعوی دیدیا وہ صحیح نہیں ہوا، شوہر کی طرف سے تین طلاق جو کہ معافی مہر پر موقوف تھی وہ بھی واقع نہیں ہوئی[2]۔

---

[1] مشکوٰۃ باب الخلع والطلاق ص۲۸۳. [2] الخلع ھو ازالۃ ملک النکاح المتوقفۃ علی قبولھا (درمختار) قولہ علی قبولھا ای المرأۃ قال فی البحر ولابد من القبول منھا حیث کان علی مال الا کان بلفظ خالعتک او اختلعی ھم (ردالمحتار باب الخلع ص۴۲۴ ج۲) ظفیر

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

خلع کی صورت اور اس سے مہر کی معافی

سوال (۸۷۹) شوہر اگر زوجہ کو طلاق دیدے یا خلع کرے تو مہر ساقط ہوگا یا دینا پڑے گا، خلع کی کیا صورت ہے۔

الجواب:۔ اگر خلع کیا جاوے گا تو مہر ساقط ہوجاوے گا اور اگر خلع نہ کیا ویسے ہی طلاق دیدی تو مہر ساقط نہ ہوگا، اور خلع کی صورت یہ ہے کہ زوجہ مہر معاف کردے اور شوہر طلاق دیدیوے یا مرد یہ کہے کہ میں نے تجھے خلع کیا بعوض مہر کے یا صرف یہ کہدے کہ میں نے تجھے خلع کیا اور عورت قبول کرلے[1] درمختار میں ہے ویسقط الخلع والمبارأۃ کل حق لکل منھما علی الآخر[2] اھ۔

صرف ارادہ ظاہر کرنے سے نہ خلع ہوتا ہے اور نہ طلاق واقع ہوتی ہے

سوال (۸۸۰) ایک شخص بالا نے کسی بات پر اپنی زوجہ کو مارا، زوجہ خوف کی وجہ سے روپوش ہوگئی تو شوہر نے لوگوں کو جمع کرکے نمبردار کے ساتھ خلع بعوض مبلغ دوسو روپیہ کے ٹھہرایا اور ایک روپیہ کا اسٹامپ خریدا مگر اگلے روز بوجہ زیادہ لالچ کے کاغذ تحریر نہیں کرایا تو اس صورت میں اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہ۔ اور بالا نے اپنی زوجہ کو زنا کی تہمت بھی لگائی تو کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ اس صورت میں مسمی بالا کی زوجہ پر طلاق واقع نہیں ہوئی، کیونکہ خلع کا ارادہ رہا اس کی تکمیل نہیں ہوئی اور پہلے جو کہا تھا وہ صریح طلاق کا لفظ نہیں[3] ہے اور نیت

---

[1] والخلع یکون بلفظ البیع والشراء والطلاق والمبارأۃ کبعت نفسک او طلاقک او طلقتک علی کذا او بارأتک ای فارقتک وقبلت المرأۃ (الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب الخلع ص۲۲۷ ج۲) ظفیر

[2] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب الخلع ص۲۲۷ ج۲۔ ظفیر

[3] الخلع ھو ازالۃ ملک النکاح المتوقفۃ علی قبولھا بلفظ الخلع او ما فی معناہ (الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب الخلع ص۲۲۶ ج۲) ظفیر

www.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

کا نہ ہونا ارادہ خلع سے ظاہر ہے اور تہمت لگانے سے نکاح نہیں ٹوٹتا۔

روپیہ لے کر کہا میرا فلاں سے کوئی تعلق نہیں تو خلع ہوگیا

سوال (۸۸۱) ایک شخص نے منکوحہ غیر سے نکاح کیا تا کچ نے دعویٰ کیا اور پیش حاکم اس طور پر صلح ہوئی کہ مدعی نے دوسو پچاس روپیہ نے کر کہا کہ اب میرا مسماۃ غلام فاطمہ سے کوئی تعلق نہیں ہے بہ صورت خلع کی ہے طلاق واقع ہوئی ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ بہ صورت خلع کی ہے طلاق بائنہ اس کی زوجہ پر واقع ہوگئی۔

قال فی الدر المختار باب الخلع ھو ازالۃ ملک النکاح بلفظ الخلع او ما فی معناہ الی لیدخل لفظ المبارأۃ فانہ مسقط وسیجئ[1] ملخصاً۔

خلع لکھ دینے سے خلع ہوجاتا ہے

سوال (۸۸۲) درمیان زن وشوہر ابتداء مخالفت تھی، بغرض تصفیہ چند اشخاص جمع ہوئے اور یہ فیصلہ قرار پایا اس کے شوہر نے کہا کہ جو مکان مسماۃ کے نام ہے اس سے دست برداری دے اس کے عوض مبلغ دوسو روپیہ لے لے اور میری دوسری زوجہ کے نام وہ مکان لکھ دے تو میں اس کو طلاق نامہ باضابطہ لکھ دوں، درمیان زن وشوہر یہ معاملہ طے ہوگیا، ہر دو نے اسٹامپ لکھ دیئے، عورت نے مکان سے دست برداری لکھ دی اور شوہر نے طلاقنامہ لکھ دیا صرف رجسٹری باقی رہ گئی تھی، شوہر نے دھوکہ دیا اور رجسٹری نہیں کرائی، اس صورت میں عورت دوسرا نکاح کرسکتی ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ جب کہ شوہر نے طلاق نامہ لکھ دیا۔ اور عورت نے مکان سے دست برداری لکھ دی، تو یہ خلع شرعاً مکمل ہوگیا اگرچہ بوجہ دھوکہ بازی شوہر کے رجسٹری نہ ہوسکا، رجسٹری ہونا شرعاً ضروری نہیں ہے، پس اس صورت

---

[1] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب الخلع ص ۲۶۷ ج ۲ ۔ ظفیر

www.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

میں وہ عورت مطلقہ ہوگئی، عدت کے بعد اس کو دوسرا نکاح کرلینا شرعاً درست ہے۔

روپے لے کر طلاق دی تو بائن طلاق ہوئی

سوال (۸۸۳) ایک شادی شدہ عورت کو ایک شخص بہکا کر لے گیا، شوہر نے اس پر دعویٰ کیا، لوگوں نے شوہر کو اس لیجانیوالے سے چار سو روپیہ دلا کر راضی نامہ کرادیا، یہ جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اس شخص نے جس کی وہ زوجہ تھی اگر چار سو روپیہ لے کر طلاق دیدی تو یہ طلاق علی المال ہے یہ شرعاً جائز ہے گویا شوہر نے روپیہ لے کر طلاق دی جیسا کہ خلع میں ہوتا ہے، پس وہ شخص جس نے روپیہ شوہر اول کو دے کر طلاق دلوائی اس کو چاہئے کہ عدت کے بعد نکاح کرلے۔

بلا رضامندی شوہر جبراً خلع جائز نہیں

سوال (۸۸۴) جب کہ خاوند زوجہ کی خبر گیری حسب حیثیت کرتا ہو اور خلع کرنے پر راضی نہ ہو تو عورت بذریعہ عدالت جبراً خلع کرا سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ خلع میں زوجین کی رضاء و اجازت کی ضرورت ہے بلا رضاء شوہر خلع نہیں ہوسکتا، اور عورت کو یہ جائز نہیں ہے کہ شوہر کے نان و نفقہ دینے کی صورت میں وہ جبراً خلع کراوے۔

لہ الخلع هو ازالة ملك النكاح المتوقفة على قبولها بلفظ الخلع او ما فی معناه الخ وقوله لها انت طالق بالف او علی الف وقبلت فی مجلسها لزم ان لم تكن مكرهة (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الخلع ص۲۷۶ ج۲ و ص۲۷۵ ج۲) وقع طلاق بائن فی الخلع (ایضاً ص۲۷۶ ج۲) ظفیر۔ لہ وحكمه ان الواقع به ولو بلا مال و بالطلاق علی مال طلاق بائن (ایضاً ص۲۷۶ ج۲) ظفیر۔ لہ واذا تشاق الزوجان فلا باس بان تفتدی نفسها منه بمال يخلعها به فاذا فعل ذلك وقع بالخلع تطليقة بائنة ولزمها المال (هدایه باب الخلع ص۳۸۰ ج۲) خلع اور طلاق کا حق صرف شوہر کو دیا گیا ہے۔ ظفیر

www.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

فیصلے سے پہلے صلح بہتر ہے

سوال (۸۸۵) دعویٰ خلع ہونے پر قبل از فیصلہ
میں مصالحت کرانا کیسا ہے۔

الجواب:۔ یہ اچھا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے والصلح خیر[1] یعنی
کرلینا بہتر ہے۔

حیلہ کرکے بیوی کو لیجانا کیسا ہے

سوال (۸۸۶) اگر خاوند زوجہ کو یہ کہہ کر
جاوے کہ میری ماں فوت ہوگئی، اور دراصل ماں فوت نہیں ہوئی جائز ہے
اور خلع کرانے کو یہ عذر زوجہ کا کافی ہوسکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ شوہر کو اپنی زوجہ کو لے جانے کا حق ہے لیکن جھوٹ
لے جانے کی ضرورت نہیں ہے، اس جھوٹ کا گنہ شوہر پر ہوگا اس سے توبہ
کرے، اور یہ عذر زوجہ کے لئے خلع کرانے کا نہیں ہوسکتا۔

شوہر کی مرضی کے بغیر خلع کی ڈگری سے خلع نہیں ہوتا

سوال (۸۸۷) جب کہ زوجہ کی جانب سے
طلاق گذرنے پر شوہر نان ونفقہ دینا اور حقوق زو
ادا کرنا قبول کرتا ہے تو ایسی صورت میں بھی زوجہ خلع کرانے کی مستحق ہوسکتی
اور عدالت سے ڈگری خلع کی ہوسکتی ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں عورت خلع نہیں کرا سکتی اور عدالت
ڈگری خلع کی بدون رضامندی شوہر کے نہیں ہوسکتی اگر ہوگی تو وہ شرعاً صحیح[2]

خلع پر مجبور نہیں کیا جاسکتا ہے

سوال (۸۸۸) ہندہ اپنے شوہر کے گھر
پسند نہیں کرتی، یعنی اس سے راضی نہیں تو زید کو خلع وطلاق پر مجبور کیا جا
یا نہیں۔

---

[1] سورۃ النساء - ۱۹ - ظفیر۔

[2] اس لئے کہ یہ حق شوہر کا ہے دوسرا اسے استعمال نہیں کرسکتا ہے۔ ظفیر۔

www.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب: - مجبور نہیں کیا جاسکتا اگر وہ چاہے طلاق و خلع کرسکتا ہے کیونکہ طلاق کا اختیار شریعت میں شوہر کو دیا گیا ہے قال علیہ الصلوٰۃ والسلام الطلاق لمن اخذ بالساق[1]۔

دوران مقدمہ میں خلع ہوسکتا ہے

سوال (۸۸۹) ایک عورت اپنے شوہر کے مظالم کرنے اور نان و نفقہ نہ دینے سے تنگ آکر باجازت شوہر خود اپنے باپ کے یہاں چلی گئی، زوج نے بمقابلہ زوجہ عدالت دیوانی میں طلبی زوجہ کی نالش کی، زوجہ نے یہ جواب دہی کی کہ شوہر ظالم ہے، نان و نفقہ نہیں دیتا اسلئے خلع کرادیا جاوے۔ مدعی نے یہ عذر کیا کہ طلبی زوجہ کی نالش میں خلع نہیں ہوسکتا ہے، یا زوجہ کو خلع کی علیحدہ نالش کرنی چاہیئے۔

الجواب: - خلع شریعت میں اس کو کہتے ہیں کہ عورت اپنا حق مہر وغیرہ معاف کردے اور شوہر طلاق دیدے یا یہ کہدے کہ میں نے بعوض مہر کے خلع کیا سو یہ ہر وقت اور ہر حالت میں صحیح ہے، دوران مقدمہ طلبی زوجہ میں بھی ہوسکتا ہے یہ قول شوہر کا غلط ہے کہ طلبی زوجہ کی نالش میں خلع نہ ہوسکے اور خلع سے طلاق بائنہ عورت پر واقع ہوجاتی ہے کذا فی الدر المختار[2]۔

تین دفعہ فارخطلی سے بھی ایک ہی طلاق بائن واقع ہوگی

سوال (۸۹۰) اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو بعوض معافی مہر فارخطلی دی اور تین دفعہ کہا کہ میں نے فارخطلی دی، تو اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ اور اگر واقع ہوئی تو کتنی طلاقیں واقع ہوئیں؟

---

[1] دیکھئے الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الطلاق ج۳ ص۲۳۰۔ ظفیر

[2] الخلع ازالۃ ملک النکاح المتوقفۃ علی قبولہا بلفظ الخلع او ما فی معناہ فانہ معتبر ولو بما یعتاد الحاجۃ بما یصلح للعوض (۱۲ ایضاً باب الخلع ج۳ ص۲۳۰) ظفیر

www.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب: ۔ زوجہ کی جانب سے معافی مہر کے عوض زوج کا فارغخطی دینا بمنزلہ مباراۃ و خلع کے ہے مگر اتنا فرق ہے کہ خلع بسبب عرف کے طلاق میں صریح ہوگیا ہے اور فارغخطی کا لفظ ایسا نہیں ہے۔ اس لئے لفظ خلع میں صرف خلع کا لفظ استعمال کرنے سے طلاق بائنہ واقع ہوگی خواہ طلاق کی نیت کرے یا نہ کرے اور خلع کے لفظ کے علاوہ میں اگر نیت طلاق کی کرے گا تو طلاق بائنہ واقع ہوگی ورنہ نہیں۔ مگر جہاں لفظ فارغخطی کا طلاق میں عرف ہو تو یہ بھی بمنزلہ خلع کے صریح ہو جائے گا۔

بہرحال بصورت عدم عرف لفظ فارغخطی اگر بہ نیت طلاق کہا ہے تو اس صورت میں ایک طلاق بائنہ واقع ہوگی اور فارغخطی تین دفعہ کہنے سے تین طلاقیں واقع نہیں ہوئیں، کیونکہ ایک ہی دفعہ کہنے سے وہ بائنہ ہوگئی اور طلاق بائنہ کے بعد دوسری طلاق بائنہ واقع نہیں ہوتی قال فی الدر المختار (باب الخلع) الآن المشائخ قالوا لا تشترط النیۃ ھھنا[1] درمختار۔ قال الشامی قولہ ھھنا ای فی لفظ الخلع وفی البحر عن البزازیۃ فلو کانت المباراۃ ایضا کذلک ای غلب استعمالھا فی الطلاق لم تحتج الی النیۃ وان کانت من الکنایات والا تبقی النیۃ مشروطۃ فیھا وفی سائر الکنایات علی الاصل[2]۔

خلع کے بعد بھی عدت ضروری ہے

سوال (۸۹۱) اگر خلع والی عورت بلا عدت دوسرے مرد سے نکاح کرلے تو یہ نکاح عندالشرع جائز ہے یا نہیں۔؟

الجواب: ۔ اثنائے عدت میں نکاح نہیں ہوتا، عدتِ طلاق کے اندر

---

[1] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب الخلع ص۲۲۴ ج۲ ۔ ظفیر

[2] رد المحتار باب الخلع ص۲۲۴ ج۲ ۔ ظفیر۔

www.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

نکاح باطل ہے اور اس کا قول کہ اس میں عدۃ نہیں ہے غلط ہے۔

خلع اور عدت سے متعلق احادیث

سوال (۸۹۲) نسائی وغیرہ میں جو باب الخلع وعدۃ المختلعۃ میں حدیث واحد وارد ہے یا مثل ترمذی شریف وابوداؤد شریف کے بکیفیۃ وارد ہے، ان احادیث میں بظاہر امام صاحب کا مسئلہ خلاف معلوم ہوتا ہے لہٰذا وہ حدیث جو صاحبہ حیض ثلثہ کی وارد ہے مع تطبیق رواۃ تحریر فرمائی جائے، ایک غیر مقلد سے فتویٰ کی اس بارے میں گفتگو ہوئی تھی، اس وجہ سے دریافت کرتا ہے۔

الجواب:۔ ثابت بن قیس کی زوجہ نے جو اپنے شوہر سے خلع کرنا چاہا، اور اس ارادہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، آپ نے ثابت بن قیس کو فرمایا اقبل الحدیقۃ وطلقھا تطلیقۃ رواہ البخاری[۱] اس پر ملا علی قاری تحریر فرماتے ہیں۔ وفیہ دلیل علی ان الخلع طلاق لا فسخ[۲] اور پس جب کہ اس حدیث بخاری سے خلع کا طلاق ہونا ثابت ہوا تو عدۃ کا فیصلہ نص قطعی سے خود ہو چکا ہے قال اللہ تعالیٰ والمطلقات یتربصن بانفسھن ثلثۃ قروء[۳] الایہ۔

مہر معاف کر کے خلع کرانا درست ہے

سوال (۸۹۳) زید اپنی زوجہ بندہ خرچ خوراک نہیں دیتا اور طلاق بھی نہیں دیتا۔ لہٰذا اگر زید کو رقم کثیر کا لالچ دے کر خلع کر لیا جاوے اور اس کی اس رقم کو دین مہر میں مجرا کر لیا جاوے تو جائز ہے یا نہیں۔

---

[۱] العدۃ ھی تربص یلزم المرأۃ بعد زوال النکاح او فرقۃ حسیۃ او حکمیۃ لتعرف براءۃ رحمھا او تعبدا او تفجعا فالاول عدۃ الموطوءۃ بنکاح صحیح او فاسد بعد الدخول حقیقۃ او حکما ثلاث حیض کوامل الحرۃ علی ما مشی علیہ صاحب الدر المختار فی باب العدۃ ص۲۲۲ ج۲ ظفیر

[۲] مشکوٰۃ باب الخلع والطلاق ص۲۸۲۔ ظفیر۔ [۳] مرقاۃ ص۲۸۲ مطبوعہ نولکشور ظفیر۔ [۴] سورۃ البقرۃ ۲۲۸۔ ظفیر

www.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب:۔ خلع کے متعلق جو صورت سوال میں مذکور ہے جائز ہے، ایک رقم معین پر خلع کر لینے کے بعد دین مہر میں اس کا مجرا ہو سکتا ہے، پھر دوسری صورت تفریق کی یہ ہے کہ عورت قاضی کے یہاں عدم ادائیگی نفقہ کی درخواست کرے، یہ قاضی کسی شافعی المذہب قاضی سے جن کے مذہب میں عدم ادائیگی کی وجہ سے تفریق ہو سکتی ہے تفریق کرادے، یہ قضاء حنفی کے حق میں نافذ ہے، یہ صورت کسی اسلامی ریاست میں جائز بسہولت ہو سکتی ہے۔ ولا یفرق بینھما بعجزہ عنھا او جنونہ الا الشافعی او لو قضی بہ حنفی لم ینفذ نعم لو امر شافعیا فقضی بہ نفذ اذ در مختار باب النفقہ[1]۔

رو پیہ لے کر طلاق دی تو طلاق بائنہ سے عورت علیحدہ ہو گئی

سوال (۸۹۴) زید اپنی زوجہ ہندہ سے کبھی ہمبستر نہیں ہوا، چند معززین مسلمین کے سامنے زید نے کہدیا کہ میں اس عورت کو نہیں رکھتا۔ یہ مجھ پر طلاق ہے اور حرام ہے، عمر نے زید کو کہا کہ ایک سو پچاس روپیہ میں تم کو دیتا ہوں بطور خلع، زید نے کہا میں قبول کرتا ہوں، یہ عورت مجھ پر طلاق ہے اور حرام ہے، اس صورت میں ہندہ مطلقہ ثلثہ ہوئی یا نہیں۔ اور بکر کو خلع دینا لازمی ہے۔

الجواب:۔ اس صورت میں اس کی زوجہ پر طلاق بائنہ واقع ہو گئی اور بکر کو روپیہ مذکورہ دینا لازمی ہے، درمختار میں ہے فان قالھا الاب علی مال ضامنا لہ او صح والمال علیہ کالخلع من الاجنبی او فی الشامی قولہ کالخلع من الاجنبی ای الفضولی وحاصل الامر فیہ انہ اذا خاطب الزوج فان اضاف البدل الی نفسہ علی وجہ یفید ضمانہ لہ او ملکہ ایاہ کما خلعھا بالف علی او علی انی ضامن او علی الفی ھذہ او عبدی ھذا فقبل صح والبدل علیہ[2] او شامی

---

[1] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب النفقہ ص ۹۰۳ ج ۲ ۔ ظفیر

[2] رد المحتار باب الخلع ص ۸۲۷ ج ۲ ۔ ظفیر

www.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

پنچائت کے ذریعہ خلع درست ہے

سوال (۸۹۵) خلاصۂ سوال یہ ہے کہ امیر حسن اپنی زوجہ کی خبر گیری نہیں کرتا تھا، بالآخر پنچائت نے امیر حسن اور اس کی زوجہ سے اقرار نامہ اس امر کا لکھا لیا کہ جو کچھ پنچائت فیصلہ کردے گی وہ فریقین کو منظور ہوگا، اس کے بعد پنچائت نے یہ فیصلہ کیا کہ ہم مسماۃ مریم کا مہر مبلغ دوسو روپیہ اور بروئے اقرار نامہ دس روپیہ ماہوار کی تمام رقم امیر حسن کو معاف کرتے ہیں اور امیر حسن کی زوجہ مریم کو آزاد کیا گیا، شرعاً مسماۃ مریم آزاد ہوئی یا نہیں اور یہ آزادی بطریق خلع ہوئی یا بطریق طلاق۔

الجواب:۔ اس صورت میں مسماۃ مریم آزاد ہوگئی اور طلاق بائنہ اس پر واقع ہوگئی اور یہ آزادی بطریق خلع و بطریق طلاق علی المال ہوئی، خلع بھی عند الحنفیہ طلاق ہے جیسا کہ درمختار باب الخلع میں ہے وحکمہ ان الواقع بہ ولو بلا مال وبالطلاق الصریح علی مال طلاق بائن[1] الخ۔

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المختار باب الخلع ص۲۷۴ ج۲۔ ظفیر۔

www.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

باب دہم
باب الایلاء
قسم کھانا کہ چار ماہ تک بیوی کے پاس نہیں جاؤں گا

قسم کھاکر کہا چار ماہ تک تیرے پاس نہیں جاؤں گا کیا حکم ہے

سوال (۸۹۶) اگر شوہر نے یہ قسم کھائی کہ میں تیرے قریب نہ جاؤں گا چار ماہ تو اس قسم سے کونسی طلاق واقع ہوجاوے گی۔

الجواب: - یہ مسئلہ ایلاء کا ہے جو کہ ہدایہ وغیرہ میں درج ہے، اس کی صورت یہ ہے کہ شوہر یہ قسم کھالیوے کہ چار ماہ تک تیرے قریب نہ جاؤں گا، عربی کے الفاظ یہ ہیں، واللہ لا اقربک اربعۃ اشہر فھو مول لقولہ تعالیٰ للذین یؤلون من نسائھم تربص اربعۃ اشھر فان فاؤا فان اللہ غفور رحیم وان عزموا الطلاق فان اللہ سمیع علیم[1]۔ پس اگر شوہر نے یہ قسم کھائی ہے کہ واللہ میں تیرے قریب چار ماہ تک نہ جاؤں گا اور چار ماہ تک نہ گیا تو بیشک اس کی زوجہ پر طلاق بائنہ واقع ہوجاتی ہے[2]۔ پس یہ خود غور کرلیا جاوے کہ آیا شوہر نے واقعی اس طرح قسم کھاکر زبان سے کہا تھا یا نہیں۔

---

[1] ھدایہ باب الایلاء ص۲۶۲ ج۲ ۔ ظفیر۔ [2] فان وطیھا فی الاربعۃ الاشھر حنث فی یمینہ ولزمتہ الکفارۃ ویسقط الایلاء وان لم یطأھا حتی مضت اربعۃ اشھر بانت منہ بتطلیقۃ (ھدایہ باب الایلاء ص۲۶۲ ج۲ ۔ ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

باب یازدہم

لعان سے متعلق احکام ومسائل

بغیر شرائط کے پائے گئے لعان نہیں ہوتا ہے

سوال (۸۹۷) مسماۃ نوری زوجہ کمال نجار نے یہ ظاہر کیا کہ مجھ کو میرا شوہر تہمت زنا کی لگاتا ہے کہ تو فلاں شخص کے ساتھ زنا کرتی ہے مجھ کو اس وقت حمل اپنے خاوند کا ہے اور خاوند کہتا ہے کہ یہ حمل میرا نہیں ہے اور ناحق جھوٹی تہمت مجھ کو زنا کی لگاتا ہے، یہاں تک اپنے بھائی مسمی فتاح نجار کے ساتھ تہمت لگاتا ہے، لیکن کمال نجار نے ظاہر کیا کہ میں نے نہ اپنی منکوحہ مسماۃ نوری کو کبھی تہمت زنا لگائی اور نہ میں نے حمل سے انکار کیا، یہ اپنے والد کے کہنے پر چلتی ہے، ہاں جس جس کا شک ہے تو میں منکوحہ خود کو کہتا ہوں کہ ان کے ساتھ نشست و برخاست نہ کر، مگر وہ نہیں مانتی، یہ شک ہے، اس صورت میں لعان ثابت ہے یا نہ۔

یک مولوی حکم لعان فرمودہ، فتویٰ او صحیح و نافذ شد یا نہ۔

الجواب:۔ حکم لعان دریں صورت بحالت موجودہ بلا تحقیق شرائط لعان کردن درست نیست وحکم تفریق نافذ نیست، واگر کسے فتویٰ دادہ است آں صحیح نیست بروئے عمل نباید کرد کما بین فی کتب الفقہ۔

لہ وسببہ قذف الرجل زوجتہ قذفا یوجب الحد فی الاجنبیۃ الا فمن قذف بصریح الزنا فی دار الاسلام زوجتہ الحیۃ بنکاح صحیح (درمختار) قولہ فی دار الاسلام احتراز عما لو ارتد ولحق بدار الحرب لانقطاع الولایۃ (ر) والمحتار باب اللعان مطبوعہ دمشق تغیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

بیوی کو شوہر نے تہمت لگائی اب بیوی تفریق چاہتی ہے کیا حکم ہے

سوال (۸۹۸) زید نے اپنی بیوی ہندہ کو زنا کی تہمت لگائی، ہندہ تفریق چاہتی ہے، اس صورت میں حاکم مسلمان لعان کرا سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب: - یہاں لعان کا حکم نہیں ہے اور نہ تفریق ہو سکتی ہے، جیسا کہ درمختار میں ہے فمن قذف بصریح الزنا فی دار الاسلام الخ۔

قاضی نکاح خواں نے جو لعان کرکے تفریق کی وہ صحیح نہیں ہے

سوال (۸۹۹) زید نے اپنی زوجہ زید کے ساتھ زنا کی تہمت لگائی، اور دونوں نے قسمیں کھا کر لعان کیا اور قاضی نکاح خواں نے دونوں میں تفریق کرادی، اس صورت میں لعان صحیح ہوا یا نہیں اور تفریق ہوئی یا نہیں۔

الجواب: - درمختار میں ہے فمن قذف بصریح الزنا فی دار الاسلام وجب اللعان قال فی الشامی قولہ فی دار الاسلام اخرج دار الحرب لانقطاع الولایۃ[1]۔ اس روایت سے معلوم ہوا کہ صورت مسئولہ میں لعان صحیح نہیں ہوا، اور تفریق نہیں ہوئی۔

شوہر کے قسم کھا کر تہمت لگانے اور بیوی کے لعنت کرنے سے طلاق ولعان نہیں ہوا

سوال (۹۰۰) زید نے اپنی بیوی ہندہ پر تہمت زنا لگائی، چار مرتبہ سے زائد چار یا اس سے زائد اشخاص کے روبرو اس کا اعادہ کیا اور قسم کھا کر کہا اور اس کو ایک سال سے زیادہ گذر گیا اور اس سے قبل بھی ہندہ اور اس کے بچوں کا جو کہ زید کی صلبی اولاد ہے بہت ہی کم عرصہ تک خورد ونوش کا زید کفیل رہا، حالانکہ شادی کو سولہ سال کا عرصہ گذر گیا،

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب اللعان ص۲۲۴ ج۲ قولہ فی دار الاسلام اخرج دار الحرب لانقطاع الولایۃ ا ہ رد المحتار باب اللعان ص۲۲۴ ج۲) ظفیر

[2] رد المحتار باب اللعان ص۲۲۴ ج۲ ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

ہندہ اور اس کے بچوں کے کفیل ہندہ کے والدین رہے، ایسی حالت میں طلاق ولعان واقع ہوئی یا نہیں، زید نے ہندہ پر اور ہندہ نے زید پر روبرو چند اشخاص کے لعنت کی

الجواب: ۔ اس صورت میں لعان اور طلاق کچھ ثابت نہ ہوگا، کیونکہ لعان کی شرائط اس وقت مفقود ہیں اور جب کہ لعان اس زمانہ میں اس ملک میں ثابت نہیں بوجہ مفقود ہونے اس کی شرائط کے، تو اگر خود زوجین نے لعان کرلیا تو اس سے تفریق نہ ہوگی اور طلاق واقع نہ ہوگی، اور شوہر پر اس تہمت لگانے کا مواخذہ رہے گا اور دنیا میں اس پر کوئی حکم اس وقت مرتب نہ ہوگا، شامی باب اللعان میں ہے ویشترط ایضا کون القذف بصریح الزنا کونہ فی دار الاسلام[1] وفیہ ایضا قولہ فی دار الاسلام اخرج دار الحرب[2] وفیہ ایضا وھو انہ لا تقع الفرقۃ بنفس اللعان قبل تفریق الحاکم[3] اھ پس ہندہ اس صورت میں بدستور زید کی زوجہ ہے اس سے کہا جاوے کہ یا طلاق دے یا حقوق زوجیت نان نفقہ ادا کرے۔ قال اللہ تعالیٰ فامساک بمعروف او تسریح باحسان[4]۔

بندوستان میں لعان اور اس کی وجہ سے تفریق کی کوئی صورت نہیں

سوال: (۱۰۹۱) زید نے اپنی زوجہ کو زنا کی تہمت لگائی، اگر مرد اپنی عورت کو زنا کی تہمت لگاوے اور عورت انکار کرے اور مرد گواہ نہ پیش کرے جس کی تحقیق کے لئے ثالثی کی گئی، ثالثی میں تہمت زنا ثابت ہوئی، اس میں لعان کا حکم ہے یا نہیں، اور چونکہ قاضی نہیں ہے تو تفریق کی کیا صورت ہوگی۔

الجواب: ۔ لعان کے لئے چونکہ دار الاسلام کا ہونا بھی شرط ہے کما صرح بہ فی کتب الفقہ لہذا اس ملک میں لعان کی کوئی صورت نہیں ہے، اور جب کہ لعان

---

[1] ردالمحتار باب اللعان ص۵۱۶ ج۲ ۔ ظفیر۔ [2] ایضاً ص۵۱۸ ج۲ ۔ ظفیر۔

[3] سورۃ البقرۃ ۔ ۲۹ ۔ ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

نہیں ہے تو تفریق بھی نہ ہوگی۔[1]

صرف ایک مرد اور ایک عورت کے دیکھنے سے زنا ثابت نہیں ہوتا اور یہاں لعان نہیں

سوال (۹۰۲) زید کے دو بیوی ہیں۔ ہندہ و خالدہ: زید اور خالدہ دونوں نے ہندہ کو حالت زنا میں زید و بکر بچشم خود دیکھا تو زنا ثابت ہے یا نہیں اور بعد طلاق کے دین مہر دینا لازم ہوگا یا نہیں اور زید اس کو لعان کرکر طلاق دیوے یا بلا لعان کے۔

الجواب:۔ زید اور اس کی زوجہ خالدہ کے بیان سے ہندہ پر زنا کا ثبوت نہ ہوگا اور بوجہ دار الاسلام نہ ہونے کے لعان بھی نہ آوے گا۔ اور مہر بعد طلاق کے واجب الادا ہوگا

دو گواہوں کی شہادت سے شوہر تہمت لگانا ثابت ہو جاتا ہے

سوال (۹۰۳) ہندہ نے اپنے شوہر زید پر دعویٰ لعان کیا۔ باوجودیکہ وہ پاک باعصمت ہے، زید نے انکار کیا۔ ہندہ نے دو گواہ پیش کئے جو پابند صوم وصلوٰۃ ہیں، یہ گواہ عادل مانے جائیں گے یا نہیں؟۔

الجواب:۔ لعان کے لئے شرط ہے دار الاسلام کا ہونا، شامی میں ہے ویشترط ایضاً کون القذف بصریح الزنا وکونہ فی دار الاسلام[2] لہٰذا اس ملک میں تو لعان نہیں ہے، البتہ اگر دار الاسلام میں اگر شوہر اپنی زوجہ کو تہمت صریح زنا وغیرہ کی لگاوے تو لعان واجب ہوتا ہے۔ فمن قذف بصریح الزنا فی دار الاسلام من وجتہ او اجنبیۃ[3] اور جبکہ دو گواہان عادل سے شوہر کا تہمت لگانا ثابت ہو جاوے تو انکار شوہر کا معتبر نہیں ہوگا، اور اس صورت میں ہر دو گواہان مذکورہ زوجہ کے عادل مانے جائیں گے۔

---

[1] قولہ فی دار الاسلام اخرج دار الحرب (ش) در المختار باب اللعان ص۲۰۲ ج۲ ظفیر

[2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب اللعان ص۲۰۵ ج۲۔ ظفیر

[3] ایضاً ص۲۰۶ ج۲۔ ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

تہمت لگانے کی سزا

سوال (۹۰۴) اگر کوئی شخص جھوٹی قسم کھا کر اپنی منکوحہ بیوی پر جو نہایت درجہ نیک اور باعصمت ہے، شرارتاً بے عصمتی کا اتہام لگائے تو اس کا نکاح رہا یا فسخ ہوگیا۔

الجواب:۔ اپنی زوجہ کو زنا کی تہمت لگانے سے نکاح نہیں ٹوٹتا لیکن شوہر کو حد قذف یعنی اسّی کوڑے لگائے جائیں گے، اگر حکومت اسلام ہو، اور شہادت اس کی مردود ہوگی، درمختار میں ہے ویحد الحر او العبد[۲] قاذف المسلم الحر البالغ العاقل العفیف من فعل الزنا لا بصریح الزنا (درمختار) ولا القاذف فی دار الحرب (شامی)[۱]۔

ہندوستان میں لعان کے ذریعہ فسخ نکاح نہیں ہوسکتا ہے

سوال (۹۰۵) زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو تہمت لگائی کہ میری بیوی ہندہ کا ناجائز تعلق عمر سے ہے اور عمر کئی مرتبہ ہندہ کے بطن سے حمل ساقط کرا چکا ہے، ہندہ نے اس کو سن کر جج صاحب کے یہاں دعویٰ کیا کہ لعان کرا کے میرا نکاح فسخ کر دیا جائے، زید روپوش ہے تو اس صورت میں لعان ہوا یا نہ۔

الجواب:۔ شرعاً حالت موجودہ میں لعان کا حکم نہیں ہے اور نکاح فسخ نہیں ہوا۔ ہندہ دوسرا نکاح نہیں کر سکتی[۲]۔

---

[۱] دیکھئے ردالمحتار باب حد القذف ص ۲۳۱ ج ۳ ۔ ظفیر

[۲] فمن قذف بصریح الزنا فی دار الاسلام زوجته بنکاح صحیح العفیفة عن الزنا لا عن (درمختار قوله فی دار الاسلام اخرج دار الحرب بلا انقطاع الولایة (ردالمحتار باب اللعان ص ۵۰۰ ج ۲) ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

باب دوازدہم
ظہار سے متعلق احکام ومسائل

بہ نیت طلاق یہ کہنا کہ تو میری بہن کے مثل ہے اس سے طلاق بائن واقع ہوتی ہے

سوال (۹۰۶) زید نے اپنی بیوی کو غصہ کی حالت میں بہ نیت طلاق کہا کہ تو مثل میری لڑکی اور مثل میری بہن کے ہے، اس صورت میں کونسی طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہوئی، اگر بائن واقع ہوئی تو قبل وضع حمل شوہر اول سے نکاح درست ہے یا نہیں۔

الجواب: اگر ان الفاظ میں زید کی نیت طلاق کی تھی جیسا کہ سوال سے ظاہر ہے تو ایک طلاق بائنہ اس کی زوجہ پر واقع ہوئی، نکاح عدت میں یعنی قبل وضع حمل زید شوہر اول کا اس سے درست[1] ہے وان نوی بائنۃ علی مثل امی او کامی او بزاد ظہاری او طلاقا صحت نیتہ وقع ما نواہ لانہ کنایۃ[2] ۔ درمختار

بائنہ کہنا چاہتا تھا مگر زبان سے نکلا تو میری ماں ہے کیا حکم ہے

سوال (۹۰۷) ایک شخص اپنی زوجہ کو یہ کہنا چاہتا کہ تو میری ماتحت ہے، بوجہ غلطی کے اس کی زبان سے نکلا کہ تو میری ماں ہے، اس صورت میں کیا حکم ہے۔

---

[1] وینکح مبانتہ بما دون الثلاث فی العدۃ وبعدھا بالاجماع (الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب الرجعۃ ص۳۳۰ ج۲) ظفیر۔

[2] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب الظہار ص۴۹۲ ج۲ ۔ ظفیر

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب :- اس صورت میں طلاق وظہار کچھ نہیں ہے نکاح باقی ہے، مگر ایسا کہنا مکروہ ہے آئندہ ایسا لفظ نہ کہا جاوے، درمختار میں ہے والاولیٰ شیئاً او حذف الکاف لغا (درمختار) قولہ او حذف الکاف بان قال انت امی شامی[1] ج ۲ ص ۵۷۶ وبکرہ قولہ انت اُمّی ویا بنتی ویا اختی ونحو درمختار[2] صفحہ مذکور شامی ج ۲۔

غصہ میں بہ نیت طلاق کہنا کہ تو مثل میری بیٹی کے ہے اس سے طلاق بائن واقع ہوتی ہے

سوال (۹۰۸) زید اپنی بیوی کو بہ نیت طلاق بحالت غصہ کہتا ہے کہ تو مثل میری بیٹی کے اور تو مثل میری ہمشیرہ کے ہے، اس صورت میں کونسی طلاق واقع ہوئی اور زید کی بیوی حاملہ بھی ہے بغیر وضع حمل زید کا نکاح اسی عورت سے صحیح ہے یا نہ۔ زید نے طلاق سے تین چار روز بعد نکاح کر لیا صحیح ہو گیا یا نہ؟

الجواب :- اگر بہ نیت طلاق زید نے اپنی بیوی کو یہ الفاظ کہے ہیں کہ تو مثل میری بیٹی کے ہے اور تو مثل میری ہمشیرہ کے ہے تو ایک طلاق بائنہ اس پر واقع ہو گئی زوجہ پر عدت واجب ہے، عدت اس کی وضع حمل ہے، اور زید کا نکاح اس سے عدت کے اندر یعنی وضع حمل سے پہلے بھی صحیح ہے، پس نکاح جو زید نے طلاق سے تین چار دن بعد کیا صحیح ہو گیا[3]، درمختار میں ہے وان نوی بانت علی مثل امی او کامی وکذا الوحدف علی بر او ظہار او طلاق صحت نیتہ ووقع ما نواہ لانہ کنایۃ[4] اھ

اگر تیرے ساتھ ہمبستر ہوں تو ماں کے ساتھ ہوں اس کہنے سے طلاق نہیں ہوئی

سوال (۹۰۹) زید نے غصہ میں آکر اپنی زوجہ سے کہا کہ اگر آج سے میں تمہارے ساتھ ہمبستر ہوں

---

[1] دیکھئے ردالمحتار باب الظہار ص ۵۷۶ ج ۲۔ ظفیر۔ [2] الدر المختار علی۔ حاشیہ ردالمحتار باب الظہار ص ۵۷۴ ج ۲۔ ظفیر [3] دیکھئے مبانتہ بما دون الثلاث فی العدۃ وبعدھا بالاجماع (الدر المختار علی ھامش ردالمحتار باب الرجعۃ ص ۳۵۰ ج ۲، ظفیر [4] الدر المختار علی ھامش ردالمحتار باب الظہار ص ۵۷۴ ج ۲۔ ظفیر

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

تو اپنی ماں کے ساتھ فلاں کیا، مگر اس کی نیت نہ چھوڑنے کی تھی اور نہ طلاق دینے کی۔ تو نکاح قائم رہا یا نہیں، اس شخص کے لئے کیا حکم ہے۔

الجواب: ۔ اس صورت میں نکاح قائم رہا، اور طلاق وظہار وایلاء کچھ نہیں ہوا۔ وان نوی بانت علی مثل امی او انا امی وکذا الوحذف علی برا او ظهار او طلاقا صحت نیته ووقع ما نواه لانه کنایة والا ینو شیئا او حذف الکاف لغا[1] وفی کتاب الایمان منه وان فعله فعلیه غضبه[2] او هو ان او سارق لایکون قسما الدر[3] مختار۔

اگر تجھ سے بولوں تو اپنی بہن سے بولوں اس کہنے سے طلاق نہیں پڑتی

سوال (۹۱۰) زید نے اپنی زوجہ ہندہ سے کہا کہ تو مجھے مہر معاف کردے، ہندہ نے انکار کیا۔ زید نے غصہ سے کہا کہ آج سے میں تجھ سے بولوں تو اپنی بہن سے بولوں، یہ فقرہ زید نے اپنی زبان سے ادا کیا، نکاح کے قائم رہنے نہ رہنے میں کیا اثر رکھتا ہے، اور زید کو ہندہ سے قربت درست ہے یا نہیں۔

الجواب: ۔ اس لفظ سے طلاق نہیں پڑتی اور نکاح میں کچھ فرق نہیں آتا۔ قربت وجماع درست ہے۔

تجھ سے جماع کروں تو ماں سے کروں اس جملہ کے کہنے کا کیا حکم ہے

سوال (۹۱۱) زید نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر میں تجھ سے مجامعت کروں تو اپنی ماں سے کروں، اس صورت میں کیا کفارہ ہے۔

الجواب: ۔ یہ لفظ جو شوہر نے کہا ظہار کا لفظ نہیں ہے، اس میں کچھ کفارہ

---

[1] الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الظهار ص۲۴۹ ج۲ ۔ ظفیر

[2] الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الایمان ص۳۶۰ ج۳ ۔ ظفیر

[3] وان لم ینو شیئا او حذف الکاف لغا ایضا باب الظهار ص۳۳۶ ج۳ ۔ ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

نہیں ہے جیسا کہ عالمگیری میں ہے ان وطئتك وطئت امی لا شئ علیہ الا کذا فی غایۃ السراجی عالمگیری[1]

بیوی سے کہا تجھ سے صحبت کروں تو ماں سے کروں طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۹۱۲) زید نے اپنی منکوحہ کو غصہ کے وقت یہ کہا کہ اگر تجھ سے صحبت کروں تو اپنی ماں سے کروں، پھر بعد میں کہا کہ تیرے پاس لیٹنا اور بات کرنا بھی حرام ہے، اس صورت میں کیا حکم ہے۔

الجواب:- یہ الفاظ منکوحہ کو کہنے سے کہ اگر تجھ سے صحبت کروں تو اپنی ماں سے کروں اس سے طلاق واقع نہیں ہوتی، لیکن لفظ حرام جو شوہر نے بعد میں کہا اگر اس میں نیت طلاق کی ہے تو ایک طلاق بائنہ اس سے واقع ہوئی[2]، نکاح جدید عدت میں اور بعد عدت کے کر سکتا ہے۔

بیوی کو بہن کہا کیا حکم ہے

سوال (۹۱۳) زید نے اپنی زوجہ کو کہا کہ تو میری بہن ہے عورت منکوحہ نے کہا کہ میں تو تمہاری بی بی منکوحہ ہوں تم مجھ کو بہن کیوں کہتے ہو، زید نے جواب دیا کہ تم کو بہن بن کر رہنا پڑے گا، اب دونوں کو اندیشہ طلاق کی وجہ سے علیحدہ رکھا ہے۔ ہمبستر نہیں ہونے دیا۔ اس صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں۔

الجواب:- درمختار میں ہے کہ ایسا کہنا اپنی زوجہ کو مکروہ ہے لیکن اس سے طلاق نہیں پڑتی اور نکاح میں فرق نہیں آتا شوہر کو چاہیے کہ اس کو منکوحہ ہی سمجھے اور آئندہ ایسے الفاظ نہ کہے، عبارت درمختار کی یہ ہے والا یوشیئا ادخل فی الکاف (بان قال انت امی) لغا و تعین الاد نی ای البر یعنی الکرامۃ ویکرہ قولہ انت امی

---

[1] عالمگیری کشوری ص۳۲۶ باب الظہار۔ ظفیر

[2] وان کان الحرام فی الاصل کنایۃ یقع بہا البائن الا ولا شئ من الکنایۃ یقع بہ الطلاق بلا نیۃ او دلالۃ الحال کما صرح بہ البدائع (ردالمحتار باب الکنایات ص۳۲۶ ج۲) ظفیر

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

دینا ابنتی وبنا اختی در مختار۔[1]

تجھ سے تعلق رکھوں تو ماں بہن سے رکھوں اس کہنے کا کیا حکم ہے

سوال (۹۱۴) ایک شخص نے غصہ میں اپنی عورت کو یہ کلمات کہے۔ میں اگر تجھ سے کچھ تعلق رکھوں اپنی ماں بہن سے رکھوں یا یہ کہنا تو میری ماں بہن کے برابر ہے، اس کے بعد کہا تجھ کو طلاق ہے تجھ کو طلاق ہے۔ یہ سب الفاظ ایک جلسہ میں کہے، کیا کوئی صورت ان کے حیل کی ہو سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ لفظ مثل کے لانے اور نہ لانے میں فقہاء نے فرق کیا ہے، بناءً علیہ جملہ اول یعنی یہ کہ اگر تجھ سے تعلق رکھوں؛ اپنی ماں بہن سے رکھوں لغو ہے، اور جملہ ثانیہ کہ تو میری ماں بہن کے برابر ہے اس میں نیت کا اعتبار ہے، اگر ظہار کی نیت ہو ظہار ہے اور اگر طلاق کی نیت ہو طلاق ہے، اور اگر احترام و بزرگی میں تشبیہ مراد ہے تو نہ ظہار ہے نہ طلاق، لیکن چونکہ یہ لفظ کنایہ ہے اور کنایات میں دلالت حال میں بلا نیت بھی وقوع طلاق کا حکم ہوتا ہے، اس لئے یہ موقعہ چونکہ ذکر طلاق کا ہے اس لئے ایک طلاق بائنہ ان الفاظ سے واقع ہوگئی، پھر دوبارہ لفظ طلاق سے دو طلاق واقع ہوئی، پس اس کی زوجہ پر اس صورت میں تین طلاق واقع ہوگئی، اور بدون حلالہ کے اس سے نکاح کرنا جائز نہیں ہے۔ قال فی الدر المختار وان نوی بانت علی مثل امی او امی وکذا لو حذف علی خانیہ برا او ظہارا او طلاقا صحت نیتہ ووقع ما نواہ لانہ کنایۃ والا لم یقع شیئا او حذف الکاف لغا وتعین الادنی ای البر یعنی الکرامۃ او فی الشامی قولہ لانہ کنایۃ ای من کنایات الظہار والطلاق ای ان قال لا ادینی ان لا یصدق قضاءً فی ارادۃ البر اذ کان فی حال المشاجرۃ وذکر الطلاق[2] الخ

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الظہار ص۹۴۲ ج۲۔ ظفیر

[2] دیکھئے رد المحتار باب الظہار ص۹۴۲ ج۲۔ ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

اس کہنے سے کہ تمہارے پاس جائیں تو ماں کے پاس جائیں طلاق نہیں ہوتی

سوال (۹۱۵) ایک شخص نے غصہ کی حالت میں اپنی زوجہ سے کہا کہ اگر ہم تمہارے پاس جائیں تو اپنی ماں کے پاس جائیں، اس قسم کھانے کے کئی گھنٹہ بعد میاں بیوی اکٹھے ہوئے تو اس قسم کا کیا حکم ہے، نیز اس کی بیوی حیض سے تھی، لیکن جس رات کا یہ واقعہ ہے اس سے پہلے یعنی ایک تمام دن خون نہیں آیا تھا اور مدت حیض ختم ہو چکی تھی لیکن عورت نے غسل نہیں کیا تھا، قبل غسل کے دونوں ہمبستر ہوئے۔

الجواب: - عالمگیریہ میں ہے ولو قال ان وطئتك وطئت امی فلا شئی علیہ[1] یعنی اگر کوئی شخص اپنی زوجہ کو یہ کہے کہ اگر میں تجھ سے صحبت کروں تو اپنی ماں سے صحبت کروں تو اس سے کچھ نہیں ہوتا یعنی ظہار اور طلاق کچھ نہیں ہوتی، پس معلوم ہوا کہ اس صورت میں اس کی عورت پر طلاق واقع نہیں ہوئی، اور مدت حیض کے ختم ہونے کے بعد وطی کے جواز و عدم جواز میں یہ تفصیل ہے کہ اگر اکثر مدت حیض کے دس دن میں پوری ہو گئی تھی تو قبل غسل وطی درست ہے، اور اگر عادت سابقہ کے موافق مثلاً چھ سات دن میں حیض منقطع ہوا تو اس میں جواز وطی کے لئے یہ شرط ہے کہ بعد انقطاع حیض اتنا زمانہ گذر جاوے کہ اس میں غسل اور لبس ثیاب و تحریمہ نماز ہو سکے، پس جب کہ ایک دن انقطاع حیض کے بعد گذر گیا تو وطی درست ہے[2]۔

ظہار کا کفارہ ادا کئے بغیر بیوی سے ہمبستر ہونا

سوال (۹۱۶) ظہار کے بعد بلا کفارہ ادا کئے صحبت کرے تو اس کی نسبت کیا حکم ہے۔

---

[1] عالمگیری کشوری ص۲۲۶ باب الظہار۔ ظفیر۔ [2] واذا انقطع دم الحیض لاقل من عشرۃ ایام لم تحل وطیھا حتی تغتسل او تلم تغتسل ومضی علیھا ادنی وقت الصلوٰۃ بقدر ان تقدر علی الاغتسال والتحریمۃ حل وطیھا لان الصلوٰۃ صارت دینا فی ذمتھا فطھرت حکما (ھدایہ باب الحیض ص۳۹ ج۱) ظفیر

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب:- درمختار میں ہے فان وطی قبلہ تاب واستغفر وکفر للظہار فقط اھ یعنی اگر مظاہر نے پہلے کفارہ دینے سے وطی کی تو وہ توبہ واستغفار کرے اور صرف کفارہ ظہار ادا کرے۔

بیوی سے ظہار کیا پھر تین طلاق دی، حلالہ کیا اس کے بعد بھی کفارہ لازم ہے

سوال (۹۱۷) ایک شخص نے اپنی عورت کو کہا کہ تو میری ماں بہن کے برابر ہے، دس منٹ بعد تین طلاق عورت مذکورہ کو دیدی، اب دوبارہ نکاح یہ شخص اس عورت سے کس طرح کرسکتا ہے، کیا یہ صورت صحت نکاح کے لئے ہوسکتی ہے کہ شوہر کے چھوٹے بھائی سے عورت کا نکاح کیا جاوے اور وہ بعد دخول طلاق دے بعد عدت گذرنے کے شوہر اول اس سے نکاح کرے، اگر یہ صورت صحیح ہے تو دوبارہ نکاح کرنے کے بعد حکم ظہار باقی رہے گا یا نہ۔

الجواب:- اگر یہ لفظ شوہر نے بنیت ظہار کہا تھا کہ تو میری ماں بہن کے برابر ہے تو بعد طلقات ثلثہ حلالہ کے بعد جب شوہر اول اس عورت سے نکاح کرے گا حکم ظہار کا باقی رہے گا، یعنی بلا ادائے کفارہ ظہار اس سے صحبت نہیں کرسکتا، درمختار میں ہے فیحرم وطؤھا علیہ ودواعیہ اھ حتی یکفر وان عادت الیہ بملک یمین او بعدی وج آخر اھ شامی میں ہے قولہ وان عادت الیہ اھ قال فی النھر افاد بالغایۃ ای بقول حتی یکفر انہ لو طلقھا ثلاثا ثم عادت الیہ تعود بالظہار اھ[۱] ص۵۷۶ جلد ثانی شامی وفی الدر المختار ایضا وان نوی بانت علی مثل امی[۲] بزا او ظہاری[۳] او طلاقا صحت نیتہ[۴] اھ اور مطلقہ ثلثہ سے نکاح کرنے کے جواز

---

[۱] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب الظہار ص۵۹۳/۲ - ظفیر

[۲] دیکھئے رد المحتار باب الظہار ص۵۹۲/۲ و ص۵۹۳/۲ - ظفیر۔

[۳] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب الظہار ص۵۹۳/۲ - ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

کی جو صورت سوال میں لکھی ہے وہ صحیح ہے مگر ضرور ہے کہ شوہر اول کے بائنی سے نکاح بعد گذرنے عدت کے کیا جاوے۔

بیوی کو ماں، بہن، بیٹی کہنے سے طلاق نہیں ہوتی

سوال (۹۱۸) شوہر زوجہ کو رات بھر ماں بہن بیٹی کہتا رہا اور بیوی شوہر کو باپ، بھائی، چچا کہتی رہی، اس صورت میں بندہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب: - اس صورت میں طلاق نہیں ہوئی کما فی الدر المختار[1] و حذف الکاف لغۃ لکن لیس بمکروہ ہے آئندہ ایسا نہ کیا جاوے۔

میں نے تجھ کو ماں کے برابر حرام سمجھا، کہنے سے طلاق ہوگی یا ظہار

سوال (۹۱۹) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو یہ کہا کہ میں نے تجھ کو ماں کے برابر حرام سمجھا، اس صورت میں طلاق ہوئی یا ظہار۔

الجواب: - شوہر کے یہ لفظ کہ میں نے تجھ کو ماں کے برابر حرام سمجھا۔ ان الفاظ میں سے ہے جن میں ظہار و طلاق دونوں کی نیت صحیح ہے، اور اگر کچھ بھی نیت نہ ہو تو کم سے کم ظہار ضرور ثابت ہوتا ہے، عام طور سے لوگ ظہار سے ناواقف ہوتے ہیں، وہ جب ایسے الفاظ استعمال کرتے ہیں بالیقین طلاق اور دائمی مفارقت و متارکت کی نیت ہوتی ہے، پس صورت مسئولہ میں جب کہ شوہر کی نیت کا حال معلوم نہیں تو ظاہری عرف کے لحاظ سے یہی حکم کیا جائے گا کہ اس کی عورت مطلقہ بائنہ ہوگئی عدت گذرنے کے بعد وہ نکاح ثانی کر سکتی ہے۔ درمختار میں ہے دیانت علی حرام کوفی صحح ما نواہ من ظہار او طلاق او ان لم یو یثبت الادنی وھو الظہار[2] فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المختار باب الظہار ص۹۳ ج۲۔ ظفیر۔ [2] ایضاً۔ ظفیر

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

بیوی کو بہن کے برابر کہنے کا کیا اثر ہوتا ہے

سوال (۹۲۰) ایک شخص نے اپنی بیوی کو بہن کے برابر کہا اور کہنے سے کچھ مدعا نہیں تھا، شرعی حکم کیا ہے۔

الجواب: جب کہ کہنے والے کی کچھ نیت نہ تھی تو کلام اس کا لغو ہے طلاق وغیرہ کچھ واقع نہ ہوگی (۱) الدر المختار والا بتوشیئا او حذف الکاف لغا۔

شادی سے پہلے بیوی کو بہن کے برابر کہنے سے کچھ حرج نہیں

سوال (۹۲۱) ایک شخص نے جس کی بیوی نہیں ہے اپنی بیوی کو بہن کے برابر کہا، تو اب اس کو نکاح کرنے میں یا نکاح کے بعد کچھ حرج تو نہیں ہے۔

الجواب: یہ کلام اس کا لغو ہے بعد نکاح طلاق وغیرہ کچھ نہ ہوگی۔

بیوی سے کہے دادی باز آجا، کیا اس سے طلاق ہوجائے گی

سوال (۹۲۲) ہندہ کسی سے لڑ رہی تھی، اس کے شوہر زید نے غصہ میں کہا کہ دادی باز آجا چپ رہ، کیا ہندہ پر اس لفظ کے کہنے سے طلاق ہوگئی۔

الجواب: درمختار اور شامی میں ہے کہ ایسا لفظ بلا حرف تشبیہ کہنے سے طلاق وغیرہ کچھ نہیں ہے وہ لفظ لغو ہوجاتا ہے، عبارت درمختار یہ ہے والا بتوشیئا او حذف الکاف (۲) لغا۔

بیوی سے کہا اگر تجھ سے شادی کروں تو اپنی دختر سے کروں کیا حکم ہے

سوال (۹۲۳) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو بوجہ بدچلنی کے غصہ میں آکر کہا کہ اگر میں تیرے ساتھ شادی کروں تو میں اپنی دختر کے ساتھ یا والدہ کے ساتھ شادی کروں، کیا اس صورت میں اس کا نکاح باقی ہے یا نہیں۔

الجواب: ان الفاظ سے طلاق واقع نہیں ہوتی، نکاح باقی ہے

---

(۱) الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الظہار ۳/۴۶۲ ظفیر۔ (۲) ایضاً۔ ظفیر

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

کذا فی العالمگیریہ[1]۔

تجھ کو ہمشیرہ کے برابر سمجھوں گا کہنے سے طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۹۲۴) بکر نے اپنی زوجہ سے کہا کہ میں نے سنا ہے کیا تمہارا ناجائز تعلق عمر سے ہے تاوقتیکہ میں اس کی تحقیق نہ کرلوں گا تجھ کو ہمشیرہ کے برابر سمجھوں گا، اس صورت میں بکر کی زوجہ مطلقہ ہوئی یا نہ۔

الجواب:۔ اس صورت میں بکر کی زوجہ بکر پر حرام نہیں ہوئی اور اس پر طلاق واقع نہیں ہوئی، کذا یظہر من[2] الکتب۔

شوہر سے کہا تو میرے بھائی جیسا ہے طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۹۲۵) زید کی زوجہ نے اپنے شوہر زید کو اپنے برادر حقیقی سے تمثیل دی یعنی یہ کہا کہ تو میرے حقیقی بھائی جیسا ہے، اس صورت میں عورت نکاح سے خارج ہوگی یا نہیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں نکاح قائم ہے عورت کے اس کہنے سے کچھ نہیں ہوا، البتہ شامی میں لکھا ہے کہ اگر شوہر عورت کو ماں، بہن بلا حرف تشبیہ کے کہدیوے تو یہ مکروہ ہے، لیکن طلاق یا ظہار اس صورت میں بھی نہیں[3] ہوتا، بناء علیہ عورت کا الفاظ مذکورہ کہنا بھی پسندیدہ نہیں ہے۔

غصہ میں بیوی سے کہا تو میری ماں ہے پوچھنے پر بتایا نیت کچھ نہیں تھی

سوال (۹۲۶) زید نے اپنی زوجہ کو بحالت غیظ و غضب یہ کہا کہ تو میری ماں ہے۔ زید سے دریافت کیا کہ تیری اس لفظ سے کیا نیت تھی تو یہ جواب دیا کہ غصہ میں کہدیا تھا اور کچھ بھی نیت نہ تھی

---

[1] وان قال لم اتزوجك ونوى الطلاق لا يقع الطلاق بالاجماع كذا في البدائع (عالمگیری کشوری کنایات ص۲۹۳ ج۲)، وان قال ان وطئتك وطئت امي فلا شئ عليه (عالمگیری کشوری الظہار ص۵۲۶ ج۲) ظفیر۔ [2] ویکرہ قوله انت امي و يا ابنتي ويا اختي ونحوه (الدر المختار على هامش رد المحتار ص۹۴ ج۲ باب الظہار) ظفیر۔ [3] ایضاً۔ ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

اس صورت میں طلاق یا ظہار کچھ ہوا یا نہیں۔

الجواب: ۔ اس صورت میں طلاق واقع نہیں ہوئی اور نہ ظہار ہوا مگر آئندہ ایسا کہنا نہ چاہئے کہ مکروہ ہے درمختار میں ہے والا یبوشیئا او حذف الکاف لغا درمختار ویکرہ قولہ انت امی[1] الخ۔

بیوی سے کہا اگر تجھ سے جماع کروں تو ماں بہن سے کروں۔ اس صورت میں کیا حکم ہے

سوال (۹۲۷) زید نے اپنی منکوحہ کو لڑائی اور غصہ کی حالت میں کہدیا کہ اگر میں تجھ سے جماع کروں تو گویا اپنی ماں یا بہن سے کروں۔ ایسی صورت میں طلاق واقع ہوگی یا ظہار۔

الجواب: ۔ عالمگیریہ میں ہے ولو قال ان وطئتک وطئت امی فلا شیٔ علیہ[2] اس عبارت سے معلوم ہوا کہ صورت مسئولہ میں طلاق وظہار کچھ نہیں ہوا۔

بغیر نیت طلاق بیوی کو بہن کہدے تو کیا حکم ہے

سوال (۹۲۸) اگر کسے زوجۂ خود را خواہر بگوید طلاق شود یا نہ واگر نیت طلاق نشود طلاق واقع شود یا نہ۔

الجواب: ۔ اگر کسے زوجۂ خود را خواہر یا مادر بگوید بر زوجہ اش طلاق واقع نمی شود و نیز ظہار نمی شود۔ البتہ چناں گفتن یعنی زوجۂ خود را خواہر گفتن مکروہ است قال فی الدر المختار والا یبوشیئا او حذف الکاف لغا ویکرہ قولہ انت امی ویا ابنتی ویا اختی ونحوہ وقال فی الشامی فقد صرحوا بان قولہ لزوجتہ یا اخیۃ مکروہ وفیہ حدیث رواہ ابوداؤد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمع رجلا یقول لامرأتہ یا اخیۃ فکرہ ذلک ونہی عنہ[3]۔ ازیں روایت

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار ص۹۲۴ باب الظہار۔ ظفیر۔

[2] عالمگیری کشوری الباب التاسع فی الظہار ص۵۲۶۔ ظفیر۔

[3] دیکھئے رد المحتار باب الظہار ص۹۲۴ ۱۲ ظفیر

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

وحدیث ظاہر است کہ در صورت مذکورہ فی السوال نہ طلاق می شود و نہ ظہار البتہ ایں قول مکروہ است کما مر۔

تیرے گھر میں گھسوں تو اپنی ماں سے بدفعلی کروں یہ کہنا لغو ہے

سوال (۹۲۹) اگر کسی شخص نے اپنی زوجہ کو کہا کہ میری بہن ہے تو اس سے ظہار ہوگا یا نہیں؟ یا یہ کہا کہ اگر میں تیرے گھر میں گھسوں تو اپنی ماں سے بدفعلی کروں تو اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب:۔ اگر کسی نے اپنی زوجہ کو کہا کہ یہ میری بہن ہے بلا حرف تشبیہ تو یہ لغو ہے نہ ظہار ہے نہ طلاق کذا فی الدر المختار[1] اور اگر یہ کہا زوجہ کو کہ اگر میں تیرے گھر میں گھسوں تو اپنی ماں سے بدفعلی کروں تو یہ بھی لغو ہے نہ ظہار ہے نہ طلاق لما ھو ظاھر من تعریف الظہار والا یتوشیئا او حذف الکاف لغا قال الشامی فی تحت قولہ او حذف الکاف بان قال انت امی الخ وقال الشامی والذی فی الفتح وفی البحر امی لایکون مظاھرا الی ان قال، فعلم انہ لابد فی کونہ ظہارا من التصریح بأداۃ التشبیہ شرعا الخ شامی وقال فی الدر المختار فی تعریفہ وشرط تشبیہ المسلم وجبتہ الی قولہ بمحرم علیہ تأبیدا الخ۔

---

[1] دیکھئے رد المحتار للشامی باب الظہار ص ۴۹۲ ج ۲ ۔ ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

باب سیزدہم

نامرد، مجنون، متعنت اور دوسرے عیوب کی وجہ سے تفریق اور فسخ نکاح کے احکام و مسائل

نامرد سے بھی نکاح ہو جاتا ہے بغیر طلاق دوسرا نکاح جائز نہیں

سوال (۹۳۰) ایک شخص کا نکاح بحالت بلوغت ہمراہ لڑکی کے پڑھا گیا۔ بعدہ ثابت ہوا کہ لڑکا مرد نہیں ہے حق زوجیت ادا نہیں کر سکتا۔ اب شادی کو ڈیڑھ سال ہو گیا ہے آج تک کوئی مردانگی کی علامت ظاہر نہیں ہوئی۔ سوال یہ ہے کہ یہ نکاح جائز ہے یا نہیں اور لڑکا طلاق بھی نہیں دیتا ہے، اب شریعت کیا حکم دیتی ہے۔

الجواب:۔ شوہر اگر عنین ہے نکاح منعقد ہو گیا ہے، اور چونکہ اس زمانہ میں شرائط فسخ متحقق نہیں ہیں۔ لہذا جب تک شوہر طلاق نہ دے گا علیحدگی نہ ہو گی اور عورت کو دوسرا نکاح کرنا جائز نہ[1] ہو گا۔ فقط واللہ اعلم علماء کے اتفاق سے فسخ کی صورت نکل آئی ہے

---

[1] اذا وجدت المرأة زوجها مجبوبا فرق الحاكم بطلبها بينهما (الدر المختار على هامش رد المحتار باب العنين وغيره ج ۲ ص ۵۱۲) اس زمانہ میں تفریق کا کیا طریقہ ہو گا، اس کیلئے دیکھئے "الحیلۃ الناجزۃ" للتھانوی۔ اور "کتاب الفسخ والتفریق" للرحمانی۔ ظفیر

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

شرعی پنچائت میں مقدمہ دائر کیا جائے یا دارالقضاء میں۔ ظفیر)۔

نامرد کی بیوی کا نکاح ثانی بلا طلاق نہیں ہوسکتا ہے

سوال (۹۳۱) لڑکی نابالغہ کا عقد اس کے والدین نے کردیا۔ بعد البلوغ لڑکی نے اپنے شوہر کو مادرزاد نامرد پایا، ہرچند علاج معالجہ کیا ڈاکٹروں نے جواب دیدیا کہ تندرست نہیں ہوسکتا، تین چار سال تک علاج کیا کچھ نفع نہیں ہوا۔ صورت موجودہ میں عورت کا نکاح ثانی بلا طلاق ہوسکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ قال فی الدر المختار والا بانت بالتفریق من القاضی ان ابی طلاقها بطلبها[1] او وفیه ایضا ولا عبرة بتاجیل غیر قاضی البلدة[2] اذ اس سے واضح ہوا کہ صورت مسئولہ میں چونکہ تاجیل وتفریق قاضی شرعی کے ذریعہ سے نہیں ہوئی لہذا نکاح فسخ نہیں ہوا۔ اور بلا طلاق شوہر اول و بدون انقضائے عدت اس عورت کو دوسرا نکاح کرنا درست نہیں ہے۔

نامرد کی بیوی دوسرا نکاح کیسے کرے

سوال (۹۳۲) امرأة وجدت زوجها عنینا فصبرت معه مدة کثیرة وهو یعالج مرضه فلم یبرء من مرضه وهی لا تستطیع الصبر وتطلب منه الفرقة فماذا یفعل فی هذا الملک لعدم القاضی وان قال الزوج المذکور لامرأته واللہ لا اقربک یعنی الزوجة حتی اشفی من مرض العنة فهل یکون هذا ایلاء ام لا۔

الجواب:۔ قال فی الدر المختار فان وطی مرة فبها وادعت بانت بالتفریق من القاضی بطلبها[3] وقال قبیله ولا عبرة بتاجیل غیر القاضی[4]

---

[1] الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العنین وغیرہ ص۵۱۹ ج۲ ظفیر

[2] ایضا ص۵۱۸ ج۲ ظفیر۔ [3] دیکھئے حوالہ سابق ص۵۱۹ ج۲۔ ظفیر

[4] الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العنین وغیرہ ص۵۱۸ ج۲۔ ظفیر

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

وعلیہ انہ لا یتعین التفریق فی صورۃ عدم التقاضی وانما یحصل التفریق بالطلاق من الزوج او الحکم ۔ وتقول لا اقر بھا حتی اشفی من العنۃ لا یکون عجزا لان یمکن ان یشفی قبل مدۃ الایلاء ویطأھا کما قال فی الدر المختار او قال وھو بالبصرۃ واللہ لا ادخل مکۃ وھی بھا لا یکون مولیا لانہ یمکنہ ان یخرجھا منھا فیطأھا (درمختار) ای فی المدۃ من غیر شئ یلزمہ[1] شامی جلد ۲ ص ۵۵۵ ۔

نابالغی میں ایک نامرد سے نکاح ہوا اب کیا کرے

سوال (۹۳۳) زید نامرد کا نکاح ایک دختر نابالغہ سے ہوا، اس وقت دختر رضامند تھی اور اس کو یہ علم نہ تھا کہ زید نامرد ہے۔ زید کے ماں باپ نے بہت کچھ علاج کرایا مگر کچھ نفع نہیں ہوا، نکاح کو دو سال ہو گئے ہیں، اب دختر بنایت ملول ہے اور آزادی چاہتی ہے، زید سے آزادی لینے کی ضرورت ہے یا نہیں، اگر زید آزادی نہ دیوے تو کیا کیا جاوے۔

الجواب:۔ زید سے نکاح ہو گیا تھا بشرطیکہ لڑکی نابالغہ کے ولی نے اس کا نکاح کیا تھا، اب اگر زید طلاق دیوے تو مطلقہ کا دوسرا نکاح صحیح ہو جاوے گا بدون طلاق دینے کے دوسرا نکاح درست نہیں ہے، زید سے طلاق لی جاوے۔ اگر وہ طلاق دیدیوے گا طلاق واقع ہو جاوے گی[2]۔

نامرد سے نکاح جائز ہے علیحدگی کے لئے قاضی سے درخواست کرنی چاہئے

سوال (۹۳۴) اگر کسی لڑکی کا نکاح نامرد لڑکے کے ساتھ ہو جائے اور لڑکا پیدائشی نامرد ہو یا بعد ولی کے نامرد ہوا ہو تو دونوں صورتوں میں نکاح صحیح ہوا یا نہیں، اگر صحیح ہوا تو اب جب کہ بالکل نامرد اور لاعلاج ثابت ہوا تو اس کی زوجہ کے لئے شرعاً کیا حکم ہے، جبکہ شوہر

---

[1] دیکھئے رد المحتار للشامی باب الایلاء ص۵۵۵ ج۲ ۔ ظفیر۔ [2] ویقع طلاق کل زوج اذا کان عاقلا بالغا (ھدایہ کتاب الطلاق ص۳۳۰ ج۲) ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

خوشی سے طلاق نہ دیتا ہو۔

الجواب:- شوہر اگر اول سے ہی نامرد ہو یا بعد نکاح کے نامرد ہوگیا تو دونوں صورتوں میں نکاح صحیح ہوگیا، لیکن دوسری صورت میں جبکہ شوہر بعد نکاح کے نامرد ہوگیا ہے اور وطی کرچکا ہے تو زوجہ کو کچھ اختیار فسخ نکاح کا نہیں ہے، اور پہلی صورت میں جب کہ شوہر اول سے ہی نامرد ہے اور وطی بالکل نہیں کی تو عورت کو یہ دعویٰ پہنچ سکتا ہے کہ شوہر کی نالش کرے اور دعویٰ کرے، قاضی اس کے دعویٰ پر شوہر کو ایک برس کی مہلت بغرض علاج دیوے اگر تندرست ہو جاوے اور وطی پر قادر ہو جائے فبہا ورنہ عورت اگر تفریق چاہے تو قاضی تفریق کر دیوے، بدون تاجیل وتفریق قاضی کے تاجیل وتفریق نہ ہوگی کذا فی الدر المختار[1]۔ مگر اس زمانہ میں چونکہ قاضی نہیں ہے پس شوہر سے طلاق کو کہا جاوے اگر وہ طلاق دیدے گا تو علیحدگی ہو جائے گی اور عورت کو دوسرا نکاح کرنا درست ہو جاوے گا۔ اور اگر شوہر نے طلاق نہ دی تو کوئی صورت علیحدگی کی نہیں[2]۔

عنین کی بیوی اگر خود فسخ کرے تو وہ ایک سال کی مدت مہلت کی دے گی یا نہیں

سوال (۹۳۵) (۱) ایک نابالغ کا نکاح بولایت اس کے چچا کے ایک لڑکی سے ہوا تھا۔ بعد بلوغ کے وہ لڑکا فاتر العقل اور عنین ٹھہرا، خود وہ اپنے عنین ہونے کا مقر ہے اور

---

[1] ولو وجدته عنینا هو من لا یصل الی النساء لمرض او اجل سنة لاشتمالها علی الفصول الاربعة او قمریة بالاهلة او فان وطی مرة فبها والا بانت بالتفریق من القاضی ان ابی طلاقها بطلبها (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العنین وغیرہ ص۵۱۸ ج۲) ظفیر۔ [2] بعد کے علماء نے مسلم پنچائت کو قاضی کے قائم مقام تسلیم کیا ہے، وہ پنچائت قاضی کے فرائض انجام دے گی، تفصیل کے لئے دیکھئے "الحیلۃ الناجزۃ" للتھانوی اور بہار واڑیسہ میں امارت شرعیہ کے تحت قاضی مقرر ہیں۔ ظفیر

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

حکیموں اور ڈاکٹروں نے بھی اس کو لاعلاج ٹھہرایا ہے، ہر چند کئی سال سے انھوں نے دوا کی مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔ لڑکی چونکہ عاقلہ بالغہ ہے ڈیڑھ سال سے اپنے میکہ میں بیٹھی ہے وہ تفریق چاہتی ہے اس لئے کہ شوہر قطع نظر عنین ہونے کے بوجہ اختلال دماغ زوجہ کے نان نفقہ کا بھی متحمل نہیں ہو سکتا۔ مگر باوجود مذکورہ تفریق کے زوج محض ضد و سرکشی سے طلاق دینے سے انکار کرتا ہے حالانکہ اس کے چچا بھی تفریق پر راضی ہیں، زوجہ نے اس کو نہایت ضیق و غصہ میں ڈال رکھا ہے۔ بدیں وجہ اگر صاحبینؒ کے قول پر (جو ظاہر الروایۃ ومفتی بہ ہے) عمل کر کے خود نکاح فسخ کر دے تو شرعاً جائز ہے یا نہیں، قال فی مجمع الانھر جلد اول صـ۴۶۳ وعنھما انفاکما اختارت نفسھا تقع الفرقۃ باختیارھا وھو ظاھر الروایۃ کما فی المضمرات۔ وفی ردالمحتار جلد ثانی صـ۴۶۳ وقیل یکفی اختیارھا نفسھا ولا یحتاج الی القضاء کخیار العتق قیل وھو الاصح کذا فی غایۃ البیان وجعل فی المجمع الاول قول الامام والثانی قولھما تامل۔ وفی البدائع عن شرح مختصر الطحاوی ان الثانی ظاھر الروایۃ ثم قال وذکر فی بعض المواضع ان ما ذکر فی ظاھر الروایۃ قولھما ام الصاحبین رحمہما اللہ کے قول پر عمل کر کے زوجہ کو فسخ نکاح کرنا درست ہو تو آیا اس صورت میں تاجیل میعاد یک سالہ کی ضرورت ہوگی یا نہیں، چونکہ کئی سال تک زوج دوا کر چکا ہے اور اس کا عنین ہونا معلوم ہو چکا ہے اور خود مقر بھی ہے، آیا فسخ نکاح کے لئے وہی امتداد زمانہ و معالجہ و تیقن مرض کافی ہوگا یا تاجیل جدید کی ضرورت ہوگی۔ اگر ضرورت ہے تو حسب روایات فقہیہ بدون قاضی کے تاجیل ہو نہیں سکتی، قال فی الوقایۃ اجلہ الحاکم وفی مجمع الانھر ولا عبرۃ لتاجیل غیر الحاکم کائنا من کان اھ وفی درر المنتقی ولا عبرۃ بتاجیل غیرہ اھ وفی الدر المختار ولا عبرۃ بتاجیل غیر قاضی البلدۃ اھ وکذا فی ردالمحتار وغیرہ اور قاضی

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

شرعی یہاں مفقود ہے، پس صاحبینؒ کے قول پر عمل کرکے فسخ کرنے کی کون صورت ہوسکتی ہے۔

(۲) فتاویٰ خیریہ جلد ثانی ص۱۶ میں ہے سئل فی العنین اذا جعل بینہ و بین زوجتہ محکمین فاجلوہ سنۃ ومضت ھل لھم ان یفرقوا بینھما اذا طلبت ام لا۔ اجاب نعم۔ یصح التحکیم فی مسئلۃ العنین لانہ لیس بحد ولا تردد الادلۃ علی العاقلۃ ولھم ان یفرقوا بطلب الزوجۃ۔ واللہ اعلم۔ اس فتوے سے معلوم ہوتا ہے کہ حکم کے ذریعہ سے تاجیل وتفریق ممکن ہے اگر زوج کا عنین ہونا متحقق ہوجائے اور زید خود مفتی ہو اور حکیم وڈاکٹر بھی کہتے ہوں اور دو ابھی سال سال کر چکا ہو۔ پس اگر حکم بغیر تاجیل جدید کے نکاح فسخ کردیں تو یہ فسخ کافی ہوگا یا نہیں، کیا بدون تاجیل جدید کے فسخ جائز نہیں ہے۔

(۳) اگر زوج عنین سے اس مضمون کا وکالت نامہ لکھوالیا جاوے کہ میری زوجہ مسماۃ فلاں بنت فلاں جو میرے نکاح میں ہے چونکہ میرے مرض کے سبب سے تفریق چاہتی ہے، اس لئے اس معاملہ میں اس نزاع کے طے اور فیصل کرنے میں فلاں شخص کو وکیل مقرر کرتا ہوں اور آج سے ایک سال کے لئے فلاں شخص کو اختیار کل دیتا ہوں کہ میری زوجہ مذکورہ کے معاملہ میں جس طرح فیصلہ کردیں گے۔ مجھے منظور ہے۔ سال کے اندر مجھے وکیل کے معزول کرنے کا اختیار نہیں ہے بلکہ جب میں معزول کروں تو میرا وکیل ہے۔ بعد اس تحریر کے اگر وکیل عنین کی زوجہ کو اسی مجلس میں یا بعد مجلس قبل عزل طلاق بائن ایک یا دو یا تین دیدے تو طلاق واقع ہوجاوے گی یا نہیں، فتاویٰ قاضیخاں جلد ثانی ص۲۵۳ میں ہے۔ لو قال وکلتک فی جمیع امور التی یجوز فیھا التوکیل کانت الوکالۃ عامۃ فی البیاعات والاجارات والمناکحۃ وکل شئی ومن محمدؒ لو قال ھو وکیلی فی کل شئی جائز صنعتہ کان وکیلا فی البیاعات

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

والهبات والاجارات وعن ابی حنیفۃ انہ یکون وکیلا فی المعاوضات دون الهبة والعتاق وقال مولانا وهکذا اذا لم یکن فی حال مذاکرة الطلاق فان کان فی حال مذاکرة الطلاق یکون وکیلا بالطلاق آھ وفی الدر المختار جلد ثانی ص۵۲۵ واذا قال لرجل ذلك ای قال له طلق امرأتی او قال لها طلقی ضرتك لم یتقید بالمجلس لانه توکیل فله الرجوع الا اذا زاد کما عن نفسك فانت وکیل ۔

الجواب :۔ (۱-۲) عام قواعد اور تصریحات کتب فقہ سے تفریق قاضی کا ہونا اس میں ضروری معلوم ہوتا ہے، درمختار میں ہے ومشروط للکل القضاء الا ثمانیۃ پھر تفریق بوجہ عنین ہونے کے ان میں شمار کی جن میں قضاء قاضی شرط ہے۔ اور نیز درمختار باب العنین میں ہے والابانت بالتفریق من القاضی لانها فرقة قبل الدخول او قوله من القاضی ان ابی طلاقها ای ان ابی الزوج لانه وجب علیه التسریح بالاحسان حین عجز عن الامساك بالمعروف فاذا امتنع کان ظالما فناب عنه وضیف فعله الیه اس کے بعد قیل کے ساتھ عدم احتیاج قضاء کو بیان کیا، اور اگر اس تفریق کی قضاء کو شرط نہ کیا جائے تاہم تاجیل کے لئے قضاء ضروری ہے ورنہ تاجیل جدید ہوگی، پہلا معالجہ دوا کرنا اس تاجیل میں شمار نہ ہوگا، اور اگر حکم کو قائم مقام قاضی کے اس موقعہ پر کیا جاوے جیسا کہ

۱؎ الدر المختار علی هامش رد المحتار ج۲ ص۳۰۹ مطبوعہ بیروت۔

۲؎ الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العنین ص۵۱۹ ج۲ وص۵۲۰ ج۲ ظفیر

۳؎ رد المحتار باب العنین وغیرہ ص۵۲۰ ج۲ ظفیر۔

۴؎ ولو وجدته عنینا او اجل سنة ان وطی مرة فبها والابانت بالتفریق (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العنین ص۵۱۵ ج۲) ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

بعض کتب سے ظاہر ہے۔ اور بعض فقہاء نے اس کا انکار کیا ہے، تو حکم کو فی الحال تفریق درست نہیں ہے بعد تاجیل جدیدہ تفریق کر سکتا ہے۔

(۳) بظاہر غرض اس تحریر سے اس وکیل کو حکم بنانا منظور ہے کہ وہ تاجیل وتفریق میں جو کچھ حکم کرے گا مجھے منظور ہے، پس جن لوگوں کے نزدیک تاجیل حکم معتبر ہے ان کے قول کے موافق حکم یہ کر سکتا ہے کہ شوہر کو اگر ایک برس کی مہلت دیوے اور وہ اچھا نہ ہو تو بطلب عورت تفریق کر دے لیکن حکم جب ہوگا کہ عورت بھی اس کو اسی طرح اختیار دیدے[1]، اور بظاہر یہ توکیل بالطلاق نہیں ہے جیسا کہ سیاق عبارت سے معلوم ہوتا ہے۔

جب نامرد شوہر بیوی کو طلاق نہ دے تو عورت کب کرے

سوال ۹۳۶۱، ایک سولہ سالہ لڑکی کا نکاح زید ۲۵ سالہ سے ہوا۔ بعد خلوت کے معلوم ہوا کہ شوہر نامرد ہے اور طلاق دینے پر رضامند نہیں ہوتا۔ اس صورت میں زوجہ کی علیحدگی نامرد شوہر سے کیسے ہو سکتی ہے۔

الجواب:- جب کہ قاضی شرعی موجود نہ ہو جیسا کہ اس زمانہ میں ہے۔ تو سوائے طلاق دینے شوہر کے اور کوئی طریق علیحدگی کا اس وقت میں نہیں ہے۔ کیونکہ تاجیل وتفریق قانونی جو شرط ہے وہ مفقود ہے (اب علماء کے اتفاق سے جماعت مسلمین اور دارالقضاء قائم ہو چکے ہیں، ان کے ذریعہ کارروائی کر کے تفریق حاصل ہو سکتی ہے[2]۔ ظفیر)۔

---

[1] ولا عبرة بتاجيل غير قاضي البلدة (در مختار) فلا يعتبر تاجيل المرأة ولا تاجيل غيرهما ولا يعتبر تاجيل غير العالم كما مر من كان وظاهره ولو محكما تامل (رد المحتار باب العنين وغيره ص ۸۱۵ ج ۲) ظفير۔ [2] تفصیل کے لئے دیکھئے کتاب الفسخ والتفریق اور الحیلۃ الناجزۃ۔ ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

بیوی سے زنا کرانے والے نامرد کی بیوی کیا کرے

سوال (۹۳۷) زید عنین ہے، اس کی عورت طلاق چاہتی ہے طلاق نہیں دینا اور عورت کو زنا پر مجبور کرتا ہے اور دوسروں کے سپرد کر دیتا ہے وہی اس کو کھانا بھی دیتے ہیں، ایسی حالت میں اس کی زوجہ بلا طلاق کے دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں اور وہ مسلمان ہے یا نہیں۔

الجواب: وہ شخص جو ایسی بے حیائی کا کام کرتا ہے فاسق اور دیوث ہے مگر منکوحہ اس کی بدون طلاق کے اس کے نکاح سے خارج نہ ہوگی اور دوسرا نکاح اس کا درست نہ ہوگا اور وہ کافر نہیں ہوا بذریعہ دارالقضاء اور شرعی پنچائت نکاح فسخ کرا کے ایسے شوہر سے نجات حاصل کی جائے۔ ہندوستان میں جگہ جگہ دارالقضاء اور شرعی پنچائت قائم ہو چکی ہیں۔ ظفیر)۔

نامرد جب علاج کے بعد قادر ہو جائے تو کیا حکم ہے

سوال (۹۳۸) میری عورت بلوغ شادی کے کچھ عرصہ تک میرے پاس رہی، اس عرصہ میں روزانہ مجامعت کی کوشش کرتا رہا لیکن بوجہ کمزوری قوت باہ میں عورت پر قادر نہ ہو سکا، عورت کے استغاثہ پر مجھ کو ایک مولوی صاحب نے ایک سال کی مہلت اس شرط پر دی کہ اگر سال بھر میں بعد علاج کے تندرست ہو جاؤں تو عورت میری زوجیت میں رہے گی ورنہ طلاق ہو جاوے گی، لیکن ایک سال کے بعد مولوی صاحب نے مجھے نوٹس دیا کہ عورت تمہاری زوجیت سے باہر ہو چکی ہے۔ میں اس وقت تندرست ہوں اور مجامعت پر قادر ہوں لیکن عورت میرے پاس نہیں بھیجی جاتی، یہ کہتے ہیں کہ اس پر طلاق ہو چکی۔

الجواب: حکم شرعی یہ ہے کہ شوہر کو بعد مہلت دینے ایک سال کے دیکھا جاوے کہ وہ مجامعت پر قادر ہوا یا نہیں، اگر قادر ہو تو تفریق نہ کی جاوے اور اگر پھر بھی قدرت نہ ہو اور عورت تفریق چاہے تو پھر قاضی یا حکم تفریق کر سکتا ہے، پس جو

لہ تفصیل کے لئے دیکھئے کتاب الفسخ والتفریق اور الحیلۃ الناجزۃ۔ ظفیر۔

www.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

فیصلہ ان مولوی صاحب کا ہے وہ غلط ہے، حکم شرعی یہ نہیں ہے اور ان کے کہنے سے تفریق نہیں ہوتی، عورت مذکورہ بدستور اپنے شوہر کے نکاح میں ہے ولو وجد ته عنينا او خصيا او اجل سنة ان فان وطی مرة فليس له الابانت بالتفريق من القاضی بطلبها[1] ان فقط

جذامی کے ساتھ اس کی بیوی نہیں رہتی ہے، تفریق ہو سکتی ہے یا نہیں

سوال (۹۳۹) زید جذامی ہو گیا ہے، اس کی زوجہ ہندہ بھاگ کر عمر کے یہاں چلی گئی ہے، زید کے یہاں جانا نہیں چاہتی اور زید طلاق دینے سے منکر ہے، کیا امام شافعیؒ کے مسلک پر عمل کرتے ہوئے دونوں میں تفریق ہو سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ درمختار میں لکھا ہے کہ علماء حنفیہ میں سے امام محمدؒ کا بھی یہ مذہب ہے کہ اس صورت میں حاکم تفریق کرا سکتا ہے وخالف الائمة الثلاثة فی الخمسة مطلقا و محمد فی الثلاثة الاول لو بالزوج ولو قضی بالرد صح[2]۔

نان نفقہ نہ دینے کی وجہ سے تفریق نہیں ہو سکتی ہے

سوال (۹۴۰) ایک شخص اپنی عورت کو سات آٹھ سال سے اپنے مکان نہیں لے جاتا نہ طلاق دیتا ہے نہ نفقہ کا انتظام کرتا ہے لڑکی دوسرا نکاح کرنا چاہتی ہے شرعاً کر سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ درمختار میں ہے ولا يفرق بينهما بالعجز عنها بانواعه الثلاثة ان اور شامی میں ہے قوله بانواعها ان وهی ماكول وملبوس ومسكن اس روایت سے معلوم ہوا کہ اگر شوہر زوجہ کا نان ونفقہ دے اور حقوق زوجیت ادا نہ کرے تو اس سے زوجین میں تفریق نہیں ہو سکتی، البتہ شوہر کو مجبور کیا جاوے کہ یا وہ طلاق دیدے اور یا حقوق زوجیت ادا کرے، بدون طلاق دیئے شوہر کے اس لڑکی کا

---

[1] الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العنين وغيره ص۵۱۵ ج۲ - ظفير

[2] رد المحتار باب العنين وغيره ص۵۲۲ ج۲ - ظفير

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

...نکاح جائز اور صحیح نہیں ہے البتہ بعض ائمہ کا مذہب اس صورت میں بضرورت تفریق کردینے کا ہے۔ پس اگر قاضی حنفی اپنا نائب ایسے شخص کو بنادیوے جس کا مذہب تفریق کا ہو، اور وہ تفریق کردے تو قاضی حنفی کا بھی اس پر عمل ہو سکتا ہے قال فی غرر الاذکار ثم اعلم ان مشائخنا استحسنوا ان ینصب القاضی الحنفی نائبا ممن مذهبه التفریق بینهما اذا کان الزوج حاضرا دافعا عن الطلاق لان دفع الحاجة الی ائمة یتیسر بالاستدانة اذ الظاهر انها لا تجد من یقرضها وغنی الزوج ماٰلا فتفریقهم فالتفریق قضاء دری اذا طلبته اور اب علماء احناف نے بھی دار القضاء اور جماعت مسلمین کے ذریعہ تفریق کی اجازت دی ہے، دیکھئے الحیلۃ الناجزہ للتھانوی۔ ظفیر)۔

سوال (۹۴۱) ہندہ کا نکاح زید سے ہوا تھا، سولہ سال ہوئے ہندہ اب تک اپنے والدین کے گھر ہے، اب تک نہ زید نے اس کو اپنے گھر بلایا اور نہ نان نفقہ دیا اور نہ طلاق دیتا ہے، ہندہ بیمار ہے اطباء کی رائے یہ ہے کہ بغیر نکاح کے ازالہ مرض ممکن نہیں ہے اگر ازدواج نہ ہوا تو ہلاکت کا اندیشہ ہے۔ تو نکاح ثانی ہندہ کا جائز ہے یا نہ۔

مشہور مسلک پر تفریق ہو سکتی ہے

الجواب:۔ اصل مذہب حنفیہ کا اس بارے میں یہ ہے کہ بدون طلاق شوہر کے تفریق نہیں ہو سکتی جیسا کہ درمختار میں ہے ولا یفرق بینهما بعجزه عنها بالنفقة او غیبته الثلاثة ولا بعدم ایفائه لو غائبا حقها او وجوده الشافعی باعسار الزوج وبتضررها بغیبته ولو قضی به حنفی لم ینفذ نعم لو امر شافعیا فقضی به نفذ اذ الامر تنفیذ الامی والماموری[2] اور ہدایہ میں ہے ومن اعسر بنفقة

---

[1] ردالمحتار باب النفقۃ مطلب فی فسخ النکاح بالعجز عن النفقۃ ص ۳۲۳ ج ۲۔ ظفیر [2] ایضاً۔ ظفیر

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

اھی أنه لم یفرق بینهما ویقال لها استدیمی علیه وقال الشافعی یفرق[1] عجز عن الامساك بالمعروف فینوب القاضی منابه فی التفریق[1] اس سے معلوم ہوا کہ حنفیہ کا مذہب اس صورت میں تفریق کا نہیں ہے لیکن بضرورت اگر امام شافعیؒ کے مذہب کے موافق فتویٰ دیا جاوے اور قاضی شافعی سے تفریق کرادی جاوے تو درست ہے کذا فی الشامی -

زوجۂ مجنون کیا کرے

سوال (۹۴۲) زید بدختہ صغیرہ بولایت پدرش نکاح کرد و منکوحہ در خانہ پدر ماند، قبل از انکہ منکوحہ ببلوغت رسد زید مجنون گشت، اکنوں چونکہ منکوحہ ببلوغت رسیدہ است زید باو ہرگز متوجہ نیست واز کار زن وشو معطل است، پس تفریق فیمابین زید وزوجہ ونکاح ثانی جائز است یا نہ -

الجواب:- قال فی الدر المختار ولا یتخیر احد الزوجین بعیب فی الآخر ولو فاحشا کجنون وجذام وبرص[2] وقال فی الشامی قوله ولا یتخیر ای لیس لواحد من الزوجین خیار فسخ النکاح بعیب فی الآخر عند ابی حنیفة وابی یوسف[3] پس معلوم شد کہ مذہب امام ابو حنیفہؒ عدم تفریق است بصورت مذکورہ وعدم جواز نکاح ثانی -

دیوانہ کی بیوی کے لئے تفریق ہے یا نہیں دوسرے مذہب پر عمل اس سلسلہ میں کیسا ہے

سوال (۹۴۳) زنے کہ شوہرش دیوانہ شدہ می رسد کہ بااتفاق قاضی شرعی وبشرط نبودن قاضی شرعی بلا حکم حاکم وقت فسخ نکاح کند یا نہ، و بیں بلاد کہ قاضی شرعی عدیم الوجود است حکم حاکم انگریز نائب مناب قاضی شرعی تواند شد یا نہ، و حنفی را عمل بمذہب دیگر روا باشد یا نہ -

[1] ھدایہ باب النفقہ ص۴۱۶ ج۲ ظفیر - [2] الدر المختار باب العنین وغیرہ ص۲۲۵ ج۲ ظفیر - [3] الدر المختار باب العنین وغیرہ ص۲۲۵ ج۲ ظفیر

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب:- قال فی الدر المختار ولا یتخیر احد الزوجین فی الآخر ولو فاحشا کجنون وجذام وبرص[1] اھ پس تفریق میاں مجنون و اش عند الحنفیہ علی المذہب الصحیح الراجح درست نیست و اگر قاضی حنفی است اور ا کہ تفریق درمیان اوشاں کند، پس بصورت نبودن قاضی بہیچ وجہ تفریق درست نا وحکام وقت بحکم قاضی شرعی نباشند، البتہ حکم مسلم فریقین بحکم قاضی می باشد ولیک جانب مجنون ایں ہم متصور نیست، البتہ اگر قاضی شافعی المذہب باشد مثلاً و فسخ کند صحیح است وحنفیاں را دریں صورت بمذہب غیر عمل کردن درست نیست[2] حالات سے مجبور ہوکر علماء احناف نے تفریق کی صورت نکالی ہے اور اس کی ا دی ہے، اس کے لئے دیکھئے کتاب الفسخ والتفریق لمولانا الرحمانیؒ یا الحیلۃ الناجزۃ للـ ظفیر)۔

شوہر جب خبر نہ لے تو عورت تفریق کے لئے کیا کرے

سوال (۴۴۹) ایک عورت کا نکاح عبدالحی ہوا، بعد نکاح معلوم ہوا کہ اس کا شوہر سخت آوارہ عیاش ہے، چنانچہ کچھ دنوں بعد وہ اپنی منکوحہ کو ستانے لگا حتی کہ نان نفقہ بند کر اور گھر سے نکال دیا، چار برس سے والدین کے گھر پڑی ہے گذارہ کی کوئی صو نہیں ہے، اس صورت میں زوجین کے درمیان تفریق ہوسکتی ہے یا نہیں

الجواب:- ایسی صورت میں کہ شوہر حقوق زوجیت ادا نہیں کرتا نفقہ نہیں دیتا اس کو لازم ہے کہ زوجہ کو طلاق دیدے، پس اس کو مجبور کیا اور کرایا جائے کہ جس طرح ہو وہ طلاق دیدے[3]، بدون طلاق کے عند الحنفیہ نفق

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب العنین وغیرہ ص۸۲۲ ج۲ ۱۲ ظفیر [2] اب علماء راہیں نکالی ہیں اس کیلئے دیکھئے "الحیلۃ الناجزۃ" للتھانوی ۱۲ ظفیر [3] ویجب ای الطلاق الامساک بمعروف الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الطلاق ص۵۷۲ ج۲) ظفیر

www.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

نہ دینے کی وجہ سے زوجین میں تفریق نہیں ہوسکتی کذا فی الدر المختار[1] - (بعد کے علماء نے تفریق کی صورت نکالی ہے، جو قاضی شریعت یا شرعی پنچائت کے ذریعہ ہوسکتی ہے، تفصیل کے لئے دیکھئے "الحیلۃ الناجزہ" للتھانویؒ بحث زوجہ متعنت، ظفیر) -

شوہر بدکار ہو اور بیوی کے حقوق ادا نہ کرے تو بیوی علیحدہ ہوسکتی ہے یا نہیں

سوال (۹۴۵) زید رنڈی بازی کرتا ہے شراب پیتا ہے، حقوق زوجیت ادا نہیں کرتا اور نان نفقہ نہیں دیتا، دوسری عورت غیر منکوحہ رکھتا ہے، ایسی حالت میں زید کی زوجہ زید سے علیحدہ ہوسکتی ہے یا نہیں -

الجواب:- قال فی الدر المختار- ولا یفرق بینھما بعجزہ عنھا باوفاھما الثلاثۃ ولا بعدم ایفائہ لو غائبا حقھما[2] اس روایت سے معلوم ہوا کہ نان نفقہ نہ دینے سے زوجین میں تفریق نہیں ہوسکتی، اسی طرح دیگر امور میں بھی تفریق کا حکم عند الحنفیہ نہیں ہے، البتہ ایسی حالت ناموافقت وخوف وخطر میں ضروری ہے کہ جس طرح ہو سکے شوہر سے طلاق لی جاوے، بعد طلاق کے عدت گذرنے پر دوسرا نکاح

---

[1] ولا یفرق بینھما بعجزہ عنھا باوفاھما الثلاثۃ ولا بعدم ایفائہ لو غائبا حقھما (لو موسرا وجوزہ الشافعی باعسار الزوج وبتضررھا بغیبتہ وقضی بہ حنفی لم ینفذ نعم لو اھل شافعیا فقضی بہ نفذ (درمختار) قولہ باوفاھما الثلاثۃ وھی مأکول وملبوس ومسکن (ردالمحتار باب النفقۃ مطلب فی فسخ النکاح بالعجز عن النفقۃ او بالغیبۃ ص ۹۰۳/۲ج) لیکن اگر اس کے گناہ میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہے یا نفقہ کی کوئی صورت نہیں، تو اس صورت میں زوجہ متعنت کے تحت فسخ نکاح کی صورت نکل سکتی ہے، بعد کے علماء نے یہ صورت تجویز کی ہے (دیکھئے "الحیلۃ الناجزہ" للتھانویؒ ۱۲ ظفیر [2] الدر المختار علی ھامش ردالمحتار باب النفقۃ مطلب فی فسخ النکاح بالعجز عن النفقۃ او بالغیبۃ ص ۹۰۳/۲ج - ظفیر -

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

عورت کا فسخ ہوگا۔ بلا طلاق شوہر اول کے دوسرا نکاح درست نہیں ہے[1]۔ (اب علماء نے متعنت سے علیحدگی کی شکل نکالی ہے، اس کیلئے حیلہ ناجزہ دیکھئے ظفیر)

نان نفقہ نہ دینے والے شوہر سے نکاح فسخ ہوگا یا نہیں

سوال (۹۴۶) ایک شخص اپنی زوجہ کو نان نفقہ نہیں دیتا اور نہ اس کا مہر ادا کرتا ہے جو معجل تھا۔ ایسی صورت میں حاکم نکاح کو فسخ کرسکتا ہے یا نہیں، شرح وقایہ میں لکھا ہے کہ صورت مرقومہ میں بحکم حاکم نکاح فسخ ہوسکتا ہے۔

الجواب:۔ شامی جو کہ معتبر کتاب فقہ کی ہے اس میں لکھا ہے دقولہ ولو قضی بالفسخ صح ای لو قضی بہ حاکم یراہ[2] صحیح[2] اور درمختار میں ہے ولو قضی بہ حنفی لم ینفذ[3] الخ، مجموعہ روایات سے معلوم ہوا کہ حاکم سے مراد وہ حاکم ہے جس کا مذہب فسخ نکاح کا بحالت مذکورہ ہو حنفی حاکم مراد نہیں ہے، حاصل یہ ہے کہ حنفیہ کے نزدیک اس صورت میں نکاح فسخ نہیں ہوسکتا فی الدر المختار ولا یفرق بینھما بالعجز عنھا او بعدم ایفائہ لو غائبا حقھا[4] الخ۔

تنبیہ اس کل بضرورت شدیدہ اس مسئلہ میں مالکیہ کے مذہب پر فتویٰ دیا گیا ہے جس کی تفصیل حیلہ ناجزہ میں مذکور ہے، اس کو دیکھ لیا جاوے۔ (مرتب)

جو شوہر ولی کے بجائے لواطت کرے تو عورت نکاح فسخ کرا سکتی ہے یا نہیں

سوال (۹۴۷) ایک شخص اپنی زوجہ سے بجائے ولی کے لواطت کرتا ہے اور اس سے باز نہیں آتا۔ ایسی صورت میں لڑکی نکاح فسخ کرا سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں شوہر سخت گنہگار اور فاسق ہوا، حدیث شریف

---

[1] اما نکاح منکوحۃ الغیر فلم یقل احد بجوازہ فلم ینعقد اصلا (رد المحتار باب العدۃ ص۵۳۵ ج۲) ظفیر [2] رد المحتار باب العنین وغیرہ ص۵۲۲ ج۲ ظفیر [3] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب النفقۃ مطلب فی فسخ النکاح بالعجز عن النفقۃ ص۹۰۳ ج۲ ظفیر [4] ایضا ظفیر

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

میں ایسا فعل کرنے والے پر لعنت وارد ہوئی ہے، لیکن اس وجہ سے حاکم ان میں تفریق نہیں کرا سکتا، البتہ شوہر کو تنبیہ کی جاوے کہ وہ اس سے توبہ کرے ورنہ اس کو مجبور کیا جاوے کہ وہ طلاق دیدے یا خلع کرے اور عورت کو بحالت مذکورہ شوہر کے پاس جانا نہ چاہیئے، بلکہ یا شوہر توبہ کرے اور اس فعل سے باز آوے یا طلاق دیدے یا خلع کرے۔ (فقہاء نے ایسے شوہر کو جو وطی پر قادر نہ ہو، اور لواطت کا عادی ہو عنین کے حکم میں قرار دیا ہے، اور جو صورت عنین سے گلوخلاصی کی ہے، اس سے بھی کی جا سکتی ہے، اس کے لئے دیکھئے کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ۔ خلیفہ)

شوہر بیس سال کے لئے قید ہو جائے تو عورت نکاح فسخ کرا سکتی ہے یا نہیں

سوال (۹۴۸) زید کو ایک مقدمہ میں بیس سال کی قید ہوئی، اس کی زوجہ بلا طلاق کے عقد ثانی کر سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ شوہر کے بیس برس یا کم و بیش قید ہو جانے سے نکاح فسخ نہیں ہوا، لہٰذا اس صورت میں جب تک شوہر طلاق نہ دے اور اس کی عدت نہ گذر جاوے اس وقت تک اس عورت کو دوسرے شخص سے نکاح کرنا جائز نہیں

شوہر تیس سال کے لئے قید ہو گیا اور عورت صبر نہیں کر سکتی تو نکاح فسخ ہو سکتا ہے

سوال (۹۴۹) زید کو کسی جرم میں تیس سال کی قید ہوئی۔ تین سال گذر چکے ستائیس سال باقی ہیں، اس کی زوجہ کہتی ہے کہ میں اس قدر مدت مدید بلا خاوند صبر نہیں کر سکتی نکاح فسخ کرا دیا جاوے، چنانچہ مقدمہ عدالت میں دائر ہے۔ زید کہتا ہے میرے دو بچہ ہیں ایک لڑکا پانچ سالہ ایک لڑکی سہ سالہ موجود ہیں، ان کو کون پرورش کرے گا، نان و نفقہ زوجہ اور بچوں کو کون دے گا لہٰذا میں طلاق دینا اور علیحدہ کرنا نہیں چاہتا، والد زوجہ زید کہتا ہے کہ زید کا کوئی بھائی حقیقی نہیں، دور کے رشتہ کا ہے، نہ زید کے پاس کوئی مکان مملوکہ ہے جس میں علیحدہ رہے، جس رشتہ دار کے مکان میں رکھنا

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

چاہتا ہے اس پر اطمینان نہیں آبروریزی کا ظن غالب ہے، بحالت موجودہ حکم شرعی کیا ہے جبراً نکاح فسخ ہوسکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اصل مذہب حنفیہ کا اس صورت میں یہ ہے کہ نکاح فسخ نہیں ہوسکتا اور بدون طلاق دینے شوہر کے نکاح ثانی کرنا عورت کو درست نہیں ہے کما فی الدر المختار ولا یفرق بینهما بعجزه عنها ولا بعدم ایفائه لو غائبا حقها[1] اور در مختار نیز بعض دیگر ائمہ ایسی صورت میں فسخ نکاح کو جائز فرماتے ہیں، اور حنفی کو بضرورت اس پر عمل کرنا درست ہے، اور احوط یہ ہے کہ جس کا مذہب تفریق اور فسخ نکاح کا ہے اس سے فسخ کرالیوے۔ قال فی الدر المختار وجوزه الشافعی باعسار الزوج وبتضررها بغیبته ولو قضی به حنفی لم ینفذ حکمه نعم لو امر شافعیا فقضی به نفذ اذ لم یرتش الآمر والمامور بحر در مختار[2] اور شامی میں ہے والحاصل ان عند الشافعی اذا اعسر الزوج بالنفقة فلها الفسخ وکذا اذا غاب وتعذر تحصیلها منه علی ما اختاره کثیرون منهم لکن الاصح المعتمد عندهم ان لا فسخ ما دام موسرا اھ شامی[3] ص ۲۰۵ ج ۲ وفیه بعد اسطر قال فی غرر الاذکار ثم اعلم ان مشائخنا استحسنوا ان ینصب القاضی الحنفی نائبا ممن مذهبه التفریق بینهما اذا کان الزوج حاضرا وابی عن الطلاق لان دفع الحاجة الدائمة لا یتیسر بالاستدانة اذ الظاهر انها لا تجد من یقرضها وغنی الزوج ما لا اھ متوهم فالتفریق ضروری اذا طلبته وان کان غائبا یفرق لان عجزه غیر معلوم حال غیبته اھ ونقل فی البحر اختلاف المشائخ وان الصحیح کما

---

[1] الدر المختار علی هامش رد المحتار باب النفقة ص ۹۰۳ ج ۲ ظفیر۔ [2] ایضاً ص ۹۰۳ ج ۲ ظفیر۔ [3] رد المحتار باب النفقة ص ۹۰۳ ج ۲ ظفیر۔

www.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

فی الذخیرۃ عدم النفاذ لظہور مجازفۃ الشہود او لما عاصل ان التفریق بالعجز عن النفقۃ جائز عند الشافعی حال حضرۃ الزوج وکذا حال غیبتہ مطلقا او مالم تشہد بینۃ باعسارہ الآن کما علمت مما نقلنا عن التحفۃ والحالۃ الاولی جعلہا مشائخنا حکما مجتہدا فیہ فینفذ فیہ القضاء دون الثانیۃ الی ان قال نعم یصح الثانی عند احمد کما ذکر فی کتب مذہبہ وعلیہ یحمل مافی فتاوی قاری الہدایۃ حیث سئل عمن غاب زوجہا ولم یترک لہا نفقۃ فاجاب اذا اقامت بینۃ علی ذلک وطلبت فسخ النکاح من قاض یراہ فسخ نفذ وہو قضاء علی الغائب وفی نفاذ القضاء علی الغائب روایتان عندنا فعلی القول بنفاذہ یسوغ للحنفی ان یزوجہا من الغیر بعد العدۃ[1] اھ شامی ص۲۶۵ ج۲۔ پس ظاہر ہے کہ روایات اس بارہ میں نہایت مختلف اور مضطرب ہیں لیکن موقع ضرورت میں حنفی کو گنجائش ہے کہ تفریق کرادے اور عدت کے بعد جواز نکاح ثانی کا فتوی دیدے۔

دائم المریض شوہر کی بیوی نکاح فسخ کرا سکتی ہے یا نہیں

سوال (۹۵۰) ایک عورت بعد نکاح کے کچھ مدت خاوند کے ساتھ رہی، بعد کو خاوند کے بدن میں ناسور ہوگیا، دو تین سال سے وہ زخم اچھا ہوتا ہے اور ایک ماہ کے عرصہ میں پھر تازہ ہوکر خون اور پیپ جاری ہوجاتا ہے، خاوند نامرد نہیں لیکن کم طاقتی کے باعث ہمبستر نہیں ہوسکتا، اگر ہوتا ہے تو زیادہ تکلیف ہوتی ہے، خاوند خوراک، پوشاک، مکان وغیرہ سب کچھ دینے کو راضی ہے، مگر عورت اپنی خوشی سے نکاح فسخ کرنا چاہتی ہے، مہر کا عوض بھی اسی کے قبضہ میں ہے وہ دینے کا انکار کرتی ہے، عورت کی خوشی سے نکاح فسخ ہوسکتا ہے یا نہیں۔

[1] رد المحتار باب النفقۃ ص۹۰۳ ج۲ و ص۹۰۴ ج۲ ۱۲ ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب :- درمختار میں ہے ویسقط حقھا بمرۃ ویجب دیانۃ[1] احیاناً اور پس ایک دفعہ کی وطی کے بعد عورت کا حق ساقط ہوجاتا ہے بایں معنی کہ وہ فسخ نکاح کا دعویٰ شوہر کے عنین ہونے کی بناء پر نہیں کرسکتی، پس صورت مسئولہ میں جب کہ شوہر عنین نہیں ہے اور وطی ہوچکی ہے دو مرتبہ تو عورت کو حق نہیں ہے کہ نکاح فسخ کرادے۔ لیکن اگر شوہر چاہے طلاق دیدے یا عورت سے کچھ مال لے کر بالعوض مہر خلع کرلیوے۔ (علماء نے عورت کے خوفِ زنا کے پیش نظر گنجائش پیدا کی ہے، تفصیل کے لئے دیکھئے الحیلۃ الناجزہ اور کتاب الفسخ والتفریق۔ ظفیر)

متعنت کی بیوی انگریزی عدالت کے ذریعہ نکاح فسخ کرا سکتی ہے یا نہیں

سوال (۹۵۱) مسماۃ ساحرہ بالغہ کا شوہر اس کو نان ونفقہ نہیں دیتا نہ طلاق دیتا ہے نہ گھر رکھتا ہے۔ ایسی حالت میں عورت مذکورہ حاکم انگریزی مجاز سے خلع یا فسخ نکاح کرا سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب :- بدون طلاق دینے شوہر کے کوئی صورت فسخ نکاح اول اور دوسرا نکاح جائز ہونے کی نہیں ہے، البتہ اگر حاکم یا کوئی دوسرا شخص زبردستی بھی شوہر سے طلاق دلوادے گا یا خلع کردے گا تو طلاق واقع ہوجاوے گی۔

بدچلن شوہر کی بیوی کیا کرے

سوال (۹۵۲) ایک لڑکی کا شوہر بدچلن ہے لڑکی کو اپنے گھر نہیں بلاتا نہ طلاق دیتا ہے لڑکی کا نکاح دوسری جگہ ہوسکتا ہے یا نہیں

الجواب :- اس صورت میں جب تک اس لڑکی کا شوہر طلاق نہ دیوے اور عدت نہ گذر جائے اس وقت تک اس لڑکی کا دوسری جگہ نکاح کرنا شرعاً درست نہیں ہے (دارالقضاء اور شرعی پنچائت کے ذریعہ اس طرح کے مصائب سے عورت

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب القسم ج ۲ ص ۱۲ ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

کو نکالا جا سکتا ہے۔ (ظفیر)۔

مجذوم کی بیوی فسخ کرا سکتی ہے یا نہیں

سوال (۹۵۳) زید کو جذام ہو گیا ہے اس کی زوجہ ہندہ اس سے سخت نفرت کرتی ہے اور زید کے گھر جانا نہیں چاہتی انکار کرتی ہے، شرعاً زید و ہندہ میں جدائی ہو سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ کتب فقہ میں لکھا ہے کہ امام ابو حنیفہؒ کے مذہب میں اگر شوہر کو جذام وغیرہ لاحق ہو جاوے تو اس کی زوجہ اس کے نکاح سے علیحدہ نہیں ہو سکتی۔ اور عورت کو اختیار فسخ کرنے نکاح کا نہیں ہے، لہٰذا ایسی حالت میں کہ عورت وہاں جانا نہیں چاہتی، اس کے شوہر سے کہا جاوے کہ وہ طلاق دیدیوے۔ بعد طلاق کے اور بعد عدت گذرنے کے اس عورت کا دوسرا نکاح صحیح ہے۔ بدون طلاق کے علیحدگی کی کوئی صورت نہیں ہے قال فی الدر المختار ولا یتخیر احد الزوجین بعیب فی الآخر ولو فاحشا کجنون وجذام الخ۔ لیکن امام محمدؒ نے اجازت دی ہے[۲] اور اس پر فتویٰ دیا گیا ہے[۳]۔ (ظفیر)۔

عورت کے کابل ہجرت کرنے سے نکاح فسخ نہیں ہوگا

سوال (۹۵۴) زن منکوحہ ارادہ ہجرت بسوئے کابل دارد مگر شوہر او اجازت ندہد، ہجرت او جائز است یا نہ و در حالت ہجرت نکاح او فسخ شود یا نہ۔

الجواب:۔ ہجرت آں زن روا و نکاح فسخ نمی شود۔

---

[۱] دیکھئے الحیلۃ الناجزۃ للتھانویؒ اور کتاب الفسخ والتفریق للرحمانیؒ۔ ظفیر

[۲] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب العنین وغیرہ ص ۸۲۲ ج ۲ ۱۲ ظفیر

[۳] وخالف الائمۃ الثلاثۃ فی الخمسۃ مطلقا ومحمد فی الثلاثۃ الاول لو بالزوج کما یفھم من البحر وغیرہ (رد المحتار باب العنین وغیرہ ص ۸۲۲ ج ۲) ظفیر

[۴] تفصیل کے لئے دیکھئے الحیلۃ الناجزۃ للتھانویؒ اور کتاب الفسخ والتفریق للرحمانیؒ ۱۲ ظفیر

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

عدم واقفیت سے جذامی سے نکاح ہوگیا تو فسخ کے لئے کیا کرے

سوال (۹۵۵) ایک لڑکی نابالغہ کا نکاح جذامی شخص کے ساتھ عدم واقفیت سے دھوکہ میں آکر اس کے والدین نے کردیا، اور رخصت تاہنوز نہیں ہوئی، بعد نکاح ہونے کے اس شخص کے مرض سے آگاہی ہوئی، ایسی صورت میں نکاح جائز ہے یا نہیں، اگر جائز ہے تو باقاعدہ علیحدگی کی کیا صورت ہے۔

الجواب: ۔ درمختار میں ہے ولا یخیر احد الزوجین بعیب فی الآخر لو فاحشا کجنون وجذام وبرص او وفی الشامی قولہ ولا یخیر ای لیس لواحد من الزوجین خیار فسخ النکاح بعیب فی الآخر عند ابی حنیفۃ و ابی یوسف[1] اور پس معلوم ہوا کہ اس صورت میں نکاح صحیح ہوگیا اور موافق قول شیخین کے جو کہ صحیح ہے زوجہ کو اختیار فسخ نکاح کا نہیں ہے، البتہ اگر شوہر طلاق دیدیوے تو علیحدہ ہوسکتی ہے۔ پس اگر جدا ہونا ہے تو شوہر سے طلاق لینا چاہئے۔ (امام محمدؒ کے قول پر فسخ کی صورت ہے۔ اس کے لئے دیکھئے کتاب الفسخ والتفریق للرحمانی۔ ظفیر)

نان نفقہ جب شوہر نہ دے تو عورت کیا کرے

سوال (۹۵۶) ایک شخص اپنی عورت کو نان ونفقہ نہیں دیتا تو عورت دوسرا نکاح کرسکتی ہے یا نہ۔

الجواب: ۔ جب تک شوہر طلاق نہ دیوے گا عورت اس کے نکاح سے خارج نہ ہوگی اور دوسرا نکاح درست نہ ہوگا، پس جس طرح ہو شوہر سے طلاق لی جاوے۔ (یا دار القضاء میں مقدمہ دائر کرکے نکاح فسخ کرایا جائے۔ ظفیر)۔

جس کے شوہر کو قید کی سزا ہوگئی وہ کیا کرے

سوال (۹۵۷) زید کو قمار بازی میں پانچ سال کی قید ہوگئی اس کی زوجہ کے لئے نفقہ کی کوئی صورت نہیں ہے۔ وہ دوسرا نکاح کرسکتی ہے یا نہیں۔

---

[1] ردالمحتار باب العنین وغیرہ ص ۲۲۲ ج ۲ ۱۲ ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب : - اس صورت میں جس طرح بھی ہو زید سے طلاق دلائی جاوے ورنہ پھر کسی اسلامی ریاست میں جاکر عورت قاضی کے یہاں علیحدگی کی درخواست گذارے وہ قاضی کسی شافعی یا مالکی المذہب قاضی کے ذریعہ تفریق کرا سکتا ہے، کیونکہ اگرچہ ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک عدم ادائے نفقہ کی صورت میں تفریق نہیں، لیکن کتب فقہ میں یہ تصریح ہے کہ اگر حنفی قاضی شافعی قاضی کو حکم کردے تو اس کی قضا عورت کے حق میں نافذ ہوجائیگی، نعم لو امر شافعیاً نفذ قضاہ، درمختار[1]۔

شوہر جب سوزاک وآتشک میں مبتلا اور آوارہ ہو تو بیوی نکاح فسخ کرا سکتی ہے یا نہیں

سوال (۹۵۸) زید اور ہندہ دونوں کی شادی دونوں کی نابالغی کی حالت میں ہوئی تھی، پھر بعد بلوغ کے ہندہ پارسا پابند صوم وصلوٰۃ تھی اور زید شرابی وزناکار سخت آوارہ نکلا بوجہ آوارگی ایک پیسہ نہیں کماتا، آتشک وسوزاک کے مرض میں مبتلا ہے، زید طلاق دیتا ہے اور نہ خلع کرتا ہے، پس یہ بات تو اہل علم پر ظاہر ہے کہ علی مافی عامۃ کتب الفقہ جہاں امام محمدؒ نے شوہر کے مجنون اور مبروص ومجذوم ہونے کی حالت میں عورت کو فسخ نکاح کا اختیار دیا ہے، اور فتاویٰ عالمگیری میں حاوی قدسی سے منقول ہے کہ امام محمدؒ نے جنون مطبق کو مثل جب کے فرمایا ہے وبہ ناخذ پس عیوب ثلاثہ میں سے ایک عیب میں عورت کے لئے اختیار ہونے پر فتویٰ بھی ہوا ہے۔ اور درمختار میں ہے ولو قضی بالی وصح یعنی اگر عیوب خمسہ میں سے کسی کے سبب سے مالکی یا شافعی یا حنبلی قاضی نکاح فسخ کردے تو اس کا حکم صحیح ہوگا۔ پس اگر ہندہ اس سخت ناچاری اور مجبوری کی حالت میں زوجہ مفقود کے مسئلہ کی طرح عالم مالکی سے اور جہاں علمائے احناف کے سوائے اور کسی مذہب کا عالم نہ ہو وہاں عالم حنفی ہی سے اپنے نکاح کو فسخ کرالے تو جائز ہے یا نہیں۔

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب النفقہ ص۹۴۰ ج۲ ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب: - اقول وباللہ التوفیق علامہ شامی نے اول تو فتح القدیر سے یہ نقل کیا ہے وقد تکفل فی الفتح بردما استدل بہ الائمۃ الثلاثۃ ومحمد رحمہ اللہ بما لامزید علیہ جس سے ضعف قول امام محمد رحمہ اللہ محقق ہوا - اور عبارت درمختار لو قضی بالرجوع پر یہ لکھا ہے ای لو قضی بہ حاکم یراہ پس معلوم ہوا کہ مراد حاکم شافعی یا مالکی یا حنبلی ہے، حاکم وقاضی حنفی کو حکم فسخ کرنا صحیح نہیں ہے چہ جائیکہ عالم حنفی کو کہ وہ قاضی بھی نہیں ہے۔ (موجودہ حالات میں علماء نے جماعت مسلمین، شرعی پنچائت اور دارالقضاء کے ذریعہ فسخ کی صورت پر فتویٰ دیا ہے، اس سلسلہ میں حضرت تھانویؒ کی کتاب الحیلۃ الناجزہ اور مولانا عبدالصمد رحمانی کی کتاب الفسخ والتفریق دیکھی جائے۔ ظفیر)

دس سال تک جس کے شوہر نے خبر نہیں لی، اس کا کیا کیا جائے

سوال (۹۵۹) ایک شخص نے دس سال سے اپنی زوجہ منکوحہ کی خبر نہیں لی اور کسی مقام دور دراز پر چلا گیا اور نفقہ نہیں دیا، اس صورت میں بجائے نہ ملنے طلاق کے کوئی صورت نکاح ثانی کی عورت کے لئے ہو سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب: - اس صورت میں عورت کی رہائی کی صورت یہی ہے کہ اس کے شوہر سے طلاق لی جاوے بعد طلاق کے عدت گذار کر عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے، بدون اس کے کوئی صورت علیحدگی کی نہیں ہو سکتی۔ (یہ شوہر متعنت ہے، رہائی کی صورت یہ ہے کہ شرعی پنچائت میں یا جہاں قاضی شریعت ہے وہاں قاضی کے یہاں درخواست دے کر چھٹکارا حاصل کیا جا سکتا ہے، تفصیل کے لئے دیکھئے الحیلۃ الناجزہ للتھانویؒ یا کتاب الفسخ والتفریق از مولانا رحمانیؒ۔ ظفیر)۔

نان نفقہ شوہر نہ دے تو عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

سوال (۹۶۰) ایک شخص اپنی زوجہ کی قطعاً خبر گیری نان پارچہ وغیرہ کی نہیں کرتا اور نہ حقوق زوجیت ادا کرتا

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

ہے حتی کہ خطوط کا جواب بھی نہیں دیتا، عورت نے واسطے نفقہ خرچ کے خود بھی بہت سے خطوط روانہ کئے اور دوسروں سے بھی روانہ کرائے لیکن اس کو مطلق التفات نہیں ہے ایسی حالت میں عورت کو دوسرا نکاح کرنا حلال ہے یا نہیں۔

الجواب:- درمختار میں ہے ولا یفرق بینھما بعجزہ عنھا[1] ولا بعدم ایفائہ حقھا[2] الی ان قال ولو قضی بہ حنفی لم ینفذ[3] نعم لو امر شافعیا فقضی بہ نفذ[4] وفی ردالمحتار قال فی غرر الاذکار ثم اعلم ان مشائخنا استحسنوا ان ینصب القاضی الحنفی نائبا ممن مذھبہ التفریق بینھما اذا کان الزوج حاضرا[5] او ابی عن الطلاق[6] ص ۲۵۹ ج ۲ شامی۔ پس ان روایات سے واضح ہوا کہ حنفیہ کا مذہب اس صورت میں تفریق کا نہیں ہے، البتہ جس امام کے نزدیک اس صورت میں تفریق صحیح ہے اس مذہب کا حاکم وقاضی تفریق کرا سکتا ہے اگر شوہر طلاق دینے سے انکار کرے، اور حنفیہ کا مذہب یہ ہے کہ جس طرح ہو شوہر سے کہہ کر اس کی زوجہ کو طلاق دلائی جاوے یا اس کو کہا جاوے کہ نان ونفقہ سے زوجہ کی خبر گیری کرے ورنہ قاضی حنفی کسی دوسرے مذہب والے کو جس کا مذہب تفریق کا ہے اپنا نائب بنادے کہ وہ تفریق کر دیوے[7]۔

شوہر کی زیادتی کی صورت میں بیوی فسخ نکاح کے لئے کیا کرے

سوال (۹۶۱) ہندہ کے ساتھ اس کا شوہر زید اور دیگر رشتہ داران شوہر کی بدسلوکی سے پیش آویں اور زدوکوب وتنافو قتا کرتے رہیں، اور زید اور اس کے رشتہ داران یعنی پدر وماں ہندہ کو اپنے مکان سے جبراً بے عزتی کے ساتھ بے پردہ کر کے نکالدیں تو آیا اس کو بذریعہ عدالت نکاح فسخ کرا۔۔۔ کا اختیار ہے اور بصورت دعویٰ اعادہ حقوق زن وشو

---

[1] ردالمحتار باب النفقۃ مطلب فی فسخ النکاح بالعجز عن النفقۃ او بالغیبۃ ص ۹۰۳ ج ۲ ظفیر

[2] اس سلسلہ میں دیکھئے الحیلۃ الناجزۃ للحلوانی بحث زوجہ متعنت ۱۲ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

ہندہ بربناء عذر مذکور مدعی کے پاس جانے سے انکار کر سکتی ہے۔

الجواب: ۔ فسخ نکاح کرنے کا اختیار نہیں ہے، لیکن بذریعہ عدالت وغیرہ شوہر کو اس پر مجبور کرا سکتی ہے کہ یا وہ اس کو اچھی طرح رکھے اور حقوق ادا کرے اور یا طلاق دیدے، غرض یہ ہے کہ بدون طلاق دیئے شوہر کے اس صورت میں تفریق نہیں ہو سکتی اور اگر شوہر کی طرف سے یہ دعوی ہو کہ ہندہ شوہر کے گھر آباد ہو تو تاوقتیکہ شوہر کی طرف سے اس کا اطمینان نہ ہو کہ وہ آئندہ ایذا دہی اور بے حرمتی نہ کرے گا ہندہ اس کے گھر جانے سے انکار کر سکتی ہے اور نفقہ ہندہ کا اس صورت میں شوہر کے ذمہ واجب ہے والدین کے گھر رہ کر نفقہ لے سکتی ہے، کیونکہ اس صورت میں ہندہ خود شوہر کے گھر سے ناشزہ ہو کر نہیں نکلی بلکہ وہ بے عزتی کے ساتھ جبراً نکالی گئی ہے، درمختار میں جن عورتوں کا نفقہ ساقط ہو جاتا ہے ان کے بیان میں ذکر کیا ہے وخارجة من بیته بغیر حق وهی الناشزة حتی تعود او بعد سفره خلافا للشافعی والقول لها فی عدم النشوز بینهما[1] اھ پس ظاہر ہے کہ صورت مذکورہ میں ہندہ خود شوہر کے گھر سے نافرمان ہو کر نہیں نکلی بلکہ نکالی گئی ہے، پس کوئی وجہ سقوط نفقہ کی نہیں ہے۔

عورت کہتی ہے میرا شوہر نپنسی ہے اس کا دوسرے سے نکاح کرنا کیسا ہے

سوال (۹۶۲) ایک مرد کا نکاح ایک عورت سے حالت نابالغی میں ہوا تھا، بعد بلوغ عورت نے دعوی کیا مرد خنثی ہے، معلوم ہوا کہ مرد کا اندام مخصوصہ ڈیڑھ دو انچ ہوگا، کیا یہ عورت دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں، طلاق کی ضرورت ہوگی یا نہیں۔

الجواب: ۔ درمختار میں ہے ولو قصیرا لا یمکنه ادخاله داخل الفرج فلیس لها الفرقة بحر وفیه نظر اھ وفی الشامی قوله وفیه نظر اشار الی ما قاله الشرنبلالی فی شرحه علی النوبانیة اھ قلت لکن لم ینفرد به

[1] الدر المختار علی هامش رد المحتار باب النفقة ص ۹۰ ج ۲ ۱۲ ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

صاحب القنیۃ بل نقلہ فی الفتح والبحر عن المحیط[1] الخ۔ الغرض حاصل یہ ہے کہ صورت سوال کے موافق نکاح منعقد ہوگیا اور اس وجہ سے ان میں تفریق نہ کی جاوے گی، البتہ اگر شوہر طلاق دیدے یا اس سے طلاق کسی طرح لے لی جاوے تو پھر نکاح ثانی عورت مذکورہ کا دوسرے شخص سے جائز ہے۔

شافعی المذہب عورت نان نفقہ نہ دینے کی وجہ سے تفریق کرا سکتی ہے

سوال (۹۶۳) زید و ہندہ شافعی ہیں، اور عقد کو نو سال ہوئے، زید نے نان ونفقہ نہیں دیا تو کیا ہندہ زید سے بمذہب امام شافعی فسخ حاصل کر سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں موافق مذہب امام شافعی کے ہندہ تفریق کرا سکتی ہے کما فی الھدایہ وقال الشافعی یفرق لانہ عجز عن الامساک بالمعروف فینوب القاضی منابہ فی التفریق[2] الخ۔

نان نفقہ نہ ملنے کی وجہ سے تفریق

سوال (۹۶۴) خلاصۂ سوال یہ ہے کہ ہندہ کی شادی زید کے ساتھ ہوئی۔ جس کو اٹھارہ سال کا عرصہ ہوگیا۔ زید نے اس عرصہ میں ہندہ کو ایک پیسہ نان ونفقہ کا دیا نہ اپنے پاس بلایا نہ حقوق زوجیت ادا کئے اور نہ وہ ہندہ کو طلاق دیتا ہے، تو کسی مذہب کی رو سے ایسی عورت بلا طلاق شوہر کے عقد ثانی کر سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ ایسی حالت میں کتب فقہ میں لکھا ہے کہ قاضی شافعی المذہب سے تفریق کرائی جائے، درمختار میں ہے نعم لو اھل شافعیا فقضی بہ نفذ[3] الخ۔

---

[1] دیکھئے رد المحتار باب العنین وغیرہ ص۵۱۶ ج۲ ۱۲ ظفیر

[2] دیکھئے ھدایہ باب النفقہ ص۴۱۶ ج۲۔ ظفیر

[3] النہر المختار علی ھامش رد المحتار باب النفقہ ص۹۰۳ ج۲۔ ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

نان نفقہ کی عدم ادائیگی کی صورت میں تفریق ہو سکتی ہے یا نہیں

سوال (۹۶۵) ہندہ کا نکاح خالد سے ہوا تھا، بہت عرصہ ہوا، لیکن اس وقت تک خالد نے ہندہ کو نفقہ نہیں دیا، اور تکالیف پہنچائی، کچھ عرصہ ہوا کہ خالد خزانہ سرکاری میں چوری کرکے روپوش ہوگیا، اب ہندہ دوسرے شخص سے نکاح کرسکتی ہے یا نہیں۔

الجواب:- ولا یفرق بینھما بعجزہ بالنفقۃ بانواعھا الثلاثۃ ولا بعدم ایفائہ لو غنیا حقھا ولو موسرا وجوزہ الشافعی باعسار الزوج وبتضررھا بغیبتہ ولو قضی بہ حنفی لم ینفذ[1] اس روایت سے معلوم ہوا کہ حنفیہ کے مذہب میں شوہر کے نفقہ نہ دینے سے اور حقوق زوجیت ادا نہ کرنے سے اور شوہر کے غائب ہونے کی وجہ سے زوجین میں تفریق نہیں ہوسکتی اور عورت کو نکاح ثانی کرنا جائز نہیں ہے، اور امام شافعی نے زوج کے مفلس ہونے اور زوج کے غائب ہونے کی صورت میں تفریق کو جائز فرمایا ہے، لہذا تم قاضی یا حاکم شافعی المذہب سے تفریق کرانے کے بعد نکاح ثانی کرسکتی ہو[2]، اور قاضی یا حاکم حنفی المذہب تفریق نہیں کرسکتا ہے

شوہر اندھا ہو جائے تو عورت مطلقہ نہیں ہوسکتی ہے

سوال (۹۶۶) بحالت نابالغی نکاح ہوا، بعد میں لڑکا نابینا ہوگیا پہلے بینا تھا، اب دلہن چاہتی ہے کہ دولہا کو چھوڑ دوں،

الجواب:- درمختار میں ہے ولا یتخیر احد الزوجین بعیب فی الآخر ولو فاحشا کجنون وجذام[1] اور شامی میں ہے قولہ ولا بتخیر[2] ای لیس لواحد من الزوجین خیار فسخ النکاح بعیب فی الآخر عند ابی حنیفۃ[3] اھ بنا علیہ صورت مسئولہ میں دولہا کے نابینا ہو جانے کی وجہ سے دلہن کو یہ اختیار نہیں

---

[1] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب النفقۃ ص ۹۱۳ ج ۲ ظفیر۔

[2] نعم لو امرأۃ شافعی فقضی بہ نفذ۔ (ایضاً) ظفیر۔

[3] دیکھئے رد المحتار باب العنین وغیرہ ص ۸۲۲ ج ۲ ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

ہے کہ وہ اس نکاح کو فسخ کردے اور اس نابینا دولہا کو چھوڑ کر دوسرا دولہا کرے۔

نامرد کی بیوی کیا کرے

سوال (۹۶۷) باکرہ لڑکی کا نکاح ہوا، اور چند مرتبہ وہ لڑکی زوج کے یہاں گئی آئی اور اب وہ بالغہ ہوگئی، لیکن وہ کہتی ہے کہ یہ مرد عورت کے کام کا نہیں ہے یعنی نامرد ہے جیسا زوجین میں ہمبستری ہوتی ہے اس سے کبھی نہیں ہوئی اور وہ شخص طلاق بھی نہیں دیتا، اب جو حکم شرعی ہو وہ تحریر فرمائیں۔ یہاں کوئی قاضی بھی نہیں ہے

الجواب:- شوہر کے نامرد ہونے سے نکاح باطل نہیں ہوتا بدون طلاق دیئے شوہر کے کوئی صورت علیحدگی کی اس وقت نہیں ہے[1]۔

نامرد کی بیوی کا نان نفقہ اور مہر

سوال (۹۶۸) ایک لڑکے اور لڑکی نابالغ کا عقد چھ سال ہوئے ہوا تھا، لڑکی اس وقت بالغ ہے، لڑکے کی نسبت مشہور ہے کہ وہ نامرد اور معذور ہے، کوئی کام نہیں کرسکتا، ایسی صورت میں طلاق اور خرچ نان و نفقہ و مہر کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے، اس عرصہ میں لڑکی اپنی سسرال میں بھی رہی ہے۔ اگر مرد طلاق دیدے تو مہر ادا کرنا ہوگا یا نہیں، اور نفقہ چھ سال کا ادا کرے گا یا نہیں۔

الجواب:- بدون طلاق کے عورت اس کے نکاح سے علیحدہ نہیں ہوسکتی اور اگر خلوت ہونے کے بعد شوہر طلاق دیوے گا تو مہر پورا لازم ہوگا والخلوۃ ان کالوطی فیما یجیٔ ولو کان الزوج مجبوبا او عنینا او خصیا[2] درمختار۔ اور نفقہ گذشتہ زمانہ کا ساقط ہوجاوے گا والنفقۃ لا تصیر دینا الا بالقضاء او الرضا[3] درمختار۔

---

[1] بذریعہ مسلمان حاکم یا بہار میں بذریعہ قاضی امارت شرعیہ اور دوسری جگہوں میں مسلمان حاکم نہ ہونے کی صورت میں بذریعہ مسلمان پنچائت شوہر نامرد سے نجات حاصل کی جاسکتی ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھئے "الحیلۃ الناجزۃ" للتھانوی ۱۲ ظفیر۔ [2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب المہر ۲/۲۶۹ و ۲/۲۷۶ ظفیر۔

[3] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب النفقۃ ۲/۹۰۶ ۱۲ ظفیر

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب:۔ (متعلق سوال مکرر ۹۶۸) آپ کے مسئلہ کا جواب وہی ہے جو پہلے لکھا گیا، یہ قید نکاح کی ایسی بھاری قید ہے کہ شوہر ہی کے قبضہ میں اس کی رہائی رکھی گئی ہے، شوہر سے زبردستی خواہ خوشی سے جس طرح ہو سکے طلاق لی جاوے بعد طلاق کے عدت گذرنے پر جو کہ تین حیض ہیں دوسرا نکاح جائز ہو جاوے گا، اور طلاق اگر زبردستی سے بھی شوہر سے دلوادی جاوے تو واقع ہو جاتی ہے، پس شوہر کو مجبور کیا جاوے کہ جس طرح ہو سکے وہ طلاق دیوے۔

معذور اور مخبوط الحواس کی بیوی کیا کرے

سوال (۹۶۹) میری ہمشیرہ کی شادی کم سنی میں ہوئی تھی، اس کا شوہر مخبوط الحواس ہے دونوں ٹانگیں مع دھڑ ماری ہوئی ہیں، اب لڑکی بالغ ہے اور شوہر اس کا قابل نہیں اور نہ شوہر اپنی مخبوط الحواسی کی وجہ سے طلاق دے سکتا ہے، لڑکی کا دوسرا نکاح جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ کتب فقہ میں لکھا ہے کہ شوہر اگر مخبوط الحواس اور معذور و مریض ہو تو اس کی زوجہ کو اس کے نکاح سے علیحدہ نہیں کر سکتے لیکن اگر اس کی بدحواسی حد جنون و دیوانگی کو نہ پہنچی ہو صرف سفیہ یعنی خفیف العقل ہو تو اس کی طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ اور اگر مجنون یا معتوہ یعنی دیوانہ اور باؤلا ہے تو پھر اس کی طلاق بھی واقع نہیں ہوتی ایسی حالت میں مجبوری ہے، درمختار میں ہے ویقع طلاق کل زوج بالغ عاقل ولو عبدا او مکرھا[1] ھازلا او سفیھا خفیف العقل او سکران (۲:۹) لا یقع طلاق المولیٰ علیہ ای الرقیق عبدہ والمجنون والصبی والمعتوہ من العتہ وھو اختلال فی العقل[2] ۔

---

[1] اگر کسی طرح طلاق نہ دے، تو قاضی یا مسلمان جماعت یا پنچ مسلمان پنچایت کے سامنے مقدمہ پیش کر کے شرعی قوانین کے مطابق رہائی حاصل کی جا سکتی ہے، تفصیل کے لئے دیکھئے الحیلۃ الناجزۃ للتھانوی رحمہ اللہ وظفرہ۔

[2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار، کتاب الطلاق ۳:۲۴۹ ط ۲، ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

عنین کی بیوی ایک سال کی مہلت کے بعد تفریق کرا سکتی ہے

سوال (۹۷۰) ایک شخص نے اپنی دختر نابالغہ کا نکاح ایک لڑکے سے چار صد روپیہ لے کر کر دیا تھا، لڑکا نامرد نکلا، عورت نے اس کی نامردی کا اعلان کر دیا، علاج کی مہلت دی گئی، علاج سے کچھ فائدہ نہ ہوا، عورت مجبور ہو کر دوسرا نکاح کرنا چاہتی ہے، یہ نکاح جو روپیہ لے کر کیا گیا ہوا یا نہیں، اگر نکاح صحیح ہوا تو عنین کی زوجہ بغیر طلاق کے علیحدہ ہو کر دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں نکاح صحیح ہو گیا مگر جو روپیہ لیا گیا اگر بلا تعیین مہر معجل کے تھا تو عورت کا مملوک ہے، اور اگر باپ نے اپنے واسطے لیا ہے تو روپیہ لے کر دختر کا نکاح کرنا ناجائز اور رشوت ہے واپس کرنا چاہئے[1]۔ بغیر طلاق شوہر کے کوئی صورت علیحدگی کی اس زمانہ میں نہیں ہے، کیونکہ قاضی شرعی کے سوا نہ کوئی مہلت دے سکتا ہے نہ تفریق کر سکتا ہے اور قاضی شرعی اس زمانہ میں نہیں ہے[2]۔ لہٰذا بدون طلاق شوہر کے اور بدون گذرنے عدت کے عورت دوسرا نکاح نہیں کر سکتی، درمختار میں ہے ولا عبرۃ بتاجیل غیر قاضی البلدۃ[3] اھ۔

جو شوہر عرصہ تک بیوی کی خبر گیری نہ کرے وہ عورت کیا کرے

سوال (۹۷۱) ایک شخص بارہ سال سے اپنی منکوحہ کو چھوڑ کر افریقہ چلا گیا اور کسی قسم کی خبر گیری نہیں کرتا اور نہ زوجہ کو اپنے پاس بلاتا ہے اور نہ خود آتا ہے تو اس صورت میں زوجہ کو اختیار

---

[1] اخذ اھل المرأۃ شیئا عند التسلیم فللزوج ان یستردہ لانہ رشوۃ (الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب المھر ص ۵۳۰ ج ۲) ظفیر۔ [2] علماء دیوبند و سہارنپور نے حالات سے مجبور ہو کر راستہ پیدا کیا ہے، اس کی تفصیل کے لئے ملاحظہ کیجئے امداد الفتاویٰ جزء "للتھانوی" بہار میں بذریعہ قاضی امارت شرعیہ، اور دیگر صوبوں میں مسلمان حاکم نہ ہونے کی صورت میں بذریعہ سلمان پنچایت شرعی کارروائی عمل میں لائی جا سکتی ہے ۱۲ ظفیر۔ [3] الدر المختار (علی ھامش رد المحتار باب العنین وغیرہ ص ۵۱۹ ج ۲) ۱۲ ظفیر۔

www.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

دوسرا نکاح کرنے کا ہے یا نہ؟ اور عورت نکاح فسخ کرسکتی ہے یا نہ؟

الجواب: اقول وباللہ التوفیق مذہب حنفیہ اس بارے میں یہ ہے کہ شوہر کی عدم خبرگیری کی وجہ سے اور نفقہ نہ دینے کی وجہ سے اور دیگر حقوق زوجیت ادا نہ کرنے کی وجہ سے زوجہ کو یہ اختیار نہیں ہے کہ اپنا نکاح فسخ کردے اور دوسرا نکاح کرلے نکاح کے فسخ کرنے اور طلاق دینے کا اختیار شوہر کو دیا گیا ہے نہ عورتوں کو فی الحدیث الطلاق لمن اخذ بالساق[1]۔ یہ صحیح ہے کہ مرد کو ایسا کرنا حرام ہے کہ نہ خبرگیری کرے نہ طلاق دے لقولہ تعالیٰ فامسکوھن بمعروف او سرحوھن بمعروف ولا تمسکوھن ضرارا لتعتدوا[2]، لیکن اس آیت کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اگر شوہر ایسا کرے تو عورت خود نکاح کو فسخ کرلے اور طلاق لے لے، البتہ اگر ایسے حاکم اور قاضی کے سامنے یہ معاملہ پیش کرے جس کا مذہب تفریق کا ہے تو وہ تفریق کرسکتا ہے، درمختار میں ہے ولا یفرق بینھما بعجزہ عنھا بانواعھا الثلاثۃ ولا بعدم ایفائہ بھا لو غائبا[3] وفی الشامی وعلیہ یحمل ما فی قاری الھدایۃ حیث سئل عمن غاب زوجھا ولم یترک لھا نفقۃ فاجاب اذا اقامت بینۃ علی ذلک فطلبت فسخ النکاح من قاض یراہ ففسخ نفذ وھو قضاء علی الغائب وفی نفاذ القضاء علی الغائب روایتان عندنا فعلی القول بنفاذہ یسوغ للحنفی ان یزوجھا من الغیر بعد العدۃ[4] اھ۔

زوجہ عنین کی تفریق بذریعہ حکم

سوال (۹۷۲) نامرد کے ہمراہ لاعلمی میں کسی عورت کا نکاح کردیا جاوے اور بعد نکاح معلوم ہونے پر مرد کو طلاق دینے پر مجبور کیا جاوے

---

[1] الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الطلاق ۲/۹۰۴ ظفیر [2] سورۃ البقرۃ رکوع ۲۹۔ ظفیر [3] رد المحتار باب النفقۃ ۲/۹۰۳۔ ظفیر [4] ایضاً ۲/۹۰۳ و ۲/۹۰۴۔ ظفیر۔

www.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

اور وہ شخص طلاق دینے پر رضامند نہ ہو تو اس عورت کا نکاح دوسرے شخص سے جائز ہو سکتا ہے یا نہ ؟ ۔

الجواب :۔ نکاح ہو گیا۔ پس اول تو شوہر سے کہا جاوے کہ طلاق دیدے ورنہ اس زمانہ میں پھر تفریق کی صورت یہ ہے کہ ایک حکم مقرر کیا جاوے یہ دعویٰ کرے کہ میں اس نامرد کے نکاح میں رہنا نہیں چاہتی، اس پر شوہر کو ایک برس کی مہلت علاج کے لئے دی جاوے اگر وہ اچھا نہ ہوا اور قابل جماع کے نہ ہوا تو عورت کے کہنے پر وہ حکم ان دونوں میں تفریق کر دے اور نکاح کو فسخ کر دے، بعد فسخ کے عورت عدت طلاق کی پوری کر کے دوسرا نکاح کر سکتی ہے کما فی الدر المختار[1] ولو وجد ثنہ عنینا او اجل سنۃ الخ اور شامی میں اس بارے میں حکم بنانے کے جواز میں تامل بھی کیا ہے[2] پس بہتر یہ ہے کہ جس طرح ہو شوہر سے طلاق لی جاوے ۔

جب عنین شوہر نے کبھی وطی نہ کی ہو اس کی عورت کا حکم

سوال (۹۷۳) ایک عورت کا خاوند عنین ہے ایک مرتبہ بھی جماع کی نوبت نہیں آئی اور نہ عورت کو طلاق دیتا ہے اور نہ نان نفقہ دیتا ہے، اس صورت میں مذہب حنفی میں شوہر عنین کی زوجیت اور اس کے دام سے بچنے کی کیا صورت ہے ؟

الجواب :۔ اس صورت میں حنفیہ کے مذہب کے موافق صورت تفریق کی یہ ہے کہ قاضی یعنی حاکم شرعی عورت کے طلب کرنے پر شوہر کو ایک سال کی مہلت علاج کے لئے دیوے، اس عرصہ میں اگر نفع نہ ہو تو عورت کی طلب پر حاکم شرعی تفریق

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب العنین وغیرہ ص۵۱۸ ج۲ ۱۲ ظفیر

[2] ولا یعتبر تاجیل غیر الحاکم کما ثنا من کان فتح ظاہرہ ولو محکما تامل (رد المحتار باب العنین وغیرہ ص۵۱۸ ج۲) ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

کرو دے[1]۔ اب اس وقت یہ تو ہو نہیں سکتا، لہذا سوائے طلاق شوہر کے کوئی صورت علیحدگی کی نہیں ہے کذا فی کتب الفقہ[2]۔

جس کا شوہر اوباشی ہو اور حقوق زوجیت ادا نہ کرے اس کا حکم

سوال (۹۷۴) زید نے اپنی زوجہ ہندہ کے کل زیورات وغیرہ اوباشی میں صرف کر دیا، زید شرابی، زنا باز، جواری ہے۔ اور اپنی زوجہ کو دس گیارہ برس سے نان و نفقہ نہیں دیتا نہ حقوق زوجیت ادا کرتا ہے۔ اس صورت میں شرعاً فسخ نکاح کی اجازت ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ حنفیہ کے نزدیک بدون طلاق دیئے شوہر کے کوئی صورت ہندہ کی علیحدگی کی نہیں ہے اور بدون طلاق شوہر کے اس صورت میں زوجین میں تفریق نہیں ہو سکتی اور نکاح فسخ نہیں ہو سکتا۔ کما فی الدر المختار لا یفرق بینھما بعجزہ عنھا بنفقۃ او عربھا الثلاثۃ ولا بعدم ایفائہ حقھا[3] اھ۔

جو شوہر احکام شرعیہ کا مخالف ہو اس سے نجات کی صورت

سوال (۹۷۵) ہندہ کا شوہر زید چھ سال سے آوارہ ہے، ایک بازاری عورت کے یہاں پڑا ہے، احکام شرعیہ اور نیز پردہ کا سخت مخالف ہے، نہ ہندہ کے پاس آتا ہے نہ اس کو خرچ دیتا ہے، اور طلاق دینے سے بھی انکار کرتا ہے، ہندہ اس کے پاس جانا نہیں چاہتی اور دوسرا

---

[1] ولو وجدنا عنینا الا اجل سنۃ الا فان وطئ مرۃ فیھا والا بانت بالتفریق من القاضی ان ابی طلاقھا (الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب العنین وغیرہ ص۵۱۵ ج۲) ظفیر

[2] جہاں قاضی یا حاکم شرعی حکومت کیطرف سے نہ ہو، وہاں مسلمانوں کی شرعی پنچائت قائم مقام بنائی جا سکتی ہے اور اسکا فیصلہ نافذ ہوگا، دیکھئے حیلہ ناجزہ، اسی طرح دار القضاء بھی تفریق کرا سکتا ہے، (دیکھئے کتاب الفسخ و التفریق) ظفیر۔ [3] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب النفقۃ ص۹۰۳ ج۲۔ حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے الحیلۃ الناجزہ میں علماء کے اتفاق سے ایسے شوہروں سے نجات کی صورت بذریعہ شرعی پنچائت یا قاضی لکھی ہے۔ اسی طرح حضرت مولانا عبد الصمد صاحب رحمانی نے کتاب الفسخ والتفریق میں تفریق کا جواز ثابت کیا ہے۔ ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

نکاح کرنا چاہتی ہے، اس صورت میں دوسرا نکاح ہندہ کا درست ہے یا نہیں۔

الجواب:- جس طرح ہو شوہر سے طلاق لی جاوے کیونکہ بحالت موجودہ ہندہ کو اس کے ساتھ بھیجنا بھی مناسب نہیں ہے، اور بدون طلاق کے اور بدون گذرنے عدت کے ہندہ کو دوسرا نکاح کرنا بھی شرعاً درست نہیں ہے۔

تراضی مسلمین سے مقرر قاضی کا فیصلہ جائز ہے

سوال (۹۷۶) یہاں قومی عدالت میں ایک درخواست گذری ہے جس میں مدعیہ کا بیان ہے کہ اس کے خاوند نے آٹھ سال سے اس کو چھوڑ دیا ہے اور نان نفقہ کی مطلق فکر نہیں کرتا، نہ اس بات کی امید ہے کہ کہنے سننے سے راضی ہو کر اپنی بیوی کو اپنے پاس رکھے یا بندگی میں اس کے کھانے کپڑے کا کفیل ہو، اس صورت میں عدالت کی جانب سے کیا فیصلہ کیا جائے، مدعا علیہ طلاق دینے پر آمادہ نہیں ہے اور مدعیہ موجودہ طرز زندگی سے تنگ آکر کسی طرح سے بے تعلقی حاصل کرنے کی خواہشمند ہے، مدعی کی نسبت یہاں مدعیہ کی درخواست آنے کے بہت دن قبل مدعا علیہ نماز پڑھنے اور مسجد میں آنے سے انکار کرنے اور نمازیوں پر لعنت کرنے کے جرم میں اس کے ساتھ جماعت نے قطع تعلق کر دیا ہے۔

الجواب:- عبارت تاتارخانیہ وغیرہ سے جو علامہ شامی نے نقل کی ہے، یہی معلوم ہوتا ہے کہ تراضی مسلمین سے جو قاضی مقرر ہوتا ہے اس کو فصل خصومات میں حکم قاضی شرعی کا ہے[۲]، البتہ صاحب فتح القدیر نے اس میں تحقیق فرمائی ہے کہ اول

---

[۱] ایسا شخص متعنت ہے اور بذریعہ قاضی یا شرعی پنچائت نکاح فسخ ہو سکتا ہے، اس کے لئے دیکھئے الحیلۃ الناجزہ اور کتاب الفسخ والتفریق۔ ظفیر۔ [۲] وبصیر القاضی قاضیا بتراضی المسلمین فیجب علیهم ان یلتمسوا الیا مسلما منهم (ردالمحتار کتاب القضاء ص۴۲۷ ج۴) ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

والی مسلم مقرر کرلیں، پھر وہ والی قاضی کو مقرر کرے[1]، اس میں شک نہیں ہے کہ یہ پورے اطمینان نفس کی بات ہے کما قال صاحب النہر، اس کے بعد یہ ہے کہ عند الحنفیہ قاضی حنفی صورت مسئولہ میں تفریق نہیں کرسکتا لیکن بعض ائمہ کا مذہب تفریق کا ہے، لہٰذا مسئلہ مجتہد فیہا ہوا، سو ایسی حالت میں اگر قاضی مجتہد ہو تو عند البعض اس کا حکم اپنے مذہب کے خلاف نافذ ہوجاتا ہے لیکن اصح و احوط یہی ہے کہ نافذ نہیں ہوتا، اور اگر قاضی مجتہد نہ ہو جیسا کہ اب اگر کوئی قاضی ہوگا تو وہ ایسا ہی ہوگا تو اس کا حکم بخلاف اپنے مذہب کے کسی حال میں نافذ نہیں ہوتا کما فی الشامی فاما المقلد فانما ولاہ ليحكم بمذهب ابی حنيفة فلا يملك المخالفة ۱۲ ص ۳۳۵ ج ۴ کتاب القضاء احقر کے خیال میں یہی ہے کہ جب کہ قاضی مجتہد نہیں ہے تو مسائل مجتہد فیہا میں بھی اس کی قضاء بخلاف مذہب نافذ نہ ہوگی[2]۔

ظالم شوہر سے نجات کی صورت

سوال (۹۷۷) زید اپنی زوجہ کو نہ نان و نفقہ دیتا ہے نہ طلاق دیتا ہے۔ اب بندہ کیا کرے۔

الجواب:۔ عند الحنفیہ زید کو مجبور کیا جاوے کہ یا وہ نفقہ دے ورنہ طلاق دیدے بدون طلاق زید کے تفریق نہیں ہوسکتی کذا فی الدر المختار[3]۔

---

[1] وفی الفتح واذا لم یکن سلطان ولا من یجوز التقلد منه کما هو فی بعض بلاد المسلمین غلب علیهم الکفار کقطبة الآن یجب علی المسلمین ان یتفقوا علی واحد منهم یجعلونه والیا فیولی قاضیا ویکون هو الذی یقضی بینهم (رد المحتار کتاب القضاء ج ۴ ص ۳۲۵) ظفیر۔

[2] اس کے لئے دیکھئے الحیلۃ الناجزۃ للتھانویؒ جس میں دوسرے مسلک کے مجتہد کے مسائل کے مطابق تفریق کی علماء ہند نے اجازت دی ہے ۱۲ ظفیر۔ [3] ولا یفرق بینهما بعجز عنها بالوطء الثلاثة ولا بعدم ایفائه حقها ولو موسرا وجوزه الشافعی باعسار الزوج وبتضررها بغیبته ولو قضی به حنفی لم ینفذ نعم لو امر شافعیا فقضی به نفذ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب النفقۃ ج ۳ ص ۹۰۲) اب ہمارے علماء نے جواز کا فتویٰ دیا ہے، اس کیلئے دیکھئے الحیلۃ الناجزۃ للتھانویؒ۔ ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

جو شوہر بیوی کا جانی دشمن ہو اس کے ساتھ رہنا مناسب نہیں

سوال (۹۷۸) میرا خاوند مجھ سے ایک عرصہ سے سخت ناراض اور خواہاں جان کا ہے، دو حملہ مجھ پر کر چکا ہے، ایک حملہ بندوق کا اور دوسرا حملہ چاقو کا ناک کاٹنے کی نیت سے کیا، چونکہ مجھ اپنی جان کا اندیشہ ہے، اس لئے میں اس کے نکاح سے جدا ہونا چاہتی ہوں۔

الجواب: ۔ ایسے شوہر کے پاس بھیجنا عورت کو نہ چاہئے تاوقتیکہ اس کی طرف سے اطمینان نہ ہو لیکن اس کے نکاح سے بدون طلاق کے جدا نہیں ہو سکتی، لیکن اگر عدالت[1] جبراً شوہر سے طلاق دلوادیگی تب بھی طلاق واقع ہو جاوے گی[2]۔

رنڈوے کی بیوی کا شوہر کے پاس رہنا مناسب نہیں

سوال (۹۷۹) ایک عورت ہندو مشرف باسلام ہوئی، اور ایک شخص نومسلم نے اس سے نکاح کر لیا، لیکن وہ عورت کو بدفعلی اور کسب کرانے پر مجبور کرتا ہے، ایسی حالت میں عورت کو کیا کرنا چاہئے، اگر شوہر ابتداءً طلاق نہ دے تو عورت نکاح ثانی کر سکتی ہے یا نہیں، اور شوہر سے علیحدگی ہو سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب: ۔ جب کہ وہ شخص ایسا شریر النفس اور ظالم و بدکار ہے جو کہ سوال میں مذکور ہے اور سائلہ کو معصیت پر مجبور کرتا ہے تو بحالت مذکورہ اس کے پاس نہ رہنا چاہئے اور شریعت مجبور نہیں کرتی ایسے ظالم و فاسق کے ساتھ رہنے پر البتہ بدون اس کے طلاق دینے کے نکاح کے ٹوٹنے اور دوسرے نکاح کے جواز کی کوئی صورت نہیں ہے، پس جس طرح ہو بذریعہ حکام وغیرہ کے اس پر زور ڈال کر اور جبر کر کے اس سے طلاق دلوائی جاوے بعد طلاق کے اور بعد عدت گذارنے کے دوسرا نکاح درست ہے[3]۔

---

[1] دارالقضاء اب ہندوستان کے بہت سے شہروں میں قائم ہو چکا ہے انکے ذریعہ تفریق ہو سکتی ہے دیکھئے الحیلۃ الناجزہ اور کتاب الفسخ والتفریق۔ ظفیر۔ [2] ایضاً۔ ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

جس کا شوہر بدطینت ہو اس کے پاس اس کی بیوی کو نہ بھیجنا درست ہے

سوال (۹۸۰) ایک سماۃ کا بیان ہے کہ شوہر میرا ظالم ہے اور جابر ہے اور وہ میرے ساتھ یہ کرتا ہے کہ ایک شب میں تین چار بار ہمبستر ہوتا ہے جس سے مجھ کو نہایت درجہ تکلیف ہوتی ہے اور ایام حیض میں بھی باز نہیں آتا، اور انکار کرنے پر چہرے دکھلاتا ہے اور مارتا ہے اور مجھ سے اغلام بھی کرتا ہے۔ چند مرتبہ اس نے اپنا ذکر میرے منہ میں داخل کر کے انزال کیا۔ ایسی حالت میں اگر عورت مذکورہ کے والدین عورت کو شوہر کے پاس نہ بھیجیں تو گنہگار تو نہ ہوں گے۔

الجواب:۔ ایسی حالت میں لڑکی کے والدین اپنی لڑکی کو شوہر کے گھر نہ بھیجیں، اور نہ بھیجنے سے وہ گنہگار نہ ہوں گے بلکہ جس طرح ہو سکے شوہر سے طلاق دلوائیں۔

ظالم شوہر سے نجات کی صورت بتائی جائے

سوال (۹۸۱) یہاں یہ مرض عام پھیلا ہوا ہے کہ شوہر نکاح کے کچھ عرصہ بعد بلا وجہ شرعی اپنی زوجہ کو مار پیٹ کر والدین کے یہاں پہنچا دیتا ہے اور قطعاً خبر گیری نہیں کرتا، لڑکی جوان جوان ہو کر خواہ مخواہ دوسری جگہ رسوخ پیدا کرتی ہے جو بڑے شرم اور بے حیائی کی بات ہے۔ آپ براہ مہربانی اس معاملہ میں کوئی راستہ شریعت کا بتلائیں تاکہ جب لڑکی والوں کو یہاں تک نوبت پہنچے تو وہ عقد ثانی لڑکی کا دوسری جگہ کر دیں اور وہ حلال طیب ہو۔

الجواب:۔ شریعت غرا میں مخلص کی صورت ایسی حالت میں یہ رکھی ہے کہ شوہر اگر کسی طرح خبر گیری اپنی زوجہ کی نہیں کرتا اور نفقہ نہیں دیتا اور اس کے حقوق زوجیت ادا نہیں کرتا تو شوہر سے کہا جاوے کہ وہ اپنی منکوحہ کو طلاق دیدے بلکہ اس کو مجبور کیا جاوے کہ یا وہ حسن معاشرت کو اختیار کرے ورنہ طلاق دیدے کما قال اللہ تعالیٰ فامساك بمعروف او تسریح

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

باحسان[1] الایہ۔ کہ شوہر کو لازم ہے کہ اچھی طرح رکھے یا عمدہ طرح چھوڑ دے اور اگر شوہر غائب ہو جاوے کہ کہیں اس کا پتہ نہ چلے اور وہ بالکل مفقود الخبر ہو جاوے تو اس کی زوجہ کے لئے یہ صورت خلاصی کی رکھی ہے کہ چار برس انتظار کر کے عدت وفاۃ دس دن چار ماہ پورے کر کے نکاح ثانی کر لیوے یہ امام مالکؒ کا مذہب ہے اور حنفیہ نے بھی اس پر فتویٰ دیا ہے کذا فی الشامی[2]۔

جذام والا اپنے مرض کو چھپا کر نکاح کرے بعد میں ظاہر ہو تو نکاح فسخ ہو سکتا ہے

سوال (۹۸۲) زید مرض قبیح متوارث از قسم جذام و برص اسود وغیرہ امراض میں مبتلا تھا، اور اس نے کسی نوع و حیلہ سے اپنے اس مرض قبیح و مکروہ کو بہ نیت فریب دہی پوشیدہ رکھا اور دھوکہ دے کر اپنا نکاح ہندہ سے کر لیا، مگر ہنوز ہندہ اپنے ہی گھر تھی اور خلوۃ صحیحہ بھی نہیں ہوئی تھی کہ زید مذکور کا سارا فریب کھل گیا۔ بایں سبب مع ہندہ اور اس کے ولی نے نکاح فسخ کر دیا، اس صورت میں ہندہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہ۔

الجواب:۔ اگر زید نے اپنے مرض مذکور کو مخفی رکھا، اور ہندہ اور اس کا ولی زید کے مرض مذکور سے بے خبر رہے اور نکاح کر دیا تو اس صورت میں نکاح ہندہ کا زید کے ساتھ صحیح ہو گیا اور ہندہ اور اس کے ولی کو اختیار فسخ کا بقول مفتی بہ نہیں ہے ولا یتخیر احد الزوجین بعیب فی الآخر ولو فاحشا کجنون وجذام وبرص[3] اور اس میں امام محمدؒ کا خلاف ہے مگر مفتی بہ قول شیخین ہے، اور اگر زید نے دھوکہ دیا اور یہ کہا کہ مجھ میں کوئی مرض قبیح جذام و برص وغیرہ نہیں ہے اور ہندہ اور اس کے ولی کو مطمئن کیا، اور ہندہ کے ولی نے اس بنا پر یعنی زید میں مرض مذکور نہ سمجھ کر نکاح کیا،

---

[1] سورۃ البقرۃ ۲۔ ۲۹۔ [2] قولہ خلافا لمالک فان عندہ تعتد زوجۃ المفقود عدۃ الوفاۃ بعد مضی اربع سنین الخ قال فی البزازیۃ الفتوی فی زماننا علی قول مالک (ردالمحتار للشامی کتاب المفقود ص۵۶ ج۳) ظفیر۔ [3] ایضا باب العنین وغیرہ ص۳۲۲ ج۲ ظفیر

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

اور پھر اس کے خلاف ظاہر ہوا تو اس صورت میں ہندہ اور اس کے ولی کو اختیار فسخ نکاح کا ہے۔ پس جب کہ ہندہ کے ولی نے اس نکاح کو فسخ کر دیا تو وہ نکاح فسخ ہو گیا اور ہندہ کو دوسری جگہ نکاح کرنے کا اختیار ہے کما فی الدر المختار لو تزوجته علی انه حر او سنی او قادر علی المهر والنفقة فبان بخلافه او علی انه فلان ابن فلان وهو کذا وهو لقیط او ابن زنا کان لها الخیار[1] ص ۵۹۰ ج ۲ شامی۔

جو شخص اپنی بیوی کو ایذا دے وہ کیا کرے

سوال (۹۸۳) خلاصہ سوال یہ ہے کہ ایک شخص اپنی زوجہ کو نہایت ایذا پہنچاتا ہے اور نان ونفقہ نہیں دیتا بلکہ نان ونفقہ کی طلب میں یہ الفاظ کہے ہم سے کوئی مطلب نہیں ہے جو کچھ ان کا جی چاہے وہ کریں۔ اس صورت میں کیا طرز عمل شرعاً اختیار کیا جاوے، اور لڑکی نکاح ثانی کر سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں جس طرح بھی ہو سکے شوہر سے طلاق دلوائی جائے، اور شوہر پر بھی فرض ہے کہ فوراً طلاق دیدے، جب وہ امساک بالمعروف نہیں کر سکتا ہے تو تسریح باحسان لازمی ہے قال اللہ تعالیٰ فامساك بمعروف او تسریح باحسان[2]۔ اب اگر وہ اس کے بعد بھی طلاق دینے پر تیار نہ ہو تو پھر کسی مسلم ریاست میں جا کر عورت کی طرف سے قاضی کے یہاں تفریق کی درخواست گذار دی جائے اور وہ قاضی کسی شافعی المذہب قاضی سے جس کے مذہب میں نان ونفقہ ادا نہ کرنے کی صورت میں تفریق ہو سکتی ہے تفریق کرا دے، یہ قضا عورت کے حق میں نافذ ہو جائے گی[3] اس کے بعد اس کو نکاح ثانی کا اختیار ہے۔ اور اگر یہ

---

[1] الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العنین ص ۵۹۲ ج ۲۔ ظفیر [2] سورۃ البقرۃ ۲۹۔ ظفیر

[3] وجوزه الشافعی باعسار الزوج وبتضررها بغیبته ولو قضی به حنفی لم ینفذ نعم لو امر شافعیا فقضی به نفذ (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب النفقة ص ۹۰۳ ج ۲) ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

الفاظ کہ ہم سے کوئی مطلب اور سروکار نہیں ہے شوہر نے بہ نیت طلاق یا مذاکرہ طلاق میں کہے ہیں تو ان الفاظ سے طلاق بائنہ اس کی زوجہ پر واقع ہوگئی، عدت کے بعد دوسرے شخص سے اس کا نکاح جائز ہے۔

پاگل کی بیوی کیا کرے

سوال (۹۸۴) ایک دس سالہ لڑکی کا نکاح لڑکی کے ولی نے ایک سولہ سترہ سال کے نوجوان سے کردیا تھا، نکاح کے دو سال بعد نوجوان مذکور بیمار ہوکر پاگل ہوگیا، نوجوان کے وارثوں نے کامل چار سال تک یونانی اور ڈاکٹری معالجہ اپنی حسب حیثیت کیا، لیکن نوجوان کو کچھ آرام نہیں ہوا، مجبور ہوکر اس کو پاگل خانہ بھیج دیا، دو اڑھائی سال سے پاگل خانہ میں داخل ہے، اب تک حالت بدستور ہے، اب لڑکی کا کوئی وارث اور خبرگیراں نہیں ہے، اب لڑکی اپنا نکاح خود کسی سے کرسکتی ہے یا نہیں۔

الجواب: - حنفیہ کے مذہب کے موافق اس لڑکی کے نکاح ثانی کے جواز کی کوئی صورت نہیں[1]، کیونکہ دیوانہ کی زوجہ کو اس کے نکاح سے نہ حاکم علیحدہ کرسکتا ہے اور نہ خود دیوانہ کی طلاق معتبر ہوسکتی ہے، البتہ بعد موت دیوانہ کے عدت وفات پوری کرکے اس کی زوجہ نکاح ثانی کرسکتی ہے قال فی الدر المختار ولا یتخیر احد الزوجین بعیب فی الآخر ولو فاحشاً کجنون وجذام وبرص[2] اھ۔

---

[1] اس زمانہ میں بوجہ سخت مجبوری کے اس مسئلہ میں امام مالکؒ و امام محمدؒ کے مذہب پر حکم جواز نسخ کا دیا گیا ہے، جس کی تفصیل حیلہ ناجزہ میں مذکور ہے۔ وخالف الائمۃ الثلاثۃ فی الخمسۃ مطلقا ومحمد فی الثلاثۃ الاول (الجنون والجذام والبرص) لو بالمزوج کما یفہم من البحر وغیرہ (رد المحتار باب العنین ص۲۲ ج۲) ظفیر۔

[2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب العنین وغیرہ ص۲۲ ج۲ ۱۲ ظفیر

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

پاگل کی طرف سے ولی یا قاضی طلاق دے سکتا ہے یا نہیں

سوال (۹۸۵) ولی جائز یا قاضی محتسب ولی مہجور مثل مجنون و فاتر العقل زوجہ مہجور شرعی کو طلاق دے سکتا ہے یا نہیں، خصوصاً جب کہ خلوت صحیحہ بھی نہ ہوئی ہو۔

الجواب:۔ مجنون کی طلاق واقع نہیں ہوتی اور اس کا ولی یا قاضی بھی اس کی طرف سے طلاق نہیں دے سکتا لحدیث ابن ماجہ، الطلاق لمن اخذ بالساق درمختار[1]۔

مجنون کی بیوی علیحدگی اختیار کر سکتی ہے یا نہیں

سوال (۹۸۶) مجنون کی زوجہ کو اس سے علیحدہ کر سکتے ہیں اور ان میں باہم تفریق ہو سکتی ہے یا نہیں، امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے مذہب کے موافق۔

الجواب:۔ مذہب امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے موافق جو کہ مفتی بہ ہے مجنون کی زوجہ کو مجنون سے علیحدہ نہیں کرا سکتے فی الدر المختار ولا یتخیر احد الزوجین بعیب فی الآخر ولو فاحشا کجنون وجذام وبرص[2] اور شامی میں امام محمدؒ اور ائمہ ثلاثہ کا خلاف نقل کر کے لکھا ہے وقد تکفل فی الفتح بردما استدل بہ الائمۃ الثلاثۃ ومحمد بما لا مزید علیہ[3]۔

مجنون کی بیوی جس کو زنا کا خطرہ ہے اور نان نفقہ کا سامان بھی نہیں دوسری شادی کر سکتی ہے یا نہیں

سوال (۹۸۷) ایک مرد مجنون ہو گیا، اس کی عورت جوان زنا کا خوف کرتی ہے اور اس کے گذارہ کی کوئی صورت نہیں ہے، کیا وہ نکاح فسخ ہو گیا، اور کیا مجنون کی کوئی

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الطلاق ص۵۸۵/۲۔ موجودہ دور میں انتہائی مجبوری کی وجہ سے امام مالکؒ اور امام محمدؒ کے مذہب پر فسخ کے جائز ہونے کا حکم دیا گیا ہے، تفصیل کے لئے دیکھئے الحیلۃ الناجزۃ للتھانویؒ ۱۲ ظفیر۔ [2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب العنین وغیرہ ص۸۲۲/۲ ۱۲ ظفیر

[3] رد المحتار باب العنین وغیرہ ص۸۲۲/۲ ۱۲ ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

متعین ہے یا نہیں، اور کیا دوسرے مذہب پر عمل کر کے نکاح فسخ کر سکتی ہے یا نہیں اگر کر سکتی ہے تو کس کے مذہب پر اور اس کی کیا دلیل ہے۔

الجواب: - اس صورت میں حنفیہ کے نزدیک مجنون کی عورت کا نکاح فسخ نہیں ہوا، اور دوسرا نکاح اس کو درست نہیں ہے، امام محمد رحمہ اللہ اور ائمہ ثلاثہ کا اس میں خلاف ہے، لیکن فقہاء نے اس بارے میں حنفی کو اجازت نہیں دی دوسرے ائمہ اور امام محمد رحمہ اللہ کے مذہب پر عمل کرنے کی کذا فی الشامی[1]۔

جو مجنون پاگل خانہ میں ہے اس کی بیوی کیا کرے

سوال (۹۸۸) ایک شخص مجنون ہو گیا اور حالت جنون میں ایک آدمی کو مار ڈالا، حاکم نے اس کو دار المجنونین میں بھجوا دیا ہے جس کو برس گذر چکے ہیں، مگر ہنوز وہی مجنونانہ حالت ہے، اس کی عورت کے لئے نجات کی کوئی صورت ہے جبکہ اس کو نان نفقہ کی بہت تکلیف ہے، اس کو نکاح فسخ کرنے کا اختیار ہے یا نہیں۔

الجواب: - امام صاحبؒ کے مفتی بہ مذہب کے موافق مجنون کی زوجہ کو نکاح فسخ کرنے کا اختیار نہیں ہے، امام محمد رحمہ اللہ اور امام شافعی رحمہ اللہ وغیرہ کے نزدیک فسخ نکاح کا اختیار ہے کذا فی الدر المختار، پس اگر کسی شافعی المذہب سے رجوع کر کے نکاح فسخ کرا لیوے تو درست ہے۔ شامی[2]۔

---

[1] حضرت تھانوی رحمہ اللہ علیہ نے اپنے زمانہ میں تمام علماء ہند کے اتفاق سے دوسرے ائمہ اور امام محمدؒ کے قول پر فسخ نکاح کا فتویٰ دیا ہے، تفصیل کے لئے دیکھئے "الحیلۃ الناجزۃ..." (ظفیر) وخالف محمد فی الثلاثۃ الاول لو بالزوج کما یفہم من البحر وغیرہ (ر) الدر المختار باب العنین ص۲۲۲ ج۲ (ظفیر) [2] ولا یفرق بینہما بعجزہ عنہا بالوطء عند الثلاثۃ ولا یحلف الیقین حقیقۃ وجوزہ الشافعی باعسار الزوج وبحبسہ بغیبتہ ولو قضی بہ حکمی لم ینفذ لعدم ولایۃ القاضی ولو تزوجت بآخر بقضاء القاضی بالمفقود لم یفسخ الثانی (ر) الدر المختار باب النفقۃ ص۹۰۳ ج۲ (ظفیر)۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

مجنون اور اس کے ولی کی طلاق واقع نہیں ہوتی ہے

سوال (۹۸۹) مجنون کی طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں، اگر نہیں ہوتی تو اس کا ولی طلاق دے سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ مشکوٰۃ شریف میں باب الخلع والطلاق میں یہ حدیث ہے۔ وعن علی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رفع القلم عن ثلثۃ عن النائم حتی یستیقظ وعن الصبی حتی یبلغ وعن المعتوہ حتی یعقل رواہ الترمذی[1] وغیرہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نابالغ اور دیوانہ کی طلاق وغیرہ واقع نہیں ہوگی، اور فقہاء نے لکھا ہے کہ نابالغ و مجنون کی طلاق واقع نہیں ہوتی، اور ولی کی طلاق بھی واقع نہیں ہوتی لحدیث ابن ماجہ الطلاق لمن اخذ بالساق[2]۔

مجنون جس کو کبھی ہوش آجاتا ہے اس کی بیوی کیا کرے

سوال (۹۹۰) مرد مجنون ہے، عورت جوان ہے مجنون کے ماں بھائی عورت مجنون کی کفالت نہیں کرتے، کچھ ہوش تھا، اس کے ایک بچہ بھی پیدا ہوا، مگر مجنون عرصہ پانچ سال خراب حالت میں ہے مگر کبھی چند منٹ کے لئے ہوش آجاتا ہے مگر عورت کی کفالت بالکل نہیں کرسکتا، ایسی صورت میں ماں و بھائی جوان عورت و بچہ کی پرورش سے انکار کرتے ہیں، اب عورت کے لئے کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ مرد مجنون کی زوجہ کے بارے میں درمختار میں ہے کہ امام

---

[1] مشکوٰۃ باب الخلع والطلاق ص۲۸۳۔ ظفیر

[2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الطلاق ص۲۷۵ ج۲۔ لایقع طلاق المولی علی امرأۃ عبدہ لحدیث ابن ماجہ الطلاق لمن اخذ بالساق والصبی ولو مراھقا واجازۃ بعد البلوغ ایضا ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

ابوحنیفہ وامام ابو یوسف رحمہما اللہ کے نزدیک اس کی زوجہ کو اختیار فسخ نکاح کا نہیں ہے، اور امام محمد رحمہ اللہ نے اختیار دیا ہے لیکن علامہ شامی نے کہا ہے کہ فتح القدیر میں امام محمدؒ کے قول کو رد کیا ہے پس احوط قول شیخین کا ہے کہ تفریق نہیں ہو سکتی، ولا یتخیر احد الزوجین بعیب فی الآخر ولو فاحشا کجنون وجذام وبرص ورتق وقرن وخالف الائمۃ الثلاثۃ فی الخمسۃ مطلقا ومحمد فی الثلاثۃ الاول لو بالزوج، شامی میں ہے قولہ ولا یتخیر ای لیس لواحد من الزوجین خیار فسخ النکاح بعیب فی الآخر عند ابی حنیفہ وابی یوسف وھو قول عطاء والنخعی وعمر بن عبدالعزیز وابی زیاد وابی قلابۃ وابن ابی لیلی والاوزاعی والنووی والخطابی وداؤد الظاہری واتباعہ وفی المبسوط انہ مذھب علی وابن مسعود رضی اللہ عنہم اھ وفیہ ایضا وقد تکفل فی الفتح برد ما استدل بہ الائمۃ الثلاثۃ ومحمد بما لا مزید علیہ[1]۔

پاگل بیوی کو طلاق دیدی تو کیا حکم ہے

سوال (۹۹۱) عورت مجنون ہے مرد اچھی حالت میں ہے، عورت کو طلاق دی تو کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ اگر عورت مجنونہ ہے اور شوہر مجنون نہیں ہے بلکہ عاقل بالغ ہے تو اس کی طلاق واقع ہو جاتی ہے ویقع طلاق کل زوج عاقل بالغ[2]

جو پاگل کبھی اچھا کبھی پاگل رہتا ہے اگر صحت کی حالت میں طلاق دے تو کیا حکم ہے

سوال (۹۹۲) ایک لڑکی گیارہ سال کی شادی ہوئی لیکن خلوۃ صحیحہ بھی نہیں ہوئی تھی کہ اس کے شوہر کا دماغ خراب ہو گیا اس طرح کہ دو چار روز اچھا اور دس پندرہ

---

[1] دیکھئے رد المحتار للشامی باب العنین وغیرہ ص ۵۲۲ ج ۲ - ظفیر

[2] الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۷۹ ج ۲ - ظفیر

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

روز پاگل، جس وقت شوہر اچھا تھا، اس نے اپنی زوجہ کو طلاق دی، طلاق ہوئی یا نہیں اب لڑکی مذکورہ کی عمر سترہ برس ہے، اس نے بغیر عدت کے دوسرا نکاح کرلیا ہے جائز ہے یا نہ۔

الجواب: ۔ اگر بحالت افاقہ وہ بالکل اچھا ہوجاتا ہے کچھ خلل دماغی اس کو نہیں رہتا تو اس حالت کی طلاق اس کی واقع ہوجاتی ہے کما فی الشامی وجعلہ الزیلعی فی حال افاقتہ کالعاقل والمتبادر منہ انہ کالعاقل البالغ وما ذکرہ الزیلعی علی ما اذا کان تام العقل[1] الخ پس بصورت مذکورہ نکاح ثانی درست ہے کما قال اللہ تعالیٰ ثم طلقتموھن من قبل ان تمسوھن فما لکم علیھن من عدۃ تعتدونھا فمتعوھن وسرحوھن سراحا جمیلا[2]۔

پاگل کی بیوی کے لئے امام محمدؒ کے مذہب پر عمل کیسا ہے

سوال (۹۹۳) ایک شخص دیوانہ ہوگیا تو اس کی جورو نے امام محمدؒ کے مذہب پر عمل کرنا اور نکاح ثانی کرنا درست ہے یا نہیں۔

الجواب: ۔ اقول باللہ التوفیق قال فی الدر المختار ولا یتخیر احد الزوجین بعیب فی الآخر ولو فاحشا کجنون وجذام وبرص وخالف الائمۃ الثلاثۃ فی الخمسۃ مطلقا ومحمد فی الثلاثۃ الاول لو بالزوج ولو قضی بالرد صح فتح وفی الشامی قولہ ولو قضی بالرد صح ای لو قضی بہ حاکم یراہ فافاد انہ مما یسوغ فیہ الاجتہاد وقال قبیلہ وقد تکفل فی الفتح برد ما استدل بہ الائمۃ الثلاثۃ

---

[1] ردالمحتار کتاب الحجر ص ۱۲۴ ج ۵ ظفیر۔ [2] سورۃ الاحزاب ۔۶ ۔ ظفیر

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

ومحمد بما لا من یدعلیہ[1] اس سے معلوم ہوا کہ امام محمدؒ کا مذہب اس بارے میں مفتی بہ نہیں ہے، البتہ اگر قاضی حکم فسخ کا کردے تو نافذ ہو جاوے گا لانہ مما یسوغ فیہ الاجتہاد۔

مجنون جس کو ایک دو دن ہوش آجائے اس کی طلاق واقع ہوگی

سوال (۹۹۴) ہندہ کا شوہر زید دیوانہ ہے ہندہ کی بسر اوقات کا کوئی ذریعہ نہیں، ہندہ مذکورہ اس سے طلاق لینا چاہتی ہے، اور زید کی حالت یہ ہے کہ کبھی کبھی گھنٹہ آدھ گھنٹہ ایک روز دو روز ہوش میں ہو جایا کرتا ہے، ایسے وقت میں زید کی طلاق واقع ہو سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب: ۔ زید جس وقت ہوش میں ہوتا ہے اگر بالکل تام العقل اور ہوشیار ہوتا ہے تو اس حالت میں اگر وہ طلاق دیوے طلاق واقع ہو جاتی ہے اور اگر اس وقت بھی کامل العقل نہیں ہوتا تو اس کی طلاق واقع نہیں ہوتی اور حالتِ دیوانگی کی بھی طلاق واقع نہیں ہوتی قال فی الشامی فیحترز بہ عمن یفیق احیاناً ای یزول عنہ مابہ بالکلیۃ وھذا کالعاقل البالغ فی تلک الحالۃ وھو محمل کلام الزیلعی[2]۔

جو پندرہ دن ٹھیک رہتا ہے اور پندرہ دن پاگل حالت صحت میں طلاق دیدے تو ہوگی یا نہیں

سوال (۹۹۵) زید تین برس سے مجنون ہو گیا ہے، پاگل خانہ میں اس کا علاج ہو رہا ہے، بقول ڈاکٹر اس کی اس وقت ایسی حالت ہو گئی ہے کہ پندرہ دن طبیعت اس کی صحیح اور درست ہو جاتی ہے، حسن وقبیح فعل کو اچھی طرح تمیز کر لیتا ہے، جب ایسی حالت میں کوئی عزیز اس سے ملتا ہے تو تمام عزیز واقارب کو پوچھتا ہے۔ اور پندرہ دن طبیعت اس کی خراب رہتی ہے، حسن وقبیح فعل کو تمیز نہیں

[1] دیکھئے رد المحتار باب العنین ج۲ ص۵۲۲۔ ظفیر۔ [2] رد المحتار کتاب الحجر ص۱۲۴ ج۵ ۱۲ ظفیر۔

www.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

کرسکتا اگر حالت افاقہ میں اپنی زوجہ کو طلاق دیدے تو صحیح ہوگی یا نہیں ۔

(۲) زوجۂ زید مسکین اور غریب ہے، کوئی خبرگیری کرنے والا نہیں ہے، لہذا امام محمدؒ کے قول پر عمل کرکے طلب تفریق کرسکتے ہیں یا نہیں ۔

الجواب :۔ حالت افاقہ میں اگر وہ تام العقل ہوجاتا ہے تو طلاق اس کی صحیح ہے کما حققہ الکمال قال فی الشامی فیحترز عمن یفیق احیانا ای یزول عنہ ما بہ بالکلیۃ وھذا کالعاقل البالغ فی تلک الحالۃ[1] شامی جلد خامس کتاب الحجر ۔

(۲) علامہ شامی نے اس موقعہ پر کہا وقد تکفل فی الفتح برد ما استدل بہ الائمۃ الثلاثۃ و محمد بما لا مزید علیہ[2] ۔ پس معلوم ہوا کہ بموجب قول امام محمدؒ فتویٰ دینا درست نہیں ہے، اور تفریق صحیح نہ ہوگی ۔ (اصل مذہب یہی ہے کہ زمانہ حال کی نزاکت اور قاضی شرعی نہ ہونے کی وجہ سے عورتوں کی مظلومیت پر نظر کرکے زمانہ حال کے علماء نے تفریق کی اجازت بنا بر مذہب مالکیہ دیدی ہے، جس کے لئے کچھ شرائط ضروری ہیں ۔ یہ سب شرائط و احکام الحیلۃ الناجزۃ للحلیلۃ العاجزۃ[3] میں ضبط کردیئے گئے ہیں، اس کو دیکھ لیا جائے ۔) (مرتب)

ایسا لڑکا جس کے حواس ٹھیک نہیں، نہ بول سکتا ہے وہ کس طرح طلاق دے گا

سوال (۹۹۶) ایک لڑکے کا نکاح پانچ چھ سال کی عمر میں ہوا، اب وہ بالغ ہے، مگر شروع ہی سے اس کے ہوش و حواس ٹھیک نہیں، نہ وہ بول سکتا ہے، اور اس کو دین و دنیا کی کچھ خبر نہیں ہے، اس کی طلاق کی کیا صورت ہوسکتی ہے، اور طلاق کی عدت ہوگی یا نہیں ۔

---

[1] ردالمحتار کتاب الحجر ج ۵ ص ۱۲۲ ۱۲ ظفیر

[2] ردالمحتار باب العنین ص ۲۲۰ ج ۲ ۔ ظفیر

[3] تفصیل کیلئے دیکھئے الحیلۃ الناجزۃ للحلیلۃ العاجزۃ و کتاب الفسخ والتفریق للمرحومؒ ۔ ظفیر ۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب: ۔ اگر یہ لڑکا مجنون ہے، اس کے ہوش وحواس صحیح نہیں، اچھے بُرے کی تمیز نہیں کرسکتا تو امام محمدؒ کے مذہب کے موافق قاضی ان میں تفریق کرسکتا ہے، اس کے بعد وہ عورت دوسرا نکاح کرسکتی ہے، اور اگر وطی یا خلوت صحیحہ بھی اب تک نہیں ہوئی تو پھر عدت بھی نہیں، قال محمد ان کان الجنون حادثا یؤجله سنة کالعنة وان کان مطبقا فهو کالجب وبه ناخذ کذا فی الحاوی القدسی عالمگیریه وفی الدر المختار واذا وجدت المرأة من وجهها مجنونا افرق بینهما فی الحال لعدم فائدة التاجیل[1]

جذام والے کی بیوی تفریق کرا سکتی ہے

سوال (۹۹۷۱): ولی محمد کی شادی کریما سے ہوئی چھ سال ہوئے، تین سال تک زوجہ شوہر کے پاس رہی۔ بعد تین سال کے شوہر کو آثار فساد خون ظاہر ہوئے، اور اب اس کو مرض جذام بخوبی ظاہر ہوگیا، زوجہ علیحدگی چاہتی ہے تاکہ عقد ثانی کرلیوے۔

الجواب: ۔ درمختار میں ہے کہ امام ابوحنیفہؒ کے مذہب کے موافق مرض جذام وبرص وغیرہ میں تفریق بین الزوجین نہیں ہوسکتی، بلکہ شوہر سے کہا جاوے کہ وہ طلاق دیدے، بدون طلاق دینے شوہر کے تفریق نہ ہوگی اور عورت کو دوسرا نکاح کرنا جائز نہ ہوگا۔ البتہ امام محمدؒ نے فرمایا ہے کہ جذام وبرص کی صورت میں اگر شوہر طلاق نہ دے تو حاکم تفریق کرا سکتا ہے، پس شوہر اول سے کہا جاوے کہ وہ طلاق دیدے اور اگر وہ طلاق نہ دے تو حاکم شرعی سے تفریق کرالی جاوے[2] (دلائل پہلے بھی ردالمحتار سے نقل ہوچکے ہیں۔ ظفیر)

---

[1] عالمگیری باب العنین ص۴۹۵ ج۱۔ ظفیر۔ [2] الدرالمختار علی ہامش رد المحتار باب العنین ص۵۱۶ ج۲ واذا کان بالزوج جنون او برص او جذام فلها الخیار لها عند ابی حنیفة وابی یوسفؒ وقال محمد لها الخیار دفعا للضرر عنها کذا فی الهدایة باب العنین ص۲۰۳ ج۲ ظفیر

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

شوہر کو جذام کی بیماری ہو تو عورت کو خیار فرقت حاصل ہے

سوال (۹۹۸) زید کو جذام ہو گیا ہے ماس لئے اس کی بیوی زینب خلع چاہتی ہے مگر شوہر مذکور چھوڑنا نہیں چاہتا تو علیحدگی کے لئے کیا صورت اختیار کی جاوے۔

الجواب:- جذام، برص اور جنون کی وجہ سے امام محمدؒ کے مذہب کے موافق عورت کو خیار فرقت حاصل ہے، وہ اپنے شوہر سے علیحدگی حاصل کر سکتی ہے یعنی اس کو حق ہے کہ وہ کسی حاکم شرعی قاضی وغیرہ کے یہاں تفریق کی درخواست کرے پس صورت مسئولہ میں جب کہ خلع اور طلاق وغیرہ کی کوئی صورت نہیں ہے تو امام محمدؒ کے مذہب پر عمل کیا جا سکتا ہے، واذا کان بالزوج جنون او برص او جذام فلا خیار لہا عند ابی حنیفۃ وابی یوسف وقال محمد لہا الخیار دفعا للضرر عنہا[1] الہدایہ قال محمد ان کان الجنون حادثا یؤجلہ سنۃ کالعنۃ ثم یخیر المرأۃ او ان کان مطبقا فہو کالجب وبہ ناخذ حاوی القدسی عالمگیریہ[2]۔

---

[1] دیکھئے ہدایہ باب العنین وغیرہ ص ۳۰۸ ج ۲ و ص ۳۹۹ ج ۲۔ ظفیر

[2] دیکھئے عالمگیری باب العنین ص ۵۴۹ ج ۱۔ ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

باب چہاردہم

زوجۂ مفقود الخبر سے متعلق احکام و مسائل

زوجۂ مفقود کے سلسلہ میں امام مالک کا فتویٰ اور احناف کا عمل

سوال (۹۹۹) جواب پہنچا جس کا مضمون یہ ہے۔ زوجۂ مفقود سے چار سال کے بعد عدت وفات دس دن چار ماہ پورے ہونے کے بعد نکاح صحیح ہے اور اگر زوج آجاوے تو وہ عورت اسی کو ملے گی، اور جو اولاد شوہر ثانی سے ہوئی ہو وہ اس کو ملے گی فی الشرح باب المفقود۔

اگر پھر شوہر اول آجاوے تو مالکیہ کے اس میں دو قول ہیں۔ ایک یہ کہ وہ شوہر اول کے پاس جاوے اور نکاح ثانی فسخ سمجھا جاوے۔ دوسرا یہ کہ نکاح دوم موجب فسخ نکاح اول ہے پس وہ ثانی کے پاس رہے گی اور اول کو کوئی حق باقی نہ رہے گا۔ جمہور مالکیہ کے نزدیک یہی قول معتبر و مفتی بہ ہے از فتاویٰ مولانا عبدالحی صاحب اس میں اور آپ کے جواب میں کیا تطبیق ہے۔ اور اگر شوہر اول کو ملے گی تو اس کو نکاح کی ضرورت ہوگی یا نہیں، اور شوہر ثانی کو طلاق اور عورت کو عدت گذارنی ہوگی یا نہیں اور شوہر ثانی کے ذمہ مہر لازم ہوگا یا نہیں۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب: - شامی جلد ثالث باب المفقود میں ہے لکن نوعاد حیا بعد الحکم بموت اقر انہ قال الطحطاوی الظاہر انہ کالمیت اذا امضی والمرتد اذا اسلم فالباقی فی یدہ ویشتہ لہ ولا یطالب بما ذہب قال ثم بعدی قسمۃ میت المرحوم ابا السعود نقلہ عن الشیخ شاہین ونقل ان زوجتہ لہ ذلک ولاد للثانی[1]۔ اس عبارت سے جو مطلب احقر نے لکھا ہے وہی ظاہر ہے، اور مولانا عبدالحی صاحب مرحوم نے بسبب نہ دیکھنے اس حکم صریح کے قواعد سے حکم لکھا ہے کیونکہ قاعدہ معروفہ یہ ہے کہ جس امام کا مذہب اختیار کیا جاوے اس کے متعلق انھیں کی شرائط کی پابندی کی جاوے مگر چونکہ یہ حادثہ اور مسئلہ دوسرا ہے اس لئے اس میں اپنے مذہب کی تصریح کے موافق عمل کرنا اوفق ہے اور لفظ زوجتہ لہ سے خود ظاہر ہے کہ نکاح جدید کی شوہر اول کو ضرورت نہیں ہے، اور شوہر ثانی کو طلاق کی حاجت نہیں ہے، اور بصورت وطی عدت لازم ہوگی جیسا کہ موطوۃ بالشبہہ میں عدت لازم ہوتی ہے اور شوہر ثانی کے ذمہ بعد وطی کے مہر مثل لازم ہوگا۔

جس کا شوہر دس سال سے مفقود ہو وہ امام مالکؒ کے فتوی پر عمل کرے

سوال (۱۰۰۰) مسماۃ وزیرو کا شوہر دس سال ہوئے کہ لاپتہ ہے تو اس کی زوجہ وزیرو نکاح ثانی کر سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب: - جبکہ واقعی مہدی حسن شوہر مسماۃ وزیرو کا عرصہ دس سال سے مفقود الخبر ہے تو موافق مذہب امام مالک رحمہ اللہ کے جس پر علماء حنفیہ نے بھی فتوی دیا ہے۔ اب مسماۃ وزیرو نکاح ثانی کر سکتی ہے کذا فی الشامی قولہ خلافا لمالک فان عندہ تعتد زوجۃ المفقود عدۃ الوفاۃ بعد مضی اربع سنین[2]

---

[1] ردالمحتار کتاب المفقود ص۴۵۸ ج۲ ظفیر۔ [2] ایضاً ص۴۵۶ ج۲ ظفیر

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

ساٹھ برس کا آدمی سات سال سے غائب ہے اسکو زندہ سمجھا جائے یا مردہ

سوال (۱۰۰۱) جو شخص سات سال سے مفقود ہے اور عمر اس کی تخمیناً ساٹھ برس کی ہے، اس کو زندہ شمار کیا جائے گا یا مردہ، اور مردہ مانا جائے گا تو کب سے۔

الجواب: - کتب فقہ درمختار وغیرہ میں ہے کہ اصل مذہب امام ابوحنیفہؒ کا یہ ہے کہ جس وقت تک اس کے اقران یعنی ہم عمر فوت نہ ہو جاویں اس وقت تک وہ شخص مفقود الخبر زندہ شمار ہوگا، اس کا مال اس کے ورثہ کو تقسیم نہ کیا جاوے گا، پھر فقہاء نے ہم عمروں کے فوت ہونے کے زمانہ کو محدود کیا ہے، بعض نے فرمایا ایکسو بیس برس بعض نے سو برس بعض نے نوے برس اور متاخرین نے ساٹھ یا ستر برس کی عمر ہونے پر موت مفقود کا حکم دیا ہے اور اکثر فقہاء نے نوے برس پر فتویٰ دیا ہے۔ واختارہ فی الکنز وھو الارفق ھدایہ[1] وعلیہ الفتوی ذخیرہ شامی[2]۔ وقد قال فی النظم المعروف - ؎

مال مفقود را معطل داں تا نود سال از ولادت آں

پس اس قول مفتی بہ کے موافق جس وقت شخص مذکور مفقود الخبر کی عمر نوے برس کی ہو جاوے اس کو حکم موت کا دے کر اس کی میراث ورثہ موجودین پر تقسیم کی جاویگی، یعنی جو ورثہ اس وقت موجود ہوں ان کو دیا جائے گا، اور جو اس سے پہلے مر گئے وہ محروم رہے کما فی الدر المختار ویقسم مالہ بین ورثتہ الآن[3]

---

[1] ھدایہ کتاب المفقود ص۲۵۶ پوری عبارت یہ ہے واذا تم لہ مائۃ وعشرون سنۃ من یوم ولد حکمنا بموتہ وفی ظاھر المذھب یقدر بموت الاقران وفی المروی عن ابی یوسف بمائۃ سنۃ وقدرہ بعضھم بتسعین والارفق ان یقدر بتسعین واذا حکم بموتہ اعتدت امرأتہ عدۃ الوفاۃ من ذلک الوقت (ایضاً) ظفیر۔ [2] ردالمحتار ص۲۵۳ کتاب المفقود۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

درمختار ای حین حکم بموتہ لمن مات قبل ذلک الوقت۔ شامی[1]

شوہر کے دو برس سات ماہ غائب ہونے کے بعد جو نکاح ہوا وہ صحیح نہیں ہے

سوال (۱۰۰۲) زید دو برس سات ماہ سے مفقود الخبر تھا، اس کی زوجہ کے وارثوں نے زوجہ زید کا نکاح ثانی دو برس سات ماہ کے بعد عمر کے ساتھ کر دیا، ۲۵ شعبان ۱۳۳۶ھ کو عقد ثانی ہوا اور ۲۹ محرم ۱۳۴۳ھ کو زید مفقود الخبر صحیح سلامت واپس آگیا، تو وہ عورت اسی کو ملے گی یا نہیں۔

الجواب: ۔ زوجہ زید کا دوسرا نکاح جو شوہر اول کے مفقود ہونے سے دو برس سات ماہ بعد ہوا کسی مذہب کے موافق صحیح نہیں ہوا[2]۔ اور جب کہ زید واپس آگیا تو وہ عورت اسی کو ملے گی اور نکاح اس کا زید سے قائم ہے کیونکہ کوئی وجہ فسخ نکاح کی نہیں پائی گئی کذا فی عامۃ کتب الفقہ۔

جوان العمر عورت جس کا شوہر غائب ہے کیا کرے

سوال (۱۰۰۳) ایک شخص چار سال سے مفقود الخبر ہے اس کی منکوحہ کو بہت سی ضروریات نکاح ثانی کی طرف داعی ہیں، جوان العمر ہے ارتکاب ممنوع شرعی کا خوف ہے، نفقہ، کسوت، سکنی، زوج کی طرف سے نہیں ملتا، کیا اس حالت ضرورت میں شرعاً عورت کو دوسری جگہ نکاح کرنا جائز ہے۔

الجواب: ۔ اس مسئلہ میں صحابہ اور تابعین اور ائمہ مذہب کے درمیان بہت بڑا اختلاف ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ایک بڑی جماعت صحابہ کرام رضی

---

[1] ردالمحتار کتاب المفقود ص۵۵۵ ج۳ ۔ ظفیر [2] اذا غاب الرجل فلم یعرف لہ موضع ولم یعلم احی ھو ام میت نصب القاضی من یحفظ مالہ ولا یفرق بینہ وبین امرأتہ وقال مالک اذا مضی اربع سنین یفرق القاضی بینہ وبین امرأتہ (ھدایہ کتاب المفقود ص۵۵۲ ج۲) ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

کی قائل ہے کہ زوجہ مفقود کو چار سال تک انتظار کرنا چاہئے، اس کے بعد مدت وفات ختم کرکے دوسرا نکاح کرسکتی ہے، بعض نے اس پر اجماع صحابہ کا بھی دعویٰ کیا ہے اور یہی قول علاوہ حضرت عمرؓ کے حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ (ایک روایت میں) کی طرف منسوب ہے (زرقانی) اور یہی قول امام مالک رحمہ اللہ کا بھی ہے، اور بعض صحابہ مثل حضرت ابن مسعود اور حضرت علی (دوسری روایت کی بناء پر) فرماتے ہیں کہ مفقود کی زوجہ کو اس وقت تک انتظار کرنا چاہئے جس وقت شوہر مفقود کی موت ظاہر و متحقق ہوجائے اور اسی کو حضرت امام ابوحنیفہؒ نے اختیار کیا ہے، چنانچہ اس میں فقہاء حنفیہ کے حسب ذیل اقوال مشہور ہیں (۱) مفقود کے اقران ہم عمر کے مرجانے تک مفقود کو زندہ تصور کیا جائے گا۔ (۲) نوے برس تک (۳) سو برس تک (۴) ایک سو بیس برس تک مفقود کی موت کا حکم نہ کیا جاوے گا (۵) قاضی کی رائے پر مفوض ہے، جس وقت قاضی کو اس میں مصلحت نظر آوے اس وقت مفقود کی موت کا حکم کرسکتا ہے، جس کا حاصل یہ ہے کہ کوئی مدت معینہ مقرر نہ کی جائے بلکہ جیسے کہ امام ابوحنیفہؒ کا عام مسلک ہے کہ مبتلیٰ بہ کی رائے پر تفویض کرتے ہیں، ویسا ہی یہاں بھی اختیار کیا جاوے گا کما فی البحر واختار شمس الائمۃ ان لا یقدر بشیٔ لانہ الیق بطریق الفقہ لان نصب المقادیر بالرای لا تکون وفی الھدایۃ انہ الاقیس وفوضہ بعضھم الی القاضی فای وقت رای المصلحۃ حکم بموتہ قال الشارح وھو المختار بحر ص۱۷۹ ج۵ اور صاحب قنیہ اس قول کو ابوحنیفہؒ کی روایت قرار دیتے ہیں کما قال نافع عن ابی حنیفۃ ان مدۃ الفقد مفوض الی رای القاضی فیحکم بما ادی الیہ اجتھادہ فیقسم مالہ حینئذ بین الاحیاء من ورثتہ قنیہ ص۱۸۰ اور زیلعی کا مختار بھی یہی ہے، صاحب بحر ینابیع سے نقل کرکے اس قول کو ظاہر روایت قرار دیتے ہیں

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

چنانچہ شامی میں ہے قولہ واختار الزیلعی تفویضہ للامام قال فی الفتح فای وقت رای المصلحۃ حکم بموتہ قال فی النہر وفی الینابیع قیل یفوض الی رای القاضی ولا تقدیر فیہ فی ظاہر الروایۃ وفی القنیہ جعل ہذا روایۃ عن الامام ہ صاحب بحر کا مختار بھی یہی قول معلوم ہوتا ہے، اس لئے کہ دوسرے اقوال کے اختیار کرنے والے کے متعلق استعجاب ظاہر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ والعجب من المشائخ کیف یختارون خلاف ظاہر المذہب مع انہ واجب الاتباع علی مقلدی ابی حنیفۃ والامام محمد لم یعتبر السنین وانما اعتبرہ المتقدمون بعدہ وقال الصدر الشہید فی شرحہ ما قال محمد احوط کما فی التتارخانیہ ولقد صدق من قال کثرۃ المقالات توذن بکثرۃ الجہالات ومن الغریب ما نقلہ فی التتارخانیۃ انہ مقدر بثمانین سنۃ وعلیہ الفتوی بحر ص ۱۷۸ ج ۵، خلاصہ یہ ہے کہ ایک مدت معینہ تک انتظار کرنے کا حکم جو کہ حنفیہ کا مذہب قرار دیا جاتا ہے وہ فی الحقیقۃ ائمہ حنفیہ سے منقول نہیں بلکہ ائمہ کا قول یہی ہے کہ جب آثار وقرائن سے اس کے مرنے کا گمان غالب ہو جائے تو اس وقت مفقود کے مرنے کا حکم کیا جاوے گا، چنانچہ بعض مواقع میں تھوڑی سی مدت کے گذر جانے پر بھی موت کا حکم دیئے جانے کے قائل ہوئے ہیں کما فی الشامی نقلاً عن الزیلعی وقال الزیلعی لانہ یختلف باختلاف البلاد وکذا غلبۃ الظن تختلف باختلاف الاشخاص فان الملک العظیم اذا انقطع خبرہ یغلب علی الظن فی ادنی مدۃ انہ قد مات[1] اھ اس کے بعد صاحب شامی خود فرماتے ہیں ومقتضاہ انہ یجتہد ویحکم بالقرائن الظاہرۃ الدالۃ علی موتہ وعلی ہذا یبتنی[2]۔

[1] درمختار کتاب المفقود ص ۲۵۴ ج ۲ ظفیر [2] ایضاً ص ۲۵۵ ج ۲ ظفیر

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

مفقود الخبر کی بیوی پہلے شوہر کی واپسی کے بعد اسی کو ملے گی

سوال (۱۰۰۴) زید مفقود الخبر کی زوجہ نے زید کا عرصہ دراز تک انتظار کے بعد اپنا دوسرا نکاح کیا۔ مدت مدید کے بعد زید مفقود الخبر واپس آیا، اور اس نے دعویٰ کر دیا کہ میری زوجہ ہے، اور چار سال کا مفقود الخبر ہونا ظاہر کیا، دوسرے خاوند سے اس کی زوجہ کے بچہ پیدا ہوا، اب دریافت طلب امر ہے کیا وہ زوجہ زید کی سمجھی جاوے گی، اور بچہ کس کے نسب میں داخل ہوگا۔

الجواب: شامی میں تصریح ہے کہ اگر مفقود الخبر واپس آجاوے تو اس کی زوجہ اسی کو ملے گی، شوہر ثانی سے علیحدہ کرا دی جاوے گی، اور اولاد شوہر ثانی کی ہے شامی[1] ج ۳۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

مفقود الخبر کی بیوی نے دوسری شادی کرلی پھر پہلا شوہر آیا مگر وہ رکھنا نہیں چاہتا کیا حکم ہے

سوال (۱۰۰۵) زوجہ مفقود کا نکاح ثانی کر دیا تھا بعد نکاح ثانی کے شوہر اول آگیا تو اب نکاح دوسرا صحیح اور جائز رہا یا نہیں؟ اگر نہیں تو کیا کرنا چاہیے کیونکہ شوہر اول اس کو رکھنا نہیں چاہتا۔

الجواب: بعد آنے خاوند اول کے دوسرا نکاح جائز نہیں رہا[2] اگر وہ یعنی شوہر اول اس عورت کو رکھنا نہیں چاہتا تو صورت اس کی یہ ہے کہ شوہر اول اس عورت کو طلاق دیدے اور وہ عورت عدت تین حیض پوری کر کے دوسرے خاوند سے جس کے پاس ہے نکاح کرلے مہر جدید مقرر کرے۔

بیوی پہلے شوہر کے آجانے کے بعد اسی کو ملے گی

سوال (۱۰۰۶) قبر سے چھ مہینے پر ایک شخص زندہ نکلا ہے، اس کی بیوی موجود ہے، وہ کس کو ملے گی۔

[1] لو عاد بعد الحکم بموت اقرانہ (الی قولہ) نقل ان زوجتہ والاولاد لثانی (الدر المختار کتاب المفقود ص۳۵۵ ج۳) ظہیر۔ [2] ایضاً۔ ظہیر۔

www.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب:۔ اس کی زوجہ اسی کو ملے گی کما فی الشامی لکن لو عاد حیا بعد الحکم بموت اقر انه قال ط الظاهر انه کالمیت اذا احی والمرتد اذا اسلم فالباقی بین ورثته له ولا یطالب بما ذهب قال ثم بعد رقمه رأیت المرحوم ابا السعود نقله الشیخ شاهین ونقل ان زوجته له والاولاد للثانی[1] ۔

شوہر کی دو برس کی گمشدگی کے بعد عورت نے دوسری شادی کرلی وہ جائز نہیں ہوئی

سوال (۱۰۰۷) ایک عورت کا خاوند پردیس کو چلا گیا تھا، دو برس تک گم رہا۔ بعد چار برس کے اس عورت کے والد نے دوسرا نکاح کردیا، اور نکاح سے دو برس پہلے اس خاوند کا خط بھی آچکا تھا، دو اولاد بھی دوسرے خاوند سے پیدا ہوئی، پھر اس کا خاوند اول بھی آگیا، وہ عورت نوشی سے پہلے خاوند کے یہاں چلی گئی، اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ وہ عورت کس کی منکوحہ رہی اور وہ اولاد کس کی ہے۔

الجواب:۔ پہلا نکاح قائم ہے اور دوسرا باطل ہوا، اور اولاد جو زوج ثانی سے ہوئی ولد الحرام[2] ہے۔

دس سال گمشدہ شوہر کا انتظار کرنے کے بعد عورت کی دوسری شادی

سوال (۱۰۰۸) ایک شخص اپنے گھر سے مفقود ہوگیا جس کو عرصہ دس سال کا ہوا، اس کی بیوی تنگ ہوکر دوسرے شخص کے یہاں چلی گئی، اور بغیر نکاح کے اولاد بھی ہوئی ہے، اب وہ اس شخص سے نکاح بھی کرسکتی ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اس عورت کو چاہئے کہ اب نکاح کرلیوے کیونکہ امام مالکؒ

---

[1] رد المحتار کتاب المفقود، ص۳۵۹ ج۳ ۔ ظفیر۔ [2] جب دو برس بعد شوہر کا خط آگیا تو یہ مفقود نہیں کہا جائے گا، اس لئے دوسرا نکاح جائز نہیں۔ اما نکاح منکوحة الغیر وعتدته لم یقل بجوازه فلم یبق الا ولد (رد المحتار باب العدة ص۵۳۵ ج۲) ظفیر۔

www.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

کے مذہب میں چار برس کے بعد مفقود الخبر کی زوجہ عدت وفات پوری کر کے دوسرا نکاح کر سکتی ہے، اور اس پر حنفیہ نے بھی فتویٰ دیا ہے[1]۔ (بلا نکاح دوسرے مرد کے پاس جب تک وہ رہی حرامکاری میں مبتلا رہی، اس سے توبہ کرے، البتہ اب شادی کر لینے کے بعد اس کا رہنا سہنا جائز ہوگا۔ ظفیر)۔

دس برس شوہر کا انتظار کر کے عورت نے دوسری شادی کر لی، اب پہلا شوہر آگیا، کیا حکم ہے

سوال (۱۰۰۹) زید نے اپنی شادی کی، اور اس کے تین برس بعد وہ پردیس چلا گیا اور دس برس تک اس کا پتہ نہیں چلا، بعد کو زید کی بیوی نے نکاح ثانی کر لیا۔ اور اب زید جو کہ بارہ برس بعد واپس آیا ہے اور مسماۃ مذکورہ پر دعویٰ کرتا ہے یہ دعویٰ اس کا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ یہ دعویٰ اس کا درست اور جائز ہے، وہ عورت شوہر اول کو ہی ملے گی۔ کیونکہ شوہر اس کا اگر مفقود الخبر نہ ہوا تھا تب تو وہ دوسرا نکاح ہی باطل ہوا، اور اگر مفقود الخبر ہو گیا تھا تو مفقود میں بھی یہی حکم ہے کہ اگر وہ واپس آجائے تو اس کی زوجہ اسی کو ملے گی کما فی ردالمحتار قال ثم بعد رقمہ ثبت المرحوم ابا السعود نقلہ عن الشیخ شاھین ونقل ان زوجتہ لہ والاولاد للثانی۔ کتاب المفقود[2] شامی ص ۳۳۲ ج ۳۔

---

[1] ولا یفرق بینہ وبینھا ولو بعد مضی اربع سنین خلافا لمالک (درمختار) فان عندہ تعتد زوجۃ المفقود عدۃ الوفاۃ بعد مضی اربع سنین الخ قال فی البزازیہ الفتوی فی زماننا علی قول مالک (رد المحتار کتاب المفقود مطلب فی الافتاء بمذھب مالک فی زوجۃ المفقود ص ۳۵۲ ج ۳) ظفیر۔ [2] رد المحتار کتاب المفقود تحت قولہ فان ظھر قبلہ ص ۳۵۲ ج ۳۔ ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

زوجہ مفقود میں قضائے قاضی کی بحث | **سوال** (۱۰۱۰) آپ نے زوجہ مفقود کے مسئلہ میں قضاء قاضی کا ذکر نہیں فرمایا۔

الجواب:۔ مفقود الخبر کی زوجہ کے بارے میں امام مالک کے مذہب کے موافق بندہ تفریق قاضی وقضائے قاضی کا ذکر اس وجہ سے نہیں کرتا کہ یہ مسلم ہے کہ جس امام کا مذہب لیا جاوے اس امام کا اس بارے میں جو مذہب ہو اس کو لینا چاہئے۔ بندہ نے جو اس بارے میں کتب فقہ مالکیہ کو دیکھا تو ان کی کتب میں یہ تفصیل ہے فصل لذکر المفقود واقسامہ الاربعۃ۔ ولزوجۃ المفقود الرفع للقاضی والی وہو الی الحاکم والا فلجماعۃ المسلمین فیوجل الخ اربع سنین ثم اعتدت کالوفاۃ ولا یحتاج فیہا لاذن من الحاکم۔ والا یوجد واحد منہم فلجماعۃ المسلمین من صالحی بلدہا[1] شرح الخلاصۃ الذی دیہ علی مختصر الشیخ الخلیل فی الفقہ للامام مالک رحمہ اللہ، اور شاید یہی وجہ ہو کہ شامی نے امام مالک کے مذہب کی تشریح میں یہ لکھا ہے قولہ خلافا للمالک فان عندہ تعتد زوجۃ المفقود عدۃ الوفاۃ بعد مضی اربع سنین ومذہب الشافعی القدیم[2] ص ۳۳ ج ۳ باقی اگر قاضی کی تفریق پائی جاوے تو بہت اچھا ہے پھر کچھ تامل نہ ہوگا (صاحب ہدایہ کی عبارت) وقال مالک اذا مضی اربع سنین یفرق القاضی بینہ وبین امرأتہ[3] الخ، ہدایہ کا یہ مطلب ہو سکتا ہے کہ قاضی موجود ہو تو وہی تفریق کا حکم دیوے تاکہ کچھ شک نہ رہے۔

---

[1] ۔ ردالمحتار کتاب المفقود ص ۳۵۲ ج ۳ ۱۲ ظفیر

[2] ۔ ہدایہ کتاب المفقود ص ۵۹۶ ج ۲ ۱۲ ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

جس کا شوہر غائب ہے وہ کیا کرے

سوال (۱۰۱۱) ایک لڑکی کا شوہر عرصہ آٹھ سال سے غائب ہے، باوجود تلاش کے کہیں پتہ نہیں چلتا، لڑکی اس وقت نوجوان ہے اگر اس کی شادی دوسرے شخص سے نہ کی جاوے تو قوی احتمال زنا کا ہے جس کو اس [illegible] ہار کرتی رہتی ہے، اس صورت میں لڑکی کا دوسرا نکاح جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ زوجہ مفقود الخبر کے بارے میں حنفیہ نے امام مالک رحمہ اللہ کے مذہب پر فتویٰ دیا ہے کہ چار برس کے بعد زوجہ مفقود کو اس کے نکاح سے خارج کرکے عدت وفات پوری کرا کے دوسرا نکاح کرنے کی اجازت دیتے ہیں کما فی الشامی عن القهستانی لو افتی فی موضع الضرورة لا باس به[۱]۔

مفقود الخبر کی بیوی کی دوسری شادی کے لئے قضائے قاضی ضروری ہے

سوال (۱۰۱۲) ۔ (۱) زوجہ مفقود اگر بمذہب امام مالک رحمہ اللہ چار سال کے بعد دوسرا نکاح کرنا چاہے تو اس کو تفریق قاضی کی ضرورت ہے یا نہیں، اگر تفریق قاضی کی ضرورت ہے تو اس کی کیا دلیل ہے۔ اور اگر تفریق قاضی کی ضرورت نہیں ہے تو عبارت ذیل کا کیا مطلب ہے جس سے تفریق قاضی ضروری معلوم ہوتی ہے ولا یفرق بینه وبین امرأته[۲] هدایه ولا یفرق بینه وبینها ولو بعد مضی اربع سنین[۳] (درمختار) قال مالك اذا مضی اربع سنین یفرق القاضی بینه وبین امرأته وتعتد عدة الوفاة ثم تزوجت من شاءت لان عمر رضی الله تعالیٰ عنه هکذا قضی[۴] لا یفرق بینه وبین امرأته

---

[۱] رد المحتار کتاب المفقود ص۲۹۶ ج۲ ظفیر۔ [۲] هدایه کتاب المفقود ص۲۹۶ ظفیر

[۳] الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب المفقود ص۲۹۶ ج۲ ظفیر

[۴] هدایه کتاب المفقود ص۵۸۵ و ص۵۸۶ ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

وحکم بموتہ بمضی تسعین سنۃ وعلیہ الفتویٰ عالمگیریہ۔ انہ انما یحکم بموتہ بقضاء لانہ امر محتمل فما لم ینضم الیہ القضاء لا یکون حجۃ[1] درمختار ان ھذا ای ما روی عن ابی حنیفۃ من تفویض موتہ الی رای القاضی نص علی انہ انما یحکم بموتہ بقضاء[2] شامی۔

(۲) اگر تفریق ضروری ہے تو اس ملک میں کون تفریق کرسکتا ہے کیونکہ حاکم وقت نصاریٰ کی طرف سے کوئی قاضی مقرر نہیں، اور مسلمانوں کی تراضی واتفاق سے بھی کسی کو منصب قضاء نہیں ملا ہے، پھر تفریق کی کیا صورت ہے۔

الجواب:- (۱ و ۲) حنفیہ کے قواعد اور تصریحات کے موافق تفریق قاضی کی ضرورت ہے جیسا کہ ہدایہ وغیرہ سے معلوم ہوتا ہے، لیکن اگر یہ کہا جاوے کہ جب کہ مذہب امام مالک رحمہ اللہ کا اس بارے میں لیا جاوے تو ان کی کتابوں کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اول تاجیل اربع سنین کے وقت تاجیل قاضی یا والی یا عام مسلمین کی ضرورت ہے، پھر بعد گذرنے چار برس کے زوجہ مفقود خود عدت وفات پوری کرکے دوسرا نکاح کرسکتی ہے کذا صرح بہ فی کتب الفقہ المالکیہ اور ظاہر عبارت شامی اسی کو مقتضی ہے کما قال فی شرح قولہ خلافا لمالک فان عندہ تعتد زوجۃ المفقود عدۃ الوفاۃ بعد مضی اربع سنین[3] وفی شرح الخلاصۃ فقہ الامام مالک ولزوجۃ المفقود الرفع للقاضی والوالی ووالی الماء والاقلجماعۃ المسلمین فیوجل الحی اربع سنین ثم اعتدت عدۃ الوفاۃ ولا یحتاج فیما لاذن من الحاکم[5]۔

---

[1] عالمگیری کتاب المفقود ص۳۰ ج۲ ظفیر۔ [2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب المفقود ص۴۵۸ ج۳ ظفیر۔ [3] رد المحتار کتاب المفقود ص۴۵۸ ج۳ ظفیر۔ [4] ایضاً ص۴۵۶ ج۳ ظفیر۔ [5] شرح الخلاصہ

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

زوجہ مفقود چار سال انتظار قاضی کے حکم سے کرے گی، اور پھر قضاء کی عدت ہوگی یا نہیں

سوال (۱۰۱۳) صاحب ہدایہ نے امام مالک رحمۃ اللہ کا مذہب دربارۂ تفریق زوجہ مفقود بایں الفاظ تحریر فرمایا ہے قال مالک اذا مضی اربع سنین یفرق القاضی بینہ وبین امرأتہ وتعتد عدۃ الوفاۃ ثم تزوجت من شاءت[1]۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ چار سال گزرنے کے بعد تفریق ضروری ہے اور عبارت شامی فان عندہ تعتد زوجۃ المفقود عدۃ الوفاۃ بعد مضی اربع سنین[2]۔ اس کو مقتضی ہے کہ نہ تربص اربع سنین کے لئے حکم قاضی کی ضرورت ہے اور نہ چار سال کے بعد تفریق قاضی کی حاجت ہے، پس ان دونوں میں سے کونسا قول فقہ مالکیہ کے موافق ہے، جس زوجہ مفقود کو تاجیل اربع سنین کا حکم کسی قاضی سے حاصل نہ ہوا ہو تو بعد گذرنے چار سال کے اس کی تفریق ضروری ہوگی یا نہیں۔

الجواب:- یہ جیسا آپ نے صاحب ہدایہ اور شامی سے نقل فرمایا ہے ان دونوں کتابوں میں ایسا ہی لکھا ہے اور شرح درر فقہ مالکیہ میں یہ تصریح فرمائی ہے کہ تاجیل قاضی ووالی وعامہ مسلمین کے بعد تفریق قاضی وغیرہ کی ضرورت نہیں ہے، اور بندہ کے خیال میں اس زمانہ میں بوجہ نہ ہونے قاضی کے حسب تصریح فقہاء مالکیہ تاجیل وتفریق عامہ مسلمین کافی ہے، اور تاویل قول صاحب ہدایہ کی یہ ہوسکتی ہے۔ یفرق القاضی اذا ای ان کان والا یکفی تاجیل غیر القاضی ایضا ولا حاجۃ الی التفریق بعدہ[3]۔

---

[1] ہدایہ کتاب المفقود ص۵۸۵ ج۲۔ ظفیر۔ [2] ردالمحتار کتاب المفقود ص۳۵۶ ج۳۔ ظفیر

[3] اس مسئلہ کی تحقیق کے لئے دیکھئے الحیلۃ الناجزہ بحث زوجہ مفقود۔ والشرائط ۱۲۔ ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

چار سال کے بعد قاضی نے زوجہ مفقود کی شادی کردی اس کے بعد جب پہلا شوہر آگیا تو بیوی اسی کو ملے گی

سوال (۱۰۱۴) ایک عورت کا خاوند لاپتہ ہوگیا، چار سال گذرنے کے بعد قاضی نے موت کا حکم لگا کر چار ماہ دس دن کے بعد اس کا نکاح ثانی کردیا، چند روز بعد پہلا خاوند آگیا وہ نکاح صحیح ہوا یا نہ اور اب وہ عورت کس کی زوجہ رہے گی قاضی کو کس صورت سے اس کا فیصلہ کرنا چاہیے۔

الجواب: - وہ نکاح ثانی تو صحیح ہوگیا، اور اولاد جو اس سے ہوگی وہ ولد الحلال ہے لیکن بعد آنے پہلے شوہر اول کے وہ عورت شوہر اول کو ملے گی کما فی الشامی ان زوجتہ لہ، والاولاد للثانی[1] ردالمحتار جلد ثالث کتاب المفقود۔

مفقود الخبر کے مال کی تقسیم کب ہوگی

سوال (۱۰۱۵) مفقود کا مال اس کے وارث کب تقسیم کر سکتے ہیں۔

الجواب: - جس وقت مفقود کی عمر اس قدر ہو جاوے کہ اس کے ہم عمر مرجاویں، اس وقت اس کے ورثہ موجودین مال تقسیم کریں[2]۔

مفقود الخبر کی بیوی موجودہ زمانہ میں کب دوسرا نکاح کرے گی

سوال (۱۰۱۶) اگر کسی عورت کا خاوند اپنے وطن سے مفقود الخبر ہو جاوے تو کتنے زمانہ کے بعد وہ عورت فی زمانہ علمائے دین کے نزدیک دوسرے شخص کے نکاح میں آسکتی ہے۔

الجواب: - مفقود الخبر کی زوجہ چار برس کے بعد غیبت و فقدان دس دن چار ماہ پورے کرکے موافق مذہب امام مالکؒ کے دوسرا نکاح کرسکتی ہے،

---

[1] ردالمحتار کتاب المفقود ص۲۵۵ ج۳ ظفیر۔ [2] وبعدہ یحکم بموتہ فی حق مالہ یوم علم ذلک ای موت اقرانہ فتعتد منہ عدۃ الموت ویقسم مالہ بین من یرثہ الآن، الدر المختار علی ہامش ردالمحتار کتاب المفقود ص۲۵۵ ج۳ ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

اس پر حنفیہ کا فتویٰ[1] ہے۔

مفقود الخبر کی کس عمر کا اعتبار کیا جائے گا

سوال (۱۰۱۷) ظہیر الدین ولد واعظ علی بعمر بست سال ۱۸۵۷ء میں مفقود الخبر ہوئے، جس کو عرصہ بیالیس سال کا ہوا، اس وقت سے لے کر اس وقت تک ان کی کوئی خبر نہیں ملی کہ زندہ ہیں یا مر گئے، اور اس وقت ان کی عمر ۶۲ سال کی ہوتی ہے، شرعاً ان کی موت وحیات کے بارے میں کیا حکم ہے، موت کا حکم کس وقت دیا جائے گا۔

الجواب:- متاخرین فقہاء نے ساٹھ سال کی عمر کا اعتبار کیا ہے کہ اس کے بعد موت کا حکم دیا جاتا ہے، اور ابن الہمام نے ستر برس کی عمر کو اختیار فرمایا ہے کذا فی الشامی[2]۔ پس اب کہ ۶۲ برس کی عمر مفقود کی ہو گئی، اگر موت کا حکم دے کر اس کا ورثہ وارثوں موجودہ پر تقسیم کیا جائے تو درست[3] ہے۔

شوہر بیس سال سے مفقود الخبر ہے، بیوی نکاح کر سکتی ہے یا نہیں

سوال (۱۰۱۸) ایک لڑکی کی شادی کم سنی میں کی گئی اور شوہر شادی کے تین سال بعد کہیں چلا گیا اور اب تک مفقود الخبر ہے، بیس برس کا زمانہ گذر گیا نہ تو اس نے کوئی خط بھیجا، اور

---

[1] خلافا للمالكية فان عندهم تعتد زوجة المفقود عدة الوفاة بعد مضي اربع سنين وقد قال في البزازية الفتوى في زماننا على قول مالك (رد المحتار كتاب المفقود مطلب في الافتاء بمذهب مالك ص۳۵۶ ج۳) ظفير۔ [2] واختار المتاخرون ستين سنة واختار ابن الهمام سبعين لقوله عليه الصلوة والسلام اعمار امتي ما بين الستين الى السبعين (رد المحتار كتاب المفقود ص۳۵۶ ج۳) ظفير۔

[3] وبعده يحكم بموته في حق ماله يوم علم ذلك اي موت اقرانه فتعتد منه عرسه للموت ويقسم ماله بين من يرثه الآن (الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب المفقود ص۳۵۸ ج۳) ظفير۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

باوجود تلاش کے نہ ہی اس کا کچھ پتہ چلا، اگر لڑکی کہیں نکاح کرنا چاہے تو شرعاً جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: ۔ اس حالت میں اس کا دوسرا نکاح درست ہے۔ جیسا کہ شامی میں نقل کیا گیا[1]۔

جو دس سال تک مفقود الخبر رہے اس کی بیوی یا نکاح جائز ہے یا نہیں

سوال (۱۰۱۹) ایک شخص شادی کر کے کہیں چلا گیا، اور دس سال تک مفقود الخبر رہا۔ دس سال بعد لڑکی کے وارثوں نے لڑکی کی شادی اور شخص سے کر دی، چند روز بعد لڑکی کا پہلا شوہر آکر دعویدار ہوا، عدالتی چارہ جوئی کی مگر مقدمہ خارج ہو گیا اور وہ پھر بغیر طلاق دیئے کہیں چلا گیا، اس لڑکی کے بارے میں کیا حکم ہے، مندرجہ بالا شادی کو خلاف شرع سمجھ کر لڑکی کے وارثوں سے قومی جماعت نے قطع تعلق کر دیا۔

الجواب: ۔ مفقود الخبر کی زوجہ کا بعد دس سال کے جو نکاح کیا گیا تھا وہ صحیح ہو گیا، لیکن جس وقت شوہر سابق واپس آیا تھا وہ عورت شرعاً اسی کو واپس ملنی چاہئے تھی، اور جو نکاح ہوا تھا وہ فسخ ہو گیا۔ اب اگر وہ شخص پھر کہیں چلا گیا اور لاپتہ ہے تو چار برس کے بعد عدت وفات پوری کر کے پھر وہ عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔ دس سال کے بعد جو اس عورت نے نکاح کیا تھا وہ خلاف شرع نہ تھا، پھر اس سے قطع تعلق کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے، چاہئے کہ میل ملاپ کر لیں۔

جس کے شوہر کو حبس دوام کی سزا دی گئی اس کا حکم

سوال (۱۰۲۰) ایک شوہر جو دس پندرہ سال سے مفقود الخبر ہے، یا کوئی شخص جس کو سزا در پائے شور یا حبس دوام کی دی گئی

---

[1] خلافا للمالک فان عنده تعتد زوجة المفقود عدة الوفاة بعد مضی اربع سنین الخ وقد قال فی البزازیة الفتوی فی زماننا علی قول مالک (رد المحتار کتاب المفقود ۳/۲۵۶)

تفصیل کے لئے دیکھئے "حیلہ ناجزہ" للتھانوی ۱۲ ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

اس کی بیوی عقد ثانی کرسکتی ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ مفقود الخبر کا دوسرا حکم ہے، اور جس کو سزا در یائے شور دی گئی وہ مفقود الخبر نہیں ہے اور اس کی زوجہ دوسرا عقد شوہر کی زندگی میں نہیں کرسکتی، اور مفقود الخبر وہ ہے جس کا نشان و پتہ اور موت و حیات کچھ معلوم نہ ہو[1]، اس کو ایک وقت مقرر پر شرعاً موت کا حکم دیدیا جاتا ہے۔

شوہر نو سال سے پلٹن میں ہے خبر گیری نہیں کرتا، بیوی کیا کرے

سوال (۱۰۲۱) ایک شخص عرصہ نو سال سے نکاح کر کے پلٹن میں ملازم ہو گیا ہے، اور اس عرصہ میں اپنی زوجہ کو نہ خرچ روانہ کیا، اور عورت کے رشتہ داروں نے جو خطوط روانہ کئے نہ ان کا جواب دیا۔ اس بارے میں مولوی ثناء اللہ نے یہ مسئلہ لکھا ہے کہ چار سال کے بعد عورت کا دوسرا نکاح جائز ہے، یہ صحیح ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ وہ شخص جس کا ذکر سوال میں ہے مفقود الخبر نہیں ہے اس حالت میں اس کی زوجہ کو اس سے علیحدہ نہیں کرا سکتے، اور دوسرا نکاح اس عورت کا نہیں کرسکتے بدون طلاق دینے شوہر اول کے دوسرا نکاح جائز نہ ہوگا، اور مولوی ثناء اللہ صاحب نے جو کچھ لکھا ہے وہ مفقود الخبر کی زوجہ کا مسئلہ ہے، علمائے دیوبند وغیرہ نے زوجہ مفقود الخبر کے بارے میں بیشک امام مالکؒ کے مذہب کے موافق فتویٰ دیا ہے کہ چار برس کے بعد اس کی زوجہ عدت وفات پوری کر کے دوسرا نکاح کرسکتی ہے مگر وہ یہ مسئلہ نہیں ہے جو سوال میں ہے[2]۔

مفقود الخبر کی بیوی بغیر قضائے قاضی دوسری شادی نہیں کرسکتی

سوال (۱۰۲۲) زید آٹھ سال کی مدت سے مفقود الخبر اور لاپتہ ہے، اس کی زوجہ نے

---

[1] وھو لغۃ المعدوم وشرعا غائب لم یدر احی ھو فیتوقع قدومہ او میت فیورث الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب المفقود ص۵۵۳ ج۳ ظفیر۔ [2] ایضاً ظفیر۔

www.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

بغیر قاضی کی تفریق کے دوسرے شخص سے اپنا عقد نکاح کر لیا۔ جب علماء کو خبر ہوئی تو انھوں نے تنبیہ کر کے ان کی مفارقت کرادی، اب زوجہ مذکورہ سے ارتکاب زنا کا خوف ہے، اس صورت میں امام مالک رحمہ اللہ کے مذہب پر فتویٰ کے بموجب کہ چار سال کی مدت ہے اور تفریق قاضی شرط ہے، مذکورہ عورت چاہتی ہے کہ کسی عالم کو حکم قرار دیدیا جائے اور تفریق کا حکم کر کے نکاح کی اجازت دیدے۔

اس معاملہ میں دو امر دریافت طلب ہیں۔ ایک یہ کہ اس حالت میں ضرورت کے وقت عالم قاضی کا قائمقام ہو سکتا ہے یا نہیں؟ دوسرے یہ کہ عالم کی تفریق مثل قاضی کی تفریق کے ہے یا نہیں۔

الجواب: ۔ مفقود الخبر کے بارے میں ماخوذ و معمول بہ امام مالک رحمہ اللہ کا مذہب ہے کہ چار سال کے بعد مفقود الخبر کی زوجہ عدت وفات گذار کر نکاح ثانی کرلے، چنانچہ شامی کی عبارت یہ ہے قولہ خلافا للمالك فان عندہ تعتد زوجة المفقود عدة الوفاة بعد مضی اربع سنین[1] الخ اس عبارت سے واضح ہوا کہ چار سال گذرنے کے بعد زوجہ مفقود عدت وفات پوری کرلے، تفریق کی ضرورت نہ ہوگی، بس چار سال ہوجانے کے بعد تفریق کے ارادہ سے عدت گذارنا کافی ہے، لیکن امام مالک رحمہ اللہ کی کتب سے معلوم ہوتا ہے کہ تفریق کرنی چاہئے، اور تفریق کرنے والا اگر قاضی نہ ہو تو مسلمانوں کی دیندار جماعت کا تفریق کرنا بھی کافی[2] ہے۔

مفقود الخبر سے متعلق احکام

سوال (۱۰۲۳) شوہر مفقود الخبر کی میعاد شرع شریف میں کس قدر ہے اور کب تک بعد مال متروکہ اس کا کس طرح تقسیم کیا جاوے۔

---

[1] رد المحتار کتاب المفقود مطلب فی الافتاء بمذہب مالك ج ۳ ص ۴۵۵۔ ظفیر

[2] تفصیل کے لئے دیکھئے "الحیلۃ الناجزۃ" للتھانوی ۱۲ ظفیر

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب:- مفقود الخبر کی زوجہ کے نکاح میں حنفیہ نے قول امام مالک رحمہ اللہ اختیار کیا ہے کہ بعد چار سال کے اس کی زوجہ عدت دس دن چار ماہ پورے کر کے نکاح ثانی کر سکتی ہے کذا فی الشامی[1] اور در بارہ تقسیم میراث مفقود مذہب اصلی مذہب حنفیہ پر عمل درآمد ہوگا اور مذہب اصلی حنفیہ کا اس بارے میں ہے کہ جس وقت اقران اس کے مرجاویں اس وقت حکم موت مفقود کا دیا جاوے گا[2] اور تقدیر اس کی نوے برس کے ساتھ کی گئی ہے اور اس میں دیگر اقوال بھی ہیں جو کتب فقہ سے معلوم ہو سکتے ہیں۔

---

[1] خلافا لمالك فان عنده تعتد زوجة المفقود عدة الوفاة بعد مضي اربع سنين اه وقد قال في البزازية الفتوى في زماننا على قول مالك (رد المحتار كتاب المفقود ص۴۵۶ ج۳) ظفير

[2] وبعده يحكم بموته في حق ماله يوم علم ذلك اي موت اقرانه فتعتد منه عرسه للموت ويقسم ماله بين من يرثه الآن (الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب المفقود ص۴۵۸ ج۳) ظفير۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

بابِ پانزدہم

عدت سے متعلق احکام ومسائل

نابالغ کی بیوی جس کے ساتھ خلوت ہوئی اور نہ وطی اس پر عدت نہیں ہے

سوال (۱۰۲۴) زید نے بوقت لڑکپن کسی لڑکی سے نکاح کیا، اور بغیر وطی وخلوت کے طلاق دیدی، تو عدت کرنی ضروری ہے یا نہیں، اور یہ طلاق بعد بلوغ کے ہے۔

الجواب: ۔ اگر وطی اور خلوت نہیں ہوئی تو عدت لازم نہیں قال اللہ تعالیٰ وان طلقتموھن من قبل ان تمسوھن فمالکم علیھن من عدۃ تعتدونھا[1] الایہ۔

جس عورت کی عادت حیض آٹھ یوم ہے اس کی عدت کے ایام کم از کم ۵۴ دن ہوں گے

سوال (۱۰۲۵) جس عورت کی عادت حیض آٹھ یوم کی ہو، اس عورت سے مطلقہ ہونے کے چالیس روز بعد نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: ۔ چالیس روز میں اس کی عدت ختم نہ ہوگی بلکہ کم از کم اس کی عدت ۵۴ یوم ہوتے ہیں، اور عدت میں نکاح باطل ہے قال اللہ تعالیٰ ولا تعزموا

---

[1] سورۃ البقرۃ ۔ ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

عقدۃ النکاح حتی یبلغ الکتاب اجلہ الآیہ۔

نابالغ شوہر کی خلوت سے بھی عدت لازم ہے

سوال (۱۰۲۶) ایک لڑکی نابالغہ کا نکاح اس کے باپ نے ایک لڑکے نابالغ سے کردیا تھا، اب لڑکی کے شوہر نے اس کو طلاق دیدی، اب لڑکی کا نکاح دوسری جگہ ہوسکتا ہے یا نہیں، اور عدت اس صورت میں واجب ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اگر اس کے شوہر نے بالغ ہوکر اپنی زوجہ کو طلاق دی ہے، تو طلاق واقع ہوگئی[۱]، اور اگر شوہر کے ساتھ خلوت ہوچکی تھی اگرچہ حالت عدم بلوغ میں ہوئی ہو تو عدت لازم ہے۔ بعد عدت کے دوسرا نکاح کرسکتی ہے وتجب العدۃ بخلوتہ ای الصبی وان کانت فاسدۃ[۲] شامی۔

شوہر بغیر خلوت فوت ہوجائے تو بیوی پر عدت وفات لازم ہے

سوال (۱۰۲۷) کسی آدمی نے بالغہ عورت سے نکاح کیا، اور شوہر بغیر خلوت کے فوت ہوگیا، اس صورت میں عورت مذکورہ پر عدت ہوگی یا نہیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں عورت مذکورہ پر عدت لازم ہے، اور عدت اس کی چار ماہ دس یوم ہے کما قال اللہ تعالیٰ۔ والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا یتربصن بانفسھن اربعۃ اشھر وعشرا[۳] الآیہ وفی الدر المختار والعدۃ للموت اربعۃ اشھر وعشرۃ[۴] مطلقا دخلت او لا ولو صغیرۃ[۵] اھ۔

---

[۱] سورۃ البقرۃ۔ واما نکاح منکوحۃ الغیر ومعتدتہ اھ لم یقل احد بجوازہ فلو ینعقد اصلا (درمختار باب المھر ص۲۰۲ ج۲) نظیر۔ [۲] نابالغ شوہر کی طلاق واقع نہیں ہوتی ولا یقع طلاق الصبی والمجنون (ھدایہ کتاب الطلاق ص۳۶۰ ج۲) نظیر۔ [۳] درمختار باب المھر ص۲۰۲ ج۲ نظیر۔ [۴] درمختار باب العدۃ ص۵۳۲ ج۲ نظیر۔ [۵] سورۃ البقرۃ۔ نظیر۔ [۶] الدر المختار علی ہامش ردالمحتار باب العدۃ ص۵۳۲ ج۲ نظیر

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

اکثر مدت حمل دو سال ہے اس کے بعد شرعاً اعتبار نہیں، عدت تین حیض ہے۔

سوال (۱۰۲۸) ایک بیوہ کا حمل مشکوک ہوگیا، اگر یہ حمل پانچ چھ سال تک پیٹ میں رہے تو اس کی عدت کب تک ہوگی، کتنی مدت کے بعد میں یہ عورت نکاح کرسکتی ہے

الجواب:- شرعاً دو برس سے زیادہ حمل نہیں رہتا[۱]، لہٰذا عورت مذکورہ شرعاً حاملہ شمار نہ ہوگی بلکہ وہ ممتدۃ الطہر ہے، پس اگر وہ مطلقہ ہے تو عدت اس کی تین حیض سے پوری ہوگئی، جس مدت میں بھی تین حیض پورے ہوں، اور اگر وہ متوفی عنہا زوجہا ہے تو عدت اس کی دس دن چار ماہ میں پوری ہوگی[۲]۔

مطلقہ سے بعد عدت نکاح ہوسکتا ہے

سوال (۱۰۲۹) زید نے زوجہ کو طلاق دی، اب بکر چاہتا ہے کہ اس زوجہ کو اپنے نکاح میں لاوے، سو اس کو فی الحال نکاح میں لاسکتا ہے یا نہیں، آیا کتنے روز عدت گذارنی ہوگی۔

الجواب:- عدت طلاق کی تین حیض ہیں، اور جس کو حیض نہ آتا ہو تین ماہ ہیں، پس طلاق کے وقت سے تین حیض گذرنے پر بکر اس سے نکاح کرسکتا ہے اس سے پہلے نہیں کرسکتا[۳] قال اللہ تعالیٰ ولا تعزموا عقدۃ النکاح حتی یبلغ الکتاب اجلہ[۴] الآیۃ۔

---

[۱] واکثر مدۃ الحمل سنتان لقول عائشۃؓ الولد لا یبقی فی البطن اکثر من سنتین ولو بظل مغزل (ھدایہ باب ثبوت النسب ص۲۱۲ ج۲) ظفیر [۲] واذا طلق الرجل امرأتہ طلاقا بائنا او رجعیا او ھی حرۃ ممن تحیض فعدتھا ثلثۃ اقراء ان کانت حرۃ وان کانت حاملا فعدتھا ان تضع حملھا او عدۃ الحرۃ فی الوفاۃ اربعۃ اشھر وعشرا (ھدایہ باب العدۃ ص۲۰۱ ج۲ و ص۲۰۲ ج۲) ظفیر [۳] وھی فی حق حرۃ تحیض لطلاق او فسخ بجمیع اسبابہ ثلثۃ حیض کوامل (الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب العدۃ ص۵۲۵ ج۲) واما کامۃ منکوحۃ الغیر ومعتدۃ لم یقل احد بجوازہ (رد المحتار باب العدۃ ص۵۳۵ ج۲) ظفیر [۴] سورۃ البقرۃ۔ ظفیر

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

عدت خلع وہی ہے جو طلاق کی عدت ہے

سوال (۱۰۳۰) عدت خلع کی کیا ہے۔ کسی عورت نے خلع کے ایک مہینہ بعد نکاح کر کیا، جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: خلع کی عدت وہی ہے جو طلاق کی یعنی تین حیض کامل اور بصورت نہ آنے حیض کے تین ماہ۔ پس خلع کے ایک مہینہ بعد جو نکاح ہوا وہ باطل ہوا، کما فی الدر المختار۔ وھی فی حق حرۃ تحیض لطلاق او فسخ بجمیع اسبابہ[1] ثلثۃ حیض کوامل[2] باب العدۃ وفی باب الخلع منہ وحکمہ ان الواقع بہ[3] طلاق بائن[4]۔

عدت طلاقنامہ لکھنے کے وقت سے شمار ہوگی

سوال (۱۰۳۱) زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو تحریری طلاقنامہ لکھا۔ ہندہ کو طلاق کی اطلاع اسی وقت ہوگئی تھی، لیکن تحریر طلاق ۱۶ر جمادی الثانیہ کو ملی، دریافت طلب یہ امر ہے کہ مدت اس کی عدت کی کب سے شمار ہوگی اور مدت عدت کیا ہے۔

الجواب: جس وقت زید نے طلاق نامہ تحریر کیا اسی وقت ہندہ پر طلاق واقع ہوگئی۔ اور عدت طلاق کی تین حیض ہیں، اگر حیض نہ آتا ہو تو تین ماہ ہیں، پس اگر وقت تحریر طلاق سے تین حیض ہندہ کے گذر چکے ہیں تو عدت ہندہ کی پوری ہوگئی، اور اگر تین حیض ابھی پورے نہ ہوئے ہوں تو ان کو پورا کر لیا جاوے، اس کے بعد نکاح ثانی کرنا ہندہ کو درست ہے۔

---

[1] الدر: المختار علی ہامش ر دالمحتار باب العدۃ ص۵۲۵ ج۲ ظفیر۔

[2] الدر المختار علی ہامش ر دالمحتار باب الخلع ص۴۷۷ ج۲ ظفیر

[3] وھی فی حق حرۃ تحیض لطلاق او فسخ بجمیع اسبابہ ثلثۃ حیض کوامل فی حق من لم تحض ثلثۃ اشہر (ایضاً باب العدۃ ص۵۲۵ ج۲) ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

عدت وفات چار ماہ دس دن ہیں | **سوال** (۱۰۳۲) ایک عورت کا خاوند کچھ دنوں سے پردیس تھا اور وہاں اس کا انتقال ہوگیا، اس کی عورت عقد کرنا چاہتی ہے تو اس کی عدت کیا ہوئی۔

الجواب:۔ عدت اس کی دس دن چار ماہ ہیں، شوہر کے مرنے کیوقت سے، جب دس دن چار ماہ پورے ہوجاویں اس وقت وہ عورت بیوہ دوسرا نکاح کرسکتی[1] ہے۔

طلاق رجعی کی عدت | **سوال** (۱۰۳۳) عدۃ طلاق رجعی چیست، آیا دریں طلاق رجوع منجانب آں زوج مزیل طلاق گردد یا نہ؟ وازالہ طلاق رجعی بکدام امور ممکن است؟۔

الجواب:۔ عدت طلاق رجعی سہ حیض است قال فی الدر المختار وھی فی حق حرۃ تحیض لطلاق ولو رجعیا او فسخ بعد الدخول حقیقۃ او حکما ثلث حیض کوامل[2] اھ در طلاق رجعی رجوع در عدت درست است ورجعت از قول وفعل مثل وطی ومس بالشہوۃ وتقبیل ونظر الی داخل الفرج وغیرہ درست می شود ومستحب رجعۃ بالقول است کما قال الشامی فی باب الرجعۃ والمستحب ان یراجعھا بالقول[3] اھ وقال فی الدر المختار وتصح مع اکراہ وھزل ولعب وخطأ بنحو راجعتک[4] اھ۔

---

[1] والعدۃ للموت اربعۃ اشھر وعشرا (الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب العدۃ ص۵۳۰ ج۲) ظفیر۔ [2] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب العدۃ ص۵۲۵ ج۲ اھ ظفیر۔ [3] رد المحتار باب الرجعۃ ص۵۲۹ ج۲۔ ظفیر
[4] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب الرجعۃ ص۵۲۸ ج۲ اھ ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

پانچ سال تک حمل رہنا معتبر نہیں ہے

سوال (۱۰۳۴) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو تین طلاق دیں اور اس عورت کو پانچ سال سے حمل ہے اور وہ شخص اس مطلقہ کی برادرزادی سے نکاح کرنا چاہتا ہے تو اس کی عدت وضع حمل ہے یا بالاشہر ہے؟ اور اس کی بھتیجی سے کس وقت نکاح جائز ہے؟۔

الجواب:۔ چار یا پانچ سال تک حمل کا قائم رہنا عند الحنفیہ معتبر نہیں ہے کیونکہ عند الحنفیہ اکثر مدت حمل کی دو برس ہے[1] پس اس کو حاملہ نہیں کہہ سکتے لیکن عدت اس کی بالاشہر نہیں ہے بلکہ تین حیض ہیں، البتہ اگر وہ عورت سن ایاس یعنی پچاس سال یا پچپن سال کی عمر کو پہنچ جائے تو اس وقت اس کی عدت بالاشہر ہوگی پس جبکہ وہ عورت سن ایاس کو نہیں پہنچی تو تین حیض پورے ہونے کے بعد اس کی عدت ختم ہوگی[2] اور جب تک تین حیض پورے نہ ہوں گے اس وقت تک اس کی برادرزادی سے نکاح درست نہیں[3] ہے۔

بیوہ عدت میں کہیں جاسکتی ہے یا نہیں

سوال (۱۰۳۵) متوفی عنہا زوجہا یعنی بیوہ کو عدت کے اندر اپنے بھائی یا والدین کے یہاں کسی شادی وغیرہ میں دن دن یا رات کے کچھ حصہ کو جانا اور پھر رات کو اپنے گھر واپس آجانا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ متوفی عنہا زوجہا کو عدت کے اندر جو فقہاء نے دن کو یا رات کے کچھ حصہ میں باہر جانے کی اجازت دی ہے اس کی وجہ نفقہ کی ضرورت ہے، اگر یہ ضرورت نہ ہو تو پھر وہ مثل مطلقہ کے ہے کہ عدت میں نکلنا اور کہیں جانا اس کو درست

---

[1] اکثر مدۃ الحمل سنتان واقلہا ستۃ اشہر (الدر المختار علی ہامش ردالمحتار فصل فی ثبوت النسب ص۵۵ ج۲) ظفیر۔ [2] تحیض لطلاق ولو رجعیا ثلث حیض کوامل (ایضاً باب العدۃ ص۵۲۵ ج۲) ظفیر۔ [3] وحرم الجمع بین المحارم کلہا ای عقدا صحیحا وعدۃ ولو من طلاق بائن (ایضاً باب المحرمات ص۱۵۹ ج۲) ظفیر

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

نہیں ہے، چنانچہ درمختار میں ہے حتی لو کان عندھا کفایتھا صارت کالمطلقۃ فلا یحل لھا الخ درمختار (فتح) اور ایسا ہی شامی میں فتح القدیر سے منقول ہے۔ پس متوفی عنہا زوجہا کو عدت میں بھائی یا والدین کے گھر شادی وغیرہ میں دن کو بھی (یعنی مطلقاً دن یا رات میں) جانا درست نہیں ہے۔

نامرد کی بیوی پر بھی عدت ہے اگر خلوت ہو چکی ہے

سوال (۱۰۳۶) زید نابالغ کی شادی اس کے والدین نے کر دی، جب زید کی عمر پچیس سال کی ہوئی تو اس کی زوجہ سے معلوم ہوا کہ وہ بالکل نامرد ہے، عورت پر قادر نہیں ہو سکتا، اور ڈاکٹر نے زید سے یہ کہہ دیا کہ تم اچھے نہیں ہو سکتے، زید نے اپنی منکوحہ کو طلاق دیدی تو زید کی زوجہ پر طلاق کی عدت ہے یا نہیں۔

الجواب: ظاہر یہ ہے کہ زید کی خلوۃ تو اپنی زوجہ سے ضرور ہوئی ہوگی۔ اگرچہ صحبت نہیں ہوئی، پس اگر خلوت ہو چکی ہے تو اس کی عورت پر بعد طلاق کے عدت واجب ہے، تین حیض عدت کے ہیں، بعد عدت کے دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے[۲]۔

کافرہ سے عدت کے بعد نکاح ہو سکتا ہے

سوال (۱۰۳۷) زید مسلم کا ہندہ کافرہ سے عرصہ سے ناجائز تعلق تھا، اب ہندہ مسلمان ہو گئی ہے اور فوراً ہی زید مسلم مذکور کے ساتھ نکاح کرنا چاہتی ہے، آیا اس کو عدت کی ضرورت ہے یا نہیں۔

الجواب: مسلمان ہونے کے بعد تین حیض کے بعد نکاح کر سکتی ہے اس

---

[۱] الدر المختار علی ھامش رد المحتار فصل فی الحداد ص ۵۵۴ ج ۲ ظفیر

[۲] والخلوۃ بلا مرض احدھما او کالوطء ولو مجبوبا او عنینا او خصیا وتجب العدۃ فیھا ای تجب العدۃ علی المطلقۃ بعد الخلوۃ احتیاطا (البحر الرائق باب المھر ص ۱۵۵ ج ۳) ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

سے پہلے نہیں کرسکتی، اگر وہ عورت حالت کفر میں کسی کے نکاح میں ہو۔ ولو اسلما معا ثم اغتسلا معا تبین حتی تحیض ثلثا[1]۔

عدت کی تکمیل سے پہلے انتقال مکانی جائز ہے یا نہیں

سوال (۱۰۳۸) ایک شخص کی وفات بھوپال میں ہوئی. تو ان کی زوجہ کو قبل پورا کرنے عدت کے یہاں لاسکتے ہیں یا نہیں۔

الجواب:۔ اگر وہاں عدت پوری کرنے تک رہنے میں کسی قسم کا خوف اور بے اطمینانی نہیں ہے اور سب ضروریات وہاں پوری ہوسکتی ہیں تو اسی جگہ عدت پوری کرنی چاہیئے یہاں آنا درست نہیں ہے، اور اگر وہاں باطمینان نہیں رہ سکتی، اور ضروریات پوری نہیں ہوسکیں تو اپنے وطن کو آسکتی ہے، درمختار میں ہے اذکانت فی مصر او قریۃ تصلح للاقامۃ تعتد ثمہ (درمختار) فان تصلح للاقامۃ بان تامن فیھا علی نفسھا ومالھا وتجد ما تحتاجہ[2] اھ شامی (ترجمہ وحاصل مطلب یا ہو عورت بوقت موت شوہر کے مثلاً کسی شہر یا قریہ میں جو اقامت کی صلاحیت رکھتا ہے اس طرح کہ عورت وہاں مامون ہے، جان و مال کا کچھ اندیشہ نہیں ہے اور ضروریات مل سکتی ہیں تو وہ اسی شہر یا قریہ میں جس میں شوہر کی وفات ہوئی ہے عدت پوری کرے۔

عدت وفات کے بعد بیوہ کی شادی درست ہے

سوال (۱۰۳۹) ایک عورت کا شوہر مرگیا، اس عورت نے چار ماہ دس دن بعد دوسرے شخص سے نکاح کرلیا، یہ نکاح صحیح ہوا یا نہیں۔

الجواب:۔ یہ نکاح جو موت شوہر اول سے چار ماہ دس دن بعد میں ہوا

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۲۵ ج ۲ ص ۵۲۵۔ ظفیر

[2] رد المحتار فصل فی الحداد ج ۲ ص ۵۵۶ ج ۲ ص ۵۵۶ ۱۲ ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

صحیح ہوا. کیونکہ عدت متوفی عنہا زوجہا کی دس دن چار ماہ ہے، اس کے بعد نکاح ثانی درست ہے قال اللہ تعالیٰ والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا یتربصن بانفسھن اربعۃ اشھر وعشرا[1]۔

مطلقہ بعد عدت کے نکاح کرسکتی ہے

سوال (۱۰۴۰) ایک شخص نے اپنی عورت کو تین طلاق دیدی تو وہ عورت بلا عدت کے دوسرے مرد سے نکاح کرسکتی ہے یا نہیں، کیونکہ وہ موطوئہ نہیں ہے۔

الجواب:۔ جس عورت کو اس کے شوہر نے تین طلاق دیدی ہیں، وہ بعد عدت کے دوسرے مرد سے نکاح کرسکتی ہے، اور اگر خلوت وصحبت کچھ نہ ہوئی تھی تو عدت لازم نہیں، طلاق کے بعد فوراً نکاح دوسرا کرسکتی[2] ہے۔

جہاں شوہر انتقال کرے وہیں عدت گذارنا چاہئے

سوال (۱۰۴۱) زید نے انتقال کیا، زوجہ زید عدت میں ہے، اور زید کے سوائے کوئی دوسرا نگراں کار نہیں، کیا ایسی صورت میں بیوہ کو بزمانہ عدت دوسرے شہر یا قصبہ یا گاؤں میں جہاں اس کی ضروریات کی پوری نگہداشت ہوسکتی ہے منتقل کرسکتے ہیں۔

الجواب:۔ درمختار میں ہے وتعتد ان ای معتدۃ طلاق وموت فی بیت وجبت فیہ ولا تخرج ولا تخرج منہ الا ان تخرج او یتہدم المنزل[3] اس کا حاصل یہ ہے کہ عورت کو عدت اسی مکان میں پوری کرنی چاہئے جس میں عدت واجب ہوئی ہے، یعنی جس مکان میں وہ بوقت موت شوہر مثلاً موجود تھی اور رہتی تھی، مگر یہ کہ وہ مکان کسی دوسرے کا ہو، اور وہ اس کو وہاں نہ رہنے دے یا وہ مکان منہدم

---

[1] سورۃ البقرۃ ۲۔ ۳۰۔ ظفیر [2] ای یجوز من النساء لا عدۃ علیہن المطلقۃ قبل الدخول الخ (عالمگیری کتاب الطلاق الباب الثالث عشر فی العدۃ ص۱۲ ج۱) ظفیر

[3] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب العدۃ فصل فی الحداد ص۵۵۲ ج۲ ظفیر

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

ہوجاوے یا خوف انہدام ہو الخ۔ الغرض بحالت موجودہ اس عورت کو اسی مکان میں عدت گذارنا چاہیئے اور اس کی ضروریات کا سامان وہیں کردینا چاہیئے۔

شادی شدہ کافر عورت مسلمان ہونے کے بعد دوسرے مسلمان سے عدت کے بعد شادی کرے گی

سوال (۱۰۴۲) ایک ہندو عورت مسلمان شدہ کا شوہر اگر اسلام قبول نہ کرے تو وہ کسی دوسرے مسلمان سے نکاح کرسکتی ہے یا نہیں اور اس کے لئے عدت کا کیا حکم ہے۔

الجواب:- قال فی الدر المختار ولو اسلم احدھما ثم ای فی دارالحرب او لم تبن حتی تحیض ثلاثا[1] اس عبارت سے معلوم ہوا کہ پہلے گذرنے تین حیض کے وہ عورت دوسرا نکاح نہیں کرسکتی اور جس کو حیض نہ آتا ہو اس کے لئے تین ماہ قائم مقام تین حیض کے ہیں۔

عدت وفات ہر حال میں ضروری ہے خواہ شوہر بیوی دونوں نابالغ ہوں یا ایک

سوال (۱۰۴۳) شوہر نابالغ ہے اور زوجہ بھی نابالغہ ہے۔ یا شوہر بالغ ہے اور زوجہ نابالغہ ہے۔ ان دونوں صورتوں میں اگر شوہر مرجائے تو عدت لازم آوے گی یا نہیں۔

الجواب:- موت کی عدت بہرحال دس دن چار ماہ ہیں خواہ شوہر اور زن میں سے کوئی بالغ ہو یا نہ ہو[2]۔

ایام عدت طلاق دینے کے وقت سے شمار ہوتے ہیں

سوال (۱۰۴۴) ایک شخص نے اپنی بیوی کو بیسیوں دفعہ یہ کہا کہ میں اس کو طلاق دے چکا ہوں اور چھوڑ چکا ہوں یہ کہہ کر ہمیشہ پردیس چلا جاتا تھا، اب وہ پردیس سے آیا تو اس کو سب آدمیوں نے

---

[1] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب نکاح الکافر ص۲۳۶ ج۲ ظفیر۔ [2] والعدۃ للموت اربعۃ اشھر وعشر ان مطلقا وطئت اولا، وھو صغیرۃ او کتابیۃ الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب العدۃ مطلب فی عدۃ الموت ص۵۳۰ ج۲ ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

کہہ کر طلاقنامہ لکھوالیا ہے تو میرا نکاح اس عورت کے ساتھ اس وقت ہوسکتا ہے یا نہیں، تحریر طلاقنامہ سے عدت شمار ہوگی یا کب سے۔

الجواب: ۔ جس وقت شوہر نے یہ کہا تھا کہ میں اس عورت کو طلاق دے چکا ہوں، اسی وقت طلاق واقع ہوگئی اور اسی وقت سے عدت شروع ہوگئی۔ اگر وقت طلاق دینے سے تین حیض آچکے ہیں تو اب نکاح اس سے آپ کا ہوسکتا ہے فی الحال نکاح کرلیا جاوے، تحریر طلاقنامہ کے بعد پھر عدت کی ضرورت اس صورت میں نہ ہوگی[1]۔

خلوت سے پہلے طلاق ہوئی ہے تو اس پر عدت نہیں ہے

سوال (۱۰۴۵) زید بالغ کا نکاح ہندہ نابالغہ سے ہوا موافق قاعدہ ولایت کے، پھر جب عرصہ کے بعد زید نے ہندہ کو طلاق مغلظہ دی، اور ابھی تک لڑکی اپنے ماں باپ یا ولی کے یہاں ہے، شوہر کے مکان پر کبھی نہیں گئی، بوقت طلاق وہ لڑکی نابالغہ تھی، طلاق سے ایک ماہ بعد وہ لڑکی بالغہ ہوئی، ایسی صورت میں لڑکی پر عدت لازم ہے یا نہیں۔

الجواب: ۔ اگر طلاق قبل دخول وقبل خلوۃ ہوئی ہے تو عدت لازم نہیں ہے کما قال اللہ تعالیٰ ثم طلقتموھن من قبل ان تمسوھن فما لکم علیھن من عدۃ تعتدونھا[2] الآیہ۔

ٹیلیگرام سے اگر موت کی خبر آئے تو قابل اعتبار ہے اور عدت موت کے دن سے شمار ہوگی

سوال (۱۰۴۶) ٹیلی گراف یا تار یا خط سے ایک شخص کے مرنے کی خبر آنے پر اس کا اعتبار کیا جاسکتا ہے اور اس کی عورت اس تاریخ سے عدت میں بیٹھے یا کیا کرے۔ اس روز سے ایام عدت گذر جانے پر وہ نکاح کرسکتی ہے یا نہیں۔

---

[1] ھی (ای العدۃ) انتظار مدۃ معلومۃ یلزم بعد زوال النکاح (عالمگیری مصری الباب الثالث عشر فی العدۃ ص۱۱۴ ج۱) ظفیر۔ [2] سورۃ الاحزاب۔ ۶۔ ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب: ۔ طلاق وموت وغیرہ میں اعتبار اس خبر کا کر سکتے ہیں، اور اس وقت سے عورت کی عدت شروع ہو جاوے گی[1]، اگر پھر یہ خبر تحقیق ہوگئی اور سچی نکلی تو عدت معتبر ہوئی ورنہ عدت غیر معتبر رہے گی اور نکاح ثابت رہے گا، اور جب کہ کوئی خبر خلاف اس خبر سابق کے نہ آوے اور عدت گذر جاوے تو نکاح ثانی عورت کو کرنا درست اور صحیح ہے۔

عدت وفات میں لڑکی باپ کے گھر آسکتی ہے یا نہیں

سوال (۱۰۴۷) ۔ (۱) ایک شخص کا انتقال جو خود کار رہنے والا ہے لکھنؤ میں ہوا، متوفی کا بھائی اس کی بیوہ کو اور والدہ کو بمقام سدولی جو لکھنؤ کے قریب ہے وہاں پر وہ تحصیلدار ہیں لے گئے۔ اب بیوہ مذکورہ اپنے والدین کے یہاں دوران عدت میں آسکتی ہے یا نہیں۔

(۲) اگر مرحوم کے بھائی کا اس مقام سے تبادلہ ہو جائے تو اس حالت میں اپنے باپ کے گھر آکر عدت پوری کر سکتی ہے یا نہیں۔

(۳) زوجۂ مرحوم کو زمانۂ عدت کہاں پر پورا کرنا چاہیے۔

(۴) اگر عورت باپ کے گھر ہو اور شوہر کا انتقال ہو جائے تو عدت کہاں پوری کرنی چاہیے۔

الجواب (۱): ۔ اب وہ بیوہ اپنے باپ کے گھر زمانہ عدت میں نہیں آسکتی عدت وہاں پوری کر کے آوے کما فی الشامی وحکم ما انتقلت الیہ حکم المسکن الاصلی فلا تخرج منہ[2] الخ ص ۶۲۱ ج ۲ ۔

(۲) ۔ اس حالت میں اگر وہاں عدت پورا کرنے کا انتظام ہو سکے تب تو وہاں

---

[1] ھی (ای العدۃ) انتظار مدۃ معلومۃ یلزم بعد زوال النکاح (عالمگیری مصری الباب الثالث عشر فی العدۃ ص ۴۷۱ ج ۱) ظفیر۔

[2] ر د المحتار باب العدۃ ص ۵۵۲ ج ۲ ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

عدت پوری کرائی جائے، مثلاً اس کے پاس کسی کو چھوڑا جاوے، اور اگر مجبوری ہو تو پھر جو جگہ قریب تر ہو وہاں لے جاوے[1]۔

(۳) اصل یہ ہے کہ جس جگہ عورت وقت موت شوہر موجود ہو وہاں عدت پوری کرے، مجبوری کو دوسری جگہ جا سکتی ہے، پھر وہاں سے کہیں نہ جاوے، غرض یہ ہے کہ عدت میں حتی الوسع سفر سے[2] بچے۔

(۴) اس حالت میں باپ کے گھر ہی عدت پوری کرے، درمختار میں ہے۔ و تعتد ان ای معتدۃ طلاق وموت فی بیت وجبت فیہ ولا تخرجان منہ الا ان تخرج او یتھدم المنزل[3] وفی الشامی قولہ فی بیت وجبت فیہ ھو مایضاف الیھما بالسکنیٰ قبل الفرقۃ ولو غیر بیت الزوج[4] (شامی ص۶۲۱ ج۲) عدت طلاق کے وقت سے شمار ہوگی

سوال (۱۰۴۸) زید نے بذریعہ خطوط اپنی بیوی کو تین طلاق دیں، تین سال بعد زید کا خسر زید کے پاس گیا اور کہا کہ میری لڑکی کے ساتھ تمہارا کیا ارادہ ہے، زید نے دو گواہوں کے روبرو بیان کیا کہ میں پہلے خطوط میں بھی اپنی بیوی کو طلاق دے چکا ہوں اور اب بھی طلاق مکرر سہ کرر دیتا ہوں۔ اس صورت میں زید کی زوجہ پر طلاق اگر واقع ہو گئی ہے تو عدت خطوط کے وقت سے شروع ہوگی یا گواہوں کی گواہی کے وقت سے۔

---

[1] و [2] وتعتد ان ای معتدۃ طلاق وموت فی بیت وجبت فیہ ولا تخرجان منہ الا ان تخرج او یتھدم المنزل او تخاف انھدامہ او تلف مالھا او لا تجد کراء البیت ونحو ذلک من الضرورات فتخرج لاقرب موضع الیہ (الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب العدۃ فصل فی الحداد ص۵۵۴ ج۲) ظفیر۔

[3] رد المحتار باب العدۃ فصل فی الحداد ص۵۵۴ ج۲ ۱۲ ظفیر

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب :- زید کے خط اور گواہوں کے بیانات سے زید کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہونا ثابت ہوتا ہے، پس زید کی زوجہ مطلقہ ثلثہ ہوگئی اور عدت وقت تحریر خط سے شروع ہوگئی کما فی الدر المختار ومبدأ المدة بعد الطلاق و بعد الموت علی الفور وتنقضی العدة وان جهلت المرأة بهما ای بالطلاق والموت لانهما اجل فلا یشترط العلم بمضیه سواء اعترف بالطلاق او انکره ای بعد ان اقیمت علیه البینة ۱؎ در المحتار فکما کتب هذا یقع الطلاق وتلزمها العدة من وقت الکتابة ۲؎ ص ۴۲۹ ج ۲ -

ایک عورت سے دو مرد شادی کا دعویٰ کریں اور تاریخ نہ بتائیں تو دونوں فسخ سمجھے جائیں گے

سوال (۱۰۴۹) زید وعمر دونوں اس بات کے مدعی ہیں کہ ہندہ ہماری منکوحہ ہے، اور ہندہ ہر دو کے ساتھ حسب زعم خود بطور نکاح صحیح آباد بھی رہی ہے بعد ازاں ہر دو نے محکمہ شریعت میں دعویٰ کیا اور ہر ایک نے ثبوت بھی پیش کیا، قاضی نے ہر دو نکاح ناجائز قرار دے کر عورت کو علیحدہ کر دیا، اب یہ عورت نکاح ثانی کے واسطے خواہ ان میں سے کسی کے ہمراہ کرے حسب قواعد شرعیہ تو عدت گذار کر کرے گی یا نہیں -

الجواب :- قال فی الدر المختار فان برهنا فی دعوی نکاح سقطا لتعذر الجمع الی ان قال هذا اذا لم یورخا ۳؎ - پس معلوم ہوا کہ اس صورت میں جبکہ کسی نے ان دونوں مدعیوں میں سے تاریخ بیان نہیں کی تو دونوں کا دعویٰ ساقط ہے اور ان میں سے کسی کا بھی نکاح ثابت نہ ہوا، لہذا نکاح ثانی کے لئے عورت کو

۱؎ الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العدة ص ۴۲۹ ج ۲ ۱۲ ظفیر

۲؎ رد المحتار کتاب الطلاق مطلب فی الطلاق بالکتابة ص ۵۰۱ ج ۲ - ظفیر

۳؎ الدر المختار علی هامش رد المحتار باب دعوی الرجلین ص ۶۰۵ ج ۴ - ظفیر

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

عدت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

مرتدہ اسلام لانے کے بعد عدت گذار کر نکاح کرے گی

سوال (۱۰۵۰) اگر کوئی عورت مرتدہ ہوجائے تو اس کا نکاح باطل ہوجاتا ہے یا نہیں، اگر مرتدہ ہوجانے کے بعد نکاح باطل ہوجاتا ہے تو پھر مسلمان ہوکر دوسرے شخص سے بلاانقضاء عدت نکاح کرسکتی ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ درمختار میں ہے واما تداد احدھما فسخ عاجل بلا قضاء[1] وفیہ ایضاً فی باب العدۃ وھی فی حق حرۃ تحیض لطلاق[2] او فسخ بجمیع اسبابہ بعد الدخول حقیقۃً او حکماً[3] ثلثۃ حیض کوامل[4]۔ پس معلوم ہوا کہ مرتدہ کا نکاح فسخ ہوجاتا ہے اور بعد اسلام لانے کے وہ فوراً دوسرے شخص سے نکاح نہیں کرسکتی بلکہ عدت اس پر لازم ہے اگر وہ مدخولہ ہے۔ پس بلا انقضاء عدت دوسرے شخص سے نکاح نہیں کرسکتی، اور اگر یہ معلوم ہو کہ عورت نے یہ حیلہ شوہر اول سے علیحدگی کا کیا ہے اور شوہر اول اس کو رکھنا چاہتا ہے تو فقہاء نے اس پر فتویٰ دیا ہے کہ اس عورت کو مجبور علی الاسلام کرکے شوہر اول سے اس کا نکاح بجبر کرادیا جائے وتجبر علی الاسلام وعلی تجدید النکاح زجراً لھا[5] قال فی الشامی فی شرح قولہ وعلی تجدید النکاح ولا یخفی ان محلہ اذا طلب الزوج ذلک[6]۔

زمانہ عدت میں زنا سے حمل ہوجائے تو اس کی عدت وضع حمل ہے

سوال (۱۰۵۱) ہندہ اپنے شوہر خالد کے انتقال سے دوسرے روز عباس کے مکان میں آئی اور دونوں میں ناجائز تعلق ہے، جب عدت کا زمانہ بھی زنا کاری میں گذرا تو لوگوں کے کہنے پر

---

[1] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب نکاح الکافر ص۵۳۹/۲ ۱۲ ظفیر [2] ایضاً باب العدۃ ص۵۲۵/۲ و ص۵۲۶/۲ ۱۲ ظفیر۔ [3] رد المحتار باب نکاح الکافر ص۵۴۰/۲ ۱۲ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

عباس ہندہ کے ساتھ نکاح پڑھانے پر مستعد ہوا، ان صورتوں میں نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں، اگر ہندہ حاملہ ہوگئی ہو تو کتنے عرصے کے بعد نکاح ہو سکے گا۔

الجواب: - اس صورت میں عباس کا نکاح ہندہ سے بعد پوری ہونے عدت وفات یعنی دس دن چار ماہ کے وقت موت شوہر سے صحیح اور درست ہے شامی میں ہے واعلم ان المتعدۃ لو حملت فی عدتھا ذکرہ الکرخی ان عدتھا وضع الحمل ولم یفصل والذی ذکرہ محمد ان ھذا فی عدۃ الطلاق اما فی عدۃ الوفاۃ فلا تتغیر بالحمل وھو الصحیح کذا فی البدائع الخ[1]۔

خلوت صحیحہ سے پہلے شوہر مرجائے تو اس پر عدت وفات ضروری ہے

سوال (۱۰۵۲) ایک لڑکی بالغہ کا نکاح ہوا، مگر قبل خلوت صحیحہ اس کے شوہر کا انتقال ہوگیا، ایسی حالت میں اس کے لئے عدت دس روز چار مہینہ واجب ہے یا نہیں، اگر اس نے قبل دس دن چار ماہ کے نکاح ثانی کرلیا تو نکاح جائز ہوا یا نہیں۔

الجواب: - عدت وفات کی دس دن چار ماہ اس پر لازم ہے، اور عدت کے گذرنے سے پہلے جو نکاح اس لڑکی بیوہ کا کیا گیا وہ صحیح نہیں ہوا۔

حاملہ کی عدت وضع حمل ہے

سوال (۱۰۵۳) ہندہ کو حمل ہو کر اس کے پیٹ میں بچہ خشک ہوگیا، حمل کے بعد پورا ایک سال جب گذرا تو اس کا شوہر بکر فوت ہوگیا، اب اس کے شوہر کی فوتیدگی کو ایک سال تین ماہ کا عرصہ اور حمل ہوئے دو سال تین ماہ کا عرصہ گذر چکا ہے، اب تک وضع حمل کی صورت نہیں ہوئی، ہندہ دوسری جگہ نکاح کرنا چاہتی ہے، شرعاً جائز ہے یا نہیں۔

---

[1] دیکھئے رد المحتار باب العدۃ ص۵۳۲ ج۲ - ظفیر۔

[2] والعدۃ للموت اربعۃ اشھر وعشر اوطئت اولا ولو صغیرۃ (الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب العدۃ مطلب فی عدۃ الموت ص۵۳۶ ج۲) ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب:- شرعی حکم اس بارے میں یہ ہے کہ متوفی عنہا زوجہا اگر بوقت وفات شوہر حاملہ ہو۔ اگر بعد موت شوہر دو برس سے کم میں بچہ پیدا ہو جائے تو اس بچہ کا نسب اسی شوہر متوفی سے ثابت ہوتا ہے جیسا کہ در مختار میں ہے و یثبت نسب ولد معتدۃ الموت لاقل منہما ای من سنتین من وقت ای الموت[1] اور حاملہ کی عدت وضع حمل ہے کما فی الدر المختار وفی حق الحامل مطلقا او وضع جمیع حملہا[2] پس قبل وضع حمل بندہ دوسری جگہ نکاح نہیں کر سکتی ہے۔

اگر تین ماہ نو دن میں تین حیض آچکے ہیں تو عدت ختم ہو گئی اور نکاح جائز ہے

سوال (۱۰۵۴) تین ماہ نو یوم کے بعد جو نکاح ہوا ہو، وہ جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:- مطلقہ کی عدت تین حیض ہیں یعنی جس کو حیض آتا ہو۔ اس کے لئے عدت یہ ہے کہ طلاق کے بعد تین حیض پورے ہو جاویں۔ اس کے بعد نکاح ثانی کر سکتی ہے اور جس کو حیض نہ آتا ہو اس کی عدت تین ماہ ہیں، پس اگر عورت مذکورہ کو حیض آتا ہے تو دیکھنا چاہئے کہ اس عرصہ مذکورہ میں اس کو تین حیض ہو چکے ہیں یا نہیں، اگر تین حیض ہو چکے تھے اس کے بعد نکاح ہوا ہے تو نکاح صحیح ہے، اور اگر تین حیض پورے نہ ہوئے تھے تو نکاح ثانی صحیح نہیں ہوا ہے۔

گو اس کا شوہر بہت دن سے علیحدہ ہو لیکن خلوت صحیحہ کے بعد عدت لازم ہے

سوال (۱۰۵۵) ایک شخص نے اپنی بیوی سے تین سال علیحدہ رہ کر طلاق دی، عدت پوری ہونے سے پہلے دوسرے مرد سے نکاح کیا۔ مذہب حنفی کے موافق صورت مرقومہ میں نکاح درست ہے یا نہیں، بر تقدیر ثانی تجدید نکاح و توبہ واجب ہے یا نہیں۔

---

[1] الدر المختار مع رد المحتار باب ثبوت النسب ص۵۶۰ ج۲ - ظفیر

[2] ایضاً باب العدۃ ص۵۲۵ ج۲ - ظفیر

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب :- عورت اگر مدخولہ ہے یا خلوت صحیحہ ہو چکی ہے تو عدت لازم ہے اور عدت کے اندر جو نکاح ہوا وہ باطل ہے، عدت کے بعد تجدید نکاح ضروری ہے اور جو گناہ ہوا اس سے توبہ کرے۔

سوال (۱۰۵۶) امرأة طلقها زوجها في مرض موته ثلاثا وهي حامل ولم تحل في بطنها منذ خمسة أعوام فما عدتها وضع الحمل ولا يعلم وضع - يعني يكون فعل يلزمها العدة بالأشهر أم بوضع الحمل -

الجواب :- عدتها وضع الحمل لقوله تعالى وأولات الأحمال أجلهن أن يضعن حملهن وفي الدر المختار وفي الذخيرة حق الحمل مطلقا ووضع جميع حملها وفي البحر عن الخانية المتوفى عنها زوجها إذا ولدت لأكثر من سنتين من الموت حكم بانقضاء عدتها قبل الولادة بستة أشهر وزيادة فتجعل كأنها تزوجت بآخر بعد انقضاء العدة وحملت منه اهـ شامي -

سوال (۱۰۵۷) ما قولكم في طلاق امرأة غير مدخول بها هل تحتاج إلى العدة أم لا وإن تزوجت بزوجها الأول المطلق هل يجوز لها التزوج به إن طلق الزوج الأول طلاقا واحدا أو ثلاثة متفرقات أم لا - بينوا توجروا -

الجواب :- اقول وبه نستعين عورت غیر مدخولہ جس سے اس کے شوہر نے نہ وطی کی ہو نہ خلوت صحیحہ اس کو اگر طلاق دی جائے تو عدت اس پر لازم نہیں ہے لقوله تعالى فما لكم عليهن من عدة تعتدونها الآية - اور غیر مدخولہ کو اگر تین طلاق

لہ سورۃ الطلاق - ۱ - ظفیر ۲ الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العدة ص۵۳۲ - ظفیر ۳ رد المحتار باب العدة ص۵۳۲ - ظفیر ۴ سورۃ الاحزاب - ۶ - ظفیر -

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

متفرقہ دیجادیں تو وہ پہلی طلاق سے بائنہ ہوجاتی ہے، دوسری اور تیسری طلاق اس پر واقع نہیں ہوتی، لہذا زوج اول کو بلا حلالہ کے نکاح کرنا اس سے صحیح ہے ھکذا فی عامۃ کتب الفقہ۔

نکاح باطل و فاسد میں فرق نہیں اس میں جو وطی ہوئی وہ حلالہ نہیں

سوال (۱۰۵۸) ایک عورت نے زید سے نکاح کیا اور زید نے اس کو طلاق مغلظہ دی، اس عورت نے بعد انقضائے عدت عمر سے نکاح کرلیا، کچھ عرصہ بعد عمر نے بھی اس کو طلاق دیدی، اب اس عورت نے زوج اول زید سے نکاح کیا (ب) اس عورت کا زید سے نکاح کرنا حالت عدت میں یہ نکاح فاسد ہے یا باطل (ج) اس نکاح سے جو حالت عدت میں واقع ہوا، جو وطی ہوئی وہ حلالہ کے لئے کافی ہے یا نہیں، اور نکاح کرنا دوبارہ زوج اول کے لئے صحیح ہے یا نہیں۔

الجواب: - عدت گذرنے سے پہلے جو نکاح اس مطلقہ نے عمر سے کیا وہ فاسد اور باطل ہے، اور نکاح فاسد و باطل میں بقول محققین کچھ فرق نہیں ہے بخلاف بیع کے۔ شامی میں ہے فیہ ان لا فرق بین الفاسد و الباطل فی النکاح بخلاف البیع[۱] اور نکاح فاسد کے ساتھ وطی ہونا حلالہ کے لئے کافی نہیں ہے، درمختار میں ہے حتی یطأھا غیرہ[۲] بنکاح نافذ خرج الفاسد والموقوف[۳] اھ پس حلالہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ عورت بعد گذرنے عدت طلاق

---

[۱] قال لمن وطئہ غیر المدخول بھا انت طالق ثلاثا وقعن الا ان فرق بانت بالاولیٰ لا الی عدۃ ولذا لم تقع الثانیۃ الا (الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب طلاق غیر المدخول بھا ص۳۲۲ ج۲ و ص۳۲۶ ج۲) ظفیر۔

[۲] رد المحتار باب العدۃ مطلب فی النکاح الفاسد و الباطل ص۵۳۵ ج۲۔ ظفیر

[۳] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب الرجعۃ ص۵۳۹ ج۲۔ ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

کے دوسرے مرد سے نکاح کرے اور وہ بعد وطی کے طلاق دیوے پھر اس کی عدت بھی گذر جاوے اس وقت شوہر اول سے نکاح درست ہوگا کما فی الدر المختار لا ینکح مطلقۃ بھا ای بالثلث حتی یطأھا غیرہ بنکاح نافذ وتمضی عدتھا ای الثانی[1] اھ۔

طلاق والی عورت سے بلاانقضائے عدت نکاح درست نہیں

سوال (۱۰۵۹) ایک مرد نے عورت مطلقہ مختلعہ سے بعد وقوع طلاق کے چوتھے روز نکاح کیا ہے اور کہتا ہے کہ عدت ضروری نہیں، آیا نکاح صحیح ہے یا نہیں اور شخص مذکور کے لئے کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ عدت کے اندر نکاح باطل ہے قال اللہ تعالیٰ والمطلقات یتربصن بانفسھن ثلثۃ قروء[2] الآیہ والخلع طلاق کما فی الدر المختار وحکمہ ان الواقع بہ ولو بلا مال وبالطلاق علی مال طلاق بائن[3] اھ اور انکار کرنا شخص مذکور کا عدت کے ضروری ہونے سے صریح مقابلہ ہے نص قرآنی کا، پس قول اس کا باطل ہے اور شخص مذکور فاسق ہے اور واجب التعزیر ہے۔

جس کا شوہر وفات پاجائے اسکی عدت چار ماہ دس دن ہے

سوال (۱۰۶۰) زبیدہ صغیرہ کا شوہر فوت ہوگیا تو اس کی عدت چار مہینہ دس یوم ہوگی یا کم وبیش۔

الجواب:۔ پورے چار مہینہ دس دن اس کی عدت ہوگی، اس مدت

---

[1] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب الرجعۃ ص۴۲۹ ج۲ - ظفیر۔

[2] سورۃ البقرہ - ۲۸ - ظفیر۔ [3] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب الخلع ص۴۴۰ ج۲ - ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

کے پوری ہونے سے پہلے نکاح اس بیوہ کا جائز نہیں ہے۔

عدت میں نکاح جائز نہیں اور اس کے ساتھ خلوت بھی جائز نہیں

سوال (۱۰۶۱) ایک عورت کا خاوند مر گیا بعد مرنے خاوند کے دو ماہ بعد ایک شخص نے اس عورت کو پیغام نکاح دیا اور عورت نے اپنے خویش و اقارب سے کہدیا ہے۔ رات کو شب اس کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا ہے۔ جائز ہے یا نہ اور شب کو ایک جا گھر میں رہتے ہیں۔

الجواب: عدت میں نکاح باطل ہے قال اللہ تعالیٰ ولا تعزموا عقدۃ النکاح حتی یبلغ الکتاب اجلہ[1] اور بے نکاح کے اجنبی عورت کے ساتھ خلوت میں رہنا حرام ہے خواہ کھانا اس کے ہاتھ کا پکا ہوا کھاوے یا نہ کھاوے۔ الغرض کھانے میں دراصل کچھ حرج نہیں ہے، حرج اس میں ہے کہ تنہا اس کے ساتھ رہے، اور ایسی باتیں کرے جس میں تہمت ہو[2]۔

آبرو کا خوف ہو تو عدت دوسری جگہ گذار سکتی ہے

سوال (۱۰۶۲) زید سنی ایک گاؤں میں رہتا تھا جس کے اکثر باشندے رافضی ہیں اور وہ اس سے مذہبی اور قسم قسم کے تکرار رکھتے تھے۔ دفعۃً ایک دوا کے پینے سے کوئی چیز اس کو کھلا دی۔ تین چار گھنٹہ میں اس کا انتقال ہو گیا۔ اگر زید کی زوجہ اس گاؤں میں عدت کرے تو اس کی آبرو کا اندیشہ ہے اور مال کے تلف ہو جانے کا خوف ہے۔ تو کیا میں آ کر عدت کر سکتی ہے یا نہیں۔

---

[1] ولا تعزموا عقدۃ النکاح حتی یبلغ الکتاب اجلہ الآیۃ وعقد النکاح فی الآیۃ بمعنی الوطء والنہی عنہ نہی عن الوطء بطریق الاولی کذا فی الہدایۃ ولا یخفی ان الموت عطف وطئت ولا دنو صغیر یا دکتہ بنت محمد ولو عبد (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب العدۃ ص ۵۳۲ ج ۲ سورۃ البقرۃ ۲۳۵ ظفیر

[2] وھو الظاہر لحرمۃ الخلوۃ (الدر المختار باب العدۃ ص ۵۳۲ ج ۲ ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب: - ایسی حالت میں والدین کے گھر آکر عدت پوری کرنا واجب ہے[1] - فقط

تحریری طلاق میں بھی عدت لازم ہے

سوال (۱۰۶۳) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو تحریری طلاق دیدی، اس عورت پر عدت لازم ہے یا نہیں -

الجواب: - عدت اس عورت پر لازم ہے، طلاق کے وقت سے عدت تین حیض پورے کرکے دوسرا نکاح کرسکتی ہے، هكذا في كتب الفقه -

عورت جہاں تھی اور شوہر کا انتقال ہوگیا، عورت وہیں عدت گذارے گی

سوال (۱۰۶۴) شوہر نے اپنے والدین کے گھر سے ڈیڑھ سو کوس پر موجود رہتے ہوئے، اب قبل عدت بخانہ شوہر پہونچ کر رخصتی براہ ری جاوے تو جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: - جائز نہیں ہے بلکہ والدین کے گھر میں جہاں وہ بوقت موت شوہر تھی عدت پوری کرے، كذا في المختار وتعتد ان اي معتدة طلاق وموت في بيت وجبت فيه الخ -[2]

سن ایاس کے پہلے حیض سے عدت شروع ہے

سوال (۱۰۶۵) ایک عورت جس کی حالت یہ ہے کہ بلوغ کے وقت کچھ زمانہ حیض جاری رہا پھر کسی علاج کرنے سے شروع ہوکر اوقات عادت پر لگاتار آتا رہا، اب بچہ کے بعد دوبارہ پھر نہیں آیا بندش کی حالت

---

[1] وتعتد ان اي معتدة طلاق وموت في بيت وجبت فيه ولا تخرج الا ان تخرج او يتهدم المنزل او تخاف سقوطه او تطرح ولدها ونحو ذلك من الضرورات فتخرج الى مختار اي معتدة الوفاة كما دل عليه ما بعده اي والمختار باب العدة فصل في الحداد ص۲۵۹ ظفير. [2] فلما كتب هذا يقع الطلاق وتلزمها العدة من وقت الكتابة درمختار والمختار كتاب الطلاق ص۲۵۹ ظفير. کسی علاج سے عورت میں حیض جاری ہوا اور والدین کی رہائش سے کئی ہو تو علم میں ہے عدت [illegible] عورت اپنے والدین کے گھر میں عدت گذارے گی [illegible]

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

ہیں ہی اس کو طلاق ملی ہے اور تین ماہ پورے ہو گئے، حیض ایک دفعہ بھی نہیں آیا، کیا وہ کسی دوسرے شخص کے ساتھ نکاح کر سکتی ہے یا تین حیض پورے کرے، اب اس کی عمر بیس پچیس برس کے درمیان ہوگی۔

الجواب: - جب تک سن ایاس کو اس کی عمر نہ پہنچے اس وقت تک عدت تین حیض سے شمار کی جاوے گی مہینوں سے عدت معتبر نہ ہوگی، البتہ یہ ممکن ہے کہ بذریعہ دوا وغیرہ استخراج دم کرالیا جاوے۔ درمختار[1]۔

شوہر کی موت کی خبر کے بعد جو نکاح بعد عدت کیا تھا صحیح تھا مگر جب شوہر آگیا تو اب وہ عورت اسی کو ملے گی

سوال (۱۰۶۶) عظیم گھر سے چلا گیا، چھ ماہ بعد اس کے وارثان کو اس کے ایک بھائی کی طرف سے جو اس کے ہمراہ تھا موت کی اطلاع بذریعہ خط پہنچی، بعد ڈیڑھ سال کے اس کی عورت نے نکاح ثانی کر لیا، کچھ عرصہ بعد عظیم واپس آگیا، اس نے دعوی کیا کہ میری زوجہ ہے، کیا شرعاً زوجہ مذکورہ عظیم ہی کے عقد میں رہی یا کیا، پھر راضی نامہ ہو کر اس سے طلاق لی گئی، اب اس طلاق کی عدت عورت پر لازم ہے یا نہیں۔ اور نکاح ثانی کی ضرورت ہے یا نہیں، اور شوہر ثانی سے جو لڑکا ہوا وہ کس کا ہوگا۔

الجواب: - شامی کتاب المفقود میں ہے لکن لو عاد حیا بعد الحکم بموت اقر انہ قال الطحطاوی الظاہر انہ کالمیت اذا احی والمرتد اذا اسلم فالباقی فی یدورثتہ ولا یطالب بما ذہب قال ثم بعد رقمہ رأیت المرحوم ابا السعود نقلہ عن الشیخ شاہین ونقل ان زوجتہ لہ والاولاد للثانی تامل ص۳۳۲ ج۳ رد المحتار[2]۔ اس کا حاصل یہ ہے کہ جب شوہر

---

[1] وخرج بقولہ لم تحض الشابۃ الممتدۃ بالطہر بان حاضت ثم امتد طہرہا نصاحت نامتد طہرہا تصیر بالحیض الا ان وصلت الی سن الایاس (الدر المختار مع رد المحتار منخصاً باب العدۃ ص۵۲۸ ج۲ ظفیر۔ [2] رد المحتار کتاب المفقود ص۴۴۸ ج ۳ ۔ ظفیر

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

اول آگیا وہ زوجہ اسی کی ہے، اور اولاد جو دوسرے شوہر سے ہوئی وہ دوسرے شوہر کی ہے، اور اگر شوہر اول طلاق دیوے تو عدت کے بعد وہ مطلقہ دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے، اور خبر موت شوہر اول کے بعد جو اس عورت نے بعد انقضائے عدت وفات دوسرا نکاح کیا تھا وہ صحیح ہو گیا تھا، مگر شوہر اول کے آنے سے بعد وہ فسخ ہو گیا کما ظہر من عبارۃ الشامی۔

عدت کے اندر عورت کو دھوکہ دے کر کسی خاص سے شادی پر مجبور کرنا معصیت ہے

سوال (۱۰۶۷) عمر نے ایک عورت کے خاوند کے فوت ہونے کے چالیس روز بعد متوفی کے برادر حقیقی کے کہنے سے رجسٹر نکاح میں سفید ورق رکھ کر انگوٹھے لگوا لئے کہ عورت معتدہ کو معلوم ہو جائے کہ رجسٹر نکاح میں انگوٹھے لگنے سے اب میں بعد عدت کے دوسرے سے نکاح نہیں کر سکتی، اور عمر نے اس کو باور کرا دیا کہ اب تمہارا نکاح ہو گیا، زید نے عمر کو چند مردمان میں کہا کہ ایسا کرنا کرانا دھوکہ اور معصیۃ ہے، آیا ایسا کرنے سے عمر گنہگار ہوا یا نہیں۔

الجواب:- یہ بیشک دھوکہ دہی اور اخفاء حکم شرعی ہے، عورت کو تو یہ مسئلہ بتلانا چاہئے کہ اس کو اختیار ہے کہ بعد ختم عدت جس سے چاہے نکاح کرے، اور یہ کہ عدت نکاح اور وعدہ نکاح صراحۃً درست نہیں ہے نہ یہ کہ اس کو مقید اور پابند کر لیا جائے، الغرض یہ فعل مذموم ہے اور معصیۃ کبیرہ[1] ہے۔

مدخولہ پر شوہر سے دو سال الگ رہنے کے باوجود بعد طلاق عدت لازم ہے

سوال (۱۰۶۸) ایک منکوحہ عورت اپنے خاوند کے پاس چند عرصہ تک یکجا ہمبستر رہی بعد کو بوجہ رنجش دو سال تک خاوند سے علیحدہ رہی، پھر خاوند نے طلاق دیدی

---

[1] والمعتدۃ تحرم خطبتہا وصح تعریضا ومعتدۃ الوفاۃ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی الحداد ص۵۲۲ ج۲) ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

عدت واجب ہے یا نہ، اگر بلا گذرے عدت کے عورت دوسرے مرد سے نکاح کرلیوے تو یہ نکاح جائز ہے یا نہ۔

الجواب: - عدت اس پر واجب ہے، اور بدون گذرنے عدت کے دوسرا نکاح دوسرے شخص سے کرنا باطل ہے اور حرام ہے، کما قال اللہ تعالیٰ ولا تعزموا عقدۃ النکاح حتی یبلغ الکتاب اجلہ[1] الآیہ۔

عدت میں نکاح حرام ہے

سوال (۱۰۶۹) مطلقاً عدت غیر میں نکاح کرنا باطل ہے یا فاسد۔

الجواب: - معتدہ سے عدت میں نکاح کرنا حرام ہے، کما قال اللہ تعالیٰ ولا تعزموا عقدۃ النکاح حتی یبلغ الکتاب اجلہ[2] باقی یہ کہ عدت میں نکاح کرنا فاسد ہے یا باطل، اس میں دونوں قول ہیں اور محقق ابن ہمامؒ فرماتے ہیں کہ باب النکاح میں باطل اور فاسد میں کچھ فرق نہیں ہے، بعض فقہاء نے یہ فرق کیا ہے کہ اگر ناکح کو معلوم ہے کہ یہ معتدہ ہے تو نکاح باطل ہے ورنہ فاسد ہے اور باطل میں عدت لازم نہ ہوگی اور دخول اس میں زنا محض ہوگا، اور فاسد میں دخول کے بعد عدت لازم ہے والتفصیل فی کتب الفقہ

بعد خلوت صحیحہ عدت ضروری ہے

سوال (۱۰۷۰) عمر ہندہ بہن بھائی ہیں اور زید و زینب بہن بھائی ہیں، آپس میں زید کا نکاح ہندہ سے اور عمر کا نکاح زینب سے ہوا، زید و ہندہ دونوں بالغ تھے، اور عمر و زینب نابالغ، تین ماہ بعد زید نے ہندہ کو طلاق دیدی، اس واقعہ کو عرصہ تین سال کا گذر چکا ہے۔ اب دونوں بالغ ہیں، اگر عمر زینب کو طلاق دے تو اس کے واسطے عدت کا کیا حکم ہے۔

---

[1] سورۃ البقرۃ ۲۳۵ - ظفیر [2] ایضاً - ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب: - اگر عمر نے زینب کے ساتھ وطی یا خلوت کی ہے اور بعد خلوت کے عمر زینب کو طلاق دیوے گا تو زینب پر عدت لازم ہوگی۔ کما قال اللہ تعالیٰ والمطلقات یتربصن بانفسھن ثلاثۃ قروء[1] وفی الدر المختار باب عدت میں ہے تربص یلزم المرأۃ عند زوال النکاح او سببہ وجوبھا عقد النکاح الممکن بالتسلیم وما جری مجراہ من موت او خلوۃ[2] اور شامی باب المہر میں ہے وتجب العدۃ بخلوتہ وان کانت فاسدۃ لان تسمی یحصل بوجوبھا بالخلوۃ الفاسدۃ شامل لخلوۃ الصبی کذا فی البحر من باب العدۃ[3] ۲/۳۳۹ شامی۔

مطلقہ ممتدۃ الطہر کی عدت کیا ہوگی

سوال (۱۰۷۱) عورت مطلقہ ممتدۃ الطہر کی عدت کیا ہے اور اس کی عادت یہ ہے کہ ولادت کے بعد اس کو دو سال بعد حیض آتا ہے ابھی تین چار ماہ ہوئے کہ اس کو بچہ پیدا ہوا ہے، اس کے بعد طلاق ہوئی، اس کو حیض آتا ہے۔

الجواب: - قال الزاھدی وقد کان بعض اصحابنا یفتون بقول ما قالتہ فی ھذہ المسئلۃ للضرورۃ[4] شامی۔ پس اس فتوی کے مطابق عدت اس کی یعنی ممتدۃ الطہر کی نو ماہ میں ختم ہو جائے گی۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

رتقاء پر بھی بعد خلوت عدت ہوگی

سوال (۱۰۷۲) زید کا نکاح ہندہ کے ساتھ ہوا، بعد خلوت کے معلوم ہوا کہ ہندہ رتقاء ہے، جماع کے لائق نہیں ہے، اب اگر زید اس کو طلاق دیدے تو ہندہ کو عدت پوری کرنی چاہئے یا نہیں۔؟

درمختار میں ہے لا عدۃ بخلوۃ الرتقاء لکھا ہے۔

---

[1] سورۃ البقرۃ - ۲۸ - [2] طفیر [3] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب العدۃ صفحہ - طفیر [4] رد المحتار الشامی باب المھر طفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب:- شامی میں لکھا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ خلوت فاسدہ میں بھی عدت لازم ہے وتجب العدۃ بخلوتہ وان کانت فاسدۃ لان تصحیح یحصل بوجوبھا بالخلوۃ الفاسدۃ شامل لخلوۃ الصبی[1] ۔ اور درمختار کا یہ قول، فلا عدۃ بخلوۃ الرتقاء[2] قدوری کی اس تفصیل پر مبنی ہے کہ مانع شرعی ہو تو عدت واجب ہے اور مانع حسی ہو تو واجب نہیں مگر باب المہر میں صاحب درمختار نے اس قول قدوری کو نقل فرما کر فرمایا ہے والمذھب الاول، والاول ھو قولہ وتجب العدۃ فی الکل[3]۔ پس صورت مسئولہ میں ہندہ مطلقہ کی عدت پوری کر کے اس کی بہن سے نکاح ہو سکتا ہے نہ قبل عدت کے۔ فقط

نومسلمہ کی عدت جس کا شوہر مرگیا

سوال (۱۰۷۳) ایک کافرہ مسلمان ہوئی، اس کا خاوند کفر کی حالت میں انتقال کر گیا تھا، جس دن مسلمان ہوئی اس دن اس کے خاوند کی وفات کو تقریباً تین ماہ کا عرصہ ہوا تھا، آیا مسماۃ مذکور مسلمان ہونے کے دن نکاح کر سکتی ہے یا دس دن چار ماہ کا انتظار کرنا پڑے گا۔

الجواب:- درمختار میں ہے ذمیۃ غیر حامل طلقھا ذمی اومات عنھا لم تعتد عند ابی حنیفۃ اذا اعتقدوا ذلک او فی الشامی قولہ لم تعتد عند ابی حنیفۃ فلو تزوجھا مسلم او ذمی فی فور طلاقھا جاز[4] اھ، اس سے معلوم ہوا کہ کفار کے اعتقاد میں اگر عدت واجب نہیں

---

[1] رد المحتار باب المھر ص۴۶۶ ج۲ ۔ ظفیر [2] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب العدۃ ص۵۲۵ ج۲ ۔ ظفیر ۔ [3] ایضاً باب المھر ص۴۷۳ ج۲ ظفیر
[4] رد المحتار باب العدۃ مع ھامشہ ص۵۴۵ ج۲ ۱۲ ظفیر ۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

ہے تو اس عورت نومسلمہ سے فوراً نکاح درست ہے۔

عدت والی عورت کا کسی کی غمی شادی میں جانا درست نہیں

سوال (۱۰۷۴) ایک عورت عدت میں ہے۔ اس کے بھائی یا قریب رشتہ دار کے موت ہوگئی تو اس کو وہاں جانا چاہیے یا نہیں۔

الجواب:- عورت کو عدت میں بلا ضرورت مکان عدت سے نکلنا اور کسی کی شادی غمی میں شریک ہونا درست نہیں[1] ہے۔

ایک جواب پر اشکال کا جواب

سوال (۱۰۷۵) الرشید ۵ جلد ۴ ماہ صفر ۱۳۳۲ھ صفحہ ۲۹ میں درج ہے کہ جبکہ دو مرد عادل گواہی تین طلاق کی دیتے ہیں تو طلاق واقع ہوگئی، اور عدت وقت طلاق سے واقع ہوگی وغیرہ وغیرہ۔

اس جواب کو احقر کو سمجھنے میں کچھ دقت پیش آئی، جس کے خلاصہ کرنے کے لئے مجبور ہوں، جس میں وجوہات ذیل سے پیچیدگی پیدا ہوتی ہے یعنی بہشتی زیور ص ۲۴۲ حصہ چہارم پر تحریر ہے کہ طلاق بائن دینے کے بعد پھر دھوکہ سے عدت کے اندر مطلقہ سے صحبت کرلی تو اب اس دھوکہ کی صحبت کی وجہ سے ایک عدت اور واجب ہوگئی، اب تین حیض اور پورے کرے، جب تین حیض اور گذر جاویں گے تو دونوں عدتیں ختم ہوجاویں گی۔

اب صفائی اس امر کی ضروری ہے کہ اگر مطلقہ سے دھوکہ سے صحبت کی جاوے تب بھی دوسری عدت کی ضرورت ہے، کیا قصداً کرے تو اس حالت

---

[1] ولا تخرج معتدۃ رجعی وبائن بای فرقۃ کانت علی ما فی الظہیریۃ او فیلزمہا ان تکتری بیت الزوج لوحیۃ او مکلفۃ من بیتہا اصلا لا لیلا ولا نہارا ولا الی صحن دار فیہا منازل لغیرہ ولو باذنہ لانہ حق اللہ تعالیٰ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب العنۃ فصل فی الحداد ص ۲۲۴ ج ۲) ظفیر

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

ہیں دوسری عدت کی ضرورت نہیں ؟ جیسا کہ الرشید کے جواب مسئلہ سے مراد حاصل ہوتی ہے۔ نیز بعد طلاق کے بعد تعلقات و اختلاط زن و شوئی قصداً جاری تھے، اس لئے شمار عدت وقت طلاق سے شروع ہوگی نہ کہ اخیر مرتبہ صحبت کرنے کی تاریخ سے۔

الجواب :- درمختار میں ہے واذا وطئت المعتدۃ بشبھۃ ولو عن المطلق وجبت عدۃ اخری[1] اس کا حاصل یہ ہے کہ اگر طلاق دینے والا عدت میں اپنی مطلقہ سے دھوکہ اور شبہ سے وطی کرے تو دوسری عدت لازم ہے جیسا کہ آپ نے یہ مسئلہ بہشتی زیور سے بھی نقل کیا ہے اور علامہ شامی نے اس پر یہ لکھا ہے کہ شبہ اور دھوکہ سے وطی کی صورت یہ ہے کہ شوہر نے یہ سمجھا کہ مجھ کو وطی حلال ہے یا تین طلاق کے بعد بلا حلالہ کے نکاح کرکے وطی کرے[2]، اور اگر جانتا ہے کہ یہ مطلقہ مجھ پر حرام ہے اور پھر وطی کرے تو وہ موطوءہ بالشبہ نہیں ہے۔ اور دوسری عدت لازم نہیں ہے ومفادہ انہ لو وطئھا بعد الثلث فی العدۃ بلا نکاح عالما بحرمتہ لا تجب عدۃ اخری لانہ زنا[3] اھ ملخصا۔

غیر مدخولہ مطلقہ پر عدت نہیں لیکن جس کا شوہر مرجائے اس پر ہر حال میں عدت ہے مدخولہ ہو یا نہ ہو

سوال (۱۰۷۶) ہر ایک امام مسجد کو سرکار کی طرف سے ایک رجسٹر برائے اندراج نکاح ملا ہوا ہے، جس کے سرورق پر یہ مسائل ہیں، متوفی الزوج

---

[1] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب العدۃ مطلب فی وطء المعتدۃ بشبھۃ ج ۲ ص ۵۳۶ و ج ۲ ص ۵۳۹۔ ظفیر [2] وذلک کالموطوءۃ للزوج فی العدۃ بعد الثلاث بنکاح وکذا بدونہ اذا قال ظننت انھا تحل لی او بعد ما ابانھا بالفاظ الکنایۃ (رد المحتار باب ایضاً ج ۲ ص ۵۳۶۔ ظفیر [3] رد المحتار باب العدۃ مطلب فی وطء المعتدۃ بشبھۃ ج ۲ ص ۵۳۷ ۱۲ ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

غیر مدخولہ کو عدت، بعد از طلاق زوجہ سالی سے قبل گزرنے عدت کے نکاح کا عدم جواز ہے، آیا فی الواقع یہ مسائل صحیح اور قابل عمل ہیں یا نہیں۔

الجواب:- یہ ہر دو مسئلہ صحیح ہیں، مطلقہ اگر غیر مدخولہ اور غیر خلوت شدہ ہو تو اس پر عدت نہیں ہے، کما قال اللہ تعالیٰ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّونَهَا[1] الآیہ، لیکن متوفی عنہا زوجہا پر ہر حال میں عدت لازم ہے، خواہ وہ مدخولہ ہو یا نہ ہو، کیونکہ اس کے لئے مطلقاً عدت کا حکم آیت وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ[2] الآیہ سے ثابت ہوتا ہے۔

مطلقہ اور متوفی عنہا زوجہا کی عدت میں فرق

سوال (۱۰۷۷) جو عورت ناقابل حمل عقیمہ یا نابالغہ ہونے کے سبب سے ہو مگر اس کا شوہر قابل وطی ہے، یا جو مرد عنین یا نابالغ ہو مگر اس کی زوجہ قابل حمل ہے، تو ہر دو صورت میں عورت کا حاملہ نہ ہونا مسلم ہے، تو جب ایسی عورت بیوہ یا مطلقہ ہو تو اس پر عدت لازم ہوگی یا نہیں، اور اگر عدت ہوگی تو کتنے ایام کی ہوگی، اور صورت اول میں دخول ناممکن حمل کے بعد عورت مطلقہ ہوگئی اور صورت ثانی میں بلا دخول، کیونکہ بوجہ شوہر کے عنین یا نابالغ ہونے کے دخول کا احتمال ہی نہیں، مگر بلا دخول عورت کو مطلقہ کر دیا تو ہر دو صورت میں کتنا مہر دینا ہوگا۔

الجواب:- شوہر کے مرنے کی صورت میں عورت پر پوری عدت وفات دس دن چار ماہ لازم ہے، خواہ دخول وخلوت ہوئی یا نہ ہوئی ہو۔ اور مہر پورا لازم ہے،

---

[1] سورۃ الاحزاب رکوع ۷۔ [2] ظفیر ع سورۃ البقرۃ رکوع ۳۔ ظفیر ع ۲ المحرر یتلکد باحد معان ثلثۃ الدخول والخلوۃ الصحیحۃ وفوت احد الزوجین سواء کان مسمی او مہر المثل حتی لا یسقط شئی بعد ذلک (عالمگیری مصری الباب السابع فی المہر فصل ثانی ج ۱ ظفیر)

www.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

اور طلاق کی صورت میں اگر طلاق قبل دخول وقبل خلوت صحیحہ ہو تو عورت پر عدت لازم نہیں اور مہر نصف لازم ہے قال اللہ تعالیٰ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا الآیہ ۔

خوف خرابی صحت کی وجہ سے عدت میں نقل مکانی جائز ہے

سوال (۱۰۷۸) زید نے وفات پائی، اہلیہ زید کے ایام عدت کے ایک ماہ ۱۸ یوم گذر چکے ہیں، جس جگہ قیام ہے وہاں بوجہ خرابی آب وہوا بیماری بکثرت ہے جس کی وجہ سے سخت پریشانی لاحق ہے، اس وجہ سے اہلیہ زید نقل مکان پر محض اس خیال سے کہ تبدیل آب وہوا ہو جاوے اور جو تفکرات لاحق ہیں وہ دور ہو جاویں آمادہ ہے۔ آیا ایام عدت میں نقل مکان جائز ہے یا نہیں ۔

الجواب :۔ ردالمحتار میں اعذار خروج معتدہ میں سے یہ بھی لکھا ہے ۔ قولہ ونحو ذلک منہ ما فی الظہیریۃ لو خافت باللیل من اھل المیت والموت ولا احد معہا لہا التحول لو الخوف شدید[1] اذ الاظہر[2] انہ پس شدت خوف کو عذر جواز خروج قرار دیا ہے، لہذا بصورت مسئولہ دوسرے مکان میں بغرض تبدیل آب وہوا وزوال افکار وہموم بصحت عقیدہ منتقل ہونا درست ہے ۔

زانیہ اگر شوہر رکھتی ہے تو طلاق کے بعد اس پر عدت ضروری ہے

سوال (۱۰۷۹) ایک شخص کی زوجہ زانیہ ہے شوہر نے اس کو بدچلن دیکھ کر ایک ماہ ہوا طلاق دیدی اور قبل طلاق کے تین ماہ سے حاملہ ہے اور کبھی اپنے شوہر کے نزدیک نہیں گئی اور جس شخص کا حمل ہے اس سے شوہر نے ۲۵ روپیہ لے کر طلاق دی ہے ۔ ایسی حالت میں زانی سے ایام عدت کے اندر نکاح اس عورت کا درست ہے یا نہیں

---

[1] سورۃ الاحزاب رکوع ۶ ۔ ۱۲ ظفیر ۔ [2] ردالمحتار باب العدۃ فصل فی الحداد ص۵۵۴ ج۲ ۱۲ ظفیر

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب:۔ عدت اس عورت کی جو بوقت طلاق حاملہ ہے وضع حمل ہے جس وقت بچہ پیدا ہو جاوے گا اس وقت عدت اس کی پوری ہوگی، اور وہ بچہ شوہر اول کا ہی شرعاً قرار دیا جائے گا کذا فی کتب الفقہ، بچہ پیدا ہونے سے پہلے اس عورت کا دوسرا نکاح درست نہیں ہے بالکل حرام قطعی ہے کما قال اللہ تعالیٰ ولا تعزموا عقدۃ النکاح حتی یبلغ الکتاب اجلہ[1] الآیۃ۔ ترجمہ اور نہ قصد کرو تم عقد نکاح کا یہاں تک کہ عدت پوری ہو، وقال اللہ تعالیٰ واولات الاحمال اجلھن ان یضعن حملھن[2] الآیۃ (ترجمہ) اور حمل والی عورتوں کی عدت یہ ہے کہ وہ بچہ جنیں۔

عدت میں نکاح جائز نہیں ہوا

سوال (۱۰۸۰) ایک عورت جس کا خاوند عرصہ دو سال سے مفقود الخبر رہا اور خبر گیراں نان پارچہ کے علاوہ دوسرے ملک میں جا کر خط و کتابت سے بھی واسطہ نہ رکھا، اب معلوم ہوا کہ اس کا خاوند گوڑگانو میں آگیا، مسماۃ نے طلاق نامہ لکھوایا ہم مئی کو اور ۲ مئی کو دوسرا نکاح کر لیا، یہ نکاح ہو گیا یا نہیں مہر اور خرچ عدت وغیرہ کا بھی فیصلہ ہو گیا ہے۔

الجواب:۔ اگر عورت مدخولہ ہے یا خلوت صحیحہ ہو چکی ہے تو عدت طلاق تین حیض پورا کرنا یا اگر حیض نہ آتا ہو تو تین ماہ عدت کے پورا کرنا لازم ہے، عدت کے اندر نکاح حرام اور باطل ہے، یہ حکم شرعی ہے کہ عدت کے اندر نکاح نہ ہونا چاہئے کسی کے دعویٰ وغیرہ پر مبنی نہیں ہے قال اللہ تعالیٰ ولا تعزموا عقدۃ النکاح حتی یبلغ الکتاب اجلہ[3] الآیۃ۔

---

[1] سورۃ البقرہ رکوع ۳۰ ۔ ۱۲ ظفیر [2] سورۃ الطلاق رکوع ۱ ۔ ۱۲ ظفیر

[3] سورۃ البقرہ رکوع ۳۰ ۔ ۱۲ ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

مرتدہ بعد اسلام دوسرے مرد سے شادی کرسکتی ہے یا نہیں

سوال (۱۰۸۱) ایک مرتدہ کو حالت ارتداد میں ایک سال یا زیادہ گذر گیا، اب اگر یہ مرتدہ بعد اسلام لانے کے دوسرے شخص سے نکاح کرنا چاہے تو کرسکتی ہے یا نہیں کیونکہ اس مرتدہ کو اس زمانہ میں بموجب شرع شریف شوہر اول کے واسطے مجبور نہیں کرسکتے، اور اگر شوہر اول اس مرتدہ کو حالت ارتداد میں یا قبل ارتداد کے طلاق ثلثہ دیدے تو ہر سہ حالت میں بعد اسلام لانے کے عدت گذارنا ہوگا یا نہیں کیونکہ حالت ارتداد میں ایک سال گذر گیا، صورت اول میں صرف ارتداد ہے اور ثانی وثالث میں طلاق ہے، اگر صورت ثانی وثالث میں کسی مشرک سے نکاح کرے تو یہ حلالہ کے لئے معتبر ہوگا یا نہ۔

الجواب: ۔ مرتدہ کو اسلام لانے اور شوہر اول سے نکاح کرنے پر مجبور کرنے کا فتویٰ درمختار میں نقل کیا ہے وتجبر علی الاسلام وعلی تجدید النکاح[۱] زجرًا لها بمهر يسير از وعليه الفتوىٰ وفی الشامی ويقع طلاق زوج المرتدة عليها مادامت فی العدة لان الحرمة بالردة غير متابدة فانها ترتفع بالاسلام فيقع طلاقه عليها فی العدة مستتبعا فائدته من حين متها عليه بعد الثلث حرمة مغياة بوطی زوج آخر[۲] اھ وفی الدر المختار ايضا او ذميا لذمية ای ولو كان التحليل لاجل زوجها المسلم كما فی البحر[۳] شامی اس اخیر عبارت سے معلوم ہوا کہ مشرک سے شادی کرنے سے اور وطی سے تحلیل ہوجاوے گی اور عبارت سابقہ سے معلوم ہوا کہ عدت

---

[۱] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب نکاح الکافر ص ۵۴۰ ج ۲ ۱۲ ظفیر۔

[۲] رد المحتار باب نکاح الکافر ص ۵۳۹ ج ۲ ۱۲ ظفیر۔

[۳]

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

حالت ارتداد میں واجب ہوتی ہے، پس بعد اسلام کے عدت جدید کی ضرورت نہیں ہے۔

غیر مدخولہ ایک طلاق سے بائن ہوجاتی ہے اس پر عدت نہیں

سوال (۱۰۸۲) ایک شخص بالغ عاقل نے اپنی منکوحہ غیر مدخولہ کو طلاق ثلاثہ دیدی، پھر اس عورت غیر مدخولہ کا نکاح دوسرے شخص سے کیا گیا مگر پھر بھی وہ غیر مدخولہ رہی اور اسی حالت میں شوہر دوم نے بھی طلاق ثلاثہ دیدی اور عورت کنواری رہی، زمانہ طلاق دیگر میں عورت بالغہ ہوگئی ہے، کیا یہ عورت شوہر اول کے ساتھ شرعاً نکاح کرسکتی ہے یا نہیں۔ اور اس صورت میں اس کو عدت گذارنی ہوگی یا نہیں۔

الجواب: غیر مدخولہ کو طلاق دینے میں عدت لازم نہیں ہوتی اور غیر مدخولہ کو اگر متفرق طور سے تین طلاق دی جاویں تو تین طلاق اس پر واقع نہیں ہوتی البتہ اگر دفعۃً ایک لفظ سے تین طلاق دیجاویں مثلاً یہ کہا جاوے کہ تجھ پر تین طلاق ہیں تو تینوں واقع ہوجاتی ہیں، اور تین طلاق میں حلالہ کی ضرورت ہے اور حلالہ میں شوہر ثانی کی وطی ضروری ہے، پس اگر شوہر اول نے تین طلاق ایک دفعہ ایک لفظ کے ساتھ دی تھی جیسا کہ اوپر گذرا تو بلا وطی شوہر ثانی کے شوہر اول اس سے نکاح نہیں کرسکتا اور اگر تین طلاق متفرق دی تھی تو غیر مدخولہ ایک طلاق سے بائنہ ہوگئی باقی دو طلاق اس پر واقع نہیں ہوئی، اس صورت میں بلا حلالہ کے شوہر اول اس سے دوبارہ نکاح کرسکتا ہے[1]۔

---

[1] قال لمن وجته غیر المدخول بها انت طالق ثلاثا انما وقعت واحدة حتی ذکر العدد کان الوقوع به لان البائن فرق البائن بالاولی لا الی عدة ولذا لم تقع الثانیة (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب طلاق غیر المدخول بها ص ۵۲۲ ج ۲) ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

بیوی کے رہتے ہوئے سالی سے نکاح کیا خلوت سے پہلے علیحدہ کرائی گئی تو اس پر عدت نہیں ہے

سوال (۱۰۸۳) مسمی رمضان نے اپنی سالی مسماۃ مہنی سے باوجود ممانعت نکاح کرلیا، بلحاظ حرمت جمع بین الاختین اس کو برادری سے خارج کردیا نکاح کے آٹھ دس روز بعد تفریق کرائی گئی، علیحدگی سے تیسرے یا چوتھے روز اس کا نکاح ایک دوسرے مرد سے کردیا گیا، شرکاء نکاح کا یہ بیان ہے کہ مسمی رمضان اور مسماۃ مہنی دونوں حلف سے بیان کرتے ہیں کہ خلوت صحیحہ نہیں ہوئی، اس صورت میں ان دونوں کا قول اس بارے میں صحیح اور معتبر ہوگا یا نہیں اور عدت کی ضرورت ہوگی یا نہیں، تیسرے چوتھے روز تفریق سے جو نکاح ہوا وہ صحیح ہوا یا نہ۔

الجواب: اس میں عدت کی ضرورت نہیں ہے اور قول ان دونوں کا در بارہ عدم وطی معتبر ہے قال فی الشامی وتقدم فی باب المہر ان الدخول فی النکاح الفاسد موجب للعدۃ[1] پس نکاح اس غیر مدخولہ کا جب کہ تفریق کے بعد تیسرے یا چوتھے روز ہوا صحیح ہوا۔

خلوت صحیحہ نہیں ہوئی ہو تو مطلقہ پر عدت نہیں

سوال (۱۰۸۴) زید کا نکاح ہندہ سے بحالت صغر سنی ان کے ورثاء نے کردیا تھا، بالغ ہونے کے بعد بوجہ رنجش باہمی زید و ہندہ میں خلوت صحیحہ بھی نہیں ہوئی، نکاح کے گیارہ سال بعد اب زید نے مجمع عام میں تین طلاق دے کر یا قنامہ تحریر کردیا ہے تو ہندہ پر عدت لازم ہے یا بغیر عدت کے دوسرا نکاح کرسکتی ہے۔

الجواب: ہندہ کو اس صورت میں عدت کرنے کی ضرورت نہیں ہے بدون عدت کے پورا کرنے کے دوسرا نکاح کرسکتی ہے۔ قال اللہ تعالیٰ ثم طلقتموھن من قبل ان تمسوھن فما لکم علیھن من عدۃ تعتدونھا[2] الآیۃ۔

---

[1] رد المحتار باب العدۃ مطلب فی النکاح الفاسد والباطل ص۵۲۵ ج۲ وظہیریہ علی الہندیہ ص۲۷۰ ج۱ ب۱۲ فصل ۱۰ فی العدۃ۔

www.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

عدت میں کسی بھی مصلحت سے نکاح جائز نہیں

سوال (۱۰۸۵) ایک عورت نے چار پانچ یوم ہوئے اپنا عقد اپنے دیور کے ساتھ کیا، صحبت نہیں ہوئی۔ وہ عورت اس سے ناخوش ہے اور اپنا نکاح دوسرے شخص سے کرنا چاہتی ہے، اگر اس شخص سے طلاق دلا کر فوراً نکاح کرا دیا جاوے اور صحبت بعد گزرنے عدت کے کی جاوے تو اس طرح کا عقد کرنا جائز ہے یا نہیں، یہ عقد مصلحتاً کیا جاتا ہے۔

الجواب: عدت کے اندر نکاح کسی طرح اور کسی مصلحت سے درست نہیں ہے، ایسا نکاح قطعی حرام اور باطل ہے، ہرگز کسی مصلحت دنیاوی کی وجہ سے ایسے گناہ کبیرہ کا قصد نہ کیا جاوے[1]، لیکن عدت مدخولہ پر واجب ہوتی ہے پس اگر قبل دخول وقبل خلوت اس سے طلاق لیجاوے اور وہ طلاق دیدے تو فوراً دوسرا نکاح عورت مطلقہ غیر مدخولہ کر سکتی ہے کما قال اللہ تعالیٰ ثم طلقتموھن من قبل ان تمسوھن فمالکم علیھن من عدۃ تعتدونھا[2]

غیر مدخولہ پر عدت نہیں ہے مگر مدخولہ پر عدت ہے

سوال (۱۰۸۶) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو بایں طور طلاق دی کہ جلسۂ اول میں ایک طلاق معافی مہر ایک دفعہ۔ جلسۂ دویم میں ایک طلاق بعد معافی مہر۔ جلسہ سویم میں ایک طلاق بلا معافی مہر۔ اس صورت میں مہر معاف ہوا اور طلاق واقع ہوئی یا نہیں، اور عدت لازم ہوگی یا نہیں۔

الجواب: اس صورت میں تین طلاق اس عورت پر واقع ہوگئی اور مہر ساقط ہوگیا، اور عورت اگر مدخولہ تھی تو عدت اس پر لازم ہے اور عدت طلاق

---

[1] اما نکاح منکوحۃ الغیر ومعتدتہ الخ لم یقل احد بجوازہ فلم ینعقد اصلا (شامی باب العدۃ ص۵۲۵ ج۲) ظفیر۔ [2] سورۃ الاحزاب - ۴۹ — ۱۲ ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

کی تین حیض ہیں اور جس کو حیض نہ آتا ہو اس کی عدت تین ماہ ہیں[1] -

بعد خلوت عدت ہوگی خواہ سال بھر علیحدہ رہنے کے بعد طلاق دی ہو

سوال (۱۰۸۷) جس عورت کو شوہر کے یہاں سے آئے ہوئے اپنے ماں باپ کے یہاں ایک سال ہوا ہے، اور اب اس کے شوہر نے اس کو طلاق دیدی، تو اس صورت میں اس عورت پر عدت ہے یا نہیں -

الجواب :- اگر خلوت یا صحبت ہو چکی ہے تو عدت لازم[2] ہے -

مندرجہ ذیل صورتوں میں عدت

سوال (۱۰۸۸) - (۱) جس عورت کے بچہ پیدا ہوا، چار روز بعد اس کا شوہر مرگیا، اس کی عدت کیا ہے - (۲) ایک عورت اور مرد میں جدائی ہوگئی کہ عورت باپ کے گھر چلی گئی، ایک سال بعد شوہر مرگیا، اس عرصہ میں وہ شوہر ان کے گھر نہیں گیا تو اس عورت پر عدت ہے یا نہیں - (۳) نابالغہ عورت کا خاوند مرگیا ہو تو عدت آتی ہے یا نہیں - (۴) ایک عورت شوہر سے لڑکر باپ کے گھر چلی آئی پانچ سال گذرنے پر طلاق دیدی، اس پر عدت ہے یا نہیں -

الجواب :- (۱، ۲) پہلی دو صورتوں میں عدت اس عورت کی

---

[1] تحیض لطلاق او بعد الدخول حقیقۃ او حکما او ثلاث حیض کوامل الاولی العدۃ فی من لم تحض لصغر او کبر او بلغت بالسن لم تحض او ثلاثۃ اشہر بالاھلۃ لو فی الغرۃ والا فبالایام (الدر المختار) (علی ھامش رد المحتار باب العدۃ ص ۵۲۵ ج ۲) غیر مدخول ہے تو ایک طلاق بائن واقع ہوگی اور عدت نہیں ہوگی.

[2] وسبب وجوبھا عقد النکاح المتأکد بالتسلیم وما جری مجراہ من موت او خلوۃ ای صحیحۃ (ایضاً ص ۵۲۲ ج ۲) ظہیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

چار ماہ دس یوم ہیں[1] ۔ (۳) اور تیسری صورت میں بھی عدت چار ماہ دس یوم ہیں[2] (۴) چوتھی صورت میں اگر وہ عورت مدخولہ تھی یا خلوت ہو چکی تھی تو عدت اس کی تین حیض ہیں اگر حیض آتا ہو، ورنہ تین ماہ ہیں[3] ۔

نامرد کی مطلقہ پر عدت ہے

سوال (۱۰۸۹) زید نامرد ہے وہ چاہتا ہے کہ اپنی زوجہ ہندہ کو طلاق دیدے اور ہندہ بھی طلاق لینا چاہتی ہے۔ بعد طلاق ہندہ کو عدت کی ضرورت عقد ثانی کے لئے ہے یا نہیں ۔

الجواب :۔ اگر خلوت ہو چکی ہے اگرچہ صحبت نہ ہوئی ہو تو ہندہ پر بعد طلاق کے عدت لازم ہے اور عدت طلاق کی اس عورت کے لئے جس کو حیض آتا ہو تین حیض ہیں، پس ہندہ طلاق کے بعد عدت گذار کر دوسرا نکاح کر سکتی ہے کما فی الدر المختار باب المہر والخلوۃ الخ کالوطی الخ ولو کان الزوج مجبوبًا او عنینًا او خصیًا[4] الخ ۔

عدت میں عورت کے لئے زیب وزینت درست نہیں

سوال (۱۰۹۰) ایک بیوہ عدت کی حالت میں زینت کرنے بلکہ سفاح تک سے باز نہیں آئی، اور برملا کہیں کی کہیں چلی جاتی ہے، کیا ایسی عورت کا نکاح عدت سے پہلے ہو سکتا ہے ۔

---

[1] والعدۃ للموت اربعۃ اشہر وایام لو فی الغرۃ کما مر وعشر من الایام بشرط بقاء النکاح صحیحا الی الموت مطلقا وطئت او لا ولو صغیرۃ الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب العدۃ ص۵۳۲ ج۲ ظفیر [2] والعدۃ للموت اربعۃ اشہر وعشرا ولو صغیرۃ (ایضا) ظفیر [3] وسبب وجوبہا عقد النکاح المتأکد بالتسلیم وما جری مجراہ من موت او خلوۃ الخ (ایضا ص۵۳۲ ج۲) ظفیر [4] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب المہر ص۵۳۶ ج۲ ظفیر۔

www.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب:- عدت کے اندر نکاح کرنا باطل ہے اور بیوہ کو ایام عدت میں جکہ چار مہینہ اور دس روز ہے[1]، زیب وزینت کرنا اور رنگے ہوئے کپڑے پہننا مثل سرخ وزرد کی اور زیور اور ریشمی کپڑا وخوشبو وغیرہ استعمال کرنا جائز نہیں، عالمگیری میں ہے علی المبتوتۃ والمتوفی عنہا زوجہا اذا کانت بالغۃ مسلمۃ الحداد فی عدتہا[2] اور حدیث حضرت عائشہؓ سے روایت ہے ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یحل لامرأۃ تؤمن باللہ والیوم الاخر ان تحد علی میت فوق ثلث الا علی زوج اربعۃ اشہر وعشرا[3]۔ اور اس کو عدت کے مکان ہی میں رہنا لازم ہے اور اگر کسی امر ضروری کے لئے مکان سے باہر جانے کی ضرورت ہو تو دن میں یا بعض حصہ رات میں نکلنا درست ہے، عالمگیری میں ہے المتوفی عنہا زوجہا تخرج نہارا دبعض اللیل ولا تبیت فی غیر منزلہا[4] اور عدت کے اندر نکاح کرنا صحیح نہیں ہے۔

پانچ سال علیحدہ رہنے کے باوجود بعد خلوت عدت ہوگی

سوال (۱۰۹۱) ایک لڑکی جس کی عمر آٹھ سال کی تھی، اس کے والد نے برضائے خود ایک شخص سے اس کا نکاح کر دیا تھا، اس کے بعد وہ ایک سال سے کچھ کم اپنی سسرال رہی پھر کسی وجہ سے والدین کے یہاں چلی آئی، اب عرصہ پانچ سال کا گذر گیا وہ واپس سسرال نہیں گئی، پس اب باہمی مخالفت زوجین کی وجہ سے اس کے شوہر نے

---

[1] اما نکاح منکوحۃ الغیر ومعتدتہ الم یقل احد بجوازہ فلم ینعقد اصلا (رد المحتار باب العدۃ مطلب فی النکاح الفاسد والباطل ص۵۳۵ ج۲) ظفیر

[2] عالمگیری مصری الباب الرابع عشر فی الحداد ص۴۷۶ ج۲ ظفیر۔

[3] مشکوۃ عن البخاری ومسلم باب العدۃ ص۲۸۳ ظفیر

[4] عالمگیری الباب الرابع عشر فی الحداد ص۴۷۷ ج۲ ظفیر۔

www.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

اس کو طلاق دے کر اپنے سے جدا کر دیا ہے، کیا اس لڑکی مطلقہ کو شرعاً نکاح ثانی کے لئے عدۃ ہے یا نہیں اگر ہے تو کتنی۔

الجواب:۔ اگر شوہر نے اس سے وطی یا خلوت کی ہے تو عدت اس پر لازم ہے اگر اس کو حیض آنے لگا ہے تو عدۃ اس کی تین حیض ہیں، اور اگر ابھی اس کو حیض نہیں آیا تو عدت اس کی تین ماہ ہیں[1]، اور اگر وطی اور خلوت اس سے نہیں ہوئی تو کچھ عدت لازم نہیں ہے کما قال اللہ تعالیٰ ثم طلقتموھن من قبل ان تمسوھن فما لکم علیھن من عدۃ تعتدونھا فمتعوھن وسرحوھن سراحا جمیلا[2] الآیۃ۔

ایام عدت میں جو زنا سے حاملہ ہوگئی اس کی عدت وضع حمل ہے

سوال (۱۰۹۲) ایک عورت نے عدت طلاق کے اندر ایک شخص سے زنا کیا جس سے وہ عدت گذارنے کے بعد نکاح کرنا چاہتی تھی، مگر زنا سے اس کو حمل رہ گیا، عورت ومرد دونوں اس امر کے مقر اور یقین کرنے والے ہیں کہ حمل طلاق دہندہ کا نہیں بلکہ ہم دونوں کے فعل سے نطفہ قرار پایا ہے، اب عورت کو طلاق کی عدت گذار کر اس مرد سے نکاح کرنا چاہئے یا بعد وضع حمل کے، اور بچہ کس کے نسب سے شرعاً سمجھا جاوے گا اور یہ بخوبی ظاہر ہے اور معلوم کہ عورت کا طلاق دہندہ شوہر قوت مردی سے بیکار تھا جس کے باعث مجبوراً عورت کو اس نے طلاق دی ہے اور اس

---

[1] رجل تزوج امرأۃ نکاحا جائزا فطلقھا بعد الدخول او بعد الخلوۃ الصحیحۃ کان علیھا العدۃ کذا فی فتاوی قاضیخان اذا فمن تحیض فعدتھا ثلثۃ اقراء اذا والعدۃ لمن لم تحض لصغر او کبر او بلغت بالسن ولم تحض ثلثۃ اشھر کذا فی النقایہ (عالمگیری کشوری باب العدۃ ص۵۴۲ ج۲ و ص۵۴۳ ج۲) ظفیر۔ [2] سورۃ الاحزاب۔ ۶۔ ظفیر

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

بناء پر عورت چاہتی ہے کہ اگر وضع حمل سے قبل کوئی صورت نکاح کی ہو تو میری پردہ پوشی ہو جاوے، جواب اس کا جلد مرحمت ہو۔

الجواب :- عدت اس مطلقہ کی اس صورت میں وضع حمل ہے بعد وضع حمل کے دوسرے مرد سے نکاح صحیح ہوگا قبل وضع حمل کے نکاح ثانی درست نہیں ہے اور وقت طلاق سے دو برس کے اندر اگر بچہ پیدا ہو تو اگرچہ طلاق بائنہ یا طلاق ثلثہ ہو نسب اس بچہ کا شوہر اول سے ثابت ہوگا بدوں دعویٰ کے کما یثبت بلا دعوۃ احتیاطاً فی مبتوتۃ جاءت بہ لاقل منھما من وقت الطلاق اذ ولدتقی بمضی عدۃ الاذی مختار[1] ملخصا۔

سوال (۱۰۹۳) زید نے ایسی عورت سے نکاح کیا جس کا خاوند ایک جب سے طلاق دی تھی اس وقت سے عدت ہوگی پہلے لکھ دینے سے عدت نہیں ہوگی

اور پہلا موجود تھا، نکاح ہونے کے بعد پہلا خاوند دعویدار ہوا، منکوحہ پہلے خاوند کے یہاں جانے سے گریز کرتی رہی، ایسی حالت میں جب ہر دو خاوند میں تکرار شروع ہوا تو اہل بستی یا اہل برادری کے مجبور کرنے یا باہم تکرار رفع کرنے کو پہلے خاوند سے طلاق دلوادی اور طلاقنامہ میں مضمون مندرجہ مع چند گواہوں کے ایک اسٹامپ پر تحریر کر دیا گیا ہے، مضمون یہ ہے (میں اپنی عورت کو طلاق دے چکا ہوں جس کو عرصہ چھ ماہ کا گذرا، اب میں لاوعویٰ ہوں، مورخہ ۱۵ر فروری ۱۹۱۹ء) واقعہ یہ ہے کہ دراصل طلاقنامہ ۶ ماہ قبل جیسا کہ اسٹامی کاغذ پر ظاہر کیا نہیں دیا گیا ہوگا، اب طلاق دینے کے بعد عورت کو ایام عدت پورے کرنے چاہئے یا نہیں، اور وہ پہلا نکاح ثانی کہ طلاق نامہ تحریر کرنے کے چند روز پیشتر ہوا ہے جائز قرار پا سکتا ہے یا نہیں۔

---

[1] الدر المختار علی ھامش رد المحتار فصل فی ثبوت النسب ص۵۵۵ ج۲ ظفیر

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب: ۔ طلاق اس وقت واقع ہوئی جب کہ شوہر نے طلاق دی پس اگر وہ ماہ قبل طلاق نہ دی تھی اور یہ غلط لکھوایا ہے تو اب بطلاق واقع ہوئی اور عدت اس کے بعد تین حیض گذارنا چاہئے، اس کے بعد نکاح ثانی کیا جاوے۔ قبل طلاق وقبل عدت کے جو نکاح ہوا وہ صحیح نہیں ہوا[1]۔

عدت میں دنوں کا شمار قمری ہوگا یا کیا

سوال (۱۰۹۴) بہشتی زیور اور غایۃ الاوطار میں ہے کہ صغیرہ اور آئسہ اور بالغہ غیر حائضہ کی عدت طلاق وموت کا شمار اگر طلاق یا موت پہلی تاریخ کو واقع ہوئی تو حساب ہر مہینے کا ہلال سے ہوگا اگر درمیان مہینے کے واقع ہوئی تو حساب ہر مہینے کا تیس دن کا انتہی، یہ شمار صحیح ہے۔

الجواب: ۔ اس پر عمل کرنا چاہئے قال فی ردالمحتار فی المحیط اذا اتفق عدۃ الطلاق والموت فی غرۃ الشھر اعتبرت الشھور بالاھلۃ وان نقصت عن العدد وان اتفق فی وسط الشھر فعند الامام اعتبر بالایام فتعتد فی الطلاق بتسعین[2] یوما۔

خلع کی عدت

سوال (۱۰۹۵) عدت خلع کی عند الحنفیہ کیا ہے (۲) عدت طلاق کے اندر اگر میاں بیوی جمع کر نکاح کیا جاوے تو ولی اور قاضی وشاہدو حاضرین کے نکاح میں فتور آئے گا اور تجدید نکاح کی ضرورت ہوگی یا نہیں (۳) اگر کوئی ایسے نکاح سے مانع ہو اور خلاف شرع سمجھ کر اس مجلس سے چلا وے تو اس کو اجر عند اللہ ملے گا یا نہیں۔

الجواب: ۔ خلع عند الحنفیہ طلاق بائن ہے، پس عدت اس کی مانند عدت طلاق کے تین حیض ہیں حائضہ کے لئے اور تین ماہ ہیں غیر حائضہ کے لئے

---

[1] واما نکاح منکوحۃ الغیر ومعتدتہ الخ لم یقل احد بجوازہ فلم ینعقد اصلا (ردالمحتار باب العدۃ ج ۲ ص ۵۳۵) ظفیر۔ [2] ایضاً ص ۵۲۹ ج ۲ ۱۲ ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

درمختار میں ہے وحکمہ ان الواقع بہ الخ طلاق بائن[1] الخ (۲) عدت کے اندر دوسرے شخص سے نکاح کرنا باطل[2] ہے اور نکاح کرنے والی اور اس کے معین سب فاسق و عاصی ہیں توبہ کریں، لیکن ان کے نکاح میں کچھ فتور اور خلل نہیں آیا۔ کیونکہ نکاح کا ٹوٹنا ان کے مرتد ہونے پر مرتب ہے اور یہ ارتداد نہیں ہے (۳) وہ شخص مثاب و ماجور ہے لانکارہ المنکر۔

نادہندہ مطلقہ پر عدت

سوال (۱۰۹۶) ایک عورت کا شوہر بعد نکاح کے سات برس ہوئے چھوڑ کر چلا گیا اور بے خبر تھا، اب شوہر کا اجمیر میں پتہ لگا، اس کو جے پور میں لائے، دریافت کرنے پر جواب دیا کہ میں عورت کے قابل نہیں ہوں، اور یہ بھی عورت سے معلوم ہوا کہ کبھی صحبت نہیں ہوئی، شوہر مذکور نے عورت کے روبرو چار گواہ کے طلاق دیدی، دائی سے معلوم ہوا کہ عورت حاملہ نہیں ہے، طلاق سے ایک ماہ بعد عورت مذکور کا نکاح ایک دیگر شخص سے کرایا گیا، ایام حیض بدستور جاری ہیں، نکاح ثانی جو عورت مذکور کا کیا گیا یہ شرعاً جائز ہوا یا نہ، اور اب عورت مذکور کو عدت کے ایام پورے کرنے چاہئے یا نہیں۔

الجواب: - نکاح مذکور جو طلاق سے ایک ماہ بعد ہوا وہ ناجائز اور باطل ہوا، عدت کے بعد نکاح صحیح ہوگا، اور عدت طلاق کی تین حیض ہیں، اس عورت کو شوہر ثانی سے علیحدہ کر کے تین حیض پورے کرا کر پھر نکاح کیا جاوے[3]۔

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الخلع ص۲۲۶ ج۲ ظفیر [2] اما نکاح منکوحۃ الغیر ومعتدتہ الخ فلم یقل احد بجوازہ فلم ینعقد اصلا (رد المحتار باب العدۃ ص۵۳۵ ج۲) ظفیر۔ [3] وخلوۃ المجبوب خلوۃ صحیحۃ عند ابی حنیفۃ و خلوۃ العنین والخصی خلوۃ صحیحۃ کذا فی الذخیرۃ (عالمگیری کشوری باب المہر فصل ثانی ص۳۱۵ ج۲) واما نکاح منکوحۃ الغیر ومعتدتہ الخ لم یقل احد بجوازہ (رد المحتار باب العدۃ ص۵۳۵ ج۲) ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

جو منکوحہ زنا کے ساتھ کئی سال سے ہے بعد طلاق اس پر عدت ہوگی یا نہیں

سوال (۱۰۹۷) ایک عورت منکوحہ اپنے زوج کو چھوڑ کر غیر کے ساتھ بطور یار اں چلی گئی، اس یار نے اس کو تین چار برس اپنے پاس رکھا اور اسی کوشش میں تھا کہ خاوند اس کو طلاق دیدیوے تاکہ میں اس عورت سے نکاح کرلوں آخر کار خاوند نے اس کو طلاق دیدی تو کیا یہ عورت مطلقہ عدت گذارے گی یا نہیں اور بوقت گذارنے عدت کے یہ شبہہ ہوتا ہے کہ یہ عورت اپنے خاوند سے تین چار سال علیحدہ رہی ہے، اور اس مدت میں خاوند نے اس سے وطی نہیں کی، اور عدت شرعاً استبراء رحم کے لئے مقرر ہے اور اس صورت میں استبراء حاصل ہے۔

الجواب: وہ عورت جب کہ اپنے شوہر کی مدخولہ ہے یا خلوت ہوچکی ہے تو عدت اس پر لازم ہے، کیونکہ عدت دراصل فوت نعمت نکاح کی وجہ سے ہے اور سوگ نکاح کے جانے کا ہے، یہی وجہ ہے کہ مجرد خلوت سے بھی عدت لازم ہوجاتی[1] ہے کہ وہاں بعض اوقات سوائے فوت حرمت نکاح کے اور کچھ نہیں ہے۔ فقط

بیوہ حاملہ کا نکاح وضع حمل سے پہلے جائز نہیں

سوال (۱۰۹۸) بیوہ عورت کو دو ماہ کا حمل ہے نکاح درست ہے یا نہیں یا کہ بعد وضع حمل کے نکاح کرنا درست ہے۔

الجواب: نکاح اس کا قبل وضع حمل کے درست نہیں ہے، بعد وضع حمل کے نکاح کرنا چاہئے[2]۔

---

[1] وسبب وجوبها عقد النكاح المتأكد بالتسليم وما جرى مجراه من موت او خلوة اى صحيحة (الدر المختار على هامش رد المحتار باب العدة ص۵۳۳ ج۲) ظفير

[2] وليس للمعتدة بالحمل مدة سواء ولدت بعد الطلاق او الموت بيوم او اقل اه وشرط انقضاء هذه العدة ان يكون ما وضعت قد استبان خلقه (عالمگيرى كشورى باب العدة ص۵۲۵ ج۲) ظفير۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

عدت میں تھامے رکھنے کی نیت سے بھی نکاح جائز نہیں

سوال (۱۰۹۹) اگر کسی بیوہ کا نکاح عدت کے اندر بایں اندیشہ کر دیا جاوے کہ عدت تک اس کو کوئی بہکا دیوے اور دوسرا نکاح پڑھوالے اور صحبت نہ کی جاوے تو یہ نکاح درست ہے یا نہیں۔

الجواب: عدت کے اندر کسی طرح اور کسی خیال سے نکاح درست نہیں ہوتا، وہ نکاح بالکل باطل ہے۔ اور ایسا کرنے والے فاسق و عاصی ہیں[1]۔

عورت جہاں رہتی تھی گو وہ اس کے شوہر کا گھر نہ ہو وہیں عدت گذارے

سوال (۱۱۰۰) جو عورت اپنے باپ یا کسی دوسرے کے گھر میں رہتی ہے مع الزوج یا بلا زوج اور مع رضاء الزوج یا بلا رضاء اس کا جب شوہر مرے تو اس کو وہیں عدت پوری کرنی چاہیے جہاں رہتی ہے یا شوہر کے گھر جاکر اور اگر دفن سے قبل یا بعد شوہر کے گھر چل جائے تو وہ عدت کہاں پوری کرے آیا شوہر کے گھر یا جہاں رہا کرتی تھی۔

الجواب: درمختار میں ہے وتعتد ان ای معتدۃ طلاق و موت فی بیت وجبت فیہ الخ (ردمحتار) ھو ما یضاف الیھما بالسکنیٰ قبل الفرقۃ ولو غیر بیت الزوج[2] ہ شامی اس کا حاصل یہ ہے کہ جس گھر میں عورت پہلے سے رہتی ہو اگرچہ وہ شوہر کا گھر نہ ہو عدت اسی گھر میں پوری کرے، یعنی اگرچہ شوہر وہاں نہ ہو جیسا کہ من بیتھا کی شرح میں شامی میں ہے قولہ من بیتھا متعلق بقولہ ولا تخرج والمراد بہ ما یضاف الیھما بالسکنیٰ حال وقوع الفرقۃ والموت ھدایہ سواء کان مملوکا

---

[1] اما نکاح منکوحۃ الغیر ومعتدتہ الخ لم یقل احد بجوازہ فلم ینعقد اصلا (ردالمحتار باب المھر ص۲۷۲ ج۲) ظفیر

[2] دیکھئے ردالمحتار فصل فی الحداد ص۲۷۴ ج۲ - ۱۲ ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

للزوج او غیرہ حتی لو کان غائبا دھی فی دار اجرۃ قادرۃ علی دفعھا فلیس لھا ان تخرج[1] الخ ۔

نابالغہ مطلقہ پر بھی بعد خلوت عدت ہے

سوال (۱۱۰۱) زید بالغ نے زنستی سے پہلے ہندہ نابالغہ کو طلاق دیدی، اس صورت میں ہندہ نابالغہ پر طلاق کی عدت واجب ہے یا نہیں ۔

(۲) اگر ہندہ نابالغہ شوہر کے ساتھ رہی ہو لیکن ہندہ قابل صحبت نہ ہو تو اس صورت میں عدت طلاق کی ہوگی یا نہیں ۔

الجواب:۔ شوہر بالغ نے اگر اپنی زوجہ نابالغہ کو قبل خلوت طلاق دیدی تو نابالغہ پر عدت لازم نہیں ہے ۔ قال اللہ تعالیٰ ثم طلقتموھن من قبل ان تمسوھن فما لکم علیھن من عدۃ تعتدونھا[2] الآیۃ

(۲) خلوت ہو جانے سے عدت لازم ہو جاتی ہے اگرچہ صحبت نہ ہوئی ہو کذا صرح بہ فی الشامی[3] ۔

شوہر اقرار کرے چھ ماہ پہلے طلاق دی تھی تو عدت اسی وقت سے شمار ہوگی

سوال (۱۱۰۲) اگر شخصے اقرار بحضور جماعۃ کند کہ طلاق از مدت شش ماہ خود دادہ است اندریں صورت عدت از وقت اقرار محسوب خواہد شد یا از شش ماہ مجری است ۔

الجواب:۔ اگر او درحقیقت شش ماہ قبل از تکلم طلاق نہ دادہ و آں کس

---

[1] رد المحتار فصل فی الحداد ص۵۸۵ ج۲ ظفیر [2] سورۃ الاحزاب-۶- ظفیر

[3] وسبب وجوبھا عقد النکاح المتأکد بالتسلیم وما جری مجراہ من موت او خلوۃ (الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب العدۃ ص۵۲۲ ج۲) والخلوۃ کالوطئ فیما یجئ ای من الاحکام (ایضاً باب المھر ص۵۶۵ ج۲) ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

دریں اقرار کاذب بود طلاق فی الحال واقع خواہد شد وعدت ہم ازیں وقت وقوع طلاق شمار کردہ خواہد شد لان الانشاء فی الماضی انشاء فی الحال درمختار وادیمکن تصحیحہ اخبارا لکذبہ[1] انشائی واگر فی الواقع شوہر قبل ازیں بہ شش ماہ طلاق دادہ بود عدت ازاں وقت شمار کردہ خواہد شد، الغرض عدت بعد از وقوع طلاق شمار می شود[2]۔

کیا کرایہ والے مکان میں عدت ضروری ہے

سوال (۱۱۰۳) ایک عورت متوفی عنہا زوجہا عدت کے اندر اپنے والدین کے گھر جاسکتی ہے، کیونکہ اس کا شوہر کرایہ کے مکان میں رہتا تھا، عورت مفلس ہے کھانے پینے کو بھی نہیں۔

الجواب:۔ اگر عورت کو اس مکان کا کرایہ دینا پڑتا ہے اور اس کو اس کی قدرت وطاقت ہے، تو عدت میں دوسرے مکان میں جانا درست نہیں ہے۔ (اور اگر اس کی طاقت نہیں ہے تو دوسرے مکان میں جاسکتی ہے[3]۔ ظفیر)۔

عدت میں اگر عورت زنا سے حاملہ ہوجائے تو اس کی عدت وضع حمل ہوگی

سوال (۱۱۰۴) ایک شخص نے اپنی بیوی مسماۃ حسنو کو طلاق دی، جس وقت طلاق دی تھی اس وقت وہ حاملہ نہ تھی، زمانہ عدت میں اس نے زنا کیا اور اس زنا سے حاملہ ہوگئی، تو اب اس کی عدت کس طرح ہوگی؟ اور مسماۃ حسنو اب ایک اور شخص قاسم کے ساتھ نکاح کرنا چاہتی ہے، جائز ہے یا نہیں؟۔

---

[1] رد المحتار باب الصریح ص۶۰۷ ج۲ - ظفیر

[2] ابتداء العدۃ فی الطلاق عقیب الطلاق (عالمگیری کشوری باب العدۃ ص۵۴۸ ج۲) ظفیر

[3] وتعتد ان معتدۃ طلاق وموت فی بیت وجبت فیہ الا ان تخرج او یتہدم المنزل او لا تجد کراء البیت ونحو ذلک من الضرورات فتخرج لاقرب موضع الیہ (درمختار) قولہ لاتجد الخ افاد انہا لو قدرت علیہ لزمہا من مالہا (رد المحتار باب الحداد ص۵۵۴ ج۲) ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب: ۔ درمختار اور شامی میں ہے کہ اگر عدت میں مطلقہ حاملہ عن الزنا ہو جاوے تو عدۃ اس کی وضع حمل[1] ہے واعلم ان المعتدۃ لو حلت فی عدتہا ذکر الکرخی ان عدتہا وضع الحمل ولم یفصل الذی ذکرہ محمد ان ہذا فی عدۃ الطلاق[2] اھ شامی، پس نکاح قائم کے ساتھ بعد بچہ پیدا ہونے کے جائز ہوگا، اس سے پہلے جائز نہیں ہے۔

مطلقہ عدت گذرنے کے بعد نکاح کر سکتی ہے

سوال (۱۱۰۵) ایک عورت کو اس کے شوہر نے عرصہ ۴ سال کا ہوا طلاق دیدی تھی، اب عورت نکاح کرنا چاہتی ہے جائز ہے یا نہ؟

الجواب: ۔ اب نکاح اس کا درست ہے، ضرور کرلے یہ بہت اچھا ہے

زمانۂ عدت کا نکاح باطل ہے اور بعد عدت والا درست ہے

سوال (۱۱۰۶) زید مرگیا، عدت وفات گذرنے سے پہلے اس کی عورت نے دوسرا نکاح کرلیا، جب زید کی عدت گذر گئی، اس وقت اس عورت نے تیسرا نکاح کرلیا، مؤخر الذکر نکاح صحیح ہوا یا نہیں؟

الجواب: ۔ جو نکاح عدت میں ہوا تھا وہ باطل ہوا[3]، پس مؤخر الذکر نکاح صحیح ہے۔

---

[1] فاذا حبلت فی العدۃ تنقضی بوضعہ سواء کان من المطلق او من زنا او من نکاح فاسد اذا ولدتہ بعد المتارکۃ لاقبلہا کما قدمناہ (رد المحتار باب العدۃ ص۵۳۹ ج۲) ظفیر [2] ایضاً ص۵۳۱ ج۲ ۔ ۱۲ ظفیر۔

[3] اما نکاح منکوحۃ الغیر ومعتدتہ (الی قولہ) لم یقل احد بجوازہ فلم ینعقد اصلاً (رد المحتار باب المہر ص۴۸۲ ج۲) ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

مطلقہ ثلثہ کی عدت

سوال (۱۱۰۷) جس عورت کو ایک مجلس میں اس کے خاوند تین طلاقیں دیدیں تو اس مطلقہ کی عدت کتنی مدت ہوگی۔

الجواب: تین حیض[1] فقط

نامرد کی بیوی پر خلوت کے بعد عدت لازم ہے

سوال (۱۱۰۸) ایک عورت کے خاوند نے جو کہ نامرد ہے، اپنی زوجہ کو طلاق دیدی، عورت دوسرا نکاح کرنا چاہتی ہے، اس صورت میں اس عورت پر عدت لازم ہے یا نہیں۔

الجواب: اگر شوہر نامرد سے خلوت ہو چکی ہو، اور اس کے بعد طلاق دی ہو تو عدت لازم ہے، عدت کے اندر نکاح دوسرے مرد سے صحیح نہیں ہے قال فی الدر المختار ردالخلوۃ ان کالوطی ولو کان الزوج مجبوبا او عنینا[2]

معتدہ کا شادی میں نکلنا درست نہیں ہے

سوال (۱۱۰۹) متوفی عنہا زوجہا کو عدت کے اندر اپنے بھائی یا والدین کے یہاں کسی شادی وغیرہ میں دن دن یا کچھ حصہ رات کو جانا اور پھر رات کو اپنے گھر واپس آجانا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: متوفی عنہا زوجہا کو عدت کے اندر جو فقہاء نے دن کو یا بعض حصہ رات میں باہر جانے کی اجازت دی ہے، اس کی وجہ نفقہ وغیرہ کی ضرورت ہے اگر یہ ضرورت نہ ہو تو پھر وہ مثل مطلقہ کے ہے کہ عدت میں نکلنا اور کہیں جانا اس کو درست نہیں ہے، چنانچہ درمختار میں ہے حتی لو کان عندھا کفایتھا صارت

---

[1] وھی (ای العدۃ) فی حق حرۃ تحیض لطلاق او فسخ بعد الدخول حقیقۃ او حکما ثلاث حیض کوامل (الدر المختار علی ھامش رد المحتار ص۵۲۵ ج۲ باب العدۃ) ظفیر

[2] الدر المختار علی ھامش الطحطاوی باب المھر ص۵۲۳ و ص۵۲۴ ج۲) ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

کالمطلقة فلا یحل لها الخ، وج۔ فتح اور ایسا ہی شامی میں فتح القدیر سے منقول ہے۔ پس متوفی عنہا زوجہ کو بھائی یا والدین کے گھر شادی وغیرہ میں دن کو بھی جانا درست نہیں ہے۔

شوہر پر عدت نہیں ہے

سوال (۱۱۱۰) میری اہلیہ کے انتقال کے ۳۴ روز بعد میرے سالہ نے اپنی لڑکی سے میرا نکاح کر دیا، آیا مجھ کو مثل عورت کے عدت گذارنے کے کچھ تامل کرنا چاہئے تھا یا کیا۔

الجواب:۔ مرد پر کچھ عدت نہیں ہے، بعد مرنے زوجہ کے اس کی بھتیجی سے فوراً نکاح درست[1] ہے

دودھ پلانے والی عورت کی عدت بھی تین حیض ہی ہے

سوال (۱۱۱۱) ایک عورت کو اس کے شوہر نے طلاق دیدی، عورت کی گود میں چونکہ بچہ شیر خوار موجود ہے اور وہ دودھ اس کا پیتا ہے، اس وجہ سے اس عورت کو ایام شیر خوارگی میں حیض نہیں آتا بلکہ دو سال کے بعد جب بچہ کا دودھ چھڑاتی ہے، اس وقت حیض آتا ہے۔ اس وقت عورت نہ حاملہ ہے نہ آئسہ ہے، پس اس صورت میں عدت اس عورت کی بالحیض ہوگی یا بالاشہر، اور نکاح کب درست ہوگا۔

الجواب:۔ قال فی الدر المختار وهی فی حق حرة تحیض ای ثلث حیض کوامل[2] الخ۔ پس معلوم ہوا کہ اس صورت میں عدت مسماۃ مذکورہ مطلقہ کی تین حیض ہیں، جب تک تین حیض پورے نہ ہوں گے، نکاح اس کا درست نہیں ہے۔

---

[1] الدر المختار علی هامش الطحطاوی فصل فی الحداد ص۲۳۶ ج۲ ظفیر

[2] واصطلاحاً تربص یلزم المرأة (ایضاً ص۲۱۲ باب العدة) ظفیر

[3] الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العدة ص۵۲۵ ج۲ ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

جس کی عدت وضع حمل ہو، اگر دوا سے حمل گرادے تو عدت پوری ہوگی یا نہیں

سوال (۱۱۱۲) عورت مطلقہ جس کی عدت وضع حمل ہو، وہ اپنی مدت حمل پوری ہونے سے پہلے اگر اپنے حمل کو کسی دوا وغیرہ سے ساقط کردیوے تو اس کی عدت پوری ہوجاوے گی یا نہ۔

الجواب:۔ اگر مطلقہ حاملہ کسی حیلہ وتدبیر سے حمل کو ساقط کرادے تو اگر اس حمل کے بعض اعضاء ظاہر ہوگئے تھے مثل ہاتھ پیر وغیرہ کے تو عدت اس کی پوری ہوجاتی ہے[1] وسئل عما ظہر بعض خلقہ کید او سحر ثم ولدا او تنقضی بہ العدۃ الدر المختار[2]۔

عدت طلاق میں جو زنا سے حاملہ ہوجائے اس کی عدت وضع حمل ہے

سوال (۱۱۱۳) جو عورت عدت طلاق کے اندر زنا سے حاملہ ہوجاوے اس کی عدت کیا ہوگی، اور زانی سے جو نکاح قبل وضع حمل ہوا وہ صحیح ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ جو عورت عدت کے اندر زنا سے حاملہ ہوجاوے اس کی عدت وضع حمل سے پوری ہوتی ہے فی رد المحتار عن الحاوی الزاھدی اذا حبلت المعتدۃ وولدت تنقضی بہ العدۃ سواء کان من المطلق او من زنا[3] اور اس زانی نے جو نکاح قبل وضع حمل کیا وہ باطل اور ناجائز ہے کیونکہ وہ نکاح عدت میں ہوا، اور نکاح عدت کے اندر باطل ہے۔

---

[1] واذا اسقطت سقطا ان استبان بعض خلقہ انقضت بہ العدۃ لانہ ولد والا فلا (رد المحتار باب العدۃ ص ۵۳۱ ج ۲) ظفیر۔

[2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار

[3] رد المحتار باب العدۃ ص ۵۳۱ ج ۲ ظفیر

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

شوہر کے عیسائی ہوتے ہی عورت نکاح سے خارج ہوگئی لیکن اس پر عدت لازم ہے

سوال (۱۱۱۴) زید نے مذہب عیسائی اختیار کرلیا، اب اس کا نکاح ہندہ مسلمہ کے ساتھ باقی رہا یا نہیں، اور ہندہ دوسرا نکاح کرسکتی ہے یا نہیں، اور ہندہ پر عدت ہے یا نہیں، اگر ہے تو کب سے عدت شمار ہوگی، آیا وقت ارتداد زید سے یا وقت فسخ نکاح سے۔

الجواب:- قال فی الدر المختار (او اری تداد احدھما فسخ عاجل اھ وفیہ وعلیہ نفقۃ العدۃ اھ وفیہ ایضاً وھی فی حق حرۃ ولو کتابیۃ تحت مسلم تحیض لطلاق اھ ولو جمیعاً او فسخ بجمیع اسبابہ اھ ثلث حیض کوامل اھ قولہ بجمیع اسباب مثل الانفساخ بخیار البلوغ والعتق وعدم الکفاءۃ وملک احد الزوجین الاخر والردۃ فی بعض الصور اھ (شامی[1] جلد ثانی)

پس معلوم ہوا کہ صورت مسئولہ میں ہندہ زید کے نکاح سے خارج ہوگئی، اور عدت ہندہ پر لازم ہے بعد عدت وہ دوسرا نکاح کرسکتی ہے، اور زمانہ عدت وقت ارتداد شوہر سے شمار ہوگا۔

مرتدہ پر عدت لازم ہے

سوال (۱۱۱۵) اگر بصورت ترک اسلام اس کی منکوحہ اس پر حرام ہے اور نکاح اس کا فسخ ہو تو ایسی عورت کیلئے عدت شرعی ہے؟

الجواب:- عدت واجب ہے[2]۔

---

[1] دیکھئے رد المحتار باب العدۃ ص۵۲۵ ج۲ ظفیر۔ [2] واری تداد احدھما فسخ عاجل فللموطوءۃ کل مھرھا ولغیرھا نصفہ لو اری تد وعلیہ نفقۃ العدۃ (در مختار) قولہ وعلیہ نفقۃ العدۃ ای لو مدخولا بھا اذ غیرھا لا عدۃ علیھا وافاد وجوب العدۃ سواء اری تداد اری تدت بالحیض او بالاشھر لو صغیرۃ او آئسۃ او بوضع الحمل کما فی البحر (رد المحتار باب نکاح الکافر ص۵۳۹ ج۲) ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

عدت والی عورت کا نکاح باطل ہے

سوال (۱۱۱۶) ایک شخص کا انتقال ہو گیا، اس کی بیوی سے عدت کے اندر اس کے خسر نے نکاح ثانی کرا دیا۔ نکاح پڑھنے والے کو معلوم نہیں کہ عدت پوری ہوئی یا نہیں، دوسرے اس مجمع میں بڑے اکابر موجود تھے۔ بعض عالم بھی تھے کہ اس کی عدت پوری نہیں ہوئی، انھوں نے اس وقت کچھ تذکرہ نہیں کیا۔ اگلے روز کہا کہ عدت کے اندر نکاح پڑھا دیا۔ اب ان کا نکاح ہوا یا نہ۔ اہل مجلس گنہگار ہوئے یا نہیں، نیز اہل مجلس کا نکاح باقی رہا یا نہ۔

الجواب: ۔ جب کہ واقعی عدت اس کی پوری نہیں ہوئی تھی، تو وہ نکاح باطل اور ناجائز ہے[1]، اور اہل مجلس عقد میں سے جن کو علم تھا کہ عدت پوری نہیں ہوئی اور پھر کچھ نہ بولے گنہ گار فاسق ہوئے توبہ کریں اور جن کو علم نہ تھا وہ گنہگار نہیں ہوئے، اور ان میں سے نکاح کسی کا نہیں ٹوٹا، کیونکہ نکاح کافر و مرتد ہونے سے ٹوٹتا ہے، اور یہ فعل گناہ ہے کفر و ارتداد نہیں۔

مجذوم کی بیوی جو کئی برس شوہر سے علیحدہ رہی طلاق کے بعد اس پر بھی عدت ضروری ہے

سوال (۱۱۱۷) ایک شخص مجذوم اپنی عورت کو طلاق دینے پر آمادہ ہے اور وہ پندرہ سولہ سال سے جذام میں مبتلا ہے، صاحب فراش ہے، کیا ایسی حالت میں بھی اس کی عورت کو عدت کی ضرورت ہوگی۔

الجواب: ۔ جب کہ وہ عورت مدخولہ ہے یا اس سے خلوت ہو چکی ہے۔ یعنی اگر کسی وقت بھی خلوت یا صحبت ہو چکی ہو تو عدت بعد طلاق کے اس پر لازم ہے۔ اور عدت مطلقہ کی اگر اس کو حیض آتا ہو تین حیض ہیں، پس عدت

---

[1] النکاح منکوحۃ الغیر و معتدتہ (الی قولہ) لحریق احد بجوارہ فلم یعقد اصلا (رد المحتار باب العدۃ ص۲۳۵ ج۲) ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

گذرنے سے پہلے دوسرا نکاح صحیح نہ ہوگا۔[1]

مرنے والے شوہر نے وطی نہ کی ہو تو بھی عدت وفات ضروری ہے

سوال (۱۱۱۸) ایک شخص فوت ہوا، اس کی عورت بعمر بیس سال ہے، اس کے والدین نے ۳۵ یوم میں اس کا نکاح ایک اور شخص سے کر دیا، لیکن عورت نکاح ثانی جبریہ ہو جا اور پیشتر خاوند سے وطی ہو جانا بیان نہیں کرتی ہے یعنی وطی کر کے نہیں مرا، تو یہ نکاح ثانی جائز ہوا یا نہ، اگر بالغہ عورت کا خاوند بغیر وطی مر جاوے تو بھی عدت موت ضروری ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ جس عورت کا شوہر مر جاوے اگرچہ اس نے وطی نہ کی ہو، تب بھی عدت اس عورت پر چار ماہ دس یوم کی واجب ہے، جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا یتربصن بانفسھن اربعۃ اشھر وعشرا[2] الآیۃ۔ پس یہ آیت علی الاطلاق متوفی عنہا زوجہا کی عدت مدت مذکورہ کے ساتھ واجب کرتی ہے، خواہ وہ عورت موطوءہ ہو یا نہ ہو کذا فی کتب الفقہ[3]۔ لہٰذا نکاح اس عورت کا جو قبل از اختتام عدت ہوا باطل اور حرام و ناجائز ہے

خوف ہو تو عدت شوہر کے گھر کے بجائے والدین کے یہاں گذارنا درست ہے

سوال (۱۱۱۹) ایک لڑکی ۲۰ جنوری ۱۹۲۰ء کو بیوہ ہو گئی ہے جو اپنے شوہر کے مکان پر سکونت پذیر ہے، بیوہ مذکورہ کو کھانے پینے کی سخت تکلیف ہے اور اس کی سسرال والے

---

[1] وتجب العدۃ فی الکل ای کل انواع الخلوۃ احتیاطا (الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب المھر ص۴۵۳ ج۲) ظفیر۔ [2] سورۃ البقرۃ ۔ ۳۰ ۔ ظفیر

[3] والعدۃ للموت ای بعۃ اشھر وعشر من الایام بشرط بقاء النکاح صحیحا الی الموت مطلقا وطئت اولا ولو صغیرۃ الخ (الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب العدۃ ص۵۳۰ ج۲) ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

طرح طرح کی سختی اور تشدد کرتے ہیں، وجہ یہ ہے کہ وہ لوگ یہ چاہتے ہیں کہ بعد عدت فوراً ہی اپنی مرضی کے موافق بیوہ کا عقد ثانی کر دیویں، اور بیوہ یہ چاہتی ہے کہ اپنے والدین کی رضاء سے عقد کرے، بحالت مذکورہ اگر اندر ایام عدت بیوہ مذکورہ والدین کے مکان پر آکر عدت پوری کرے تو کر سکتی ہے یا نہیں، کیونکہ وہاں پر علاوہ معاملات مذکورہ کے یہ بھی اندیشہ ہے کہ اگر بیوہ نے ان کی رضہ مندی کے موافق نکاح سے انکار کیا تو وہ ضرور مار پیٹ کریں گے جس سے اندیشہ جان کا بھی ہے یا بیوہ خودکشی پر آمادہ ہو جاوے۔

الجواب:- ایسے اندیشہ اور خوف کی حالت میں وہ بیوہ اپنے والدین کے گھر آکر عدت پوری کر سکتی ہے[1]۔

کافر عورت مسلمان ہوئی اس کا شوہر مسلمان نہیں ہوا، اس پر عدت لازم ہے یا نہیں

سوال (۱۱۳۴) ایک کافرہ عورت داخل اسلام ہوئی اور اس کا خاوند جو کافر ہے مسلمان نہیں ہوتا تو کیا ان دونوں میں شرعاً تفریق ہو جائے گی، اور عورت پر عدت لازم آئے گی یا نہ۔ اگر اس عورت نے مسلمان ہونے کے بعد فوراً کسی مسلمان سے نکاح کر لیا تو یہ نکاح صحیح ہوگا یا نہ۔

الجواب:- درمختار میں ہے ولو اسلم احدھما ثم ای دار الحرب ویلحق بھا او لم تبن حتی تحیض ثلثا او تمضی ثلثۃ اشھر قبل اسلام الآخر اقامۃ لشرط الفرقۃ مقام السبب[2] الخ، اس عبارت سے واضح ہوا کہ

---

[1] وتعتد ان ای معتدۃ طلاق وموت فی بیت وجبت فیہ الا ان تخرج او یتھدم المنزل او تخاف او نحو ذلک من الضروریات فتخرج لاقرب موضع الیہ (الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب العدۃ ص۵۵۴ ج۲) ظفیر۔ [2] ایضاً باب نکاح الکافر ص۳۵۲ ج۲ و ص۳۷۴ ج۲ - ۱۲ ظفیر۔

www.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

اس ملک میں اگر کوئی عورت شوہر والی اسلام قبول کرے اور اس کا شوہر اسلام نہ لاوے تو تین حیض یا تین ماہ کے بعد وہ اپنے شوہر سے بائنہ اور مطلقہ ہوگی۔ اور آگے یہ کہا ہے ولیست بعدتہ[1] یعنی یہ تین حیض عدت کے نہیں ہیں، بلکہ یہ مدت قائمقام انکار شوہر کے ہیں، اسلام لانے سے پھر اس میں اختلاف ہوا ہے کہ علاوہ ان تین حیض کے اور عدت عورت پر لازم ہوگی یا نہیں، امام صاحب کے قاعدہ کے موافق اس پر عدت لازم نہ ہوگی اور تین حیض مذکورہ گذرنے کے بعد نکاح ثانی اس کو حلال ہے، اور قبل اس مدت کے نکاح صحیح نہ ہوگا۔

مسلمان عورت مرتد ہو جائے اور پھر اسلام لے آئے تو اس پر عدت ہے یا نہیں

سوال (۱۱۲۱) بندہ زوجہ زید مرتد ہوگئی تو اس پر عدت آوے گی یا نہ۔ اور نکاح اس صورت میں فسخ ہوگا یا نہ، دوسرا شخص اس سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:- درمختار میں ہے واری تداد احدھما فسخ عاجلا[2] وفی رد المحتار وافاد وجوب العدۃ سواء ای تداوا ای تدات[3] الخ پھر درمختار میں یہ لکھا ہے وتجبر علی الاسلام وعلی تجدید النکاح ان جرت لھا بعض یسیر کدینار وعلیہ الفتوی ولو الجیہ وافتی مشائخ بلخ بعدم الفرقۃ بردتھا ان جرت[4] وتیسیرا[5] ان عبارات سے یہ مطالب واضح ہوئے اولاً یہ کہ مرتد ہونے سے احد الزوجین کے نکاح فسخ ہو جاتا ہے اور عدت

---

[1] ایضاً وھل تجب العدۃ بعد مضی ھذہ المدۃ فان کانت المرأۃ حربیۃ فلا لانہ لا عدۃ علی الحربیۃ (رد المحتار باب نکاح الکافر ص ۵۳۷ ج ۲) ظفیر۔

[2] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب نکاح الکافر ص ۵۳۹ ج ۲ ظفیر

[3] رد المحتار باب ایضاً ص ۵۳۹ ج ۲ ظفیر۔

[4] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب نکاح الکافر ص ۵۴۰ ظفیر

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

عورت پر لازم ہوتی ہے، اور دوسری روایت درمختار سے یہ معلوم ہوا کہ عورت اگر مرتدہ ہو جاوے والعیاذ باللہ تو اس کو مجبور کیا جاوے گا اسلام لانے پر۔ اور شوہر اول سے تھوڑے سے مہر پر تجدید نکاح کرنے پر، اور مشائخ بلخ کے فتوی سے معلوم ہوا کہ عورت کے مرتد ہو جانے سے نکاح کے فسخ ہونے کا حکم نہ کیا جاویگا زجراً۔ فقط

بیوہ کی عدت چار ماہ دس دن ہے

سوال (۱۱۲۲) ایک عورت پندرہ تاریخ کو بیوہ ہوئی۔ اس نے پندرہ پندرہ تاریخ کے حساب سے چار مہینہ دس روز پورے کرکے اپنا نکاح ثانی کرلیا، دو چار آدمیوں نے عدت کے اندر دو چار روز کی کمی نکال دی یہ صحیح ہے یا نہ۔

الجواب: بیشک بموجب روایت امام اعظمؒ اس صورت میں عدت میں کچھ کمی رہتی ہے، کیونکہ امام صاحب کے نزدیک ایسی صورت میں کہ وسط شہر میں بیوہ ہو، دنوں کی گنتی کا اعتبار ہے، یعنی ہر ایک مہینہ تیس تیس دن لیا جاوے گا، اور دس دن چار ماہ کے ایک سو تیس دن ہوں گے[1]، پس اگر ایک سو تیس دن سے کم میں اس بیوہ نے اپنا نکاح کرلیا تو وہ نکاح صحیح نہیں ہوا، پھر نکاح کرلے۔

---

[1] والعدة للموت اربعة اشهر بالاهلة لو بالغرة كما مر وعشر من الايام (الى قوله) كما في المختار على هامش رد المحتار باب العدة ص۲۲۳ ج۲ وقبيله بالاهلة لو في الغرة والا فبالايام بحر وغيره (درمختار) في المحيط اذا اتفق عدة الطلاق والموت في غرة الشهر اعتبرت الشهور بالاهلة وان نقصت عن العدد وان اتفق في وسط الشهر فعند الامام يعتبر بالايام فتعتد في الطلاق بتسعين يوما وفي الوفاة بمائة وثلاثين وعندهما يكمل الاول من الاخير وما بينهما بالاهلة (رد المحتار باب العدة ص۲۲۵ ج۲) ظفير۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

حاملہ کی عدت وضع حمل ہے

سوال (۱۱۲۳) ایک عورت بیوہ کو دو سال سے زاید گذر چکے اس کو حمل بالیقین ہے، جنین خشک ہوگیا ہے، کبھی پھول جاتا ہے کبھی پھر خشک ہوجاتا ہے، عدت اس عورت کی کیا ہوگی۔

الجواب:- عدت اس کی وضع حمل[1] ہے۔

ممتدۃ الطہر کی عدت

سوال (۱۱۲۴) ایک عورت کی عمر تقریباً ۲۵ سال ہے لیکن آثار بلوغت اب تک پیدا نہیں ہوئے، نہ حیض آیا نہ چھاتیوں کا ابھار ہوا اس کا خاوند کہتا ہے کہ یہ مرد کے قابل نہیں ہوسکتی، اب کسی طرح عورت مذکورہ کی دوسری بہن اس کے شوہر کے نکاح میں آسکتی ہے یا نہ، اگر اس کو طلاق دی جائے تو اس کی عدت تین ماہ ہوگی یا کیا؟

الجواب:- اس عورت کو طلاق دے کر عدت گذرنے کے بعد اس کی بہن سے نکاح کرسکتا ہے اور عدت اس کی جب تک سن ایاس کو نہ پہنچے تین حیض ہیں، اور بعض فقہاء نے امام مالکؒ کے مذہب پر بضرورۃ فتویٰ دیا ہے، ان کے نزدیک عدت ممتدۃ الطہر نو ماہ میں منقضی ہوتی ہے اور شامی میں نحر وغیرہ سے نقل کیا ہے کہ پورے ایک سال میں عدت ختم ہوتی ہے۔ درمختار میں ہے والعدۃ فی حق من لم تحض لصغر او کبر او بلغت بالسن او لم تحض او الشابۃ الممتدۃ الطہر بان حاضت ثم ارتفع طہرہا فتعتد بالحیض الی ان تبلغ سن الایاس[2] وفی الشامی قال الزاہدی وقد کان بعض اصحابنا یفتون بقول مالک فی ہذہ المسئلۃ للضرورۃ[3] اھ

---

[1] وفی حق الحامل اھ وضع جمیع حملہا (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب العدۃ ص۵۳۱ ج۲) ظفیر۔ [2] ایضاً ص۵۳۲ ج۲ و ص۵۲۹ ج۲ اھ ظفیر۔

[3] رد المحتار للشامی باب العدۃ ص۵۲۹ ج۲ اھ ظفیر۔

www.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

نومسلم جس کا کافر شوہر مرچکا ہے اس پر عدت نہیں ہے

سوال (۱۱۲۵) ایک عورت مسلمان ہوئی۔ اس کا بیان ہے کہ میرا خاوند مرچکا ہے جو کہ کافر تھا، اس کو مسلمان ہوئے ایک ہفتہ ہوا۔ اس کا نکاح کسی مسلمان سے سردست ہوسکتا ہے یا تین حیض کا انتظار کرنا پڑے گا۔

الجواب:۔ اس نومسلمہ کا نکاح بعد اسلام کے فوراً کسی مسلمان سے درست ہے۔

بیوہ کو بھی عدت میں پردہ کرنا چاہئے

سوال (۱۱۲۶) بیوہ عورتوں کو جو کہ اپنے خاوند کے وقت میں بے پردہ رہتی تھی، کیا عدت میں ان پر پردہ واجب ہے۔

الجواب:۔ ان کو پردہ کرنا چاہئے اور پردہ میں رہنا چاہئے، اور بیوہ عورت کسی کام ضروری کی وجہ سے دوسرے گاؤں میں یا دوسرے محلہ میں اگر دن دن کو جاوے تو درست ہے، رات کو گھر واپس آجاوے[1]۔

طلاق کا انکار کرنے کے بعد اقرار کرے تو اس کی عدت کب سے ہوگی

سوال (۱۱۲۷) زید کی بیوی کہتی ہے کہ مجھے زبانی طلاق دی ہے، مگر وہ اقرار نہیں کرتا جب اس کو مبلغات کی طمع دی گئی تو وہ تحریری طلاق میں لکھواتا ہے کہ میں اس کو چھ ماہ پہلے طلاق دے چکا ہوں، اس کی عدت تحریر تاریخ سے شروع یا چھ ماہ پہلے سے۔

الجواب:۔ درمختار میں ہے بخلاف ما لو اقر بطلاقها منذ زمان ماضٍ فان الفتوی علی انها من وقت الاقرار[2] پس معلوم ہوا کہ مطلقہ اس

---

[1] لا تخرج معتدة رجعي وبائن بای فرقة كانت الا لوحي ة من بيتها الا وقت بيت اكثر الليل في منزلها الذي المختار على هامش رد المحتار باب العدة ص ۵۵۳ ظفير۔ [2] ايضا ص ۵۳۹ ۱۲ ظفير۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

صورت میں یہ ہے کہ وقت اقرار وتحریر سے عدت شمار ہوگی احتیاطاً۔

عدت وفات میں نکاح کرلیا تھا چھ ماہ بعد شوہر کی اختیار کی، پھر اسی سے نکاح کرلیا اب عدت کیا ہوگی

سوال (۱۱۲۸) ایک عورت کی عدت وفات میں صرف ایک مہینہ گذرا تھا کہ ایک مرد نے اس سے نکاح کیا، بسبب عدم علم وجہالت زن ومرد کے چھ مہینہ تک اس کے ساتھ رہا، پھر چند اشخاص کو خبر ہوئی، انھوں نے تفریق کرادی، اور مرد کو عورت کے مکان سے نکال دیا، پھر تین روز بعد مرد ایک مولوی کو لے کر آیا اور عورت کو کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ تمہارے ساتھ تجدید نکاح کرلوں، عورت راضی ہوگئی اور مولوی صاحب نے ان کا نکاح پڑھا دیا، یہاں مولویوں کے دو فریق ہیں ایک فریق کہتا ہے کہ عدت وفات گذر گئی اب اس کا نکاح درست ہوگیا، دوسرا فریق کہتا ہے کہ تفریق کے بعد جب تک مابقی عدت پوری نہ ہوجائے نکاح درست نہیں، اگر عدت کے اندر نکاح ہوا اور ایک مدت دراز تک زن وشوی تبستر رہیں، خواہ وہ عدت اشہر سے ہو یا حیض سے تو اس عرصہ میں پہلی عدت تمام ہوسکتی ہے یا نہیں۔

الجواب:- درمختار میں ہے واذا وطئت المعتدۃ بشبہۃ ولو من المطلق وجبت عدۃ اخری لتجدد السبب متداخلۃ ان توفی من الحیض منہ وعلیہ ان تتم العدۃ الثانیۃ ان تمت الاولی وفرق بینہما فی اعتداد المرۃ اذا وجب علیہا عدتان فلا بد ان یکون من رجلین او من واحد ففی الثانی لا یشک ان العدتین تداخلتا وفی الاول ان کانتا من جنسین کالمتوفی عنہا زوجہا اذا وطئت بشبہۃ او من جنس واحد کالمطلقۃ اذا تزوجت فی عدتہا فوطئہا الثانی وفرق بینہما تداخلتا عند ابی حنیفۃ ان یکون ما تراہ من الحیض محتسبا منہما جمیعا واذا انقضت العدۃ الاولی ولم تکمل الثانیۃ فعلیہا اتمام الثانیۃ

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

شامی[1] ص۶۰۹ ج۲ ۔ اس عبارت سے واضح ہے کہ صورت مسئولہ میں دونوں عدتیں متداخل ہوں گی، اور عدت وفات پوری کرکے اگر عدت ثانیہ پوری نہ ہوئی ہو اس کو پورا کرنا چاہیے ۔

صورت ذیل میں عدت کب سے ہوگی

سوال (۱۱۲۹) عبدالرحیم ہجرت کرکے کابل چلا گیا ہے۔ اور ایک تحریر مورخہ ۲ر جولائی، ۱۱ر جولائی ۱۹۲۰ء کو ہم کو ملی جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر آج کی تاریخ سے تین ماہ تک میری طرف سے کوئی خط نہ آیا تو میری زوجہ مطلقہ ہے اور اس کو نکاح ثانی کا اختیار ہے، اس صورت میں اگر زوجہ عبدالرحیم پر طلاق عائد ہوگی تو اس کی عدت کب سے شمار ہوگی ۔

الجواب :۔ اس صورت میں تیسری جولائی یعنی روز تحریر خط سے جس وقت تین ماہ پورے ہوجاویں گے یعنی تین اکتوبر ۱۹۲۰ء کو بشرطیکہ اس وقت تک اور کوئی تحریر اس کی دوسرے مضمون کی نہ آوے تو موافق شرط کے ۳ر اکتوبر کو اس کی زوجہ مطلقہ ہوجاوے گی۔ اور اس وقت سے عدت طلاق تین حیض اس کو پورے کرنے ہوں گے اگر اس کو حیض آتا ہو ۔

زانیہ زانی سے فوراً نکاح کرسکتی ہے عدت نہیں

سوال (۱۱۳۰) زید نے ہندہ سے نکاح کیا کچھ عرصہ بعد ہندہ کی ہمشیرہ کو بھی اپنے عقد میں رکھا، پھر ہندہ کی ہمشیرہ کو زید نے طلاق دے کر آزاد کردیا تو اب ہمشیرہ ہندہ دوسرا نکاح بعد عدت کے کرے گی یا اس پر عدت لازم نہیں ۔

الجواب :۔ ہمشیرہ ہندہ سے جب کہ زید نے نکاح نہ کیا تھا اور بلا نکاح اس سے تعلق ناجائز رکھا اور زنا کیا تو زید کے گھر سے علیحدہ ہونے پر وہ فوراً اپنا نکاح

---

[1] دیکھئے ردالمحتار باب العدۃ ص۵۳۲ ج۲ و ص۵۳۸ ج۲ ۱۲ ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

کرسکتی ہے، عدت اس پر کچھ نہیں ہے[1]۔

معتدہ کے ساتھ نکاح کرنے سے اس پر نئی عدت نہیں آتی

سوال (۱۱۳۲) ایک شخص نے بے علمی کے سبب سے ایک عورت کو اس کے شوہر کے مرنے کے ایک ماہ بعد نکاح کیا، چھ ماہ تک ہمبستر رہا، پھر لوگوں نے زوجین میں تفریق کرادی اور مرد کو عورت کے مکان سے نکال دیا، پھر ایک مولوی نے تین چار روز بعد دونوں کا نکاح پڑھا دیا، یہ نکاح جائز و نافذ ہوا یا نہیں، اگر مدت دراز کے بعد تفریق واقع ہو نکاح فاسد وغیرہ میں تو بقیہ عدت اول زوجین کے باہم مشغولی کے زمانہ کے اندر تمام ہوسکتی ہے یا بعد تفریق کے متداخل ہوکر تمام ہوگی۔

الجواب:- شامی ص۳۵ ج۲ باب المہر وذکر فی البحر عن المجتبیٰ ان کل نکاح اختلف العلماء فی جوازہ کالنکاح بلا شہود فالدخول فیہ موجب للعدۃ اما نکاح منکوحۃ الغیر ومعتدتہ فالدخول فیہ لا یوجب العدۃ لان عدتہا للغیر لان تفریق احد بجوازہ فہم یعتقد[2] اصلاً[3] اس سے معلوم ہوا کہ معتدہ غیر سے باوجود علم اس امر کے کہ یہ معتدہ ہے نکاح کرکے دخول کرنے سے عدت لازم نہیں آتی، اور ظاہر یہ ہے کہ اس کی عدت زنا کے زمانہ میں پوری ہوجاوے گی، مثلاً اگر کوئی معتدہ بیوہ عدت کے اندر زنا کرے تو ظاہر ہے کہ زمانہ عدت میں ہی شمار ہوگی۔

مطلقہ پر عدت ضروری ہے

سوال (۱۱۳۳) ابتدا زید کا نکاح ہندہ سے ہوا، کچھ عرصہ کے بعد زید نے بزمانہ حیات ہندہ اس کی حقیقی بہن سے نکاح کرلیا، پھر

---

[1] لو تکحہا الی حین ولدہ وطؤہا اتفاقا والولد لہ ولزمہ النفقۃ الی ان تحیض ثلثا (الدر المختار) وفی ھامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص۱۱۰ ج۲ ظفیر

[2] رد المحتار باب المہر ص۳۸۲ ج۲ ۱۲ ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

زید نے ہندہ کو طلاق دیدی۔ اب ہندہ کو دوسرے شخص سے نکاح کرنے کیواسطے ایام عدت پورے کرنے ہوں گے یا نہیں۔

الجواب:۔ عدت لازم ہوگی۔ فقط

شوہر والی جو زنا سے حاملہ ہوئی ہے اس پر عدت لازم ہے

سوال (۱۱۳۳) زید کی منکوحہ زبیدہ سے عمر نے زنا کیا اور زبیدہ حاملہ ہوگئی، بحالت حمل زید نے اس کو طلاق دے کر علٰحدہ کر دیا، آیا زبیدہ کو عمر سے نکاح کرنے کے لئے عدت پوری کرنی شرط ہے یا نہ۔

الجواب:۔ چونکہ بحکم الولد للفراش وللعاھر الحجر[1] وہ حمل زنا کا ہونا شرعاً مسلم نہیں ہے، اس لئے عمر کو اس مطلقہ حاملہ سے بدون وضع حمل کے نکاح جائز نہ ہوگا، کیونکہ حاملہ کی عدت وضع حمل ہے کما قال اللہ تعالیٰ واولات الاحمال اجلھن ان یضعن حملھن[2] الایہ۔

عدت سے متعلق چند سوالات

سوال (۱۱۳۴) اگر طلاق و مطلقہ دونوں کہتے ہیں کہ نہ ایک جگہ ہم تنہائی میں بیٹھے ہیں اور نہ خلوت کی ہے، اب اس کے قول پر حلف اعتبار کیا جاوے یا بغیر حلف اعتبار کر کے بغیر عدت کے نکاح کیا جاوے۔

(۲) اگر بعد اس نکاح کے ایک مہینہ کے اندر وہ عورت کسی اور مرد کے ساتھ چلی جاوے اور اپنے قول مذکورہ بالا سے منکر ہو جاوے تو اس کے قول پر اعتبار کیا جاوے یا نہیں۔

(۳) اگر طلاق کے بعد عورت کہے کہ میں غیر مدخولہ ہوں تو بغیر عدت کے دوسرے مرد سے نکاح اس کا جائز ہے یا نہیں۔

(۴) خلوت صحیحہ گواہان سے ثابت ہوتی ہے، یا طلاق و مطلقہ کے قول سے۔

---

[1] ترمذی باب ما جاء ان الولد للفراش ص۱۳۵ ظفیر [2] سورۃ الطلاق - ۱ - ظفیر

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب:- جب کہ دونوں متفق ہیں عدم خلوت وصحبت پر تو حلف کی ضرورت نہیں ہے۔

(۲) انکار مابعد کا اعتبار نہیں ہے۔

(۳) اگر گمان اسکے قول کے صدق کا ہو تو اس پر اعتماد کر کے نکاح اس کے ساتھ بغیر عدت کے جائز ہے۔

(۴) اگر دونوں متفق ہیں کسی ایک امر پر تو نہ ورت شہود کی نہیں ہے اور اگر باہم اختلاف ہے تو مدعی پر بینہ ہے اور منکر پر یمین۔

حمل والی کی عدت وضع حمل ہے اگر وہ خشک ہوگیا ہو تو اس کا دوا وغیرہ سے گروانا جائز ہے

سوال (۱۱۳۵) جس کے پیٹ میں حمل ہو اور خاوند مرگیا ہو، اور بچہ پیٹ میں سوکھ گیا ہو، اس عورت کا نکاح کرنا قبل از اسقاط حمل جائز ہے یا نہیں یا اس حمل کو کسی طرح گروانا جائز ہوگا۔

الجواب:- حاملہ متوفی عنہا زوجہا کی عدت وضع حمل ہے کما قال اللہ تعالیٰ واولات الاحمال اجلھن ان یضعن حملھن[1] الآیۃ پس جب تک وضع حمل نہ ہو جس طرح بھی ہو اس وقت تک وہ عورت دوسرا نکاح نہیں کر سکتی۔ اور جب کہ بوجہ خشک ہو جانے حمل کے ولادت کی کوئی صورت نہ ہو سکے تو اسقاط حمل دوا وغیرہ کے ذریعہ سے درست ہے۔

طلاق ثلثہ کے بعد اگر شوہر نا کرتا رہا ہے تو اس کی عدت مسعودی کے بعد شروع ہوگی

سوال (۱۱۳۶) ایک شخص نے اپنی بیوی کو بحالت عفت تین طلاق دیں، اور اس بات کو عرصہ چار پانچ ماہ کا گذر گیا ہے، مرد وعورت دونوں بدستور صحبت

---

[1] سورۃ الطلاق ۔ ۱ ۔ وفی حق الحامل مطلقا وضع جمیع حملھا الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب العدۃ ص ۳۱/۲۲) ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

کرتے رہتے ہیں، یہ عورت اسی شوہر کے گھر میں رہ سکتی ہے یا نہیں، اگر عورت دوسرے مرد سے نکاح کرنا چاہے تو عدت از سر نو کرنی پڑے گی یا وہ چار پانچ مہینہ شوہر کے گھر رہی وہ عدت میں شمار ہوں گے، اور ان سے عدت پوری ہو جاوے گی۔

الجواب:- اس عورت پر تین طلاق واقع ہو گئی، بدون حلالہ کے وہ شوہر اول سے نکاح نہیں کر سکتی، اور شوہر اول کو اس سے برابر وطی کرتے رہنا حرام اور زنا ہے اور دوسرا نکاح اس کو دوسرے شخص سے عدت گذارنے کے بعد کرنا چاہئے، اور عدت اس وقت سے شروع ہوگی کہ وہ شوہر اول سے علیحدہ ہو جاوے اور اس کے قریب نہ جاوے[1]۔

دوبارہ لاکر جماع کرنے سے عدت ثانیہ واجب ہوگی

سوال (۱۱۳۷) ایک شخص نے زوجہ کو تین طلاق بائن دے کر علیحدہ کر دیا، پھر عدت کے اندر اس کو اپنے گھر لایا یہاں تک کہ عدت گذر کر چند روز ہو گئے، بعدہ اہل محلہ نے ان کے درمیان تفرقہ کرا دیا، اور دریافت کرنے پر طلاق نے جواب دیا کہ مجھے طلاق یاد نہ تھی۔ تو دوبارہ لاکر جماع کرنے سے عدت ثانیہ واجب ہوگی یا نہیں، اور یہ وطی بالشبہ ہے یا زنا۔

الجواب:- یہ وطی بالشبہ ہے اور عدت دوسری واجب ہے اور تداخل عدتین میں ہو جاوے گا، اور بدون گذرنے عدت ثانیہ کے نکاح تحلیل درست نہیں ہے کذا فی الدر المختار للحصکفی۔

---

[1] وتجب أداء العدة في النكاح الفاسد بعد التفريق من القاضي بينهما أو طلقها حدا والمتاركة أي اطراح العزم من الزوج على تركها وطئها أو لا. الدر المختار على هامش رد المحتار باب العدة ص۵۲۱ ج۲ ظفير۔ [2] وإذا وطئت المعتدة بشبهة ولو من المطلق وجبت عدة أخرى لتجدد السبب وتداخلتا (ايضاً ص۵۲۷ ج۲) ظفير۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

جو عورت قابل مجامعت نہ ہو، اس پر بھی عدت ہے

سوال (۱۱۳۸) ایک شخص نے ایک عورت سے شادی کی بعد کو معلوم ہوا کہ وہ عورت قابل مجامعت نہیں ہے، سوائے سوراخ پیشاب کے کچھ نہیں ہے، تب اس نے طلاق دیدی تو اس پر عدت واجب ہے یا نہیں، اور شوہر پر نفقہ عدت کا واجب ہے یا نہیں، اور مہر کس قدر لازم ہے۔

الجواب:- عدت احتیاطاً اس پر واجب[1] ہے، اور نفقہ عدت بھی لازم ہے، کیونکہ نفقہ تابع عدت کے ہے کذا فی الشامی اور مہر نصف لازم ہے بوجہ نہ ہونے دخول کے اور نہ ہونے خلوت صحیحہ کے، کیونکہ اس عورت کے ساتھ جو خلوت ہوئی وہ خلوت صحیحہ نہیں ہے کذا فی الدر[2] المختار۔

حاملہ کی عدت وضع حمل ہے خواہ شوہر کے انتقال کے آدھ گھنٹہ کے بعد ہی وضع حمل ہوا ہو

سوال (۱۱۳۹) حاملہ کی عدت وضع حمل ہے، اگر اس کے شوہر کی وفات اور وضع حمل آن واحد میں ہو تو عدت کیا ہوگی، اگر وضع حمل انتقال شوہر سے آدھ گھنٹہ مقدم یا مؤخر ہو تو کیا حکم ہے۔

الجواب:- حاملہ کی عدت مطلقاً وضع حمل ہے، اگر شوہر کی وفات سے گھنٹہ آدھ گھنٹہ کے بعد بھی وضع حمل ہوا تو عدت پوری ہوگئی، اور اگر وفات سے کچھ پہلے وضع حمل ہو تو پھر عدت دس یوم چار ماہ ہے، شامی میں ہے قولہ وضع

---

[1] ان المذهب وجوب العدة للخلوة صحيحة او فاسدة (رد المحتار ص۵۲۵ ج۲) وتجب العدة بخلوته وان كانت فاسدة لان تصريحهم بوجوبها بالخلوة الفاسدة (الدر المختار على هامش رد المحتار باب العدة ص۵۶۶ ج۲) ظفير

[2] والخلوة بلا مانع حسي وطبعي وشرعي ومن الحسي رتق وقرن وعفل (الدر المختار على هامش رد المحتار باب المهر ص۵۶۶ ج۲) ظفير۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

جمیع حملها ای بلا تقدیر بمدة سواء ولدت بعد الطلاق او الموت بیوم او اقل[1] الخ

ختم عدت پر معلوم ہوا کہ حمل ہے تو عدت کا کیا ہوگا

سوال (۱۱۴۰) ایک عورت عرصہ ایک سال سے بوجہ نااتفاقی اپنے خاوند سے علیحدہ ہے۔ اور اس کو اس کے شوہر نے ۲۸ مارچ کو طلاق دی، اور ۲۸ جون کو تین ماہ عدت ختم ہوئی، اس وقت اس کو حمل دو ماہ دس روز کا تھا، اس عورت کا نکاح ثانی حمل کی حالت میں دوسرے شخص سے جائز ہے یا نہیں، اور حمل موجودہ کا بچہ کس کا تصور ہوگا، پہلے شوہر کا یا شوہر ثانی کا۔

الجواب:۔ اس عورت کو چونکہ عدت کے اندر حمل معلوم ہوا تو اس کی عدت وضع حمل[2] ہے۔ یعنی جس وقت بچہ پیدا ہوگا، اس وقت عدت اس کی پوری ہوگی، اور اگر طلاق رجعی دی گئی تھی یعنی ایک یا دو طلاق[3] صریح لفظوں میں دی تھی تو عدت میں حاملہ ہونا اس کا رجعت سمجھی جاوے گی شوہر اول سے اور نسب بچہ کا شوہر اول سے ہی ثابت ہوگا، اور دوسرے شخص سے نکاح اس کا درست نہ ہوگا کیونکہ پہلی طلاق سے رجوع ہو چکا تو وہ عورت زوجہ شوہر اول کی ہو گئی، اور اگر طلاق بائنہ یا مغلظہ تھی اور عدت میں حمل ظاہر ہوا تو اگر بچہ چھ ماہ سے زاید میں پیدا ہوا تو نسب بچہ کا شوہر سے ثابت نہ ہوگا، لیکن جب کہ شوہر دعوی کرے کہ بچہ میرا ہے اور عدت پھر بھی وضع سے پوری ہو گئی، اور اس صورت میں بعد وضع حمل دوسرے مرد سے نکاح صحیح ہے، اور بچہ کا نسب کسی سے ثابت نہ ہوگا بلکہ وہ ولد الزنا ہے اگر شوہر نے دعوی نہ کیا ہو۔

---

[1] دیکھئے رد المحتار باب العدة ص ۲۳۵ ج ۲ طبع۔ [2] اعلم ان المعتدة لو حملت فی عدتها ذکر الکرخی ان عدتها وضع الحمل ایضا ، ظفیر۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

عدت کا نفقہ بذمہ شوہر واجب ہے

سوال (۱۱۴۱) زید نے اپنی زوجہ حاملہ کو طلاق دے کر گھر سے نکال دیا، آیا شرعاً عورت مذکورہ کو خرچہ وضع حمل تک اور مہر اور بعد میں پرورش بچہ کے لئے کچھ مل سکتا ہے۔

الجواب:- اس صورت میں عورت کا مہر اور عدت کا نفقہ بذمہ شوہر واجب ہے اور بچہ کی پرورش کا خرچ بھی بذمہ شوہر ہے کذا فی کتب نفقہ[1]

معتدہ وفات تعزیت میں کہیں نہیں جاسکتی ہے

سوال (۱۱۴۲) معتدہ وفات کو تعزیت میں کسی رشتہ دار کے یہاں جانا کیسا ہے۔

الجواب:- ناجائز ہے کما فی الشامی عن الفتح والحاصل ان مدار خروجہا بسبب قیام شغل المعیشۃ فیتقدر بقدرہ[2] ۱۲ ص ۶۷۳ ج ۲۔

دو سال علیحدہ رہنے کے بعد بھی شوہر طلاق دے تو بھی عدت لازم ہوگی

سوال (۱۱۴۳) اگر واقعی یہ معلوم ہو جائے کہ زوج اپنی زوجہ سے دو سال سے بالکل علیحدہ ہے اور دوسری جگہ رہتا ہے، اگر اس حالت میں دو برس کے بعد شوہر اپنی زوجہ کو طلاق دے تو کیا اس صورت میں بھی عورت پر عدت گذارنی لازم ہوگی یا نہیں، کیونکہ علت جو کہ استبراء رحم ہے وہ پہلے سے حاصل ہے۔

الجواب:- جب کہ اس عورت سے دخول یا خلوت ہو چکی ہے، تو عدت اس پر لازم ہے لاطلاق قولہ تعالیٰ والمطلقات یتربصن بانفسہن ثلثۃ قروء[3]۔ کیونکہ اصل سبب عدت کے وجوب کا فرمان حق تعالیٰ ہے اور یہ علل جو فقہاء منصوصات میں تحریر فرماتے ہیں یہ از قبیل نکات بعد الوقوع ہے ان پر

---

[1] وتجب لمطلقۃ الرجعی والبائن والفرقۃ بلا معصیۃ کخیار عتق النفقۃ والسکنیٰ والکسوۃ ان طالت المدۃ والا فالمختار کما فی حاشیۃ ردالمحتار باب النفقۃ ص ۵۲۱ ج ۲ ظفیر۔

[2] ردالمحتار فصل فی الحداد ص ۵۵۶ ج ۲ ظفیر۔ [3] سورۃ البقرۃ - ۲۸ - ظفیر

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

مدار حکم کا بموجودگی نفس صریح نہیں ہوتا۔

عدت وفات میں جس نے شادی کرلی اس کی عدت کا بیان

سوال (۱۱۴۴) زید متوفی کی بیوی سے عدت وفات کے اندر عمر نکاح کر کے وطی کرتا رہا اور نکاح کے بعد ان دونوں میں تفریق نہ ہوئی اور نہ اس عورت کی مابقیہ عدت پوری ہوئی، چھ ماہ بعد عمر نے پھر اس عورت سے نکاح کرلیا، فتاویٰ عالمگیری باب العدۃ میں ہے ولو تزوجت فی عدۃ الوفاۃ ودخل بہا الثانی ففرق بینہما فعلیہا بقیۃ عدتہا من الاول تمام اربعۃ اشہر وعشر وعلیہا ثلث حیض من الآخر ویحتسب بما حاضت بعد التفریق من عدۃ الوفاۃ کذا فی معراج الدرایہ وہکذا فی المبسوط وایضاً فیہ المطلقۃ اذا حاضت حیضۃ ثم تزوجت بزوج آخر ووطئہا الثانی وفرق بینہما وحاضت حیضتین بعد التفریق کان لہذا الزوج الثانی ان یتزوجہا لانقضاء عدۃ الاول[1] اس صورت میں عمر کا نکاح جو بعد چھ ماہ کے زید متوفی کی زوجہ سے ہوا وہ صحیح ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اتمام عدت اولیٰ بعد تفریق یا متارکت زوج ثانی کے واجب ہے، پس جب کہ عمر سے علیحدگی نہ ہوئی تو وہ عدت اتمام عدت اولیٰ کے لئے کافی نہیں ہے، بلکہ بعد تفریق یا متارکت شوہر ثانی کے اتمام عدت اولیٰ لازم ہے، اور دوسری عدت بالاقراء یا بالاشہر لازم ہے، لیکن شوہر ثانی یعنی عمر اگر اس سے نکاح کرنا چاہے تو بعد گذرنے عدت اولیٰ کے دوسری عدت میں نکاح کرسکتا ہے، کیونکہ وہی اس صورت میں صاحب عدت ہے کما نقل عن الامام ابی حنیفۃؒ انہ یدخل علیہا للحال لانہ صاحب العدۃ

---

[1] عالمگیری مصری ص ۵۵۵ ج ۱ ۔ طفر

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

شامی ۔ وھکذا یفھم من العبارۃ المنقولۃ فی السوال من العالمگیریہ کان لھذا الزوج الثانی ان یتزوجھا لانقضاء العدۃ الاولی ای بلا انتظار انقضاء العدۃ الثانیۃ[1] ۔ اس سے معلوم ہوا کہ دوسری عدت کا پورا ہونا اس سے نکاح کرنے میں ضروری نہیں ہے ۔ البتہ اگر کسی دوسرے شخص سے نکاح کرنا چاہے تو پھر دوسری عدت کا پورا کرنا بھی لازم ہے ، اور ان دونوں عدتوں میں تداخل ہو جاتا ہے کما فی الشامی فی شرح قولہ وجبت عدۃ اخری الخ وفی الدر اعلم ان المرأۃ اذا وجب علیھا عدتان فاما ان یکونا من رجلین او من واحد ففی الثانی لاشک ان العدتین تداخلتا وفی الاول ان کانتا من جنسین کالمتوفی عنھا زوجھا اذا وطئت بشبھۃ او من جنس واحد کالمطلقۃ اذا تزوجت فی عدتھا فوطئھا الثانی وفرق بینھما تداخلتا عندنا ویکون ما تراہ من الحیض محتسبا منھما جمیعا واذا انقضت العدۃ الاولی ولم تکمل الثانیۃ فعلیھا اتمام الثانیۃ[2] الخ ۔

عدت میں ایک حیض کے بعد حمل ہو گیا عدت کیسے گذارے

سوال (۵۴۱۱) مطلقہ کو ایک حیض آیا ، پھر اس کو زنا سے حمل رہ گیا ۔ اب یہ مطلقہ زانی سے نکاح کرنا چاہتی ہے ، کب کرے ۔

الجواب :۔ بعد وضع حمل کے نکاح کرے قبل وضع حمل اس کو نکاح کرنا جائز نہیں ، کیونکہ عدت اس کی وضع حمل ہے کما فی رد المحتار للشامی ومثلہ ما لو کان الحمل فی العدۃ الاولی الخ وی اذا حبلت المعتدۃ

---

[1] رد المحتار باب العدۃ ص۵۲۲ ج۲ ۔ ظفیر ۔

[2] رد المحتار باب العدۃ ص۵۳۵ ج۲ ظفیر ۔

wwwe.besturdubooks.com

Maktaba Tul Ishaat.com

ولدت تنقضی بہ العدۃ اھ فالمراد بقولہ اذا حبلت المعتدۃ معتدۃ الطلاق بقرینۃ ما بعدہ اھ واعلم ان المعتدۃ لو حبلت فی عدتھا ذکی الکرخی ان عدتھا وضع الحمل[1] اھ۔

حاملہ کا حمل خشک ہو جائے تو عدت کیسے پوری کرے

سوال (۱۱۴۶) عورت متوفی عنہا زوجہا حاملہ کی عدت وضع حمل ہے، اگر حمل پیٹ میں خشک ہو جاوے تو عدت کیسے منقضی ہوگی۔

الجواب:۔ جبکہ حمل پیٹ میں خشک ہو گیا تو شریعت میں وہ حاملہ متصور نہ ہوگی اور عدت اس کی چار ماہ دس دن ہوگی مثل غیر حاملہ کے کما قال اللہ تعالیٰ والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا یتربصن بانفسھن اربعۃ اشھر وعشرا[2] الایۃ۔ وفی الدر المختار والعدۃ للموت اربعۃ اشھر وعشر مطلقا اھ فلم یخرج عنھا الا الحامل قولہ فلم یخرج عنھا الا الحامل فان عدتھا للموت وضع الحمل کما فی البحر وھذہ اذا مات عنھا وھی حامل اما لو حبلت فی العدۃ بعد موتہ فلا تتغیر فی الصحیح کما یاتی قریبا[3] پس مراد حاملہ سے وہ ہے کہ حمل اس کا متحقق ہو، اور جب کہ خشک ہو گیا تو حاملہ ہونا اس کا متحقق نہ رہا۔

---

[1] ر د المحتار باب العدۃ ص۵۳۱ ج۲ ظفیر۔ [2] سورۃ البقرہ ۔ ۳۰ ۔ ظفیر

[3] ر د المحتار باب العدۃ ص۵۳۰ ج۲ ظفیر۔

قد تم الجزء العاشر بتوفیقہ تعالیٰ علی ید محمد ظفیر الدین غفر اللہ ذنوبہ ویلیہ الجزء الحادی عشر انشاء اللہ تعالیٰ

wwwe.besturdubooks.com